فہرست بعض مضامین حجۃ الہند

۲۰ حکم فرمانا بشن کا برہما کو کہ شہر آباد کرکے لنگ قایم کرو ہم رام اوتار ہوکر اسکی پرستش کرینگے ۔

〃 پوجنا بشن اور تمام دیوتاؤنکا لنگون کو ۔

۲۱ پوجنا برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن کا لنگون اور دیویون کو ۔

〃 پوجنا بشن جی کا معہ تمام دیوتاؤن کے کروڑ لنگ مٹی کے بناکر

〃 پاتال مین جاکر پوجنا برہما بشن وغیرہ دیوتاؤنکا لنگ کو اور نہایت خوش ہونا مہادیو کا اور قایم کیا جانا ایک لنگ الماس کا اور یہ ارشاد ہونا کہ اسکا پوجنے والا دونو جہان مین نجات پاویگا ۔

〃 عاشق ہونا برہما جی اور انکے صاحبزادونکا برہما کی بیٹی پر اور ارادہ فاسد برہما جی کا اور لعنت کرنا مہادیو کا اُن سب پر

۲۲ کینہ اور اس فکر مین ہونا برہما جی کا کہ مہادیو بھی اسیطرح کسی عورت پر فریفتہ ہوکر ذلیل ہووے ۔

۲۳ استمداد کرنا مہادیو کا اس امر مین اپنے بیٹے دچھ اور کام سے

〃 استمداد کرنا مہادیو اور دچھ کا اس امر مین دیوی کی پوجا کرنا تاکہ دیوی دچھ کی بیٹی ہوکر مہادیو کے دلکو تسخیر کرے ۔

〃 ترک کرنا دچھ کا اس کام کے لیے نجات اخروی کو

〃 پیدا ہونا دیوی کا دچھ کی بیٹی ہوکر ستی نام اور مہادیو سے اسکا نکاح ہونا ۔

〃 عاشق ہونا برہما جی کا اپنی پوتی ستی پر اور کارروائی عجیب کرنا

۲۳ جگ کرنا دچھ کا اور خاطرداری نکرنا ستی کی اور خودکشی کرنا ستی کا اور ستی کی فوج کا اور قتل کرنا مہادیو کا بیگناہ دیوتون اور برہمنون کو انکے قصاص مین ۔

۲۴ نہایت بیقرار اور بیتاب ہونا مہادیو کا ستی کے غم مین اور اُسکے جسم سوختہ کو لیے پھرنا ۔

〃 قایم کیا جانا لنگون کا جہان جہان ستی کے اعضا گرپڑے تھے اور اُن لنگونکی اور ستی کے اعضا کی پوجا کرنا برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤنکا ۔

۲۵ گر پڑنا لنگ مہادیو کا برہمنون کی بددعا سے اور پھر التجا کرنا مہادیو کا لنگ کو یہ وعدہ لیکر کہ لنگ کی پوجا کیجاوے اور برہما اور بشن وغیرہ کا لنگ کو خوب پوجنا اور بہت لنگون کو قایم کرنا ۔

〃 جنم لینا ستی کا ہماچل پہاڑ کی بیٹی ہوکر گورجا نام اُس سے نکاح کرنیکی خواہش کرنا تمام دیوتاؤنکا حالانکہ سکی ناتھی اور قبول کرنا گورجا کا مہادیو کو ۔

۲۶ لات مکے سے مارپیٹ کرنا عورتونکا مہادیو کو

〃 پھر عاشق ہوجانا برہما جی کا گورجا پر اور انزال فرمانا

۲۷ ٹھٹھا مسخری اور کلام شہوت انگیز کرنا تمام دیوتاؤ کی عورتون اور بیٹیون کا مہادیو سے ۔

۲۸ حالات عجیبہ مہادیو جی کے نطفہ کے ۔

۲۹ گورجا کی خوشامد عجیب کرنا مہادیو کا اور لاجپا

فہرست خاص بیدون کے بعضے مضامین کی واسطے ہدایت آریا سماج کے

جواب انکے خیال باطل مین بیدون کو مقدس کتاب آسمانی اور توحید سے مالامال اور شرک اور مضامین واہیات سے خالی جانتے ہین - معہ نشان صفحہ وسطر کتاب حجۃ الہند +

صفحہ	سطر	مضمون	صفحہ	سطر	مضمون
۱۸	۷	مہادیو خدا ہے +	۴۲	۸	حرارت غریزی خدا ہے +
۴۲	۵	روح خدا ہے +	"	۹	جسم کی گرمی خدا ہے +
"	۷	ست رج تم خالق ہین	"	"	زمانہ خدا ہے +

إن الدين عند الله الإسلام



مطبع فاروقی دہلی

طبع شد



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر اُس پاک ذات کا کس زبان سے ادا ہو سکے کہ جسنے رنگا رنگ خلقت کو پیدا کر کے آدمی کو سب سے اشرف بنایا اور اُسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکے وسیلہ سے حق کو ناحق سے جدا کر کے اپنے مالک کی معرفت حاصل کرے اور اگر اِس نورانی چراغ کو گرد اور غبارِ خواہشِ نفسانی سے بچا کر اُسکی روشنی مین طرح طرح کے دینون اور مذہبون پر نظر کرے اور غور اور فکر اور انصاف سے دیکھے تو بیشک جھوٹے دینون اور کھوٹے مذہبون سے بیزار اور سچا دین حاصل کر کے مرضی پروردگار کا تابعدار ہو جاوے اور جو کہ بسبب ہونے بنیاد انسان کے غفلت پر جدا ہونا اِس سچے موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سے بہت مشکل ہے اسواسطے بموجب حکمت کاملہ اپنی کے حضرات انبیاء علیہم السلام کو سبکا مرشد اور راہ نما بنا کر بھیجا تا کہ دینِ پاک کو سب گندے دینون سے جدا کر کے خاص و عام کو رہنمائی کرین اور ہر کسیکو شرک اور کفر سے نکالکر مؤمن اور دیندار بنا دین خصوصًا ہمارے پیشوا حضرت سید المرسلین رحمة للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی ہدایت کے لیے بھیجا اور ایسا دین عنایت فرمایا جسکے اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق ایسے ہین کہ جو کوئی معلوم کرتا ہے خود ہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی نہین ہے کہ جس مین معبودِ حقیقی کی طرف توجہ نہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو باپ اور دادا کی رسمون کے اندھیرے سے نکالکر سیدھی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سے زیادہ

مہربانی فرماکرادنی ادنی نفع اور نقصان دین اور دنیا کا بتادیا قربان ہون اُس مُربی مہربان
کے نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ط بعد اسکے سُنا چاہیئے کہ آجکل دین اسلام پر ہر طرف سے بڑے حملے ہو رہے ہین
جناب پادری صاحبان تو ہمارے عنایت فرمائے قدیمی تہے ہی کہ جہوٹے مغالطے اور فریب کی باتون
کے ساتہہ بعضے بیوقوف کچے مُسلمانون کو بہکا کر دین اسلام سے بے اعتقاد کرنے پر کمر باندہے ہوئے
تہے اور باوجودیکہ اُنکے تمام رسالون اور کتابون کے جواب خوب اور کامل لکہے گئے تہے پہر
بار بار اُنہین مضامین کو لکہہ لکہہ اور چہاپ چہاپ کر تقسیم کئے جاتے ہین اور شرم نہین کرتے اور ہم لوگ
یہ جانتے تہے کہ پادری صاحب ہی ہمارے دین کے بڑے دشمن ہین ہندؤن سے ہمارے دین کو کچہہ
ضرر نہین پہنچتا ہندو بیچارے غریب اسامی ہین کسیکو نہین چہیڑتے اب ایک مُدت سے اُنہی غریب
اسامی نے بہی سر اُٹہایا اور فخر ہنود اندر من مرادآبادی نے بڑے مغالطے بلکہ فحش کے کلام کیساتہ دین اسلام کے
ساتہہ بہی کج لڑنے پر کمر باندہی اور خاص اس زمانہ مین آریا سماج کہ ایک نیا فرقہ ہندؤن مین ظاہر ہوا ہے
دین اسلام پر بہت حملے کرتے ہین اور اپنے جہل مرکب سے اپنے ہی آپکو فرقۂ ناجیہ سمجہکر بید پر بہت
نازان ہین اور بید جو کفر اور شرک اور مضامین واہیات سے بہرا ہوا ہے جسکو اللہ تعالی کا کلام جانتے
ہین اُسپر دہیان نہین کرتے اور اپنی کوتہ نظری سے ہر طرف سے دین اسلام پر اعتراض کرتے اور
عوام الناس کو بہکاتے اور بہت تنگ کرتے ہین لیکن اکثر اعتراضات اندرمن کے اور آریا سماج کے
وہی ہوتے ہین جو پادری لوگ کیا کرتے ہین اور اُنکے جواب مکرر چہپ چکے ہین یہ لوگ تو سب باہر
کے دشمن ہین گہر کے دشمنون کا کیا شکوہ کرون کہ بعضے مُسلمانون ہی نے دین اسلام مین بعضی
بدعتین چنانچہ تعزیہ شدہ علم میکب اور چہڑی اور محفل مزامیر اور روشنی وغیرہ ایجاد کرکے دین اسلام کے
بے رونق کرنے پر کمر باندہ رکہی ہے اور بعضے مسلمانون مین ایک بلائے عام یہ بدعت پہیل گئی ہے
کہ باوجود نہونے اختلاف کے بیچ کلام خدا اور رسول کے اور بیچ بڑے بڑے مسائل اور اصول دین کے
چند مسائل فرعی اختلافی قیاسی حضرات مجتہدین مین باہم لڑتے جہگڑتے ہین اور فساد عظیم برپا کر رکہا

ہے حالانکہ ایسے مسائل مین خود حضرات مجتہدین مین باہم لڑائی اور جھگڑا اور فساد نتھا اور خدا و رسول نے جھگڑے اور فساد سے منع فرمایا ہے اسکا انکا بھی لحاظ نہین کرتے انا للہ وانا الیہ راجعون پادریون کے مغالطات اور شبہات کے جواب مین کتاب ازالۃ الاوہام اور استفسار اور تصنیفات سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ وغیرہ کتب خوب کافی ہوگئی ہین اور اندرمن کی واہیات کے جواب مین کتاب سوط الجبار اور سیف اللہ القہار اور فتح المبین اور ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب کی اور خلعۃ الہنود اور دیگر تصنیفات علمائے دین کی بڑی شرح اور بسط کے ساتھ لکھی گئی ہین کافی ووافی ہین اور واسطے دفع شبہات آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ مخالفان دین اسلام کے اور واسطے ثبوت حقیت دین اسلام کے کتاب براہین احمدیہ جناب مرزا غلام احمد صاحب متوطن قادیان ضلع گورداسپور کی تین سو دلیل قوی کے ساتھ لکھی جاتی ہے اور اشتہار دیا گیا ہے کہ جو کوئی مخالف دین اسلام کا اُن دلائل کو توڑ دے اُسکو دس ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - خدا کرے وہ کتاب پوری ہوکر چھپ جاوے اور واسطے رد رسوم اور بدعات کے کتاب تحفۃ الہند بہت اچھی ہے اسوقت اس فقیر نے واسطے دفع بعضے جملہ ہائے مخالفان اسلام اور واسطے رد رسوم اور بدعات کے کہ جن سے دین کو نہایت ضرر پہنچتا ہے بلکہ بہ نیت ہمدردی اور خیرخواہی تمام بنی آدم کے واسطے ہدایت عام کے بعضے مضامین کتب مذکورہ کے منتخب کرکے مع بیان بعضی خرابی ہائے بیدہ و خوبی ہائے قرآن و حدیث کے یہ رسالہ مختصر اور جامع لکھا ہے اور طرز اسکی تحفۃ الہند کے طور پر رکھی ہے اسواسطے کہ واسطے رد رسوم اور بدعات کے یہ طرز بہت اچھی اور مقبول دیکھا ہے اب تمام مخالفین دین اسلام خصوص ہندؤن کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ اول تو اپنے گریبان مین مُنہ ڈالکر دیکھین اور اپنے مذہب کا مطالعہ غور و انصاف سے دل کی آنکھ کھولکر کرین پھر اگر کچھ تقریر و تحریر کو دل چاہے تو پہلے کتاب سوط الجبار وغیرہ تصنیفات مولوی محمد علی صاحب اور خلعۃ الہنود اور براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام اور استفسار اور تصنیفات سید ابو المنصور صاحب وغیرہ اور اس رسالہ مرقومہ فقیر کو ملاحظہ کرکے جن شبہات کے جوابات ان کتابون مین مرقوم ہین اُنکو مکرر تحریر نکرین کہ یہ بات نہایت بے انصافی اور بیحیائی کی ہے ہان اُنکے جوابون کے جواب الجواب اگر بطور مناظرہ کے تحریر کرین تو مضائقہ

ف جلال الدین سیوطی رحمہ نے کتاب تحفۃ الجلیل المواہب مین لکھا ہے وقد وقع الاختلاف بین بعضہم وہم خیر الامۃ فما ظنک بمن بعدہم یعنی صحابہ کرام مین کہ بہترین امت تھے اختلاف واقع ہوا تھا سو جھگڑا کرتا تھا کبھی کسی سے اور نہ آپس مین اُنکے عداوت تھی ۱۲

ع اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم یعنی آپس مین جھگڑا مت کرو ... ۱۲

ع اللہ تعالیٰ نے فرمایا واللہ لا یحب الفساد یعنی اللہ تعالیٰ فساد کو دوست نہین رکھتا ۱۲

نہین اور یہ رسالہ مرتب ہے چار باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقاد کے بیان مین دوسرا باب عبادت کے
بیان مین تیسرا باب معاملات کے بیان مین چوتھا باب ہندؤن کے بعضے اعتراضون کے جواب مین خاتمہ بیچ
بیان بعضی خوبیون دین اسلام کے اب دانایان صاحب شعور سے امیدوار ہون کہ تعصب اور طرفداری کو ایک طرف کرکے بدون
رعایت کسی جانب کے اس رسالہ مین غور اور فکر سے نظر کرین جب حقیقت حال کھل جاوے تو حق کے قبول کرنے اور ناحق کے چھوڑنے
مین دیر نکرین اور صرف باپ دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل مین آوارہ رہین خیال کرنا چاہیے کہ حق تعالے نے گوہر
شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لئے بخشا ہے تو اس صورت مین لازم ہے کہ دین کے اختیار کرنے مین کسیکی تقلید
کا گرفتار نرہے بلکہ جسطرح دنیا کے کامون مین کہ جلد فنا ہو جانے والے ہین کمال فکر اور دور اندیشی کے ساتھ کاربند
کرتا ہے اور جس صورت مین تھوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہے تو اس صورت مین کسی اپنے اور بیگانہ کی نہین سنتا ویسے ہی
بلکہ زیادہ اس سے دین کے کامون مین بھی کہ اسکا فائدہ ہمیشہ رہنے والا ہے نہایت تحقیق اور خوض بجا لاوے
اور اندھون اور باولون کی طرح نہ چلا جاوے مبادا کہ اس غفلت و نادانی سے ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہووے

؎ غم دین خور کہ غم غم دین است + ہمہ غمہا فروتر ازین است + غم دنیا مخور کہ بیہودہ است + ہیچکس ۵
در جہان نیاسودہ است +

بعضے ہندؤن کو کہتے سنا ہے کہ اپنا دھرم یعنی جو کہ بزرگون سے چلا آتا ہے
اگرچہ رائی کے دانہ کے برابر اور دوسرے کا دین پہاڑ کے برابر ہووے تو بھی اپنا دھرم نہ چھوڑیے لیکن تعجب ہے کہ یہ قاعدہ صرف دین اور
دھرم ہی کے مقدمہ مین جاری کرتے ہین اور دنیا کے اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا
خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسی کا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ
نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کرکے دولتمندی اور عزت اور نام آوری کو چھوڑ دین بلکہ جسطرح
بن پڑے مال اور دولت کے حاصل کرنے مین نہایت محنت اور کوشش کرتے ہین اور دین کے امر مین ہرچند
کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کی طرح روشن ہو جاتا ہے اسوقت جھوٹا عذر بزرگون کی
پیروی کا پیش لاتے ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہنا چاہیے کہ ان لوگون نے دنیا کو بڑی دولت اور
عاقبت کو ناچیز سمجھ رکھا ہے حالانکہ بموجب مذہب ہندؤن کے بھی بلکہ تمام دین والون کے نزدیک دنیا کا
عیش اور آرام عاقبت کی نعمتون کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتا ؎ دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ

اے سمیع زہے سمیع در سمیع اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔

پہلا باب اعتقاد کے بیان مین اسمین آٹھہ فصلین ہین

فصل پہلی خدا تعالی کی پہچان مین۔ ہم سب مسلمان اسبات پر یقین کہتے ہین کہ پیدا کرنے والا اور مالک سارے جہان کا ایک ہے۔ اللہ اسکا نام پاک ہے کوئی اسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہون تو جہان کا بندوبست بگڑ جاوے اور سب بڑائیان اور کمال اسیکو مین اور وہ ہر عیب اور نقصان سے پاک ہے کیونکہ عیب والا لایق خدا ہونے کے نہین ہوتا۔ اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین ہے نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو تمام جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکھنا اور ہر کسیکی فریاد کو سننا اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روائی کرنا اس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ تعالی کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اس سے بے پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اسکی طرف حاجت ہے اور وہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا اور دیکھتا ہے خواہ وہ چیز اندھیرے مین ہو یا اجالے مین خواہ زمین پر یا آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر یا سمندر کی تہ مین اور کوئی چیز اسکے علم اور نظر سے باہر نہین یہانتک کہ اندھیری رات مین چیونٹی کے پاؤن کو بھی دیکھتا ہے اور ہر آواز کو ہر وقت سنتا ہے یہانتک کہ چیونٹی کے پاؤن کی آواز بھی سنتا ہے اگر ایک وقت مین بے شمار توپین چل رہی ہون اور بادل بھی گرج رہے ہون اور زمین پر ایک چیونٹی بھی چلتی ہو تو اس چیونٹی کے پاؤن کی آواز کو ان تمام سخت آوازون مین سے علیحدہ سنتا ہے اور ازل سے ابد تک ہر چیز کا احوال جس طرح جس وقت جس مکان مین جو کچھہ گذرا اور گذر رہا ہے اور گذریگا اور جو کوئی جو کچھہ کر چکا اور کہہ چکا اور جو کوئی جو کچھہ کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے اور جو کوئی جو کچھہ کریگا یا کہیگا اور جو کچھہ جس جگہ موجود ہے اور ہر کسیکے دل کے بھید اللہ تعالی کو یہ سب کچھہ ہر وقت معلوم ہے اور جو کچھہ ہوتا ہے اسیکے ارادہ سے ہوتا ہے کسواسطے کہ اگر وہ کسی چیز کو نجانتا تو لائق خدائی کے نہوتا اور اسکا جاننا اور سننا اور دیکھنا فرشتون اور آدمیون اور جنون کے جاننے اور سننے اور دیکھنے کی مانند نہین ہے کیونکہ ان سب کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہے سو اللہ تعالی کے معلوم کردینے سے

ع ترجمہ اور یہ دنیا کا جینا نہین ہے مگر جی بہلانا اور کھیلنا اور پچھلا گھر جو ہے سو وہی ہے جینا اگر سمجھہ رکھتے ہون ۱۲

۶

معلوم ہوتا ہے اور عقل یا حواس کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہے اور کسی وقت کوئی چیز معلوم ہوتی ہے
کسی وقت مین نہین معلوم ہوتی اور اللہ تعالی کو سب کچھ آپ ہی بغیر تبلانے کسیکے اور بغیر وسیلہ
عقل اور حواس کے معلوم ہے اور اللہ تعالی ہر کام پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کرے اور فقط اُسکے
ارادہ سے اور حکم کن سے سارا جہان پیدا ہوا ہے اور چاہے تو ایک حکم کن سے سب کو فنا کرے اور
کروڑ ہا جہان ایک حکم کن سے پیدا کردے اور جو کسی کام کو نکر سکتا تو لائق خدائی کے نہوتا اور اُسکی
قدرت ایسی نہین ہے جیسے آدمیون اور جنون اور فرشتون کی قدرت ہوتی ہے کسواسطے کہ یے
سب اللہ کے محتاج ہین اور آپ سے کچھہ نہین کرسکتے اور اِن سب کی قدرت ضعیف کسی وقت
مین چلتی ہے کسی وقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالی کسیکا محتاج نہین اور اُسکی قدرت قوی ہر
وقت چلتی ہے اور اللہ تعالی نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ کسیکا بہائی اور نہ کسی
سے ناتا رکھتا ہے غرضکہ خدا تعالی کی مانند اور کوئی چیز نہین اور وہ بیچون بیچگون سب بے شبہ
بے نمون ہے اور اگر کوئی کہے کہ خدا تعالی کا آنکھون سے دیکھنا تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا
پہر تمنے خدا تعالی کو کسطرح پہچانا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمنے اللہ تعالی کو اُسکی مخلوقات دیکھکر
پہچانا ہے مثلاً رنگے ہوے کپڑے کو دیکھکر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اِسکا رنگنے والا ہے
اور خط کو دیکھکر اُسکے لکھنے والے کو پہچان لیتے ہین کہ ایک شخص اُسکا لکھنے والا ہے کیونکہ بدون
لکھنے والے کے لکھنا نہین ہو سکتا اور تخت کو دیکھکر بڑہئی کو جان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر
اِسکا بنانے والا ہے پہر آدمی اِس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا
آگ درخت دریا پتھر لکڑی حیوان انسان بادل مینہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری
تندرستی موت حیات وغیرہ کو دیکھکر ان سبکے پیدا کرنے والے کو کیونکر نہین پہچانے گا دوسرے ہم
کسی کام کا ارادہ پختہ کرتے ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کے موافق نہین ہوتا پہر ہماری اِس
مراد کو کون پلٹ دیتا ہے سو وہ پلٹ دینے والا خدا تعالی ہے اور آدمی خیال کرے کہ تہوڑی مدت
سے آگے اسکا نام اور نشان دنیا مین نتہا پہر پہلے منی کا قطرہ ہوا اُس سے آدمی بنا یہ کسنے بنا دیا اگر

جانتا ہے کہ اپنے بنانے والا آپ ہے تو اسوقت کہ موجود ہے اپنے بدن پر ایک تل نہین پیدا کرسکتا پہلے کہ
اسکا نام و نشان کچھ نتہا اپنے آپکو کیونکر پیدا کرلیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنے والا یہ آپ نہین کوئی
اور ہے اسکے سوا پس وہی خدا ہے جسنے سب کچھ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوق کو بدیدۂ غور و فہم
دیکھا کرے تو اللہ تعالی کی شناخت خوب حاصل ہوا اور بموجب دین ہنود کے خدا تعالی کی شناخت
ذات اور صفات مین بڑا اختلاف ہے اول اس امر مین اختلاف ہے کہ خدا کون ہے اور جہان کا خالق یا مالک
کوئی ہے یا نہین اور اگر ہے تو کون ہے خدائے لایزال یا برہما یا بشن یا مہادیو یا یہ تینون یا دیوی
یا چوبیس اوتار یا روح یا رج اور ست اور تم یا حرارت عزیزی یا گرمی بدن کی یا پرکرتی یا کرم
یا اکاس یا زمانہ یا آگ - یا نرسنگھ یا نطق یا آفتاب یا تمام جاندار خود خدا ہین یا خاصیت
یا نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دھیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور
اکاس اور سمرن اور آرزوئے نایافتہ یا شاید کوئی اور چیز چنانچہ بیان
آیندہ سے ظاہر ہوگا اور کچھ بیان اس کا اس باب کی ساتوین فصل مین
ہوگا انشاء اللہ تعالے اور جاننا چاہیے کہ ازروے دین ہنود کے خدا دو طور پر ہے
ایک نرگن یعنی بے صفت دوسرا سرگن یعنی صفتون والا - نرگن اس وقت
ہوتا ہے جب مخلوقات فنا ہوجاتی ہے اور اس کی اس حالت کا بیان کچھ
نہین ہوتا بعضے کہتے ہین کہ سوتا رہتا ہے - اور سرگن اس وقت ہوتا ہے
جب اسکا پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا کی جنبش ہوتی ہے تو تین گن یعنی
صفت) رج یعنی قوت بہیمیہ اور شہوت اور خواہش ست یعنی عقل اور قوت
ملکی تم یعنی قوۃ غضبی اس مین ظاہر ہوتی ہین - رج کی جہت سے برہما کی
صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہے اور ست کی جہت سے بشن کی
صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی روسے مہادیو کی صورت
مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہے یہ بیان مفصل اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالے

پس برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون دیوتے بقول ہندؤن کے حاکم اور مختار سارے جہان کے اور خدا کے نائب بلکہ ایک خدا کے تین خدا ہین اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ بشن خدا ہے اور بعضون کے نزدیک مہادیو اور بعضے کہتے ہین برہما خالق ہے اور بعضے برہما کو پیغمبر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بید جو کلام ربانی ہے برہما کے چارون موہنہ سے نکلا ہے غرض بہر صورت ہندؤن کے نزدیک یہ تینون شخص خدا کی خدائی کے بڑے ارکان بلکہ خود خدا ہین اور ہندؤن کے دین کی کتابون مین جابجا ان تینون کا مذکور آتا ہے مختصر تاریخ مطبوعۂ گورنمنٹ پریس آلہ آباد سنہ ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۱۵۹ مین لکھا ہے کہ کہتے ہین پورانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین مگر وہ بشن اور شیو (یعنی مہادیو) کی پرستش کا رخ دکھاتے ہین اسواسطے ان تینون صاحبون کے بعضے حالات کا ذکر ہندؤن کے کتب دینی سے نقل کرنا ضرور ہے **ف** آریا مذہب والون نے اپنے مذہب پر سے الزام اور اعتراض دور کرنے کے لئے بتقلید پنڈت دیانند سرستی کے برخلاف تمام ہندوان اولین وآخرین کے یہ حیلہ کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ پدم پوران اور شیو پوران اور بہاگوت اور مہابہارت وغیرہ جنمین جہوٹ اور کفر اور شرک اور فسق بہرا ہوا ہے یہ کتابین ہمارے دین کی نہین ہین ہم تو بید کو مانتے ہین جسمین نہ جہوٹ ہے نہ کفر نہ شرک نہ فسق سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کتابین بیشک تمہارے دین کی ہین تمہارا بید جسکو تم مانتے ہو خود کہتا ہے کہ یہ کتابین بید سے نکلی ہین اور بید ایک چہوٹا سا علم ہے جس سے خدا کی معرفت نہین ہو سکتی چنانچہ اتہربن بید کی منڈوک اپنکہد مین لکھا ہے کہ ایک علم کا نام علم صغیر ہے اور دوسرے علم کا نام علم کبیر ہے ۔ علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اسکے فروعات سے جیسے کہ چہہ شاستر اور اٹہارہ پوران اور صرف ونحو یعنی بیاکرن اور نظم ونثر اور نجوم اور طب وغیرہ ہین اور علم اکبر مراد ہے علم الٰہی سے کہ جس سے اس ذات پاک کو پاتا ہے جو بے زوال ہے اور فنا سے آزاد ہے الخ اور بسشٹ جو راجہ رامچندر کے استاد اور ہندؤن کے بڑے پیشوا ہین اور ہندؤن کے نزدیک انکی تحقیق دیانند سرستی کی تحقیق سے صدہا درجہ زیادہ ہے جوگ بسشٹ کے چوتہے استہہ پرکرن مین لکھتے ہین کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق کے چار بید اٹہارہ سمرتی چہہ شاستر اٹہارہ پوران بنائے پس یہ کتابین

9 ایک پرہیزگار ہے چنانچہ بیان ہوگا اور حقیقت مین مخلوق کی پرستش جائز ہی نہین گنہگار ہو یا پرہیزگار پرستش تو خالق کی چاہئے اور تابعداری پیغمبر معصوم علیہ السلام کی ۱۲ منہ ظفر مبین صفحہ ۵۶ ظفر مبین

سب برہما سے موجود ہوئین پس جبکہ یہ سب ایک ہی شخص کی بنائی ہوئی ہین پہر کیا وجہ کہ ان
مین سے چارون بید تو معتبر اور مقبول ہوے اور باقی سب غیر معتبر اور مردود ہون اگر معتبر ہون تو
سب ہون اور اگر غیر معتبر ہون تو سب ہون اور حق تو یہ ہے کہ سب غیر معتبر ہین چنانچہ معلوم ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور قطع نظر ان سب باتون سے بید مین کیا جہوٹ اور شرک اور کفر تہوڑا بہرا ہے جسکو
تمنے دین اور ایمان کرکے مانا ہے چنانچہ اس مختصر مین کچہہ اسکا بہی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے
اب غور اور فکر کرنا چاہیے کہ اول تو سوائے اللہ تعالے کے اور کوئی جہان کا مالک مختار ہی نہین
اور نہ خدا کا متعدد اور منقسم ہونا جائز ہے (چنانچہ ہندو برہما اور بشن اور مہادیو کو جانتے ہین) اور اگر
فرض کیا جاوے کہ کوئی شخص نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک
نہایت ضرور ہے کہ وہ اشخاص عادل اور منصف اور اچہی صفتون سے موصوف اور بری صفتون سے
پاک اور حیا مند اور صاحب قدرت قوی اور علم وسیع اور نہایت عاقل اور مدبر اور خدا کی مخلوق کو
توحید اور اچہی باتون کے ہدایت کرنے والے اور شرک اور کفر اور بری باتون سے منع کرنے والے
ہون اور انمین باہم اتفاق بہی ہو نہ یہ کہ ظالم اور مکار اور فریبی اور دغاباز اور بری صفتون سے
موصوف اور اچہی صفتون سے خالی اور بے حیا اور عاجز اور ناتوان اور جاہل اور بے سمجہہ اور مفسد
اور مشرک اور بت پرست اور لوگون کو شرک اور برے کامون کی ترغیب دینے والے ہون اور
انمین اختلاف اور نزاع اور جہگڑا ہو دے اب ہندؤن کی کتابون سے معلوم کرلینا چاہیے
کہ ان دونو قسم کی صفات مین سے یہ تینون صاحب (برہما اور بشن اور مہادیو) کس قسم کی
صفتون کے ساتہہ موصوف تہے کالکا مہاتم اور پدم پوران مین لکہا ہے کہ اندر دیوتا مہادیو کی زیارت
کو کوہ کیلاس پر گیا دیکہا کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا (کہ حقیقت مین مہادیو
ہی تہا) بیٹہا ہے پوچہا کہ مہادیو کہان ہے اسنے کچہہ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا اندر نے اسکی
گردن پر گرز مارا گرز جلکر راکہہ ہوگیا مہادیو نے اندر کو بہی جلا دینا چاہا برہسپت دیوتاؤن کا مرشد
آیا دونو نے مہادیو کی بہت خوشامد کی تو مہادیو خوش ہوا اور کہا کہ اپنی مراد طلب کرو عرض کیا

مختصر تاریخ ہند مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۳۴ مین مرقوم ہے کہ رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسی اشلوک
۱۰
ہین اور سب خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے۔ کسی جانب سے بیچین بیچ ہم دیوتاؤن سے ... سبھا پرب مہابھارت ادہیائے ۱۱۔ کسی ... ۳۰ ... ہیئت ... ۱۲

کہ اپنے غصہ کی آگ کو دبا لیجیے فرمایا کہ یہ دب نہین سکتی لیکن اسکو کہین پھینک دیتا ہون چنانچہ اُس آتش
غضب کو سمندر مین جہان گنگا ملتی ہے پھینک دیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ایسا رویا کہ
زمین آسمان کانپ گئے برہما جی آئے سمندر نے لڑکے کو برہما کی گود مین رکھدیا اور کہا کہ اسکا نام
آپ ہی رکھدیجیے لڑکے نے برہما کی ڈاڑھی ایسے زور سے پکڑی کہ برہما کی آنکھہ سے جل یعنی
پانی نکل پڑا اسواسطے اُسکا نام جلندہر رکھا اور شکر دیتون کے مرشد نے بموجب حکم برہما کے اُس
لڑکے کو تمام دیتون کا بادشاہ کردیا اور مُسماۃ برندا کال نیمی دیتون کی سردار کی بیٹی سے اُسکا بیاہ
کردیا جلندہر بڑا قوی ہیکل تہا تمام زمین کے راجاؤن سے بڑھ گیا تو اُسکو بہت تکبر ہوا اِندر کو سُرگ سے
نکالدیا دیوتاؤن نے یہ حال برہما سے عرض کیا۔ برہما نے اُنکو بشن کے پاس بہیجا (ف ہندون کے دین مین کہین
سے پتا نہین لگتا کہ وقت حاجت کے کسی نے ذات پاک اللہ تعالی سے التماس اور التجا کیا ہو) بشن
کو ہلاک کرنا جلندہر کا منظور ہوا نارد دیوتا جو بشن کا دل ہے اُسنے یہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کے
11 کسیکے ہاتہہ سے مارا نہین جائیگا تو یہ حیلہ کیا کہ جاکر جلندہر سے کہا کہ تیرے پاس تمام اسباب
سلطنت کا موجود ہے پاربتی مہادیو کی بیوی کہ نہایت خوبصورت ہے جب تک وہ تیرے ہاتہہ
نہ آوے تو کچہہ لطف نہین جلندہر نے مہادیو سے پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تو جنگ شروع ہوئی برہما
اور بشن اور تمام دیوتے مہادیو کی مدد کو آئے جلندہر کے آگے سب عاجز ہوگئے آخر بڑے مُدبر بلند
فکرت جناب (بشن جی نے یہ تدبیر فرمائی کہ برندا جلندہر کی عورت بڑی پاکدامن ہے اُسکی عصمت
مین خلل آوے تو جلندہر مارا جاوے (گناہ جورو کرے سزا شوہر پاوے کیا اچھا انصاف ہے اور حقیقت
مین برندا کا بھی کچہہ گناہ نہین گناہ تو بشن جی کا ہے جنہون نے دہوکا دیکر زنا کیا تو حقیقت مین
بشن جی کے گناہ کی سزا مین جلندہر مقتول ہوا۔ واہ رے عدل) پہر بشن جی نے جلندہر کی صورت
اختیار کرکے اُسکی جورو برندا سے مباشرت فرمائی آخر برندا کو یہ دغابازی معلوم ہوئی تو بشن کو بددعا
دی کہ تو پتہر بنجائیو بشن (خدائے ہنود) فی الفور پتہر بنگیا جسکو ہندو سالگرام کہتے ہین اور گنڈک ندی
مین جاپڑا اب تک اُس ندی سے ایسے پتہرون کو لاکر ہندو بشن کے نام سے پوجتے ہین اور برندا

اس غم سے جلکر ہلاک ہوگئی اور اُسکی راکھہ سے تلسی کا جہاڑ پیدا ہوا اور بشن برندا کے فراق مین نہایت غمناک ہوکر اُسکی راکھہ پر آبیٹھا دیوتاؤن نے تلسی کے پتے بشن کے سر پر رکہے تو بشن کے دلکو قرار ہوا چنانچہ بشن کی پوجا کرنے والے اب تک تلسی کے پتے سالگرام پر چڑہاتے ہین اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑے خوش اخلاق تہے کہ اندر مہاراجکو جہڑک کر بیعزت کیا ع یک ترش روئی برائے دفع صد مہمان بس است * چین ابرو چوب دربان ست صاحب خانہ را + اور مغلوب الغضب اور عاجز ایسے تہے کہ غصہ کو ضبط نکرسکے اور برہما جی ایسے ناتوان تہے کہ طفل یکروزہ سے اپنی ڈاڑہی چہڑا نہ سکے رونے لگے اور بشن جی نے کیسا فعل شنیع کیا اور ایک عورت کے عشق مین مضطرب اور بیقرار اور اُسکی بد دعا سے پتہر بنگئے اور سالگرام پتہر پر تلسی کے پتے رکہکر اُسکی پوجا کرنا یہ بشن جی کی زناکاری کی نشانی ہندوؤن کی عبادت مین داخل ہوئی اور خدا کے نائبون نے ایسا انصاف کیا کہ گناہ بشن نے کیا اُسکی شامت جلندہر پر ڈالی یعنی اُسی کام کی شامت سے جلندہر مارا گیا اور تینون خدا کے نائب بلکہ خود تینون خداے ہنود ایک دیت کے آگے عاجز اور مغلوب ہوگئے اور نارد دیوتا جو بشن جی کا دل ہے کیسا فریبی اور مکار ہے اور شیو پران کے حصہ اول مین اس قصہ کو برہما جی کی زبان سے یون نقل کیا ہے کہ بشن جی بموجب حکم گورجا زوجہ مہادیو کی بصورت تپشی کے جلندہر کے ملک مین جاکر برندا کی پہلواری مین تشریف فرما ہوئے اور برندا نے رات کو خواب پریشان دیکہے تہے پہلواری مین آئے اور تپشی کی گردن مین دونو ہاتہہ ڈالکر حفاظت چاہی تپشی بہت غصہ ہوا اور دو راکہس وہان موجود تہے بہاگ گئے برندا نے اپنے شوہر کا حال پوچہا تپشی نے ہنسکر اور کچہ دیکہا دو بندر موجود ہوئے اور باشارہ ابرو تپشی کے غائب ہوگئے ایک پل مین پہر آئے اُنکے ہاتہہ مین جلندہر کا جسم اور سر موجود تہا برندا کو مارے غم کے غش ہوگیا اور بعد نہایت غم والم کے عرض کیا کہ اسکو زندہ کردیجئے بشن جی سر کو جسم سے جوڑکر اور آپ غائب ہوکر اُس جسم مین داخل ہوگئے (یہ جسم اور سر موجب نقل شیو پران کے محض بناوٹی تہا اور جلندہر اب تک زندہ تہا کہ اسوقت تک پیچہے بعد زناکے لڑنے بشن سے گئے برندا کے ساتہہ وہ مقتول ہوا ہے اور ایسے تماشے جادوگر یہان مثنی طلسم ساز بہت دکہایا کرتے ہین) الغرض جناب بشن جی نے برندا کو گلے لگایا برندا نے کچہہ نجانا تو وہ بیچاری

اس امر مین محض بے گناہ تہی) بڑی خوشی کے ساتہ مباشرت کی بہت دفعہ تک نوبت مجامعت کی
پہونچی جب بشن جی نے اپنا جسم اصلی اختیار کیا برندا بہت غصہ ہوئی اور کہا کہ دونو آکہس تمہاری
عورت (سیتا) کو بہگا لیجاوینگے اور دونو بندر تمہارے مددگار ہونگے (یعنی جب کہ تم رامچندر کا اوتار لوگے)
(اور شیو پران کے دوسرے مقام مین لکہا ہے کہ اسطرح کی بددعا بشن کو ماروتی نے دی تہی چنانچہ آگے
آتا ہے) یہ کہکر برندا ستی ہوگئی (یعنی جل مری) بشن جی اسکی خوبصورتی کی یاد مین مضطرب ہو
اور اسکی راکہہ بدن کو لگا کر وہان مقیم ہوگئے دیوتا وغیرہ نے آکر سمجہایا کہ تمکو پرائی عورت کے ساتہ
ایسا کرنا واجب نہ تہا چلو اپنی بہشت مین عیش کرو جو گناہ تقدیر سے واقع ہوا مہادیو کی مہربانی
سے دور ہوجاویگا بشن جی نے کسیکو جواب تک ندیا (اب دیکہو مہادیو کی مہربانی کیا خوب ہوتی ہے)
دیوتاؤن نے بموجب حکم مہادیو کے گورجا (زوجہ مہادیو) کی حمد شروع کی گورجا نے الہام فرمایا
کہ ہمنے تین روپ سے اوتار لیا ہے **گورجا** (مہادیو کی زوجہ) **لچہمی** (بشن کی زوجہ) **سرستی**
(برہما کی زوجہ) تم ان تینون کی پناہ مین جاؤ دیوتاؤن نے ویسا ہی کیا - تینون دیوتون نے تین
تخم دیکر فرمایا کہ بشن جہان بیٹہا ہے وہان کاشت کردو - ویسا ہی کیا گیا انسے تین بوٹیان پیدا
ہوئین دہاتری مالتی تلسی - سرستی سے دہاتری اور لچہمی سے مالتی اور گورجا سے تلسی اور یہ تینون
بوٹیان مانند عورتون کے ظاہر ہوکر برندا سے زیادہ حسین کہڑی ہوئین - بشن جی مغلوب الشہوت
کہڑے ہوے دہاتری اور تلسی نے ترچہی نگاہ سے بشن کی طرف دیکہا اور مالتی بسبب داغ سوکن
کے رنجیدہ ہوئی (اسواسطے کہ مالتی حقیقت مین بشن کی زوجہ تہی جب اسکی دو سوکنین دہاتری اور
تلسی (کہ یہ دونو اصل مین برہما اور مہادیو کی زوجہ تہین) پیدا ہوگئین اور بشن جی کی معشوقہ بن گئین
تو مالتی کو رنج ہوا) اور بشن جی دہاتری اور تلسی پر فریفتہ ہوکر انکو ساتہ لئے بہشت مین داخل ہوے
(یہ کامیابی بشن جی کی مہادیو کی مہربانی سے ہوئی اور بہاگوت مین لکہا ہے کہ سب رکہون
اور منون (یعنی عالمون اور عابدون) مین گفتگو ہوئی کہ برہما بشن مہیش (یعنی مہادیو) ان تینون
مین بڑا کون ہے اور بہرگ منی امتحان کے لئے مامور ہوے - بہرگ منی اول برہما کی محفل مین

آئے چپ چاپ جا بیٹھے نہ ڈنڈوت (سجدہ ۱۲) کی نہ استت (مدح ۱۲) نہ پرکرما (طواف ۱۲) برہما نے نہایت غصہ سے چاہا کہ سراپ (بددعا ۱۲)
دے پر بیٹے کی محبت کرکے بددعا نہ دی پھر بھرگ منی کیلاس پر آئے مہادیو نے کھڑے ہوکر ملنے کو
ہاتھہ پسارے بھرگ منی بیٹھہ گئے مہادیو نے نہایت غصہ ہوکر ترسول (نیزہ سہ پیکان ۱۲) اٹھایا پاربتی (زوجہ مہادیو ۱۲) نے چھوڑا یا
بھرگ منی بیکنٹھہ (بہشت ۱۲) مین جہان بھگوان (بشن ۱۲) (خدائے ہنود) چھیر کنٹ پر لچھمی کے ساتھ سورہے تھے پہونچے
اور جاتے ہی بھگوان کے سینہ مین لات ماری اور وہ چونک اٹھے اور لچھمی کو چھوڑ بھرگ کے پانو
سر آنکھون کو لگائے اور کہا کہ معاف کیجئے تمہارے پانو مین چوٹ میری نادانستگی[ف] سے لگی (اس روایت
سے مغلوب الغضب ہونا برہما اور مہادیو کا اور سونا بشن (خدائے ہنود) کا معلوم ہوا اور شیو پوران[ف] کے
حصۂ اول مین مرقوم ہے کہ جلندہر نے ایک گورجا بنائی اور کہا کہ اے سداشیوا (مہادیو ۱۲) اپنی عورت کو دیکھو ہم
اسکو پکڑ لائی مہادیو جی (خدائے ہنود) تمام عقل اور دانش بھول گئے اور بڑے خوفناک ہوے
اور چکر کو چھوڑ کر جلندہر کا سر کاٹ دیا اور اسکند پوران کے ادھیاے ۱۲ مین لکھا ہے کہ بشن جی
نے فرمایا کہ تمام قدرت میری بخشی ہوئی بشوبیشر[ف] کی ہے جب جلندہر میرے ہاتھہ سے مارا نہین
جاتا تھا تو مین نے بہت عبادت مہادیو کی کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ بشن جی کی تمام قوت اور قدرت
مہادیو کے لنگ کی بخشی ہوئی ہے اور مہادیو بشن کا معبود ہے) اور شیو پوران[ف] مین مذکور ہے
کہ ایک راجہ نے اپنی دختر کے واسطے شوہر مقرر کرنے کو ایک محفل آراستہ کی تھی کہ لڑکی کسکو پسند
کرتی ہے نارد نے بشن جی سے خوبصورتی کا سوال کیا تا لڑکی نارد کو پسند کرے بشن جی کی توجہ
سے تمام بدن نارد کا مانند بشن کے اور مونہہ مثل بندر کے ہوگیا اور لڑکی نے بشن جی کو قبول کرلیا
نارد نے جب پانی مین اپنا عکس دیکھا تو بشن جی سے کہنے لگا تم نہایت دغاباز ہو تمنے کہان دغا
بازی نہین کی بلکہ مجسم دغا ہو تمنے موہنی روپ ہوکر بسپران دت کے ساتھ وقت تقسیم آب حیات
کے دغا کی جلندہر کی عورت کے ساتھ دغا کرکے اسکا دہرم خراب کیا (ایسا بہت کچھہ کہکر کہا) جس
جسم مین تمنے ہمکو رنج دیا ہے اسی مین تمکو بھی ملیگا اور جنکی مانند ہمارا مونہہ کیا ہے وہی تمہاری مدد
کرینگے (یعنی ہنومان وغیرہ) اور عورت کے واسطے ہماری بیعزتی کرائی لہذا عورت (یعنی سیتا) کی

ف یہ روایت نسخ لیبین کے صفحہ ۲۲۳ مین منقول ہوئی ہے ۱۲

ف مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۹۶ - ۱۲

ف بشوبیشر بکسر با موحدہ و شین معجمہ مشددہ وادی معدولہ و یاے مجہول و شین مفتوح ۱۲

دیکھو ان اوراق ... سب سے عجب ... کہ اوتار ... نا پاک ... بشن کا ... خداوند جہان نعوذ باللہ منہ ۱۲

ف صفحہ ۱۲ ... ۱۲

جدائی مین تمام جنگلون مین گہومتے رہوگے (یعنی رام اوتار ہوکر) اور کتاب دین حق کی تحقیق مین لکھا ہے کہ ہندؤن مین یہ روایت مشہور ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو اتر ئے مُنی کے دروازہ پر بہیک مانگنے گئے - اُسکی عورت آنسو یا بہیک دینے کو آئی۔ تو یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم ایسی بہیک نہ لینگے اگر ہمکو اندر لیجا کر ننگے ہوکر کہانا کہلا دے تو ہم ٹہیرین آنسو یا اپنے خاوند سے اجازت لیکر انکو اندر لیگئی جب کہانے لگے تو آنسو یانے اُنکے بدن پر پانی چہڑکا تو یہ تینون چہوٹے چہوٹے لڑکے بنگئے جب کہا چکے تو آنسو یانے اونکو پالنے مین سُلادیا نارد مُنی نے یہ خبر پاکر انکی عورتون کو جا سُنائی عورتین آنسو یا کے پاس آئین اور منت سماجت کی آنسو یانے کہا اپنے اپنے شوہرون کو پہچانکر لیجاؤ جب وہ لینے گئین تو تینون لڑکے ایک ہی صورت پر دیکہی اور شیو پُران حصہ اول مین ہے صـ۲۴۲ تا صـ۲۴۳ کہ مہادیو نے گوری جی (مہادیو کی بیوی) سے کہا کہ ہم اور بشن اور برہما سب گنپت بیٹے کے اختیار مین ہین تم ایک برس تک اُنکے روزے رکہو اور گنپت کی پوجا کی ترکیب تبلائی اور اسی مین ہے صـ۲۵۵ تا ۲۵۷ کہ مہادیو کو گنپت نے مارا اور بشن اور اندر (دیوتاؤنکا بادشاہ) وغیرہ دیوتے مہادیو کی مدد کو آئے گنپت پر کوئی غالب نہ آیا اور اسی مین ہے صـ۲۵ کہ برہما نے اپنے فرزند کام کو فرمایا کہ برہما اور بشن اور رُدر (یعنی مہادیو) تیرے اختیار مین رہینگے اور اُسی مین ہے صـ۱۲ تا ۱۷ کہ بشن جی نے نارد کو سمجہایا کہ شیو (یعنی مہادیو) کل مخلوقات کے مالک ہین برہما اُنکے حکم سے خلقت کو موجود کرتے ہین اور ہم انکی خدمت کرکے جہان کی پرورش کرتے ہین ہم سب مہادیو کی عبادت سے افضل گنے ہوتے ہین اے نارد مہادیو کی عبادت کر اور اپنے باپ برہما سے مہادیو کے نام استفسار کر نارد برہما کے پاس آیا برہما نے کہا کہ مہادیو کُل مخلوقات اور برہما اور بشن کے مالک اور خالق ہین اور کہا کہ مہادیو نے واسطے عیش خاطرِ خواہ کے اپنے جسم سے شکت کو پیدا کیا شکت برہما اور بشن کی مان اور مہادیو کی زوجہ ہے پہر مہادیو نے فرمایا کہ ایک شخص ماہر جمیع علوم پیدا کرنا چاہیے کاروبار جہان اُسکو سپرد کرکے آپ عیش و عشرت مین مصروف ہون شکت نے بائین طرف دیکہا بشن ظاہر ہوا مہادیو نے اپنے بازو سے مجہکو (یعنی برہما کو) پیدا کرکے کنول کے پہول مین رکہدیا حالانکہ اسکند پران کے وشنا کہ

بہروپ یا بہروپ
بہیک مانگنا
غسل
سمجہ
سنجی
ہے
شکت سے
طاقت اور قدرت
۱۵
بحر الجبار جلد ۲ صـ۱۹۰

۲۲ مین لکھا ہے کہ مہادیو نے اپنی آنکھہ سے آب حیات نکالا اُس سے ایک مرد خوب کہ بشن ہے پیدا ہوا اور شیو پوران حصّہ اول مین ہے صـ ۱۹۱ کہ برہمانے فرمایا کہ بشن جی جو بے خبر دریا مین پڑے تھے ہوش مین آکر میرے پاس آئے مینے کہا تم کون ہو کہا ہم برہم الکھہ نرنجن (یعنی ذات خدا ہم) ہم اور احاطہ سے باہر اور تمہارے باپ ہین ہماری پناہ مین آؤ ہم سے اعلیٰ کوئی نہین (بے خبری سے ہوش مین آئے اور دعوی خدائی کا کیا) ہمنے (یعنی برہمانے) غصّہ ہوکر کہا جھوٹ مت کہو ہمارا پیدا کرنے والا کوئی نہین تب بشن نے غضبناک ہوکر کہا ایسی جہالت تمکو زیبا نہین ہم تمام عالم کو پیدا اور پرورش اور معدوم کرتے ہین ـ جہان ہمارے تابع ہے بیدون کو ہمنے تصنیف کیا ہے ہمنے تمکو اپنی ناف سے پیدا کیا غرض ہم اور بشن خوب لڑے اور دونو اپنے آپکو خالق کل مخلوقات کا سمجھتے رہے (ابھی بیان ہو چکا ہے کہ ان دونو صاحبون نے نارد کو سمجھاتے ہوئے مہادیو کی خدائی اور اپنی عبودیت کا اقرار کیا تھا) یہ جنگ جاہلانہ دیکھکر شیو (یعنی مہادیو) مانند شعلہ کے ظاہر ہوئے (یعنی مہادیو کا لنگ مانند شعلہ کے ظاہر ہوا چنانچہ بیان آیندہ سے معلوم ہوتا ہے) پھر یہ قرار پایا کہ جو کوئی اِس شعلہ کا آغاز و انجام دیکھہ آوے وُہی مالک کل قرار دیا جاویگا (کیا اچھی پہچان خدا کی ہے) ہم یعنی برہما بصورت ہنس اوپر کو اور بشن بصورت خوک نیچے کو دیوتون کے ہزار برس تک دوڑا کئے آغاز و انجام معلوم نہوا اور غیب سے کچھہ الہام ہوا جسکو ہم دونو سمجھہ نہ سکے ہمنے التماس کیا کہ مجسّم ہوکر ظاہر ہو ـ اونکار (یعنی لفظ اُون کہ سر دفتر بید اور ہر منتر کے اوّل مین ہوتا ہے) ظاہر ہوا تب ہمنے جان لیا کہ اِسکا حرف اول ابتدای شعلہ لنگ کا ہے اور آخر کا نقطہ انتہاے شعلہ لنگ کا ہے اور رِگ بید لنگ کا جنوبی حصّہ ہے اورججر بید لنگ کا شمالی حصّہ ہے اور شام بید لنگ کا درمیان ہے اور اتھربن بید کا یہ قول ہے کہ مہادیو کچھہ نہین کرسکتا جو ہوتا ہے شکت کی خواہش سے ہوتا ہے **ف** بیدون کی کیا اچھی حقیقت بیان فرمائی) پھر مہادیو ہنسکر بولے کہ ہمنے تم دونون کو اپنا بھگت سمجھکر اپنے لنگ کو ظاہر کیا جس سے تم دونون نے ہمکو پہچانا **ف** مُسلمانون کا خدا قدرت اور افعال سے پہچانا جاتا ہے چنانچہ آغاز مین بیان ہو چکا اور ہندؤنکا خدا یعنی مہادیو لنگ سے پہچانا جاتا ہے چنانچہ یہان مذکور ہوا

[illegible] لفظ کا نقطہ درمیان حروف ۱۶۱۰۹۰۹

لہ بقول ہندؤن کے چار بید خدا کا کلام ہے کہ برہما کے منہ سے نکلے ہین رِگ بید ـ ججر بید ـ شام بید ـ اتھربن بید ۱۲

لہ شکت مہادیو کی زوجہ جسکا ذکر ہو چکا ہے ۱۲

۱۶

اور شیو پوران حصہ دوم کھنڈ ۹ صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۸ مین مذکور ہے کہ برہماجی ہدایت فرماتے ہین کہ ریوا ندی جسکے کنارہ پر لنگ بیشمار اور اُسکے پتّھر بھی مانند لنگ کے لایق پرستش کے ہین (نعوذ باللہ کتنے معبود ہین اور سب لنگ ہین) اور یہ ندی مہادیو کو مانند گورجا کے پیاری ہے دیوتے اور مُنِ (یعنی عابد) مع عورات کے وہان مہادیو کی پرستش مین رہتے ہین ایک روز بعد غسل کے دیوتاؤن کا وہان مجمع تھا مجھ سے اور بشن سے پوچھا کہ تم دونون مین ذاتِ بے زوال کل مخلوقات کا مالک اور خالق اور پروردگار کون ہے (دیوتون اور مُنون کو اپنے خدا کی خبر نہ تھی کہ کون ہے) مین نے کہا مین ہون بشن نے کہا مین ہون آخر یہ ٹھیری کہ جسکو بید گواہ دین وہ ہے۔ حسب الطلب بید آئے اور فرمایا کہ وہ ذات مہادیو کی ہے ہمنے کہا کہ مہادیو زہر کھانے والا جٹا دھاری بیل کا سوار برہنہ تن بد صُورت بھوتون پریتون کا ہم صحبت نا مبارک لباس پرم برہم (یعنی خدا) کیونکر ہو سکتا ہے (دیکھو بقول ہندون کے حاملِ وحی نے وحی کا فیصلہ نمانا) اس گفتگو مین زمین سے آسمان تک ایک شعلہ نمودار ہوا اور جناب مہادیو (جنکے خدا ہونے پر بید کا حکم لگا) بصورت لنگ کے بقدر آٹھ انگل کے ظاہر ہوے اور تمام دیوتون اور مُنیشرون نے اُنکی پُوجا کی اور مین نے اور بشن نے فیصلہ اس بات پر قرار دیا کہ جو کوئی اس لنگ کو چھُولے وہی خدا ہے (کیا اچھی صفت خدائی کی قرار دی نعوذ باللہ) بشن بصورتِ خوک نیچے کو اور مین (یعنی برہما) بصورت ہنس اوپر کو چلے اور لنگ اوپر کو سورج اور اندر وغیرہ دیوتاؤن کے مقامون کو اور نیچے کو چودہ طبق کو طے کرتا چلا گیا اور ہر جگہ کے باشندے اُسکی پرستش کرتے رہے اور ہم دونو پیچھے دوڑے گئے مگر لنگ کو چھونے نہ پائے کیتکی کے پھول اور سُربھی (یعنی کامدین) گاے نے مجھ سے وعدہ کیا کہ ہم (دو گواہ عادل) گواہی دینگے کہ برہما نے لنگ کو چھُولیا ہے آخر بشن نے تو اپنے قصور کا اقرار کیا اور مین نے دعوی کیا کہ لنگ کو چھو لیا ہے دونو گواہون نے کہا کہ ہم بلا طرفداری کہتے ہین کہ برہما نے لنگ کو چھولیا ہے (پیشواے اعلی ہنود نے ایک ادنیٰ مقدمہ کے جیتنے کو جھوٹے گواہ لائے اور مراد کو نہ پہونچے) مہادیو نے غصہ ہو کر الہام کیا کہ بسبب جھوٹی گواہی کے اے کیتکی تو ہمارے سر پر نہ چڑھیگی (یعنی پوجا مین) اور اے مادہ گاؤ تم اس مونہہ سے ناپاک چیز کھایا کرو گی (جس گاؤ نے

سُنبر مُن — مِن مُن — الشرنگھ — یعنی عابد — سوم ۱۲

١٧

یعنی برہما ۱۲

کی تعظیم ہندو سب سے زیادہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دیوتاؤن کے رہنے کی جگہ ہے) اور شیو پران حصۂ دویم کھنڈ ۷ کے صفحہ ۲۵ تا ۲۸ مین مرقوم ہے کہ دیوتون اور عابدون نے برہما سے پوچھا کہ پرم برہم (یعنی خدا) لازوال دنیا کا خالق مالک کون ہے فرمایا کہ ایسی ذات تو ہماری ہے - بشن جی ظاہر ہوے اور کہا دیکھو برہما کی جہالت کو - اے برہما تم ہماری ناف سے پیدا ہوے ہو اور ہمارے حکم سے خلقت کو طیار کرتے ہو پرم برہم پرماتما (یعنی پورا خدا) ہم ہین آخر یہ ٹھیرا کہ اس امر مین بیدونکا فیصلہ قطعی سمجھا جائیگا (اسواسطے کہ ہندوؤن کے نزدیک خدا کا کلام ہے) حسب الطلب بید آئے اور کہنے لگے کہ جب تمنے اسبات کا فیصلہ ہمپر منحصر کیا ہے تو ہم راست راست کہینگے چنانچہ چارون بید کے اُسوقت کے کلام مختلف کا خلاصہ یہ ہے کہ مہادیو خدا ہے (برہما اور بشن دونو نے قہقہہ مارکر کہا کہ جوگیون کا مالک بدصورت بددماغ جٹادھاری زہر کہانے والا برہنہ تن بیل کا سوار (وغیرہ وغیرہ) خدا کیونکر ہو سکتا ہے اس عرصہ مین ایک شعلہ اور اُسمین ایک جسم حسین ظاہر ہوا برہمانے کہا تم وہی ہو جو ہمارے دو ابرو سے پیدا ہوے اور تمہارے رونے کی وجہ سے ہمنے تمہارا نام رودر رکھا - ہماری سرناگت (یعنی پناہ) مین آؤ جب برہمانے ایسا کہا تو مہادیو نے غصہ ہوکر بھیرون کو پیدا کیا بھیرون نے اپنی بائین انگلی کے ناخن سے برہما کا پانچوان سر کہ جس سے مہادیو کو لڑکا کہا تھا کاٹ ڈالا مہادیو نے کہا اے بھیرون برہمن کیسا ہی خراب ہو اُسکا قتل کرنا بڑا عذاب ہے تمکو اس گناہ سے برہم دُکھ لگ گیا ہے تم روزے رکھو اور سر کو ہاتھ مین لیئے گدائی کرتے پھرو اور اسکند پران کے ادھیاے ۱۵ مین لکھا ہے کہ برہمانے دیوتاؤن سے کہا کہ سب کا مالک خالق پالنے والا مارنے والا مین ہون مہادیو نے غصہ ہوکر کہا تجھسا نادان کوئی نہین خالق اور پالنے والا اور مارنے والا بیچون اور بیچگون مین ہون برہمانے کہا تو مجھ سے پیدا ہوا ہے - چارون بید جدا جدا بولے کہ پیدا کنندہ اور فنا کنندہ اور قادر اور مالک سب کا مہادیو ہے - برہمانے کہا مہادیو کے تن پر راکھ ملی ہوئی پراگندہ بال سب سے الگ پاربتی سے مشغول بھلا اُسمین کونسی وضع خدا ہونے کی ہے اتنے مین لفظ سوفر بید نے کہا یہ صورت ظاہری اُنکی ہے ورنہ مہادیو جی پار برہم (یعنی خدا کے کامل ہین) اور پاربتی اُنکی قدرت

کا ملہ ہے برہما کو بید کی بات پر بھی سُنکر یقین نہوا تو ایک تجلی نور کی ظاہر ہوئی اور برہما کا اوپر کا پانچوان سر جلا دیا اور آواز دی کہ اے برہما ہم مین اور تم مین کُچھ تفاوت نہین برہمانے آزردہ ہوکر کہا مین جانتا ہون تم میرے دو ابرو سے پیدا ہوے ہو۔ بھیرون ناتھ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے برہما کا ایک سر جس سے مہادیو کی بُرائی کی تھی کاٹ دیا۔ بشن بھگوان نے آکر مہادیو کی بہت تعریف کی تو مہادیو نے برہما کی تسلی کی اور برہما کی کھوپری ہاتھ مین لیکر واسطے دور کرنے برہم ہتیا (گناہ قتل برہمن ۱۲) کے مانگتے پھرنا شروع کیا جسکی خدائی پر بیدون نے گواہی دی وُہ بھی ہتیارا (گنہگار ۱۲) ہو گیا اور گناہ کا کفارہ کرنے کو بھیک مانگنا شروع کیا۔ **ف** ان روایتون سے بموجب مذہب ہنود کے کئی مطلب ثابت ہوئے۔ اوّلے بقول مہادیو جی اور چارون بید کے جھوٹا دعوی خدائی کا کرنا برہما اور بشن کا جنکو ہنُدو خدا یا رسول جانتے ہین دوسرے اور بقول برہما جی اور بشن جی کے جھُوٹا دعوی خدائی کا کرنا مہادیو کا جسکو بید خدا کہتا ہے تیسرے اور یقین نکرنا برہما اور بشن کا خدا کے کلام یعنی بید کو اور اُس سے آزردہ ہونا کہ اِن تینون امور کو ہندو بھی کفر جانتے ہونگے چوتھے اور بے معرفت ہونا برہما اور بشن کا خالق موجودات سے کہ بقول بید کے مہادیو ہے پانچوین اور بموجب حکم چارون بید کے خدا ہونا ایسے شخص سادہ لوح یعنی مہادیو کا کہ بسبب سادہ لوحی کے بھولا[۱] مہیش[۲] اور بھولا ناتھ کہلاتے ہین اور اپنے لنگ کی پوجا کرواکے بہت خوش ہوتے ہین اور اپنے بھگتون کے سامنے برہنہ تن ہو جانے سے کچھ پروا نہین رکھتے ہین اور اُنکا مغلوب الشہوت اور پُر غضب ہونا اور عجز اور اضطرار شیو پُران وغیرہ سے ثابت ہے چنانچہ بیان ہوگا **اور** برہماران اینکہد ججر بید مین لکھا[۳] ہے کہ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا اُسوقت سوائے اُسکے موجود نتھا اُسنے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش نکر سکا پس متفکر ہوا کہ اور کوئی پیدا ہوے کہ پرورش کرے پس راجہ اندر اور برن اور چاند اور رُودر اور جم اور مہادیو پیدا کئے (یہان بید نے برہما کو خالق اور مہادیو کو مخلوق کہا) اور علامۂ ابوالفضل نے آئین اکبری مین بعد تحقیق کرنیکے شاسترون سے لکھا ہے کہ برہمانے غصہ ہو کر اپنی پیشانی سے مہادیو ہوکر ظہور فرمایا اور مہادیو نے بسبب تندمزاجی کے لیاقت پیدا کرنے کی نہ دیکھی تو اپنے بدن سے **من** مرد اور نصف رو یا عورت کو پیدا کیا جن سے تمام مخلوقات پیدا ہوئی اور

[۱] بھولا بمعنی نادان ۱۲
[۲] مہیش کے معنی خداوند زمین ۱۲
[۳] تفسیر حسینی ج ۲ ص ۲۴۵ س ۱۲

مہابھارت کے سانت پرب مین ہے کہ برہما بہ جگدیش[۱] گفت کہ من اول از دل تو دو مرتبہ دوم از چشم تو
و سیوم از کلام تو و چہارم از گوش تو و پنجم از بینی تو و ششم از بیضۂ زرین پیدا شدم و این مرتبۂ ہفتم
است کہ مرا از گل نیلوفر آفریدی (یا تو دعوی خدائی کا تھا یہان سات بار مخلوق ہونے کا اقرار کیا)
اور شیو پران حصۂ اول صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ بشن نے برہما کو فرمایا کہ تم اور وچھ (فرزند برہما)
بشیو یعنے مہادیو کی بہت عبادت کرو اور مہابھارت[۳] فصل موکچھ دہرم مین ہے کہ نارائن نے نلدسے
کہا کہ برہما اور مہادیو اُس برہم کے حکم سے دیوتون اور پیرون کو پوجتے ہین اور اسکند پوران[۴]
ادھیاے ۸۰ مین لکھا ہے کہ پاربتی نے مہادیو جی سے عرض کیا کہ یہ پوجا میری کاشی مین ہوسکتی
ہے دوسرے شہر مین کسطور کیجاے فرمایا کہ دوسرے ملک مین سونے کی مورت بناکر پوجے اور وہ
مورت برہمن کو دیجاوے اور مہابھارت[۵] کے دہرم پرب مین ہے کہ برہمانے کہا کہ ایکادشی
کے دن اگھن کے مہینے رات دن کا روزہ رکھکر کیشو مورت کی پوجا کرے - پوس بدی اور سدی
ایکادشی کو مہادیو کی پوجا کرے اور بیساکھ کی ایکادشی کو مدہ سودن کی پوجا کرے اور جیٹھ کی ایکادشی کو تر بکرم کی پوجا کرے اور
ایسے ہی دوسرے دنون مین روزہ رکھکر دہرو اور دامودر کی پوجا کرے[۶] اور شیو پران[۷] مین ہے کہ برہما اور بشن نے مہادیو
سے کہا کہ ہمکو طریقہ پرستش کا بتلائیے فرمایا کہ ہمنے جو تمکو تر لنگ کی صورت دکھائی ہے واجب ہے
کہ اوسکی پرستش کرو دنیا اور عقبی مین خوشی ملیگی آفت کے وقت ہمارے لنگ کی پرستش کرنا
جو کوئی کریگا اُسکے تمام گناہ جل جاوینگے جو کوئی لنگ کی تعریف ہمارے نزدیک پڑھیگا اُسکو دونون
جہان مین خوشی ملیگی اور شیو پران حصہ دوم کہنڈ[۸] ادھیاے اول صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ بشن نے برہما
کو فرمایا چترکٹ پہاڑ پر شہر آباد کرکے لنگ قایم کرو ہم رام اوتار لیکر اُسکی پرستش اُسی مقام مین کرینگے
بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام انجام پذیر نہین ہوتا ہم راست کہتے ہین اور شیو پران
کھنڈ دوم ادھیاے ۳۷ حصۂ اول صہ ۱۲۱ مین ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ وہان سب جگہ شیو کے
لنگ قایم ہوے اور بشن اور سب دیوتا وغیرہ نے اُنکی پوجا کرکے پرنام یعنی تسلیمات کیا اور فرمایا کہ
جو کوئی اُنکی پرستش کرتا ہے اُسکے بلاشبہ سب کام برآتے ہین اور اُسی مین ہے کہ برہما جی فرماتے

[۱] نفوذ بیبن صفحہ ۲۶
[۲] خداوند یہان مراد از بشن است ۱۲
[۳] سوط جلد دوم صفحہ ۱۸ ۱۲
[۴] سوط جلد دوم صفحہ ۲۱۶ ۱۲
[۵] ایضاً جلد دوم صفحہ ۲۴ ۱۲
[۶] نام ستارہ کہ قریب قطب شمالی است گویند کہ عابد ے بود ۱۲
[۷] کھنڈ اول ادھیاے ۹ حصۂ اول صہ ۳۶

۲۰

ہین کہ جس جس مقام پرستی کا کوئی عضو گرا وہ پرستشگاہ ہوگیا وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہوگئین اور ہر جگہ پر مہادیو کے لنگ قایم ہوے اور مین نے اور بشن نے اور تمام دیوتاؤن نے اُن دیویون اور لنگون کی پوجا کی **اور** شیوپوران کھنڈ پانچوین صفحہ ۲۶۶ مین ہے کہ بشن نے ایک کروڑ پارتھی (یعنی مٹی کے) لنگ بناے اور مع دیوتاؤن کے اُنکی پوجا کی **اور** شیوپوران حصہ اول کھنڈ دوم مین ہے کہ جب لنگ گر کر پاتال کو چلا گیا برہما بشن وغیرہ نے وہان جاکر لنگ کی عبادت کی بڑے جشن ہوے مہادیو جی نہایت خوش ہوے اور پھر برہما بشن وغیرہ نے ایک عمدہ ہیرا لیکر اُسکا لنگ بناکر قائم کیا اور حکم دیا کہ جو کوئی اُسکو پوجیگا دونو جہان مین نجات پاویگا اور سواے اسکے اور لنگ قایم کیئے اور خوشی کے ساتھ پوجا کی - یہ مذکور مفصل عنقریب آتا ہے (دیکھو ان دس روایات گذشتہ سے برہما اور بشن اور مہادیو کا شرک کرنیکا حکم دینا اور آپ شرک کرنا ثابت ہے **اور** شیوپوران حصہ اول کھنڈ دوم صفحہ ۵۰ تا ۵۹ مین لکھا ہے کہ برہما نے کہا اے نارد اول ہمنے اپنے بدن کے اعضا سے دچھ وغیرہ دس لڑکے پیدا کیئے **باک** یعنی کلام کو بصورت عورت اپنے ہونٹھ سے پیدا کیا اُسکی صورت دلفریب سے ہم شہوت کے دام مین پھنس گئے اور بڑا گناہ کرنا چاہا مہادیو نے بچایا مگر طبیعت بے اختیار تھی - پھر ہمارے مونہہ سے ایک عورت پیدا ہوئی اُسکا نام **سندھیا** تھا نہایت خوبصورت زلف عنبر چہرہ کی دمک سے کروڑ ہا چاند شرمندے - کمان ابرو - دو پستان بڑی خوبصورت - شکم مین تین بل - ناف گہری - کمر پتلی - سُرین مثل کیلے کے ران مدور وغیرہ وغیرہ (ہندؤن کے حامل وحی اپنے فرزند نارد کے پاس اپنی صاحبزادی کے حسن اور سراپا کی صفت بیان کر کے کیا ہدایت عام فرما رہے ہین - راقم نے بہت مختصر کر کے لکھا ہے) برہما جی فرماتے ہین کہ کام (یعنی شہوت) نے میرے اور میرے لڑکون کے اور سندھیا کے سینہ مین موہنی تیر لگا ہم سب پر شہوت نے غلبہ کیا اور سندھیا بانکی ترچھی نگاہ سے دیکھنے لگی ہمنے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیں اور میرے بیٹے بھی سندھیا کو نظر حیرت سے دیکھنے لگے مہادیو ظاہر ہوے اور فرمایا کہ اے برہما تمنے جو اپنی لڑکی سے شہوت زانی کرنی چاہی ہمنے تینون جہان مین ایسا گناہ کرنے والا

کوئی نہین دیکھا تیر اور تمہاری عقل اور بدخواہی پر لعنت ہے ایسا گناہ نہ کسی نے کیا نہ کوئی کریگا
اور میرے لڑکون پر بھی لعنت کی اور فرمایا کہ ایسے خراب چلنے والون پر ہزار لعنت وغیرہ وغیرہ -
(مہادیو جی نے اپنے اطوار اور افعال پر نظر نفرمائی کہ ساری عمر کیا کیا کوتک کرتے رہے چنانچہ بعضے
اُنکے اس رسالہ مین متفرق منقول ہوے ہین) برہماجی فرماتے ہین اسے نارد ہمنے اپنے فرزند
دچھ کو بلاکر کہا کہ مہادیو نے مجھکو لعنت ملامت کرکے میرا کچھ پاس ولحاظ نکیا اور تمہاری بھی فضیحت
کی ایسی تدبیر کرو کہ مہادیو کسی عورت پر فریفتہ ہوکر بیاہ کرے اور وہ مہادیو کی تمام ہوشیاری کو
ضایع کردے - اور ہم (اپنے فرزند) کام کے پاس گئے اور کہا کہ اپنا اقبال دکھلاؤ مہادیو کو قابو
شہوت کا مجموعہ ۱۲
مین کرو تمہاری بزرگی مشہور اور نیکنامی ہوگی اچھے لڑکے والدین کی رضامندی کو مقدم سمجھتے ہین
کام اپنی فوج لیکر چلا مگر مہادیو پر زور نچلا - ہمنے اور دچھ نے جگدمبا یعنی دیوی کی پوجا کرکے اس
امر مین استمداد کی اور دچھ نے عرض کیا کہ تم میری لڑکی ہوکر مہادیو کے دلکو تسخیر کیجئے (واہ رے
بے غیرتی اور کینہ وری) اور یہ بھی عرض کیا کہ مین نے موکش (یعنی نجات اخروی) کو ترک کرکے یہ ۲۲
مراد آپ سے طلب کی ہے یہ بھی آپ ہی کے حکم کی تعمیل ہے (ادنی خواہش نفس کے لئے عیش جاودان کو
ترک اور عذاب ابدی کو حاصل کیا کیا کرے جگدمبا کا یہی حکم تھا) جگدمبا نے فرمایا ہم دچھ کی لڑکی ہونگے
اور مہادیو ہمپر فریفتہ ہوکر ہمسے بیاہ کرینگے پھر دچھ نے بیرنی بیر پرجاپت کی بیٹی سے نکاح کیا اُسکے
پیٹ سے جگدمبا نے اوتار لیا (یعنی لڑکی ہوکر پیدا ہوئی دچھ کی بیٹی اور برہما کی پوتی) ہمنے لڑکی کا نام
یعنی برہمانے ۱۲
ستی رکھا یہ لڑکی مہادیو کے گیت گایا کرتی اور ہر وقت مہادیو کا دھیان کیا کرتی جب بالغ ہوئی
تو مہادیو سے اُسکا نکاح کیا گیا اور نکاح کے وقت گالیان (یعنی سیٹھنا) سنکر سب برات والے
خوش ہوتے تھے (کیا خوب ہدایت ہوئی تھی) برہماجی فرماتے ہین کہ وقت نکاح کے میری نگاہ
ستی کے قدم پر پڑگئی نہایت عاشق ہوگیا اور مین نے ہوم کی آگ مین لکڑی تر ڈالدی دھوان جب
بہت ہوا مہادیو کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے دونو ہاتھون سے دور کرنے لگے مین نے ایسے
وقت مین ستی کے چہرہ سے نقاب اٹھا کر روئے حسین ملاحظہ کیا (واہ رے حکمت عملی اور پوتی کا بھی

له ہوم [illegible] آگ مین گھی وغیرہ ڈالکر دیوتاؤن کی پوجا کرنا ۱۲

لحاظ نہ کیا) اور مارے شہوت کے میری منی زمین پر گر پڑی مہادیو نے مجھکو قتل کرنا چاہا مین نے اور
بشن نے مہادیو کے قدمون پر سر رکھا اور دچھ نے بھی بہت خوشامد کی تو راضی ہوئے اور کوہ کیلاس مین
رونق افروز ہوئے اور اُسی مین ہے کہ دچھ (مہادیو کے خسر نے) جگ کیا مقام کھنکھل مین تمام دیوتے
اور برہمن جمع ہوئے ستی مہادیو سے اجازت لیکر جگ مین گئی کسی نے اُسکی خاطرداری نہ کی ستی مارے
غصہ کے آگ مین جل مری اور ہزار گن اُسکے ہمراہی بھی کسی نے اپنا سر کسی نے کوئی عضو کاٹ کر ہلاک
ہوئے (ستی مہادیو کی زوجہ کہ جسکو شکت بھی کہتے ہین اور بقول اتھربن بید کے خالق کل شئی کی ہے
چنانچہ بیان ہو چکا اور اُسکے ساتھ ہزار دیوتے حرام موت مرے اور جناب مہادیو غریب پرور عادل
زمان نے بموجب حکم بید کے یہ انصاف کیا کہ اُن خودکشان کے قصاص مین بیگناہ دیوتون اور رکھیشرون
کو قتل کروایا چنانچہ آگے آتا ہے) نارد نے مہادیو کی خدمت مین حاضر ہو کر جو کچھ ہوا تھا بیان کیا۔
اور بموجب بید کے قصاص چاہا (مدعی سست گواہ چست) مہادیو غضبناک ہوئے اور اپنے ہونٹون
کو دانتون سے کاٹنے لگے (حاکم عادل کو وقت انصاف کرنیکے ایسا ہی غصہ کرنا چاہیئے) اور بیر
بھدر (افسر فوج) سے فرمایا کہ دچھ نے ہمکو جگ مین نہین بلایا اور ستی کو برا بھلا کہا اور ہمین جگ مین
حصہ نہین دیا اور ستی کو جلنے سے کسی نے منع نہین کیا تم جا کر جگ کو خراب کرو اور دچھ کا سر کاٹ
ڈالو (اس سے معلوم ہوا کہ جگ کا خراب کرنا اور تمام برہمنون اور دیوتاؤن کو قتل کرنا بسبب خاطرداری
نکرنے دچھ کے ستی کی اور حصہ نہ دینے کے مہادیو کے تھا اور قصاص کا بہانہ تھا) بیر بھدر اور کالی
دیوی اور بھوت پریت سب گئے اور جگ مین دیوتاون رکھیشرون وغیرہ کو خوب قتل اور زخمی اور
مضروب کیا بعضون کو آگ مین جلا دیا اور بشن وغیرہ حمایتی جگ کے سب مغلوب ہوئے۔
.... (اور لنگ پوران مین لکھا ہے کہ بیر بھدر نے بشن کا سر کاٹ دیا اور ہوا نے اُسکو
آگ مین ڈال دیا اور مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین لکھا ہے کہ جب مہادیو نے دچھ کا جگ دور کیا
تو دچھ کی بددعا سے مہادیو کی پیشانی پر ایک آنکھ آتشین پیدا ہو گئی) آخر برہما بشن وغیرہ دیوتون نے مہادیو
کی خوشامد کر کے دچھ کی خطا معاف کروائی مہادیو جی اپنی تعریف سنکر خوش ہوئے اور ہنسکر

فرمایا کہ ہم کچھ غصہ نہین کرتے سبکو خوشی دیتے ہین جو کوئی جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے (اب
ہی مذکور ہو چکا ہے کہ غصہ مین اگر ہونٹون کو چابتے تھے اور محض اپنے غصہ سے اسقدر مخلوق خدا
کو مقتول اور مجروح کیا اور پھر ہنستے ہین اور کچھ پروا نہین کیون نہو بھولا ناتھ اور بھولا مہیش انکا لقب ہے رباعی
مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل ٭ لگا کہنے ہنسکر یہ کسکا لہو ہے ٭ کسی نے کہا جسکا دہ سر پڑا ہے ٭
کہا کیا میری بھول جانے کی خو ہے ٭ مہادیو کا کچھ غصہ تو فرو ہوا مگر ستی کی جدائی نہایت ناگوار
ہوئی ستی کا جسم زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو مکرر بیہوش ہو گئے پھر ہوش مین آئے تو اپنے آپکو نہایت
بدقسمت سمجھکر بے اختیار ہائے ہائے کرکے بڑے زور سے گریہ وزاری کرنے لگے - کمال مصیبت
اور ناطاقتی سے کہنے لگے اے محبوب اُٹھو ہمسے کیون نہین بولتے ہو یہہ کہکر تمام جسم کو چھاتی
سے لگاکر اور بار بار اُس تن مُردہ کو لپٹا کر بوسہ لیا اور روئے اور ستی کے ہونٹون سے اپنے مونھہ
کو لگا کر اور چھاتی سے چھاتی ملاکر بار بار لپٹ کر نہایت محبت سے بیہوش ہوے کچھ دنون کے
بعد ہوش مین آئے تو غمگین ستی کے جسم کو اپنے جسم سے لپٹائے ہوے ہر چہار طرف دوڑتے
تھے تمام ملکون مین دورہ کیا (یہ وہی جناب مہادیو صاحب ہین جنکے خدائے لایزال اور خالق
اور مالک ہونے پر چارون بید گواہی دیچکے ہین اور آخر مین برہما اور بشن بھی اُنکے خُدا ہونے کا
اقرار کر چکے ہین اور اُنکی پرستش کرتے اور کرواتے ہین چنانچہ منقول ہو چکا اور ہوتا ہے اور جب
دین ہنود کے خدائے لایزال کی کیا اچھی صفات بیان ہو رہی ہین) جس جس مقام مین ستی
کا کوئی عضو گرا وہ پرستشگاہ ہو گیا وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہو گئین - دیوکوٹ پہاڑ پر
دونون پیرون سے مہابھاگا دیوی - اوڈیان ملک مین دونو ہرن سے کاتیاینی دیوی کام
سیل پہاڑ پر مکان مخصوص سے کمھ چھپا دیوی پورن سیل پر منی سے پورن سیوری بھوانی جالندہر
پہاڑ پر پستان سے چنڈی دیوی وغیرہ وغیرہ اور ہر جگہ پر مہادیو کے لنگ قایم ہوے اور مہادیو نے اور بشن
نے اور تمام دیوتاؤن نے اُن دیویون اور لنگون کی پوجا کی جو ستی کے باقی عضو رہ گئے تھے مہادیو
نے اُنکا کریاکرم کیا اور باقی ہڈیون کی مالا بناکر گلے مین ڈالی اور حیران اور پریشان ہر طرف

له یعنی بعد چند روز شکل مردہ کے لئے جو اعمال کئے جاتے ہین ۱۲

پہرتے تھے آخر پہاڑ کی کہدرا مین بیٹھ گئے ایکروز ننگے بدن دارک (نام مقام ۱۲) مین تشریف لیگئے
آپ کے ننگے بدن کو دیکھکر منیشر لوگون کی عورتین نہایت پُرشہوت ہوکر مہادیو کو لپٹ گئین
منیشر (عابد ۱۲) یہ دیکھکر کہنے لگے اے جاہل جہنمی بے ایمان عاصی یہ کیا بدفعلی کرتا ہے تو نے
بید کے برخلاف طریقہ نیک کو ترک کرکے ہمارا دھرم خراب کیا اس سے تمہارا لنگ زمین
پر گر پڑے یہ کہتے ہی مہادیو کا لنگ زمین پر گر پڑا اور تحت الثری (پاتال) کو چلا گیا۔ مہادیو بدون لنگ کے
کمال شرمندہ ہوے اور اپنی صورت کو کمال خوفناک بنایا اور لنگ کے گرنے سے بڑی
بڑی آفتین نازل ہوئین۔ تینون جہان کانپ اُٹھے پہاڑ جلنے لگے دن مین ستارے
گرنے لگے منیشر اور دیوتاؤن نے بشن کو ساتھہ لیکر عرض کیا کہ مہربانی کرو لنگ کو پہر اختیار
کرو فرمایا بدون عورت کے ہمکو لنگ کی کیا ضرورت ہے دیوتاؤن نے عرض کیا کہ ستی
جی نے پہر ہماچل (نام کوہ ۱۲) کے ہان جنم لیا ہے وہ پہر تمہاری عورت ہوگی۔ فرمایا اگر تم سب ہمارے
لنگ کی پرستش کرو تو ہم ازسرِنو لنگ کو دہارن کرین۔ بشن اور ہمنے کہا کہ ہم آپکے لنگ کی
پرستش کرینگے۔ اِس گفتگو مین مہادیو غایب ہوے ہم سب نے پاتال مین جاکر اُس پہلے
لنگ کی پوجا کی اور بڑے جشن ہوے مہادیو جی ظاہر ہوے اور فرمایا ہم تمہاری اُس
پرستش سے بہت خوش ہوے اب بردان یعنی انعام مانگو۔ ہم سب نے عرض کیا کہ تینون
جہان کو آرام دیکر اپنے لنگ کو دھارن کرو اور ہمکو غرور نہو سب آپکی بہگت یعنی عبادت
کرتے رہین (کیا اچھا سوال کیا۔ واہ رے دین) آپ نے فرمایا کہ یہی ہوگا اور آپنے لنگ
دہارن کرلیا اور بشن اور ہمنے (یعنی برہما نے ۱۲) ایک عمدہ ہیرا لیکر اُس لنگ کی صورت بنا کر قایم کیا اور کہا
کہ جو کوئی اِسکی پوجا کریگا اُسکی دونو جہان مین نجات ہوگی اور علاوہ اُسکے اور لنگ قایم
کرکے بڑی خوشی کے ساتھہ پوجا کی اور ہماچل نے اپنی بیٹی گورجا کو بالغ دیکھکر اُسکے نکاح
کا سوئمبر کیا۔ برہما۔ بشن۔ سورج۔ چاند جم راج۔ اندر تمام دیوتے حاضر ہوے اور گورجا کو
سینگار کرکے حاضر کیا اور دیوتون کے نزدیک کرکے اور انکی تعریف کرکے ترغیب دیجاتی

تھی کہ کسکو پسند کرتی ہے - حالانکہ گورجا سبکی ماتا اور مہادیو کی شکتی مشہور ہے اور بست...

تھے کہ ہماچل کے گھر پیدا ہوئی ہے اُسکے ساتھ سب نے بیاہ کرنا چاہا اُنکی عقل زائل ہوئی اور اُنکی بزرگی مین فرق آیا یعنی دیدہ و دانستہ برہما اور بشن اور تمام دیوتون نے اپنی ماتا کے ساتھ نکاح کرنا چاہا) گورجا نے کسیکو پسند نکیا مہادیو کے گلے مین (قبولیت کی) مالا ڈالدی اور مہادیو بصورت ضعیف کہن سال ایک بوڑھا بیل تمیات سے لادکر سارنگی ڈور بجاتے الکھہ الکھہ زبان سے کہتے ہوے روانہ ہوکر ہماچل کے شہر کے نزدیک باغ مین فروکش ہوے ہماچل کے لوگ اور گورجا کے مصاحب عورتون نے برات کی تلاش مین نکلکر مہادیو سے برات کا حال پوچھا فرمایا کہ ہم شوہر (یعنی دولہا) ہین تمام عورتون نے مہادیو کو پکڑ زمین پر گھسیٹ بہت لات مکّی سے مارپیٹ کی اور ناخنون اور چٹکیون سے بدن مبارک کو کاٹ ڈالا اور بیل کو لاٹھی مار کر بھگا یا آپنے فرمایا واہ واہ سسرال مین ایسی مار کھانا غنیمت ہے - آخر لڑکون کی خاطر جھولی سے طرح طرح کے زنبور نکالکر عورتون کے پیچھے لگا اُنکے کاٹنے سے عورتونکے بدن سوج گئے (ایسی جھوٹی حکایتین اور اپنے معبودون کے ایسے حالات سنکر ہندو خوش ہوتے ہین اور جئے جئے اور دہن دہن بولتے ہین (اور جب گورجا کا نکاح مہادیو کے ساتھ ہونے لگا تو جناب برہما جیو کو ویسا ہی معاملہ پیش آیا جیسا کہ ستی کے نکاح مین پیش آیا تھا) شیو پران حصۂ اول کھنڈ ۴ مین ہے کہ برہما جی فرماتے ہین کہ وقت نکاح کے گورجا کا انگوٹھا بوجہ ہٹ جانے کپڑے کے ہماری نظر مین پڑا ہم نے نظر شہوت سے معائنہ کیا ہماری منی زمین پر گر پڑی - بیشمار صورتین جٹا دھاری ظاہر ہوئین اور ہماری حمد کرنے لگین (شہوت بے محل کی کیا عمدہ تاثیر ہوئی اور برہما جی کیسی بیباکی اور بد لحاظی کے ساتھ اپنی شہوت رانی کا حال بیان فرماتے اور فخر کرتے ہین تو اُنکے معتقد اور مقتدی اور پیر و معصیت پر کیون نہ دلیر ہونگے ؎ محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

بعد فراغت جمیع رسمیات کے عورات مہادیو اور گورجا کو خلوتخانہ خاص مین لیگئین اور تمام

صفحہ ۲۰۴ تا صفحہ ۲۲۲ - ۱۲

دیوتاؤن کی عورتین مہادیو کے نزدیک تشریف لیگئین اور ترچھی نگاہ اور بانکی نظرون سے دیکھنے لگین اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن کی عورتین اور لڑکیان چارون طرف سے گھیر کر بیٹھ گئین ٹھٹھا اور مسخری اور شہوت انگیزی کا بازار گرم ہوا اور مہادیو کو آداب معاشرت تلقین کرنے لگین چنانچہ اُن سبکے کلام مختلف کا خلاصہ اور الفاظ بعینہ نقل کئے جاتے ہین) اے دیوتون کے دیوتا تمنے جان کے برابر عورت پائی اپنی پیاری کے مونہہ کو دیکھو - اے دیوتون کے دیوتا شرم اور حیا کو دور کر کے اپنی پیاری کو چھاتی سے لگالو جسکے بدون تمہاری زندگانی وبال ہوگئی تھے اب اُسکے ساتھہ خوب عیش وآرام کرو - اپنی پیاری کو کہانا کہلا کر پان کہلاؤ اپنی عورت کو پاکر خوش رہو تم بڑے شہوت پرست ہو اے شہوت پرست عیاش بازار سے عُمدہ شانہ خرید کر اپنے ہاتھہ سے اپنی پیاری کے بالون کو درست کرو اسمین بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے - اے شہوت پرست گورجا کو عیش سے رکھو اور نہایت پیار کرو - اے شہوت پرست جسکے جسم کو تم لیئے ہوے شرم وحیا دور کر کے اُسکی جسم کو بدن سے لگا کر روتے ہوے ہر چہار طرف پہرے ہو اب اُس سے بخوبی وصال اور ملاقات گرم کرو - تمنے ضعیفی کو ترک کر کے جوانی پاکر بڑی تدبیر سے عورت پائی تمکو مبارک ہو تمنے تو عورتکی محبت بالکل ترک کر کے کام کو جلا دیا تھا اور بڑے فقیر تارک دنیا و تارک شہوت [شہوت ۱۲] ننگے تھے پھر تمنے کسواسطے ازندی کو سکھلا کر بھیجا واہ واہ - عورتکا کلام سُنکر شرمندہ نہونا اگر وہ کوئی گستاخی وناز و کرشمہ کی باتین کرے اُسکو بُرا نجاننا کیونکہ طریقہ یہی ہے - تم تو کام شاستر کے بڑے واقف ہو عورتون کے دریائے شہوت مین [تیر نا ۱۲] شناوری کر کے [پار اُترنا ۱۲] عبور کرو - عورت کی دلکی خواہش سمجھکر اُسکی آرزو پوری کرو تاکہ وصال سے ہجر کا رنج دور ہو جاوے - بہو کا بدون کہانے کے سیر و آسودہ نہین ہوتا اس امر کو پوشیدہ جانکر اپنی پیاری سے بہوگ کرو وغیرہ وغیرہ دیکھو یہ عورتین تمام ہندؤن کی ماتا ہندؤون کے معبود اعلی کے ساتھہ کیا اچھا کلام کر رہی ہین اور یہ تمام باتین اور رسوم جبکہ ہندؤن کے معبود اعلی کے بیاہ مین اُسکے سامنے ہوئین اور اُنپر انکا

نہین ہوا تو تمام ہندؤن کے واسطے جائز بلکہ سُنّت کیون نہین ہونگے) بعدہٗ بیاہ کے مہادیو
جی گورجا کے ساتھ کوہِ کیلاس مین عیش کرنے لگے ہم دیوتون نے سببِ تشویش کہا کہ مہادیو ہزار برس۲؎ تک
سے عیش مین مصروف ہین نہین معلوم کہ اس مُباشرت سے کیسا لڑکا پیدا ہوگا بشن نے
فرمایا ایسی تدبیر کرو کہ مہادیو کی منی زمین پر گرا لو گورجا سے کوئی لڑکا ہونے نپاوے ورنہ تمام
جہان کو جلا دیویگا - دیوتے مہادیو کے دروازہ پر گئے اور بڑا شور کیا مہادیو باہر آئے اور
فرمایا کہ ہمنے تمہاری خواہش کو سمجھ لیا تمنے بُرا کیا کہ ہماری مباشرت مین خلل انداز ہوے
لو ہماری منی سر سے نیچے کو اُترتی ہے تم مین سے کون لے سکتا ہے - یہ کہکر منی کو زمین
پر ڈالدیا آگ نے بصورت کبوتر کے منی کو چُگ لیا اور پہاڑ پر پھینکدیا پہاڑ لرزہ مین آیا اِسطرح
اسگند (مہادیو کا بیٹا) پیدا ہوا - مہادیو نے دیوتون سے کہا جلد بھاگ جاؤ ایسا نہو کہ گورجا
معلوم کرکے غضبناک ہو دیوتے سب بھاگ گئے رشیو پوران کے دوسرے مقام مین اِس سے
پہلے صفحہ ۲۱۸ مین اس قصہ کو برہماجی نے اورطور پر بیان فرمایا ہے کہ) دیوتون نے ۲۸
التماس کیا کہ عیش اور آرام کو ترک کرکے دیوتون کے کام کو انجام فرمائیے مہادیو نے فرمایا
کہ اچھا ہمارا نطفہ روانہ ہوتا ہے جسکو قدرت ہو قبول کرے اور نطفہ کو زمین پر ڈالدیا آگ نے
بموجب اشارہٗ بشن کے کبوتر ہو کر نطفہ منقار سے نگل لیا پھر گورجا باہر آئی اور غیظ و غضب سے
لب بدندان ہو کر کہا اے دیوتو تم سب مطلب کے یار ہو تمنے اپنے مطلب کے واسطے ہمکو بانجھ
کردیا مہادیو کو اپنے پاس بٹھا رکھا چونکہ تمنے ہمارے عیش مین خلل ڈالا ہے تمہاری عورتین
سب بانجھ ہو جاوینگی - پھر دونون صاحب محلسرا کو چلے گئے اور دیوتا وغیرہ سب حاملہ ہوگئے
جب بہت عاجزی کی تو مہادیو نے ہنسکر فرمایا کہ سوائے اگ کے تم سب ہماری منی مونہہ سے
نکال دو سب نے تعمیل حکم کی منی کا انبار برنگ طلا مثل پہاڑ کے آسمان تک ہوگیا رکھیشرون
کی عورتین دریا پر اشنان کرنیکو آئین اگ جلتی کو دیکھکر تاپنے لگین مہادیو کی منی آگ مین
سے ذرہ ذرہ نکلکر عورتون کے بدن مین گئی سب حاملہ ہوگئین - رکھیشر غضبناک ہوے

۱؎ شیو پوران حصہ اول صفحہ ۲۳۱ تا صفحہ ۲۳۲-۱۲

۲؎ دیوتون کے ہزار برس ۱۲

عورتیں اُڑنے لگیں آخر اُس منی کو گنگا میں ڈالدیا۔ گنگا لرزان ہوکر بہنے سے تہم گئی منی کا جلال گوارا نکر کے بڑا شور کیا منی کو کنارہ پر ڈالدیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام اسگندھ ہے اور اُسکے ہاتھ سے تارک دیت مقتول ہوا (واہ رے سری مہادیوجی اور واہ اُنکا لنگ اور واہ اُنکی منی اور واہ اُنکے لنگ کے پوجن ہارے مرد اور عورت حیامند اور واہ اُنکا دین اور دھرم) القصہ جب دیوتے بھاگ گئے گورجا بہت غصہ ہوئی اور دیوتاؤن کو بددعادی مہادیو نے گورجا کو آغوش مین اُٹھا کر بڑی خوشامد کی اور کہا کہ تم اسقدر کیون ناراض ہوئین مین محض بیگناہ ہون اگر نادانستہ کوئی قصور ہوگیا ہو امید معافی ہے ہم بدون تمہارے گویا بلاعضو کے ہین بدون تمہاری شیرین کلامی کے مجھکو آرام نہین۔ تینون جہان کے سب کام تمہارے اختیار مین ہین (اپنے کام اور نفع نقصان کا تو اختیار ہی نہین چنانچہ آگے آتا ہے) گورجا نے کہا مجھکو لاولدی کا بڑا دکھ ہے افسوس کہ آپکی مانند (جنکی خدائی کی بید مقدس گواہی دیتا ہے) شوہر پاکر پھر لاولد رہی ایسا بہت کچھ کہکر روئی۔ مہادیو نے چھاتی سے لگا کر فرمایا ہم ایسی تدبیر بتلاتے ہین جس سے تینون جہان کے کام دستیاب ہون گنپت (جسکو گنیش بھی کہتے ہین) کہ ہم اور برہما اور بشن (تینون خدا ہنود کے) اُسکے اختیار مین ہین تم ایک برس تک اُنکے برت یعنی روزے رکھو اور گنپت کی پوجا کرو (جسطرح کہ شیو پران کے صفحہ ۲۴۳ مین لکھی ہے چنانچہ گورجا نے حسب الحکم مہادیو کے ویسا ہی کیا گنپت بصورت برہمن کے آئے اور کھانا۔ ننگا اُنکو کھانا کھلایا گیا فرزند کی دعادی اور چلے گئے۔ بستر استراحت مین جہان مہادیو کی منی پڑی ہوئی تھی نہایت خوبصورت لڑکا ظاہر ہوا۔ متعجب ہوے۔ الہام ہوا کہ وہ برہمن خود گنپت تھا۔ **ایکدن** مہادیو نے انجمن رقص و سرود کی آراستہ کی **سنیچر** یعنی زحل بھی آیا اور گنپت کی طرف دیکھا گنپت کا سر اُڑ گیا (جسکے اختیار مین برہما بشن مہادیو تینون ہین) مہادیو اور گورجا اور تمام عورتین رونے لگین۔ (القصہ کوتاہ) بشن نے بموجب حکم مہادیو کے جنگل مین ایک سوتے ہوئے ہاتھی کا

ننگا ہونا مہادیوجی کا بدون گورجا کے

۲۹

گنپت کے اختیار مین ہونا تینون کا

سرکا ٹکر گڑ پر رکھ لیا فیل مادہ بیدار ہوئی اور اپنے بچہ کو بیدار کیا اور ہر طرف سے بشن (خدائے
ہنود) کو گھیر لیا بشن جی (منصف زمان عادل دوران) نے ایک ور سر اُسکے بدن سے لگا کر
اُسکو زندہ کیا اور اپنا پیچھا چھوڑایا اور وہ سر گورجا کو لادیا گورجا نے تدبیر سے جوڑا اور دودھ پلا کر
لاڈ بیشمار کیا) برہما جی کہتے ہین گنپت کی ولادت دوسرے طور پر بھی ہے ایکروز گورجا کے
مصاحبون نے کہا مہادیو کے گن (یعنی دیوتے) تابعدار بیشمار ہین تمہارے ایک بھی نہین
بعد مدت گورجا نے اپنے جسم کی میل نکالکر گنپت بنایا اور دربان کر کے دروازہ پر بٹھایا - ایکروز
گورجا غسل کر رہی تھی مہادیو آ گئے اندر جانا چاہا گنپت نے منع کیا شیو یعنی مہادیو اُسکو
جھڑک کر اندر کو چلے گنپت نے ایک حربہ مارا اور کہا کہ کون شیو اور کہان رہتے ہو بعد
سوال ایک ڈنڈا اور مارا اور مہادیو کے گنون اور گنپت مین بہت تکرار ہوئی گورجا نے اندر سے
حکم بھیجا کہ مہادیو اندر آنے نپاوے جنگ عظیم شروع ہوا - اندر - جم راج - بشن اور دوسرے
دیوتے پہنچے گنپت پر کوئی غالب نہوا آخر بشن جی نے (کہ بڑے حکمتی ہین) گنپت کا سر کاٹا
گورجا بہت غمناک اور بیہوش ہوگئی اور اپنے جسم سے سنوا شکت یعنی دیوی پیدا کین اُنہون
نے دیوتاؤن کو کھانا شروع کیا (مہادیو اور اُنکی زوجہ شریفہ مین کیا اچھا نکما جہاد ہوا اور بیچارے
دیوتے ناحق مقتول ہوئے) دیوتاؤن نے عرض کیا کہ ہم گنہگار ہین تم معاف کرو گورجا نے
فرمایا کہ ہمارا لڑکا زندہ ہو جاوے اور سب دیوتاؤن سے پہلے اُسکی پرستش ہوا کرے (سنوا
شکت پیدا کی گنپت کو زندہ نہ کرسکی) مہادیو نے گنپت کے جسم کو دھویا اور فرمایا کہ جانب
شمال جو جاندار پہلے ملے (بیقصور) اُسکا سر کاٹکر اس جسم مین جوڑ دو (حسب الحکم حضور بشن
جی ایک ہاتھی کا سر کاٹ لائے باقی داستان جو پہلے مذکور ہوچکا (برہما جی جنکو ہندو
خدا اور رسول خدا جانتے ہین اُنسے کوئی پوچھے کہ گنپت کے پیدا ہونیکا قصہ جو آپنے دو طور
پر فرمایا اُنمین صحیح کونسا اور غلط کونسا ہے یا کئی گنپت ہوئے ہین) اور شیو پران حصہ اول
مین لکھا ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ تارک دیت کے تین لڑکون نے ہزار سال ہماری عبادت

ف بشن کو فیل نے گھیر لیا

شیو پران حصہ اول صفحہ ۲۵۱ تا صفحہ ۲۵۹ - ۱۲

شیو مہادیو کا نام ہے ۱۲

ف مارنا گنپت کا مہادیو کو

چنانچہ فصل چوتھی مین مذکور ہوگا ۱۲

صفحہ ۲۶۳ تا صفحہ ۲۶۴ - ۱۲

۳۰

ف گنپت کی پوجا

جسکو اسکندہ نے قتل کیا ۱۲

ف انعام دینا برہما کا اپنی عبادت کروا کر

کی ہمنے حسب درخواست اُنکے ترپور یعنی تین شہر بفاصلہ ہزار ہزار کوس کے آباد کرائی۔ آبادی بسیار
اور نہایت آسودگی اور صلاحیت سے گذرتی تہی اور حکم تھا کہ اگر کوئی مہادیو کی پرستش نکریگا
قتل کیا جاویگا (ڈبی صلاحیت تو یہی ہے لنگ کی پوجا اور برہمانے جبر کے ساتھ شرک کروایا)
اور بجز طریقہ بید اور پُران کے کوئی بات ہونے نہ پاتی تھی (بید اور پُران کا اچھا طریقہ ہے کہ
جو کوئی شرک نہ کرے وُہ قتل کیا جاوے) ان تینون کے جلال سے دیوتون کے بدنون مین
آگ کی مانند سوزش پیدا ہوئی ہم اور دیوتے مہادیو کی پناہ مین گئے مہادیو نے فرمایا ہم اپنے
بھگتون کو نہین بگاڑتے (لیکن بگاڑنے کی تدبیر تبلا دیتے ہین) تم بشن کے پاس جاؤ
ہم سب بشن کے پاس حاضر ہوے بشن نے مطابق بید اور شاستر کے جواب دیا کہ قدیم سے
شیو یعنی مہادیو کی پرستش دہرم اور ثواب ہے (غیر خدا کی خصوصًا لنگ کی پرستش عین حکم بید
اور پوران اور برہما اور بشن اور مہادیو کا ہے) پس اُس مقام پر رنج اور دُکھ کو دخل ہے نہ
مقولہ بشن ۱۲
کسیکی گنجایش ہے (یعنی بسبب لنگ پوجا کے) دیوتاؤن نے مکرر کچھہ عرض کیا بعد ردوبدل
کے بشن جی نے ایک کروڑ پارتھی[لہ] **لنگ** بنائے اور مع دیوتاؤن کے اُنکی پوجا کی تو بدولت
لنگ پرستی کے مہادیو کی خوشی سے بھوتون کی فوج بیشمار ظاہر ہوئی اور بموجب حکم بشن کے ترپور
کو گئے شہر مین جاتے ہی جلگئے (مہادیو اور بشن نے آپ ہی بھیجے اور مقصور جلادیے کیا اچھی
خدائی کر رہے ہین) بشن غضبناک ہوے اور خیال کیا کہ مہادیو کی بھگت (عبادت ۱۲) سے یہ (تینون شہر کے
باشندے دیت[سلہ]) قتل سے بچگئے ہین اور مہادیو کی پرستش کی وجہ سے مرد اور عورت کیا کیا
گناہ نہین کرتے مگر اُنکو کچھ گناہ مؤثر نہین ہوتا (اب مہادیو کی پرستش کرنے والے مردون اور
عورتون کو زنا چوری ظلم قتل وغیرہ گناہون سے پرہیز کرنا کیا ضرور ہے اور مسلمانون کے دین
کا یہ مسئلہ ہے کہ غیر خدا کی پرستش کرنے والے مردون اور عورتون کی نیکیان بھی برباد ہین پس
شرک بموجب دین ہندون کے نہایت اچھی چیز اور بموجب دین مسلمانون کے نہایت بُری
چیز ہوئی) بشن جی نے کہا کوئی ایسی تدبیر کرین جس سے اُنکا دہرم نابود ہو جاوے پھر مہادیو

ف جبر کرنا کفر اور شرک پر

ف حکم دینا بشن کا شرک کرنے کو

ف کروڑ لنگ کو پوجنا بشن جی کا

ف پسند کرنا بشن جی کا شرک کو

لہ یعنی مٹی کے ۱۲

سلہ یعنی تینون شہرون کے باشندونکا ۱۲

خود اونکو معدوم کردیوینگے (بشن جی کو ایسی تدبیرین خوب سوجھا کرتی ہین) پھر بشن جی نے مہادیو کی پوجا کی (یعنی مہادیو سے مدد) اور اجازت طلب کرکے ایک کتاب سراپا فریب اور بے دینی کی تصنیف کی اور ایک سر مونڈے میلے ناپاک کپڑے والے کو دیکر فرمایا کہ ترپور مین جاکر اُنکو یہ کتاب پڑھادو اور اُنکا دھرم خراب کردو - اور نارد بھی اُس سر منڈے کا چیلا ہوا سر منڈا مع اپنے چیلون کے ترپور مین گیا تمام خورد کلان اوسکے چیلے اور بیدین ہوگئے اور اُس مذہب کے یہ عقائد تھے کہ جہان کا کوئی خالق نہین - برہما سے خس وخاشاک تک سب برابر روح خدا ہے کوئی مالک جہانکا نہین - دوزخ اور بہشت سب اسی جہان مین ہین بہشت خوشی دوزخ مفلسی (ایسے مضامین کفر اور فسق کی کتاب بشن جی نے راجہ دیواس کے بہکانے کو بھی تصنیف کی تھی جسکا ذکر آگئے اسی فصل مین آور دوسری فصل مین آتا ہے اور بشن جی نے بقول ہنود کے کشن کا اوتار لیکر جو جو کوتک کئے ہین بعضے اُنمین سے چوتھی فصل مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی) ترپور کے تمام مرد اور عورت بدمذہب اور خودمختار ہوگئے جسنے جسکے ساتھ چاہا مباشرت کی (یہ سب کچھ برہما اور بشن اور مہادیو اور نارد کی توجہ سے ہوا) تب مہادیو جی نے (اُنکے بدمذہب اور بیدین اور مرتد ہوجانے سے) خوش ہوکر ایک تیر مارا (تینون شہرون کے تمام دیتون کو ہلاک کردیا کچھ رہ گئے انہون نے تمام مُردون کو ایک چشمہ آبحیات مین جو وہان موجود تھا ڈالدیا سب زندہ ہوگئے تو مین (یعنی برہما اور بشن) موجب حکم مہادیو کے بچھڑےکی صورت بنکر وہان پہنچے اور سب بچھڑ آبحیات کو پی لیا اور بشن کرما مہادیو کے بہلبان نے ایک رتھ تیار کیا جسکا داہنا پہیہ آفتاب اور بایان ماہتاب (ایک بڑا ایک چھوٹا) چارون بید جو ہندوان کے نزدیک کلام الٰہی ہین) اُس رتھ کے گھوڑے - برہما بہلبان - بشن تیر ہمالچل کمان ہوا مہادیو (خدای ہنود) نے گنپت کی پوجا کرکے رتھ پر سوار ہوکر تیر مارا جس سے تینون شہر جلکر خاکستر ہوگئے (پس گنپت برہما اور بشن اور مہادیو سے افضل بلکہ اِن تینونکا معبود ٹھیرا) اور اُن شہرون کے باشندے (کہ سب فاسق اور مرتد اور بے ایمان ہوکر مرے تھے) مکت یعنی نجات پاکر شیو یعنی مہادیو

تین شہر

۳۴

گنون مین داخل ہوے (کیا اچھا خاتمہ بالخیر ہوا - کفر پر مرے اور نجات پائی) **اور اسکند**
پوران کے ادہیاے ۳۲ مین لکھا ہے کہ برہما اور بشن مہادیو کے بھگت ہین **اور** بھاگوت[۵] کے
اسکند ۱ مین ہے کہ برہما اور اندر اور سب دیوتے اور مہادیو جی (جو بموجب روایات گذشتہ کے
خدا ہین اور بشن انکا بھگت ہے) وہان گئے جہان دودھ کے سمندر مین نارائن (یعنی بشن
جی) سو رہے تھے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مہاراج آپکی مدح کون کرسکتا ہے آپنے ہنسکر
بیدڈوبے ہوے نکالے کچھوا ہوکر پہاڑ پیٹھہ پر لیا خوک بنکر زمین کو دانت پر رکھ لیا باونا ہوکر راجہ
بل کو فریب دیا - پرسرام ہوکر (بیگناہ) چہتریون کو قتل کیا رام اوتار ہوکر راون کو قتل کیا اب
زمین کنس کے ظلم سے کانپ رہی ہے اسکی خبر لیجیے (کہین تو مہادیو خدا اور بشن بندہ اور
کہین بشن خدا اور مہادیو پرستندہ) **اور** مہابھارت[۶] کے فصل راج دہرم مین ہے کہ مہادیو اور
نارائن جھگڑتے ہوے آپسمین لپٹ گئے اور خلائق مین بڑا فساد پیدا ہوا آخر برہمانے صلح کرائی اور
ایک نے دوسرے کو کنار مین لیا نارائن نے مہادیو سے کہا کہ رنج خاطر مت ہونا تیرے ترسول کا
داغ میرے سینے پر اچھا معلوم ہوگا اور تیرے گلے پر سیاہی جو میرے پکڑنے سے ہوگئی ہے نشان
بخشیگی (ہندوؤن کے جعلی خدا اور معبودون اور دیوتاؤن مین ہمیشہ فساد اور نزاع ہی رہتا ہے
اس سے تو انگریزی حکومت مین بڑا امن ہے) **اور** اسکند پوران[۵] مین ہے کہ بشن جی فرماتے ہین
کہ میری تمام قدرت اور حکم بشویشر کی بخشی ہوئی (بشویشر مہادیو کے ایک لنگ کا نام ہے اور
بشویشر کے معنے خداوند عالم) **اور** شیو پوران کھنڈ اول صفحہ ۲۳ مین ہے کہ برہما اور بشن نے
مہادیو سے کہا کہ ہمکو طریقہ عبادت کا تبلائیے فرمایا ہمنے جو ترلنگ کی صورت دکھلائی ہے واجب
ہے کہ اسکی پرستش کرو **ایضا کھنڈ** ۸ صفحہ ۱۰۷ بشن نے برہما کو فرمایا چترک پہاڑ پر شہر آباد کرکے
لنگ قایم کرو ہم دسرت کے گھر اوتار لیکر وہان مقیم ہونگے پھر ڈنڈک بن کو جاکر رامیشر (یعنی
رام کا خداوند) لنگ کو قایم کرینگے اسکی خدمت کرکے بعد حصول بر (یعنی انعام کے) راون کو
نابود کرینگے بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام انجام پذیر نہین ہوتا ہم راست کہتے ہین اسلیے لکھا

ف برہما اور بشن مہادیو کے بھگت ہین

۵ سوط ادہیاے جلد دوم صفحہ ۲ سطر ۱۲

۶ سوط جلد اول صفحہ ۲۶

بھی یہان مرادانسکی ہے

سطر ۱۲

۷ سوط جلد دوم صفحہ ۱۳ سطر ۱۲

ف مہادیو اور بشن کا لڑنا

۸ تیس ادہیاے کلان سطر ۱۲

۳

۹ سوط جلد دوم صفحہ ۱۹۱ سطر ۱۲

ف بشن جی کو لنگ کا بڑا آسرا ہے

ف مہادیو نے شرک کا حکم دیا

ف شرک کرنا بشن اور رامچندر کا

تمکو واجب ہے کہ مہادیو کے لنگ قائم کرکے جگ شروع کرو ہم رام اوتار لیکر اسکی پرستش اسی مقام مین ۶۷
کرینگے اور شیو پوران کھنڈ دوم صفحہ ۱۲۱ مین ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ وہان سب جگہ شیو یعنی سطر جلد دوم صفحہ ۳۸ سطر ۱۲
مہادیو کے لنگ قایم ہوے اور بشن اور سب دیوتاؤن نے اونکی پوجا کی اٹھریس مرادآبادی لکھتا ۶۸
ہے کہ بشن خدا کا اوتار ہے اور برہما اور مہادیو اسکے برگزیدہ ہین۔ برہما کو پیدا کرنیکے لئے مامور کیا سطر جلد اول
اور مہادیو کو واسطے خراب کرنے جہان کے پیدا کیا ہے اور یہی مذہب حق ہے اور مہابھارت صفحہ ۳۸ سطر ۱۲
فصل موچھ دھرم سانت پرب مین ہے کہ بشن راجھگوان والیشر دیہم (یعنی خدا) ہیگو بیدا اور مہابھارت ۶۹
سے ابھی منقول ہو چکا ہے کہ دیوتے وہان گئے جہان نارائن یعنی بشن دریا مین سورہے تھے خضر سیبن صفحہ ۲۳۰ سطر ۱۲
اور اُس سے پہلے شیو پوران سے منقول ہو چکا ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ بشن جو سمندر مین
بیخبر پڑے تھے میرے پاس آئے اور بھاگوت اسکند دس ادھیاے ۸۸ مین ہے کہ بھرگ جی ۷۰
بیکنٹھ مین گئے جہان بشن جی چھیر کھٹ (یعنی دودھ کے پلنگ) پر لچھمی اپنی (زوجہ) کے ساتھ سطر جلد دوم
سوتے تھے جاتے ہی بھرگ نے اُنکے سینہ پر ایسی لات ماری کہ وہ نیند سے چونک اُٹھے (ان روایات صفحہ ۳۴ سطر ۱۲
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤن کا خدا سورہا اور بیخبر ہے برخلاف مسلمانون کے خدا کے کہ جسکو نہ نیند
آوے نہ اونگھ) اور مہابھارت کے آدپرب مین ہے کہ گنگا نے آٹھ بشن کو راہ مین فکرمند دیکھکر حال
پوچھا بولے کہ بسشٹ کی بددعا سے ہم زمین پر جاوینگے اگر تیرے پیٹ سے پیدا ہون تو خوب
ہے اور تو ہمکو پیدا ہوتے ہی مارڈالے گنگا نے کہا ایک کو رکھ لونگی تا کہ شوہر کے ساتھ صحبت کرنی ضایع
نجائے اور آٹھوان پسر بھیکم پتامہ ہے (اس روایت سے خدا کا متعدد ہونا اور بددعا مین آجانا اور
عورت کے پیٹ سے پیدا ہونا اور فرزندکشی کا جائز ہونا معلوم ہوا) اور شیو پوران کے کھنڈ اول سے
پہلے منقول ہو چکا ہے کہ بشن کو مہادیو اور جگدمبا اُنکی زوجہ نے پیدا کیا جگدمبا نے بطرف جیب نگاہ
کیا تو ایک شخص خوبصورت سجدہ کرتا ہوا ظاہر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارا نام اور کام فرما دیجئے فرمایا کہ تمہارا
نام بشن ہے اور بشن کا جلندھر کی زوجہ کے ساتھ بدفعلی کرنا اور نارد کی بددعا مین آجانا اور دعوی
خدائی کا کرنا اور بید کا اُسکی تکذیب کرنا اور بشن کا لنگ کو پوجنا اور مہادیو کی خدائی کا اقرار کرنا اور

(ناب بدیہی کا تصنیف کرنا وغیرہ ایسے حالات کا پہلے بیان ہوچکا ہے اور باقی اور ہوتا ہے)
اور برہم ویورت پران نے کرشن جنم کہنڈ مین لکھا ہے کہ ایکروز بشن فخر کررہا تھا کہ مین خداہون
تو گرشن اُسے نگل گیا اور لنگ پران مین ہے کہ وچھ کے جگ مین بیربھدر نے بشن کا سر کاٹ
دیا اور ہوا نے اسکو آگ مین ڈال دیا اور اسگند پوران کے ادہیاے ۵ مین لکھا ہے کہ
بشن بھگوان اور گرڑ مین چونسٹھ روز تک جنگ عظیم ہوا بشن نے مہربان ہوکر فرمایا کہ تو جو خواہش
کرے ایک چیز تجھکو دیتا ہون گرڑ نے کہا مجھکو کچھ خواہش نہین ہے بلکہ تم خواہش کرو مین تمکو
دو چیز دے سکتا ہون جلد فرمائیے بلکہ دو چیز اپنی طرف سے دیتا ہون ایک فتحیاب ہونا
قمار بازی مین دوسرے آبحیات پر قدرت کہ جسکو لاوین دیکھو دید وحالانکہ قمار بازی بموجب
بید کے حرام ہے - مہا بھارت کے دہرم پرب مین لکھا ہے جماعتیکہ سود خوارند وجمعیکہ مدار کار
بر قمار بازی نہادہ باشند بدوزخ خواہند رفت) بشن نے کہا وہ دو چیز جو تو کہتا ہے ایک تو
یہ کہ تو میری سواری ہوجاوے دوسرے یہ کہ آبحیات سانپون کو دیکر تو اپنی مان کو خلاص
کرالے اور ایسی حرفت کرکہ سانپ اُسکو پینے نہ پاوین اور پھر آبحیات دیوتاؤن کو پہنچ جاوے
گرڑ نے یہ قبول کیا اور جلدیار خدائے قادر مطلق کی کیا اچھی صفت بیان ہوئی کہ ۶۴ روز
تک ایسے جانور سے لڑا اور غالب نہ آیا آخر بغیر خوشامد اور چاپلوسی کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور اُس
جانور کا منت کش ہوا اور اسگند پوران کے ادھیاء چھیالیس ۴۶ مین لکھا ہے کہ برہما اور
بشن اور تمام دیوتون نے مشورہ کیا کہ راجا دیوداس تخت نشین کاشی کو کہ بڑا عادل تھا اور برہما
جی نے بڑے اصرار سے اُسکو کاشی کا تخت نشین کیا تھا کاشی سے نکالکر مہادیو کو وہان داخل کیا جاوے برہما جی
بوڑھے برہمن کی صورت پر گئے اور بشن جی نے یہ ہدایت عام فرمائی کہ جہان کا خالق کوئی
نہین خوبرویوں کے ساتھ عیش کرنا یہی حکمت اور نجات اور جسم کا فائدہ ہے اور جورو اور بہن اور
بیٹی مین فرق جاننا بے عقلی ہے تمام عورتون کو یکسان جانکر جس سے دل چاہے مزا کرے
(مفصل بیان اسکا فصل دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی) اور اسگند پوران ادہیاء ۱۵ مین لکھا ہے

۳۵

۲۹ ادہیاے جنم کہنڈ صفحہ ۱۵۱ سطر ۱۲

۴۹ ادہیاے جنم کہنڈ صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۳

۴۹ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ سطر ۱۸

۴۹ جلد اول صفحہ ۳۰۴ سطر ۱۳ و صفحہ ۴۰۳ سطر ۱۶

ف
نہایت فریب اور دغا بازی

ف
بشن جی نے کفر اور فسق کا حکم عام دیا

کہ ایکدن سورج نے کاشی مین آکر کیشونارائین (یعنی بشن) کو دیکھا کہ لنگ ہوا کھڑا ہے عرض کیا کہ آپ
تو تمام جہان کے پیدا اور پرورش اور فنا کرنیوالے ہو کوئی تم سے بھی بڑا ہے جسکی پرستش کرتے ہو فرمایا
کہ مین مہادیو کی پرستش کرتا ہون (ایسی پرستش کی کہ آپ ہی لنگ بنگئے) اور اسکند پوران
مین ہے اشلوک - بِشنُو دَرشَن مَاترِیْنَے شِوْدَرُدْہ پَر جَایتے شِوْ دَروہَات نَسندیہہ ہونرگاگا پاتیت
دارنگا - یعنی بشن کے صرف درشن کرنے سے مہادیو غصہ ہوتا ہے اور مہادیو کے غُصہ ہونے سے
بیشک بڑی دوزخ مین جاتا ہے اور پدم پوران مین ہے کہ برہما آہنکاری یعنی متکبر اور مہادیو
کاماتر یعنی شہوتی ہے ایک بشن پوتر پاک صاف ہے (پاک صاف ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا کہ بیان
ہو چکا) اور شیو پوران مین ہے کہ بشن نے برہما کو فرمایا کہ تم اور وچھ مہادیو کی بہت عبادت کرو اور
برہما نے اپنا غصہ نکالنے کو اور مہادیو نے ملامت اور تشنیع کا بدلا لینے کو اپنے بیٹے وچھ کو ارشاد کیا
کہ تم جگد مبا زوجہ مہادیو کی پوجا کرو اور مہابھارت کے آدیرب مین ہے کہ برہما جی نے حسب التماس
دیوتاؤن کے سند اور اپسند دونو بھائیون کو عبادت سے باز رکھنے کو بادشاہت بخشی اور ایک عورت ۳۶
حسین اُنکے پاس بھیجی وہ دونون اُسپر عاشق ہوکر آپسمین لڑکر مقتول ہوئے مہادیو جی نے واسطے
نظارہ جمال اُس نازنین کے اپنے مُونہہ مین چار مونہہ اور پیدا کئے جدھر وہ جاتی اُدھر دیکھتے تھے اور
اندر نے اُسکے نظارہ جمال کے واسطے ہزار آنکھ پیدا کرلین اور مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین ہے
کہ راجہ اندر نے دو برہمنون کو مارا (اِس گناہ کے کفارہ کے واسطے) دیوتا ونے بموجب ارشاد بشن
جیو کے اندر سے جگ کرایا اور برہما جی نے ازروئے کمال عدل وانصاف کے اندر کے گناہ کو چار حصہ
کرکے پانی اور آگ اور درختون (بیگناہ) کی گردن پر رکھا اسطور راجہ صاحب گناہ سے پاک ہوئے
(اور اُن دو بیگناہ مقتولون کے قصاص کا کچھ مذکور بھی نہین) اور شیو پوران کے ادھیاء ۸ مین ہے
کہ برہما نشے کی حالت مین سرستی سے کلام کر رہا تھا کوئی لفظ بیجا ہو گیا سرستی نے بددعا کی کہ تیرے
پانچوین مُنہ سے ہمیشہ کلام غلط اور فحش اور بیہودہ نکلا کرے (اچھی دعا کی اور قبول بھی ہو گئی) برہما
کے مونہہ سے ہمیشہ غلط باتین نکلتی تھین تا آنکہ مہادیو نے اسکا پانچوان سر کاٹ دیا (جس شخص کا

ف لنگ ہو جانا بشن کا

ف دشمنی باہم مہادیو اور بشن کے
۲۵ صفحہ حصہ اول
۱۵ تا ۱۶ - ۱۲

۲۶ صفحہ سوط جلد اول
۱۳۱ - ۱۲

ف برہما نے عبادت سے باز رکھا -

ف نظر بازی مہادیو جی کی -
۲۷ صفحہ ۷۹۸ سوط جلد دوم
۱۲

۲۸ سوط جلد اول صفحہ ۱۹۶ - ۱۲

ف غلط اور فحش ہونا کلام برہما کا -

حکم مہادیو جی کا کہ برہمن عورت مانگے تو دیدو

پانچوان حصہ کلام غلط اور فحش ہووے وہ ہرگز خدا یا نائب خدا یا رسول امین نہین ہو سکتا اور شیو
پوران حصہ دوم کھنڈ سات صفحہ ۸۰ مین لکھا ہے کہ راجہ بھدر اگھ معہ رانی کیرت مالنی کے جنگل مین
شکار کو گیا - مہادیو بصورت برہمن معہ عورت کے بنے ایک شیر بنے برہمن اور برہمنی پر حملہ کیا دونو
راجہ کی پناہ مین آئے شیر نے برہمنی کو کھالیا برہمن نے کہ خود مہادیو تھا راجہ پر لعنت کی راجہ نے بڑا
افسوس کیا برہمن کے قدم پکڑ کر کہا جو ارادہ ہو مجھسے میری سلطنت اور عورت تک لے تو آپ نے فرمایا
جب تک کہ عورت نہین تو مین سلطنت سے کیا مطلب کہتا ہون مجھکو اپنی عورت دو راجہ نے
کہا پرائی عورت کے ساتھ مباشرت کرنیکا گناہ کسی تدبیر سے نہین جاتا - برہمن نے کہا کہ ہم برہمن
کے قتل کا گناہ بھی دور کر سکتے ہین غیر عورت سے مباشرت کرنیکا تو ایسا کیا گناہ ہے اگر جہنم سے
بچنے کی خواہش ہے تو اپنی عورت ہمارے حوالہ کرو - راجہ نے ڈر کر اپنی عورت برہمن کے حوالہ کردی
اور آگ کا طواف کرکے چاہا کہ جل مرے مہادیو نے ظاہر ہوکر فرمایا کہ انعام مانگو ہمنے تمہارے امتحان
۳۷ کے واسطے برہمن کا روپ اختیار کیا تھا تم ہمارے کامل پرستار ہو گیا اچھی ہدایت فرمائی اور
بھاگوت اسکند آٹھ مین ہے کہ جنگل مین ایک عورت حسین گلدستہ اچھالتی ہوئی جاتی تھی تو اسکی
چھاتی نظر آتی تھی مہادیو پاربتی کو چھوڑ اسکی طرف چلے اور مبتلا ہوئے وہ انکی طرف نظر نہ کرتی
تھی آپ اسکے پیچھے لگے اسنے موہنہ نقاب مین چھپایا آپکو نہایت اضطراب ہوا پاربتی انکے پیچھے
لگی مہادیو نے دوڑکر اس عورت کو بغل مین لے لیا جب بدن بدن سے ملا تو آپ زیادہ مائل
ہوئے اور پیچھے دوڑے جب اسکے نزدیک ہوے وہ دور نکل گئی پھر چاہا کہ اسکو پکڑین وہ غائب
ہوگئی آخر آپ مجبور ہوکر تھک گئے اور غلبۂ شہوت سے انزال فرمایا اور پاربتی کا لحاظ اور اپنا گیان
سب گنوایا (اور کچھہ ہاتھ نہ آیا) اور شیو پوران ادھیائے دس ترجمہ منشی شنکر دیال فرحت مین ہے
نظم سری گوری قضارا بن مین آئی + برنگ بوئے گل گلشن مین آئی + لئے کچھہ پھول سوہاتے
چمن بھر + حضور شب گئی شیوا رشن پر + جو مارا کام نے پھولونکا اک بان + تو شب کو وصل گوری کا
بندھا دھیان + کہا یہ حلقۂ گیسو غضب ہے + تمہاری جنبش ابرو غضب ہے + نہین بے اعتنائی

چاہیے ہے + کلام آشنائی چاہیئے ہے + ذرا دل کھولکر گرم سخن ہو + ابھی دم بھر شریک انجمن ہو +
کہ ہنسکو رنگ گل مرکی وہ + پے اندیشۂ کار رکی وہ + کہا صحبت یہ بے شادی نہین خوب + عبث
یہ فتنہ ایجادی نہین خوب + رہ بد مین قدم دھرنا برا ہے + خلاف شاستر کرنا برا ہے + دل رشب سے
وہین جاتا رہا جوش + سنبھل بیٹھی دوزانو آگیا ہوش رکھائی ہندو اگر ایسی باتون سے بھی نصیحت
پکڑتے اِس دین سے دست بردار نہین ہوتے ہو یا رے ان بزرگون کے ایسے مناقب بطور وعظ کے عورتون
کو تو مت سنایا کرو اور مہابھارت کے فصل موچھ دھرم سانت پرب مین ہے کہ مہادیو نے پہاڑ پر
برہما کے پاس آکر پوچھا کہ یہان سکونت کیون اختیار کی ہے برہما نے کہا کہ خاطر جمعی سے اُس ذات
واحد کی یاد مین ہون - مہادیو نے کہا خالق تمام بزرگون کے تو تم ہو وہ کون ہے جسکی تم پرستش کرتے
ہو - برہما نے کہا اے فرزند بزرگی اُس ذات کی کہ چون و چرا سے باہر ہے سُن مین اور تو اُسکو نہین
دیکھ سکتے مگر معرفت کی آنکھ سے اِس روایت سے معلوم ہوا کہ برہما صاحب معرفت ہے اور مہادیو
جی خدا کو بھی نہین جانتے تھے اور بموجب روایت اسکند پوران کے کہ مذکور ہو چکی خود دعوی خدائی کا کیا
تھا اور بھاگوت کے اسکند ششم مین ہے کہ راجہ چترگپت کیلاس پر پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ مہادیو جی اور
پاربتی جی کیلاس پہاڑ پر مجمع مین دیوتون اور سِدھون اور رکھیشرون کے بیٹھے ہین اور پاربتی کو اپنی
ران پر بٹھاے ہوئے مجامعت کر رہے ہین راجہ نہایت متعجب ہوا اور بہت ہنسا اور کہا کہ دیکھو ایسے
بڑے دیوتا کہلاتے ہین اور بھری محفل مین ایسا نیچ کام کر رہے ہین اور شیو پوران ادھیاے ۱۲ ترجمہ
منشی شنکر دیال مین لکھا ہے **نظم** بیان کرتے ہین یون شبہت نکو ذات + سنو یہ اتفاق حسن کی
بات + رکھیشر ایکجا خلوت نشین تھے - سر کیلاش پہ مسکن گزین تھے + غرض اکدن وہ ارباب پرستش
گئے لینے کو اسباب پرستش + ہوا شنبہو کے دل مین جوش مستی + ہوے آمادہ عشرت پرستی زنونکے
پاس بے تابانہ پہونچے + کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے + ہوئین غائب ہزارون ہمدرت ہوش - ہزارون
نے شراب وصل کی نوش + بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے + شگفتہ غنچہ سب پژمردہ آئے + ہوے
غواص دریاے قلق مین + دعا کی یون بسلا شیوجی کے حق مین + کہ لنگ رشب گر سے کٹ کر زمین پہ

نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبیں پر + اُسیدم لنگ شنکر گرپڑا صاف + جُدا تا لب سے ہو کر گر پڑا صاف + مگر
اُس لنگ نے آفت مچائی + قیامت دیوتون کے سر پر آئی + رکھون نے فرط غم سے ہو کے ناچار +
حقیقت کی سری برہما سے اظہار + سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات + بڑی تمنے حماقت کی ہوئی بات
بنے مہمان شیو شنکر تمہارے + ہوے خود رونق افزا گھر تمہارے + قدم دھو دھو کے چرنامرت لیتے
بجائے خوشبو کے سنگھاسن پہ دیتے + عوض مین تمنے اُسکے بد دعا کی + جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب رکھی ہو کے مصروف طاعت + قربانی کھینچکر چاہی شفاعت + ہوا گوری کو جوش مہربانی
بنی خود صورت ارگ بھوانی + ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار + ہوئی خلقت مئی عشرت سے سرشار
پرستش ربہ کی آنکھون سے سر سے + زمین پر آسمان سے پھول برسے + کیا پھر یون سدا شیو جی نے
ارشاد + کرین سب لنگ پوجا با دل شاد + اسی سے حاصل آرام ہوگا + پس مردن بخیر انجام ہوگا
اور اس ... سے معلوم ہوا کہ مہادیو جی نے زنا بالجبر کیا اور ہندؤن کے دین مین زنا عیب نہین اور
جن لوگون نے مرتکب زنا کو بد دعا دی اُنپر آفت آئی اور برہما جی نے اُنکو ملامت فرمائی اور لنگ کہ آلہ زنا ٣٩
کا ہے اُسکی طاعت اور عبادت موجب نجات آخرت قرار پائی اور راما ئین نظم کالکا پرشاد صفحہ ۲۵
مین لکھا ہے کہ بھسماسر دیت پاربتی پر عاشق ہوا اور مہادیو جی سے یہ سوال کیا کہ مین جسکے سر پر ہاتھ
رکھون وہ جل جاے۔ آپنے بے تامل اُس ظالم کو یہی بر دیدیا اُسنے چاہا کہ مہادیو کو جلا کر پاربتی کو لیلے
مہادیو جی گریان ہوے اور کیسری بند کی صورت اختیار کر کے ایک پہاڑ مین مخفی ہو گئے۔ بشن جی
نے پاربتی کی صورت پر ہو کر بھسماسر سے جا کر کہا کہ مین تجھکو چاہتی ہون اور مہادیو سے بیزار ہون
مجھکو تو مہادیو کا رقص کرنا مرغوب خاطر تھا مہادیو ایک ہاتھ سُرین پر اور ایک سر پر رکھکر ناچتے اور گایا کرتے
تھے جو کوئی ایسا کرے مین اُسکی ہون۔ بھسماسر نے واسطے خاطر پاربتی کے ایک ہاتھ سُرین پر اور
ایک سر پر رکھکر ناچنا شروع کیا اور جلکر بھسم ہو گیا بشن نے اس ماجرا کی جا کر مہادیو کو خبر دی تو مہادیو جی
نے کہا مجھکو وہی صورت بنکر اُسی ناز و کرشمہ کے ساتھ دکھلائے بشن جی نے ویسا ہی کیا مہادیو جی کو
دیکھتے ہی انزال ہو گیا بشن جی نے اُنکا نطفہ ایک پتے مین رکھکر گنگا مین بہا دیا وہ نطفہ ناسکا بخنی کے حجرہ مین پہونچکر انجنی

کے مونہہ مین جاکر پیٹ مین گیا انجنی حاملہ ہوگئی اُس سے ہنومان پیدا ہوا اور انجنی کا قصہ اور ہنومان
کے پیدا ہونے کا دوسرا طور فصل دوم مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور بھاگوت اسکند ۱۰ مین مذکور
ہے کہ بانا سر دیت مہادیو کی پوجا کرکے مردنگ بجا کر ناچنے لگا مہادیو جی بھولا ناتھ نہایت خوش ہوکر
مع پاربتی کے ڈورو بجانے اور ناچنے لگے اور فرمایا کہ سوال کر اوسنے سوال کیا تمام زمین کا راج اور
ایسا زور کہ اُسکو کوئی نہ جیتے - فرمایا کہ یہی دیا اور تجھپر بدھاتا (یعنی خدا) کا بھی بس نہ چلیگا (یہ کلمہ
صریح کفر کا ہے) **ف** جناب مہادیو صاحب بیشک بھولے ہی ناتھ ہین کہین تو دعوی خدائی
کا کرتے ہین کہین اپنے حکم کے آگے خدا کو بھی کمزور ٹہیراتے ہین کبھی مع زوجہ شریفہ کے ڈورو بجانے
اور ناچنے لگتے ہین کہین بنگالی عورتون مین جاکر ننگے کھڑے ہو جاتے ہین کہین اپنے لنگ
کی پوجا کی تاکید فرماتے ہین اور کہین برہمن کے آگے جورو حاضر کردینے کی ہدایت فرماتے ہین
کہین مجمع عام مین پاربتی سے مُباشرت فرماتے ہین کہین رکھیشرون کی ہزارون عورتون کو
شراب وصل پلاتے ہین کہین نامحرم عورت کو چھاتی سے لگا کر انزال فرماتے ہین کہین ستی کے
فراق مین بیتاب ہوکر جہان بین گھومتے پھرتے ہین کہین واسطے کفارہ گناہ کے برہما کی کھوپری
ہاتھ مین لئے گدائی کرتے پھرتے ہین وغیرہ وغیرہ **اور** بڑا تعجب تو بید سے ہے کہ بقول ہندون کے
خدا کا کلام ہوکر ایسے شخص کے خدا ہونے پر حکم لگاتا ہے ۞ **اور** رسوط الجبار جلد اول صفحہ ۱۸۱ مین
اسکند پوران یا مہابھارت سے منقول ہے کہ مہادیو نے واسطے ہلاک کرنے بیردیت کے جگ کیا -
(ہندون کے خدا نے ایک دیت کے مارنیکو بڑا تردد اور سامان کیا برخلاف مُسلمانون کے خدا کے کہ ایک حکم
کُن سے چاہے تو تمام جہان کو ہلاک کردے اور کروڑہا جہان اور پیدا کردے) اور بیردیت شنکر
کا ججمان تھا شنکر نے اپنے سر کا بال آگ مین ڈالدیا اُس سے سانپ پیدا ہوا اور مہادیو کا گلا پکڑ
لیا اور گلا اُنکا سیاہ ہوگیا **اور** مہابھارت کے بن پرب مین ہے کہ جب ارجن اور مہادیو مین لڑائی
واقع ہوئی کبھی مہادیو ارجن کو زمین سے اُٹھا لیتا تھا اور کبھی ارجن مہادیو کو **اور** بھاگوت
اسکند دہم ادھیائے ۶۳ مین ہے کہ مہادیو بانا سر دیت کا حامی ہوکر کرشن سے لڑنے کو آیا (یہ وہی

سے موجب روایت [illegible]
رامائن نظم [illegible]
سکہ انجنی ہنومان کی
مان گوتم رکہی کی
بیٹی [illegible]
[illegible]
فصل مین نظم مین
اندر کے حالات مین
بیان [illegible]
روایت شیو پوران [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہنومان پیدا ہوا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سوط جلد ۱ صفحہ ۱۸۱-۱۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باسر سے جنگ ہوا مہادیو نے کہا تھا کہ تجہیر خدا کا بھی زور نہ چلیگا اور مہادیو اور اُسکی فوج نے کرشن کے
ہاتھ سے بہت ذلت اُٹھائی آخر لاچار ہوکر باناسر کو لیکر کرشن کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑکر کرشن سے
اُسکی خطا معاف کرائی رسوال مین ہندون سے پوچھتا ہون کہ مہادیو خدا ہے یا کرشن خدا ہے اگر
کہو کرشن خدا ہے تو مہادیو جی خدا سے لڑے اور باغی ہوے اور اگر مہادیو خدا ہے تو کرشن جی خدا
سے لڑے اور باغی ہوے اور اگر دونو خدا ہین تو توحید باطل ہوئی اور ایک خدا جیتا اور دوسرا ہارا
جواب اسکا مین بتلاؤن یہ کہو کہ نہ مہادیو خدا ہے نہ کرشن نہ بشن نہ برہما وغیرہ بلکہ خدا ایسے
تعالیٰ وہی ذات پاک ہے جسکا کوئی شریک نہین اور اُسیکی عبادت کی طرف بُلاتے ہین حضرت
محمد عربی مکی مدنی قریشی ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھون نے سچ سچ اپنے اپکو اللہ کا بندہ اور رسول فرمایا
ہے اور مانند برہما اور بشن اور مہادیو وغیرہ کے کبھی دعوی خدائی کا نہین کیا بلکہ یہ فرمایا کہ میری تعریف
مین حد سے زیادہ نہ بڑھ جاؤ یہی کہو کہ اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونکو بھیجا طرف
تمام عرب اور عجم اور جن اور انس کے اور ہر کسی پر فرض ہے اُنکا اتباع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین **فصل** یہانتک جو کچھ تحریر ہو چکا اُسمین بعضے حالات اور اوصاف
برہما اور بشن اور مہادیو کے لکھے اور ان تینون صاحبون کے خالق موجودات ہونے مین قول مختلف بیدون
اور پورانون اور اکابر دین ہنود کے چند مقام متفرق مین بیان ہو چکے اب سوا ان تینون صاحبون
کے بعضی اور چیزون کو جو بیدون اور پورانون مین خالق موجودات اور خدا لکھا ہے اُن کے نام اور
بموجب دین ہنود کے بعضی صفات خدا کا بیان سنئے کرشن گیتا کے ادھیاے ۹ مین لکھا ہے
کہ جو ایجاد کرنے والا عالم کا ہے اُسکا نام کرم ہے اور جوگ بسشٹ کے چوتھے استہ پرکرن
مین لکھا ہے کہ تصویر عالم کی خود بخود ہے (یعنی جہان کا پیدا کرنے والا کوئی نہین) اور ظہور وجود
عالم کا لازمی اور طبعی ہے اور مہابھارت کے ادوم پرب مین ہے کہ بعضے میگویند کہ آنچہ آفریدگار تقدیر
[illegible] بعد وقوع [illegible] دیگران [illegible] کہ ہر نیک و بد [illegible] عالم واقع میشود مقتضای طبیعت
[illegible] میگویند [illegible] گذشتہ [illegible]

لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ متفق علیہ
بحر سبین صفحہ ۳
فتح المبین صفحہ ۱۲
۱۴۴
سوط الجبار جلد اول صفحہ ۱۳-۱۲

اور اسگند پوران ادہیاے ۵۸ مین لکھا ہے کہ بشن جیو نے فرمایا کہ این موجودات از فاعل و فعل مبرا است خود بخود پیدا میشود و محو میگردد اور اسگند پوران کے ادھیا ۱ مین ہے کہ آتش پیدا و پرورش و فنا کنندہ عالم و صورت ظاہری سری مہادیو ہست برہمن اگر پرستش آتش گذاشتہ پرستش کرور دیوتا میسازد محض جاہل ہست الخ اور اسرت اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ وہ جو ظاہر اور پیدا کرنے والا اور حقیقی ہے اندرون بدن کے ہے اور اُس سے پیدایش اولاد کی ہوتی ہے پس چاہیئے کہ آتما (یعنی روح) کو جو اندر بدن کے ہے ظاہر اور باطن اور پیدا کرنے والا جہان کا سمجھکر پوجے اور کنول اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ صانع تمام عناصر کے تینون صفات ست اور رج اور تم ہین الخ اور تیتری اپنکہد ججر بید مین ہے کہ پران آتش غریزی ہے اور ہضم کرنا طعام کا اُسکا کام ہے اور یہی پرماتما (یعنی خدا) ہے ایضا برہم (یعنی خدا) جو بزرگ اور بے زوال اور بے جسم ہے وہی جسم کی گرمی ہے ایضاً زبان سے وابستہ ہر ایک شے ہے پس وہ برہم (یعنی خدا) ہے پس جو اوسکو برہم تصور کرے سعادت پاوے اور ست اسر اپنکہد ججر بید مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہے اور قایم ہو جاتا ہے اور فنا ہوتا ہے بعضے کہتے ہین کہ اتفاق سے یعنی اچانک پیدا ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ سبب پیدایش عالم کا اُنکے کرم یعنی افعال ہین بعضے کہتے ہین کہ زمانہ مادہ پیدایش اس عالم کا ہے اُسی سے قایم ہوتا ہے اور اُسی مین محو ہو جاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ پیدایش عالم کی تین صفت کے اعتدال سے ہوئی جسکو پرکرتی کہتے ہین بعضے پیدایش عالم کی عناصر سے بتاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ سبب پیدایش عالم کا ہرن گربہہ ہے یعنی عناصر لطیفہ و بسیطہ بعضے ان سب اسباب کو مادہ پیدایش عالم کا بتاتے ہین (اسیر بیاس جی اپنا قیاس لکھتے ہین کہ) ہماری دانست مین یہ سب اسباب لذات دنیا کی ہین پیدایش عالم کے نہین - جو مادہ پیدایش عالم کا ہے وہ مین روشنی تمام نور اور حد سے زیادہ محجوب اور مستتر ہے اور جملہ اسباب موجودات کا مادہ ہے اور چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے کہ اگرش رکہیشر نے کرشن پسر بسدیو کو ہدایت کی اور ترکیب جگ کی بتلائی کہ دل کے اندر برہم کو سمجھہ اور پرکاش برہم (یعنی صریح خدا) خیال کر پھر اندر اور باہر برہم کو تصور کر

پھر اکاس کو برہم سمجھے اور نرسنگا انتر جامی اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ آتما (یعنی خدا) نرسنگہ ہے
اور تمام عالم اُسکے شکم مین ہے اور برہدارن اپنکہد ججر بید مین ہے نطق برہم ہے کہ بغیر نطق کے کچھہ نہین ہوتا ہے اور
اُسکا محل اکاس ہے پس نطق کو عقل محض تصور کرو اور ظاہر ہے کہ چارون بید اور سب اپنکہد نطق ہی
سے بنے ہین اور مہانارین اپنکہد ججر بید مین ہے کہ آفتاب دیوتون کا بنانے والا ہے اور سورج
سدہانت مین ہے کہ خدا نے ایک زرین گنبد مین ظہور فرمایا جو آفتاب ہے اُسنے برہما کو بنایا اور شیو
پوران حصّہ اول صفحہ ۹۶ و ۹۷ مین ہے کہ بیربھدر مہادیو کے گن نے اپنے جیسے بہت گن پیدا کیئے
اور چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ (نیت) اور چیت (دل) اور دہیان اور
گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور اکاس (خلا) اور سمرن اور آرزوے نایافتہ یہ چیزین خدا ہین
چنانچہ اسکا بیان مفصل اسی باب کی تیسری فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور بقول بیدانت شاستر
کے تمام جیو یعنی جاندار خدا ہین اور آتما یا اُنکی خالق ہے چنانچہ آگے آئیگا اور اتّری اپنکہد ججر بید مین
لکہا ہے کہ دروغ بھی وہی ہے اور برہدارن اپنکہد مین ہے کہ ست اور است ہے (یعنی حق اور ناحق)
اور چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے کہ او از زمین کلان ترست (زمین سے بڑا ہونا کچھہ کمال نہین) اور
ایک نسخہ چہاندوگ مین ہے کہ از دانہ شالی خورد ترست و از دانہ کاسانوہ خورد ترست و از برنج ہم خورد تر است
ایضاً دارندہ ہمہ آرزوہا است و ہمہ بوہا است و ہمہ مزہ ہا است اور ایک نسخہ مین ہے ہمہ آرزوہا
آرزوی اوست و ہمہ بوہا بوی اوست (حالانکہ اتھربن بید مین ہے کہ رنگ و مزہ و بو ندارد و تغیر و تبدیل
و آرزو ندارد) ایضاً او پیدا کنندہ ہمہ است اور تیتری اپنکہد ججر بید مین ہے کہ او سکو کنندہ اور کردہ شدہ
کچھہ نہین کہا جاتا اور سرب اپنکہد اتھربن بید مین ہے سوال آتما کی کیفیت ظاہر کرو کہ اُسکو اکرتا
یعنے نہ کرنے والا کا موں کا کیون کہتے ہین جواب احساس وغیرہ خصائل اُسکے ذاتی نہین بلکہ
عارضی ہین کہ بسبب تعلقات اجسام کے یہ حرکات خلاف لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا کرتا
ہے جیو آتما موسوم ہوتا ہے اور گرفتار نتیجہ افعال نیک و بد کے رہتا ہے اسواسطے اکرتا موسوم ہے اور
چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے او خورندہ ہمہ است و دیگران از خوردن ماندہ میشوند و او ہمیشہ میخورد

۴۳

نفحہ ص ۳
فتح المبین ص ۱۴-۱۲
ترجمہ آئین اکبری جلد ۳ ص ۳-۱۲
نسخہ قلمی ۱۲
سوط جلد ۱ ص ۹-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۴۹-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۴-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۵-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۵-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۵-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۵-۱۲
سوط جلد ۲ ص ۱۶۲-۱۲
سوط جلد ۱ ص ۱۱۵-۱۲
فتح المبین ص ۵-۱۲

وماند نمیشود اور [ا] برہدارن اونیکھد مین ہے کہ نہ وہ کسیکو کہاتا ہے اور نہ اُسکو کوئی کہا سکتا ہے -

تیتری [۲] اپنکھد ججر بید مین ہے وبے صورت ہست و در قید حواس ظاہری و باطنی در نیاید حالانکہ اونا

سب صورت رکھتے تھے) اور اسرب [۳] اپنکھد ججر بید مین ہے کہ اُس پرس کے بہت سے سر ہین اور بہت

آنکھ ظاہری اور باطنی ہین دس انگشت کی بلندی پر دل ہے وہ اُسمین مقیم ہے ایضًا مین پانچ

اور دس اور ہزار قسم کی صورت رکہتا ہون اور مہابھارت [۴] کے سانت پرب مین ہے کہ نارد نے جگدیس

(یعنے خداوند عالم کو دیکھا کہ اُسکے وجود مین کوئی جگہ سبز ہے مانند پر طوطے کے اور کوئی جگہہ مانند انگارے کے

اور کوئی مانند پر طاؤس کے اور ہزارون سر اور ہزارون آنکھ اور اُسی [۵] مین ہے کہ جگدیس دریائی عمان

مین سوتا ہے ژولیدہ موئی زرد بصورت گراز بزرگ کے اور سر مانند گھوڑے کے اور تن آدمی کا اور

تیتری [۶] اپنکھد ججر مین ہے وبے صفت است اور آتما اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ پرم آتما از صفت نیک

و بد منزہ است اور جوگ شکھیا [۷] اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ رج اور ست اور تم یہ تینون صفتین اوسکو

ہر وقت اور ہر آن رسی کی طرح جکڑے رہتی ہین مگر جہل اور نادانی سے اُوسکو اُنکی کیفیت معلوم

ہوتی الخ اور تیتری [۸] اونیکھد ججر بید مین ہے کہ صاف ہست و روشنی از ہمہ روشنی ہا و برسا نندہ ہست

و مسرور محض است اور نرسنگھ انتر جامی اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ برہم (یعنی خدا) ہی جسم کثیف

بصورت کل عالم کے رکہتا ہے اور برہم جسم لطیف بھی رکہتا ہے **ف** باوجود اسقدر اختلاف کے

اندرمن لکھتا ہے کہ بید [۱۰] مقدس صفات آلہی کو اسطرح بیان کرتا ہے جسمین تناقض یعنی اختلاف

واقع نہین ہوتا اور آریا سماج تو بید پر بہت ہی نازان ہین اور مہابھارت مین لکھا ہے کہ جب

قیامت ہوتی ہے جگدیس (یعنی خداوند عالم جہان کو نگل لیتا ہے اور سو جاتا ہے جب جاگتا ہے

پہر اُسی طرح پیدا کرتا ہے (برخلاف مسلمانون کے خدا کے کہ جسکو نہ نیند آوے نہ اونگھ) اور

کرم [۱۱] پوران مین لکھا ہے مین نارائن (خدا ۱۲) دیو جو ہون سو سرشٹ (یعنی مخلوقات) کے پہلے تھا پہر

رہنے کو استھان (یعنی مقام) نہ تھا تب اونیند سے ہو کر سیش ناگ کو پلنگ بنا کر آرام کیا اور

بھاگوت [۱۲] مین ہے کہ وقت فنا ہونے جہان کے چودہ ۱۴ طبق جلا کار (یعنی غرقاب) ہو جاتے

[۱] سوط جلد ۱ صہ ۱۱۵ - ۱۲
[۲] سوط جلد ۱ صہ ۱۱۷ - ۱۲
[۳] سوط جلد ۱ صہ ۱۰۵ - ۱۲
[۴] سوط جلد ۲ صہ ۱۸ - ۱۲
[۵] سوط جلد ۲ صہ ۱۹ - ۱۲
[۶] سوط جلد ۱ صہ ۱۱۸ - ۱۲
[۷] سوط جلد ۲ صہ ۱۹۶ - ۱۲
[۸] سوط جلد ۱ صہ ۱۱۸ - ۱۲
[۹] سوط جلد ۱ صہ ۱۱۱ - ۱۲
[۱۰] دین حق کی تحقیق صہ ۱۳۰ و ۱۳۱ - ۱۲
[۱۱] سوط جلد ۱ صہ ۴ - ۱۲

ہین اُسوقت پورن برہم (یعنی خداتعالی) اکیلے سوتے رہتے ہین جب اوسکو پیدا کرنیکی خواہش ہوتی ہے تو اوسکے موہنہ سے بید نکلکر کہتے ہین کہ ہے ناتھ بگ چیتن ہو (یعنی ای خداوند جلد ہشیار ہو) اور مہابھارت[۱] فصل موچھ دہرم مین ہے کہ جگدیس (یعنی خداوند جہان) نے برہما کو کنار مین لیکر کہا کہ مین نے کاروبار خلائق تجھکو سونپا اور مین تیری امید پر اونکی فکر سے فارغ (یعنی معطل) ہوا اور گیتا[۲] کے ادھیا ۱۳ مین ہے کہ ذات پاک فاعل کسی فعل کا نہین اور کوئی صفت نہین رکھتا اور سنت[۳] اسر انپکھد ججر بید مین ہے کہ مایا برہم کی اچھیا (یعنی خدا کی خواہش) کا نام ہے اور سرب انپکھد اتھربن بید مین ہے کہ مایا کی خاصیت ہے کہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کر دکھلاتی ہے اور سانپ کو رسی اور رسی کو سانپ اور معدوم کو موجود مطلق اور موجود مطلق کو معدوم بناتی ہے اور بیدانت[۴] شاستر مین ہے کہ جب اُسکے ساتھ ست اور رج اور تم کا پیوند ہوا تو برہما اور بشن اور مہادیو پیدا ہوے اور جب اُسکو ابدیا (یعنی نادانی) کا پیوند ہوا تو تمام جیو (یعنی جاندار) پیدا ہو گئے یعنی یہ تمام جاندار حقیقت مین خود خدا ہین بسبب جہالت کے اپنے آپکو جیو سمجھتے ہین (یہ بیان مختصر اوپر ہوا) اب دیکھنا چاہیے کہ بموجب دین ہنود کے کسقدر کثرت سے اور کیسی کیسی نالائق اور بیجان چیزین خدا اور خالق موجودات کی ہین اور خداتعالی کی صفات کیسی ناقص اور زبون اور مختلف بیان ہوئی ہین علی الخصوص خدا کا سوتے رہنا اور نادان ہونا اور معطل ہونا اور کسی چیز کا خالق نہونا بلکہ خود موجود نہونا اور معدوم ہونا کہ چند روایات گذشتہ سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا **ف** اس مقام مین شاید آریہ سماج یہ کہین کہ یہ اعتراض ہمارے مذہب پر نہین آسکتا اسواسطے کہ یہ روایات پورانون کی ہین اور ہم پورانون کو نہین مانتے ہم تو بید کو مانتے ہین تو جواب اُسکا یہ ہے کہ یہہ روایات پورانون نے بھی اور بیدون سے بھی نقل کی گئی ہین اور خود تمہارا بید پورانون اور شاسترون کو مانتا اور پکار رہا ہے کہ یہہ شاستر اور پوران بید ہی کی شاخین ہین چنانچہ ہنڈوک[۵] انپکھد اتھربن بید سے منقول ہو چکا ہے کہ علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اُسکے فروعات سے جیسے کہ چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران اور اٹھارہ سمرتی الخ **ہان** تمہارے مذہب پر اعتراض نہ آنیکے تدبیر مین بتلاتا ہون صدق دل سے

یہ کہدو کہ ہم نہ پورانون کو مانین نہ بیدون کو بلکہ قرآن مجید کو مانتے ہین جو واقعی کلام الٰہی ہے و واللہ
کہ یہ بات مین خیرخواہی سے کہتا ہون ظلمات تقلید سے باہر آؤ اور تحقیق پر کمر بستہ ہو اور ہمت کی کمر
باندھو سبحان اللہ عجب بات ہے کہ اللہ صاحب کو جو سبکا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتے
ہین اتنا نہین سمجھتے کہ اگر وہ معطل ہو تو سارے جہان کی خبر کون لے اور بقول انکے خدا تعالیٰ کا
ہونا نہونا برابر ہوا اور خدا سے کسیکو نہ کچھہ نفع پہونچے نہ نقصان پہر اُسکے خدا ہونے سے کیا فائدہ
اور لوگون کو بُرے کامون سے بچنا اور اچھے کامون کا کرنا کچھہ ضرور نہوا کیونکہ جو سارے جہان کا
مالک ہے وہ بقول انکے کچھہ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا دے نہ بدونکو سزا دے پھر کسیکو اوسکا خوف
کیا رہا اور کسیکو اُس سے کیا امید رہی دوسرے جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا پہچاننا بدون پہچاننے اُسکی
مخلوق کے نہین ہو سکتا کیونکہ جو کاریگر آنکھون سے نہ دیکھا ہو تو اُسکے کام کو دیکھکر اُسکا پہچاننا ہوتا
ہے اسیطرح خدا تعالیٰ کا دیکھنا آنکھون سے اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر اوسکی مخلوقات
کو دیکھکر پہچانا گیا ہے پہر جبکہ کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اُسکو پہچانئے کسطرح اور عجب تر یہہ ہے کہ ۴۶
جو سارے جہان کا مالک علیم بصیر سمیع خالق مدبر حی قیوم ہے اوسکو معطل جانتے ہین اور جہان
(دیکھنے والا سننے والا پیدا کرنیوالا ۱۲ زندہ ۱۲ تھامنے والا ۱۲)
کا پیدا ہونا سمجھتے ہین پرکرتی سے جو بقول انکے اندھی ہے اور بیعقل ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین
فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ یا سمجھتے ہین کرم سے جو فاعل اُسکے مخلوقات ہین اور وہ
انکا فعل ہے یا سمجھتے ہین کال یعنی وقت جو بیشعور اور بیجان ہے یا بدنکی گرمی ہے یا اکاس ہے یا نطق ہے وغیرہ وغیرہ اور خدا
پاک سے نادانی کی نسبت کرنی اور اُسی کو جہان کی پیدایش کا سبب سمجھنا بلکہ حیوان کو خدا
کہنا کیسی نادانی ہے معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان کا کام کسطرح چلے کوئی نادان بھی خدا
کو نادان نکہیگا - یہان منصفون سے امید انصاف ہے کہ بغور تمام قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین
کے اللہ صاحب کی صفتین کسطور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہندون کے کیا کچھہ بیان ہوتا ہی
تباہی ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہے اور ہندون نے
اُسکے ساتھ نادانی کا پیوند جائز رکھا ہمارے نزدیک خالق اور نفع نقصان بخشنے والا سوا خدا کے اور

کو جاننا شرک ہے اور ہندوؤن نے خدا کو معطل ٹھہرایا استغفر اللہ استغفر اللہ۔ الٰہی ہماری ہزار ہزار توبہ
اور پناہ تیری اس بات سے کہ ہم تجھہ عالم الغیب والشہادۃ سے نادانی اور عاجزی کی نسبت کرین یا تجھکو
معطل سمجھین اور سواے تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور
سواے تیرے کسی سے خوف اور امید رکھین۔ اے پروردگار توہی ہے سبکا مالک اور خالق اور زندہ
کرنیوالا اور مارنے والا اور عزت دینے والا اور ذلت دینے والا جزا دینے والا اور سزا دینے والا
توجو چاہے سو کرے کوئی تیرا شریک نہین سب تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین اگر ہندو اس
مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور پوران سے معلوم ہوتا ہے کہ خداے
تعالی سب کچھہ جانتا اور بغیر کانون کے سنتا اور بغیر آنکھون کے دیکھتا اور خلقت کو پیدا کرتا اور برہما اور
مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور
سب جگہ محیط ہے اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنیوالا ہے توجواب اوسکا یہ ہے کہ یہہ بھی
تو تمہارے بید اور پوران سے ثابت ہوا ہے کہ خدا کچھہ نہین کرتا اور کیسی کیسی ناقص چیزون کو خدا ۴۷
کہا ہے اور کیا کیا صفات ناقص اور مختلف خدا کی لکھی ہین چنانچہ بیان ہوچکا اور ہوتا ہے اور باقی
اس باب کی ساتوین فصل مین دیکھ لو تو یہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا پھر جن بید اور پورانون
اور شاستروں سے خدا کا معطل ہونا ثابت ہے اگر تم اونکو مردود سمجھو تو البتہ یہ بات تمہاری قابل سماعت
ہو حالانکہ تم سب کو ست یعنی حق کہتے ہو اسواسطے یہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہارے اکثر بیدون اور
شاستروں کا خلاصہ تو یہ ہے ہی کہ خدا خالق نہین ہے اگر کوئی ایک آدھا قول اسکے برخلاف ہوا تو
کیا ہوا اور انکے دین مین لکھا ہے کہ چوبیس مرتبہ خدانے جسم اختیار کیا ازانجملہ دس اوتارون
کو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ انمین سے چار اوتار ست جگ کے زمانہ مین ہوے
ہین پہلا مچھہ اوتار کہ سنگھاسر دیت برہما کے چارون بیدون کو چرا کر نگل گیا اور سمندر مین غائب
ہوا برہمانے بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے مچھلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہہ مین
جا کر سنگھاسر دیت کو مار کر بیدون کو اسکے پیٹ سے نکالکر برہما کے حوالہ کیا اور اس اوتار کے ہونے کا

سبب بعضون نے کچھ اور بھی لکھا ہے **دوسرا کچھ اوتار** کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن نکالنے کے
لئے چاہا کہ سمندر کو دہی کی طرح بلو دین مندراچل نام پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اُسمین رسّی ڈالکر
سمندر کو بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تھا پاتال کو جانے لگا دیوتے اُسکو سنبھال نسکے
بھگوان نے آپ کچھوہ کی صورت اختیار کرکے اُس پہاڑ کے نیچے اپنی پیٹھ رکھی تب دیوتاؤن نے
حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن یہ ہین امرت یعنے آبحیات ہلاہل یعنی زہر
مدہرا یعنی شراب لچھمی بشن کی عورت کام دہین گائے سپت مکھی یعنی سات مونہہ والا گھوڑا سورج
کی سواری کا چندرمان یعنی چاند رنبھا پاتر عورت ناچنے والی جو اندر کے آگے مجرا کرتی ہے کلپ
برچھہ درخت جو سرگ مین ہے کوستت منی جواہر دہنتر بید طبیب - ایراپت فیل دہنک کمان جو
بشن کے ہاتھ مین ہے سنکھ جسکو ہندو پوجا مین بجاتے ہین **تیسرا باراہ اوتار** کہ ایک دیت تمام
زمین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کی طرح لپیٹ کر پاتال کو لیگیا بھگوان نے خوک کی صورت اختیار
کرکے پاتال مین جاکر اُسکو مارکر زمین کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیا **چوتھا نرسنگھ** اوتار کہ جب ہرن ۴۸
کسب دیت نے لوگون سے کہا کہ تُم میری عبادت کرو - پرہلاد اُسکا بیٹا خدا پرست تھا ہرن کسب نے
لوہے کا ستون آگ مین سرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے باندھے بھگوان نے اُسوقت ایسے
جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور آدھا پچھلا بدن اُسکا انسان کا تھا ظاہر ہوکر ہرن کسب
کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوے ہین **پہلا باون** اوتار کہ بھگوان نے
بموجب التماس دیوتاؤن کے بقدر باون اُنگل کے جسم اختیار کرکے راجہ بل کو کہ بڑا عادل اور خوش
خصال تھا چھل یعنی مکر کے ساتھ سلطنت سے خارج کیا اور اس چھل یعنی مکر کو بھگوان کے مناقب
مین داخل کرتے ہین **دوسرا پرسرام** اوتار کہ جب راجہ سہسر باہو چھتری نے جمدگن برہمن پرسرام
کے باپ کو کہ اُسکا ہمزلف تھا مار ڈالا تھا بھگوان اُس کا بدلا لینے کو جمدگن کا بیٹا ہوکر پیدا ہوا اور ایک
تبر ہاتھ مین لیکر ایک خون کے بدلے تمام جہان کے چھتریون کو قتل کیا اور اکیس بار ایسا ہی کیا ... اُن
[illegible]

لہ یعنی ہزار بازو والا ۱۲

اور مہابھارت کے اودم پرب مین ہے کہ بھیکم پتامہ نے کہا اے پرسرام جب تونے روئے زمین کے کھتریون کو قتل کیا اُسوقت نہ بھیکم پتامہ تھا اور نہ کوئی مثل بھیکم کے۔ ورنہ تیرا گھمنڈ دور کردیتا۔ آخر دونون مین لڑائی ہوئی بھیکم نے پرسرام کو ایسا لتاڑا کہ بدحال ہوگیا اور مارے ڈر کے کمان ہاتھ سے ڈالدی اور بے شعور ہو کر زمین پر گر پڑا تو اُسکے بزرگون نے کہا کہ اے پرسرام بھیکم سے لڑکر آخر شرمسار ہوگا لڑائی سے باز آ بموجب دین ہنود کے مخلوق جیتا اور خالق ہارا تیسرا راہم اوتار یعنی راجہ رامچندر بیٹا راجہ دسرت کا۔ کوشلیا کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ بقول ہندون کے راجہ رامچندر کو کئی لاکھ برس ہوے یعنی ترتیا جگ مین ہوا ہے اور بموجب تحقیق تاریخ انگریزی کے کچھ کم تین ہزار برس ہوے ہین۔ مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب ازیل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب کے صفحہ ۲۵ مین لکھا ہے کہ سرسری حساب کی روسے راماین کا اصل قصہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکہزار سال پہلے کا معلوم ہوتا ہے **شیو پوران** کھنڈ ۸ کے ادھیاے اول مین ہے کہ بشن جی نے برہما جی کو فرمایا کہ چترک پہاڑ پر شہر آباد کرکے (مہادیو کا) لنگ قایم کرکے جگ شروع کرو ہم دسرت کے گھر اوتار لیکر وہان مقیم ہونگے پھر ڈنڈوک بن کو جاکر رامیشر لنگ کو قائم کرینگے اُسکی خدمت کرکے بعد حصول بر کے راون کو نابود کرینگے بدون خدمت شیو (یعنی مہادیو) کے کوئی کام نہین ہوسکتا ہم راست کہتے ہین تمکو واجب ہے شیو لنگ کو قائم کرکے جگ شروع کرو ہم رام اوتار لیکر اوسکی پرستش اُس مقام مین کرینگے **ف** دعوی خدائی کا اور لنگ کی پرستش کرنا اور اُس سے بر یعنی انعام اور مدد حاصل کرنا اور بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام نکرسکنا اور لنگ کو اپنا خداوند ٹھیرانا۔ کیونکہ رامیشر کے معنی ہین رام کا ایشر یعنے خداوند اور قصۂ جنگ رام اور راون کا جو مہابھارت مین جسکو ہندو زیادہ معتبر جانتے ہین لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب راون سیتا زوجۂ رامچندر کو پکڑ لیگیا تو رامچندر اور اُسکا بھائی لچھمن تلاش مین نکلے اور معلوم نتھا کہ سیتا کو کون لیگیا ہے راہ مین رام سیتا کو یاد کرکر گریہ وزاری کرتا ہوا جو درخت اور پہاڑ آگے آتا اُس سے پوچھتا کہ تجھکو سیتا کی کچھ خبر ہے لچھمن نے کہا تو دسرت کا بیٹا ہے اور یہ وقت

بیقراری اور بیطاقتی کا نہین ہے - جب آگے چلے تو سکریو نام بندر بڑی تعظیم سے اُنکو اپنے مقام بوزنہ ۱۲
مین لیگیا اور احوال پوچھا - رام نے کہا میری عورت کو راون لیگیا ہے سکریو نے کہا علیٰ ہٰذا القیاس
میری عورت کو میرا بھائی بال لیگیا ہے رام نے کہا تیری عورت کو مین چھوڑا دونگا - سکریو نے کہا
تو مین بھی مع تمام لشکر کے تیرے ساتھ ہوکر تیری عورت کو راون سے چھوڑا دونگا - جب بال کو
یہ خبر ہوئی تو سکریو اور بال مین جنگ و جدال شروع ہوا اور دونو غرق خون ہوے - رام نہین
پہچانتا تہا کہ سکریو کونسا ہے اور بال کونسا ہے - ہنومنت نے جب دیکھا کہ رامچندر سکریو اور بال ہنومان ۱۲
مین تمیز نہین کر سکتا - تو سکریو کی ایک کمند تھی وہ بال کے گردن مین ڈال دی تب رام نے جانا
کہ یہہ بال ہے اور تیر مارا - بال گر پڑا اور رام رام کہنے لگا اُسوقت رام نے جانا کہ بال تو ہمارا ہی مخلص
تھا تو اُسکے قتل کرنے سے بہت پشیمان ہوا - الغرض بسبب پیش آجانے موسم برسات کے رام
اور لچھمن وہان ٹھیر گئے - بعد ازان رام نے بال کے بیٹے کو راون کی طرف بہیجا اُسنے جاکر
راون کو ہرچند سمجھایا اور دہمکایا لیکن وہ بدبخت راستی پر نہ آیا اور رام اور راون مین جنگ و ۵۰
جدال شروع ہوا - میگناد راون کا بیٹا ہوا مین غائب ہوکر تیر مارتا تھا رام کی سپاہ بہت مقتول
ہوئی - جب رام اور لچھمن پر ہرطرف سے تیر برسنے لگے سکریو اور بہبیکن اور دوسرے بہادر بوزنے
گرد بگرد ہوکر محافظت کرتے تہے جب رام کو سراسیمہ پایا تو تمام بزرگ اُسکی دلداری کرتے تہے اور
سوا سے بہبیکن کے سب بے ہوش ہوگئے - بہبیکن نے رام کو کہا تجھکو کیا ہوا ہوش سنبہال -
رامچندر جیسے کہ کوئی خواب سے بیدار ہوتا ہے ہوش مین آیا - میگناد نے لچھمن کے سینہ پر تیر مارا لچھمن راون کا بیٹا ۱۲
بیہوش ہوکر گر پڑا - راجہ رامچندر نے لچھمن کا سر گود مین رکھکر گریہ وزاری شروع کیا اور کہا کہ مین
لچھمن کے فراق مین مرتا ہون سیتا میرے فراق مین مرجاویگی اور یہ بوزنے پہاڑون اور محکم مکانون
مین پناہ لیجاوینگے بڑا غم تو بہبیکن کا ہے کہ اُسکا کیا حال ہوگا - دو بوزنے طبیب لچھمن کے سرپر آئے
اور کہا کہ ایک دوا ہے مرت سنجیونی - اگر وہ سورج کے نکلنے سے پہلے لچھمن کے زخم پر ڈالی جاوے
ابھی چنگا ہو جاوے - ہنومنت اوسکو لایا اور زخم پر ڈالی گئی لچھمن زندہ ہوا - پہر لچھمن نے میگناد کو قتل مردہ کو زندہ کر دینیوالی ۱۲
ہنومان ۱۲

کیا - راون خود میدان مین آیا - اِندر کا بھیبان رام کے واسطے رتھ لایا رام نے اندیشہ کیا کہ مبادا
یہ راون کا فریب ہو بھبیکن نے کہا مین خُوب پہچانتا ہون یہ رتھ راون کا نہین آپ اسپر سوار ہو
جائیے - راون نے رام پر ایک تیر ڈالا جس سے تمام لشکر سواے افسرون کے گریزان ہوا آخر رامچندر
نے راون کے سینہ پر تیر مارا جس سے راون ہلاک ہوا رامچندر لنکا مین گیا اور واسطے امتحان عصمت
سیتا کے آگ جلائی گئی سیتا نے سورج اور چاند اور رات اور دن وغیرہ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ
اگر مین نے سواے رام کے کسی کا خیال بھی کیا ہو تو تم خداوند تعالی سے دعا کرو کہ آگ مجکو جلا دیوے
یہ کہکر آگ مین داخل ہوئی آگ سرد ہو گئی اور ہوا اور برن پانی کا دیوتا اور برہما اور راجہ جسرت
نے آکر سیتا کی عصمت پر گواہی دی (لابعد مدت جبکہ اپنے تخت گاہ مین پہونچ چکے تھے) رامچندر نے
ایک شخص سے دریافت کیا کہ لوگ ہماری نسبت کیا کہتے ہین وہ بولا کہ کہتے ہین کہ رام چندر نے
بدون تحقیق کے سیتا کو اپنے گھر مین رکھ لیا - یہ سُنتے ہی رامچندر کی غیرت (بیجا) جوش مین
٥١ آئی اور فوراً سیتا سے تعلق قطع کیا اور مہابھارت کے اسمیدپرب مین لکھا ہے کہ جب رامچندر نے سیتا
پر یہ ظلم کیا کہ اُس بیچاری کو بیگناہ باوجود ظاہر ہو جانے پاکدامنی کے بحالت حاملہ ہونے کے جنگل
بیابان مین چھوڑوا دیا تو ایک عابد نے اُسکی خدمتگذاری کی اور سیتا کے دو لڑکے جوڑوان (توام) پیدا ہوے
اُن لڑکون کو فنون سپہ گری کے سکھلاے اتفاقاً راجہ رامچندر نے اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اُسی
جنگل مین سے گذرا جہان وہ دونون شہزادے سیر و شکار مین مصروف تھے اُنہون نے اُس گھوڑے
کو پکڑ لیا اور راجہ رامچندر کی تمام فوج کو شکست دی اور راجہ بھرت اور لچھمن اور دوسرے سپہ سالار بھی
کھیت رہے راجہ رامچندر خود لشکر آراستہ کرکے آئے وہ بھی مقتول ہوے - نہ رامچندر کو معلوم تھا کہ یہہ دونو
میرے فرزند ہین اور نہ اُنکو معلوم تھا کہ یہہ گھوڑا اور لشکر ہمارے والد بزرگوار کا ہے - الغرض جب
کسی عابد کی دعا سے راجہ معہ لشکر مقتول زندہ ہوے تب راجہ رامچندر کو اپنی حرکت بیجا پر آگاہی
ہوئی اور بہت عاجزی اور خوشامد سے سیتا کو منا کر لیگئے اس داستان کے ہر ہر لفظ مین غور
کرنا چاہیئے کہ راجہ رامچندر کو ہندو خدا کا اوتار جانتے ہین آیا خداے لایزال کی شان کے لایق

یہی امور ہین جو راجہ رامچندر صاحب سے ظہور مین آئے - سیتا کے حال سے بیخبر ہونا اور اُسکے فراق مین بڑہ
قلق اور اضطراب سے زار زار رونا اور بندرون سے استمداد کرنا اور سگریو اور بال مین تمیز نکرنا اور بال کو
ادانستہ قتل کرکے پہر نادم و پشیمان ہونا اور برسات کے خوف سے مقام کر دینا اور میدان جنگ مین
سراسیمہ اور مسلوب الحواس ہو جانا اور لچہمن کا علاج نکر سکنا اور طبیب اور دوا کی طرف محتاج ہونا اور نجانا
کہ یہ رتھ اندر کا ہے یا راون کا اور سیتا کی عصمت اور عدم عصمت کا علم نہونا اور باوجود ظاہر ہونے
برات سیتا کے گواہی دینے دیوتاؤن اور برہما اور راجہ جسرت سے ایک جاہل کے کہنے پر غیرت
بیجا کرکے سیتا بیکس بیگناہ کو حمل کی حالت مین آوارۂ دشت غربت کر دینا اور خود مع تمام لشکر کے
مقتول ہو جانا اور اپنے دونو فرزند سے بے خبر ہونا اور اسقدر رنج اور تکلیف اور ندامت اُٹھا کر
سیتا کو خوشامد کرکے منانا اور کہتے ہین کہ دواپر جگ مین ہوے ہین ایک کرشن اوتار
جسکو سپورن یعنی پڑا اور پورا اوتار خدا کا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بہگوان نے باسدیو کے گہر
دیوکی کے پیٹ سے کہ راجہ کنس کی چچیری بہن تھی جنم لیا مہابھارت کی فصل راج دہرم مین
لکھا ہے کہ کرشن جی نے کہا کہ مین اعتقاد کے ساتھ برہمنون کی پرستش کرتا ہون اور ہر صبح سینہ
پر ہاتھ دہر کہکر مہادیو کا نام ہزار بار جپتا ہون اور شیو پوران کے کہنڈ ۷ - ادھیاے ۵۳ مین لکھا
ہے کہ کرشن جی نے فرمایا کہ ہم دوارکا مین گئے اور واسطے حصول فتح کے دشمنون پر سات مہینے
تک مہادیو کے لنگ کی پوجا کی اور بہاگوت کے اسکند ۱۰ - ادھیاے ۲۵ مین لکھا ہے کہ کرشن
جی نے نند جی کو نصیحت کی کہ اندر کی پوجا چھوڑ کر بن پربت کی پوجا کیجیے ہم بن باسی ہین اونکو
چھوڑ کر ہمکو اور کی پوجا درست نہین - سری کرشن نے سب کو ساتھ لیکر بن پربت کی پرکرمان
دی (یعنی طواف کیا) اور گیتا کے ادھیاے ۴ مین لکہا ہے کہ کرشن جی فرماتے ہین کہ بعضے کرم
کانڈی دیوتون کو پوجتے ہین حق سے واصل ہوتے ہین الخ اور مہابہارت کے درونا پرب
مین ہے کہ کرشن جی نے پانڈون سے اگ کی پوجا کرائی اور آپ بھی کی اور کرشن جی نے گیتا
کے تیسرے ادھیاے مین حکم دیا کہ دیوتون کے واسطے جگ کرتا کہ وہ تیرے مدد ہون - جو دیوتون

کی نذر کریگا اُوسکی مُراد برلانے مین سعی کرینگے اگر وہ بدلا نہ دین تو وزد کے برابر متصور ہون (دیکھو
ہندون کے خدا کا پورا اوتار کسقدر شرک کرنیکا حکم دیتا ہے اور آپ بھی شرک کرتا ہے) اور مہا بھارت کے
سبھا پرب مین مرقوم ہے کہ کرشن نے کہا کہ جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کشی کی تو ہم اُسکے خوف سے
مع تمام اپنون کے اپنے وطن اصلی متھرا سے بھاگ کر دوارکا کو چلے گئے **ایضاً** کرشن نے پانڈون سے
کہا کہ مین نے بھی دوارکا مین تکلیف پائی ہے۔ ارادہ رکھتا تھا کہ تمہین قمار بازی سے باز رکھون
لیکن مجھکو سخت مشکل پیش آئی آ نہ سکا اور مجھکو بہت مشکل کام پیش آیا تھا مین دوارکا مین نہ تھا
جب آیا ساتک نے تمہارا حال بیان کیا مین بہت غمناک ہوا۔ مین باپ کے قتل کی خبر سنکر نہایت
پریشان ہوا پھر کرسال کے ساتھ لڑائی شروع کی اُسنے جادو کرکے میرے باپ کی لاش لاکر ڈال
دی۔ یہ دیکھتے ہی کمان میرے ہاتھ سے گر پڑی اور مین بے شعور ہو گیا **ایضاً** کرشن نے کہا کہ
میری اور ارجن کی ایک جان ہے ارجن بدون میرے اور مین بدون ارجن کے نکمے ہین۔ اور ارجن
اور کرشن دونو مہادیو کے پانو پڑ گئے **اور** بھاگوت کے ادھیا ۱۶۔ اسکند ۱۰ مین ہے کہ کرشن جی فرماتے ۵۳
ہین کہ راجہ سسپال کے گھر سات پیڑی سے راج چلا آتا ہے اور ہم اُنکے ڈر سے بھاگے پھرتے ہین
اور متھراپوری چھوڑ کر سمندر مین آبسے ہین **اور** مہا بھارت کے پرب ۱۲ مین ہے کہ جب ایک مُدت کے
بعد باہم اونکے خاندان کے مقاتلہ ہوا تو سارا خاندان اُنکا مقتول ہو گیا صرف تنہا وہ بچے اور متفکر
ہو کر ایک درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھے تھے کہ یکایک تیر صیاد کا کف پا مین آکر لگا اُس صدمہ سے روح
نے اُنکے قالب سے پرواز کی پس یہ بعضی صفات ہول اور خوف اور غم اور عاجزی اور پریشانی اور
موت ہندون کے خدا کے کامل اوتار کی بموجب روایات کتب معتبرہ ہندون کے بیان ہوئی ہین اور
بعضے مناقب کرشن جی کے چوتھی فصل مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی **دوسرا بودھا اوتار**
کہتے ہین کہ جب جگ بہت ہوے اور بہت حیوانات ذبح ہوے خدا نے انسان کی صورت اختیار
کرکے منہ پر پٹی باندھ اور ہاتھ مین چوری لیکر (جیسے کہ سیوڑے کرتے ہین) بید اور جگ کرنیوالون
کی مذمت کی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ صورت صندل سے تراشی ہوئی جگن ناتھ مین موجود ہے

جب پرانی ہو جاتی ہے پھر نئی بنا دیتے ہین اور اس مقام مین ہندو ایک دوسرے کے جھوٹے سے
پرہیز نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کل جگ مین ہوگا جسکو **کلکی** اوتار اور **نس**
کلنک اور نہ **کلنک** بھی کہتے ہین اور جانتے ہین کہ اوسکے ہونے سے تمام خلقت کہ کل جگ کی
تاثیر سے بگڑ گئی ہے پھر درست ہو جاویگی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا **اب** ذرا انصاف کرنا
چاہئے کہ اوّل تو خدا تعالی کا پیدا ہونا کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اوّل
نطفہ اور مضغہ ہو کر مان کے پیٹ مین رہتا ہے اور خون حیض کھاتا ہے پھر وہان سے براہ معلوم
پیدا ہوتا ہے پھر بھوکھ پیاس نیند اور قضاے حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہے اور
ایسی باتون سے حق تعالی کی قدوسیت مین فرق آتا ہے اور پھر ایسے جسمون مین اُترنا کہ جنکی
صورت نہایت کریہہ اور نجاست خور ہین جیسے خوک وغیرہ اور پھر جسم مین اگر ظلم اور فسق و فجور
اور دغابازی اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت اور شرک کے کام کرنا اور بھوکھ اور پیاس
اور دکھ اور درد اور خوف اور غم اور بیماری اور موت اور ذلت اور رسوائی اور عاجزی اور ناتوانی ۵۴
کی آفات مین گرفتار ہونا چنانچہ بیان ہو چکا اور کسی قدر فصل چہارم مین کشن جی کے مناقب
مین بیان ہوگا اور لکڑی کے جسم مین اُترنا ایسی باتین اللہ کی شان سے نہایت بعید ہین **بھلا**
یہ سب باتین کہ ہندوون کے دین سے بیان ہوئی ہین عقل و قیاس کے نزدیک مستحسن اور پسندیدہ
ہین یا وہ باتین جو بموجب ہمارے دین کے خدا تعالی کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین **جو لوگ**
کہ تھوڑی سی بھی عقل رکھتے ہین اس تمام بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگے کہ دونو دینون مین سے
کونسا دین سچا ہے **دوسری فصل فرشتون کے بیان مین** - ہم مسلمانون
کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین - نور سے پیدا ہوے - نہ مرد ہین نہ عورت - نہ کچھ کھاتے
پیتے ہین - اللہ کا ذکر اونکی زندگی ہے - اور پاک ہین یعنی گناہ نہین کرتے - جس جس کام پر اللہ تعالی
نے قایم کر دیے اوسپر قایم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے - اور گنتی اونکی سواے
اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور اللہ تعالی نے اونکو بہت قوت اور زور بخشا ہے اور ہندوون

کے دین سے فرشتون کا حال کچھ نہین کھلتا ہے مگر کہتے ہین کہ ایک قسم کی مخلوقات دیوتے ہین اور وہ مرد بھی ہین اور عورت بھی۔ جنکو دیویان کہتے ہین اور تمام دیوتے اور دیویان ہندون کے معبود ہین اور جانتے ہین کہ تمام جہان اُنکے تابع اور اختیار مین ہے اور تین دیوتے سب سے افضل ہین برہما بشن مہادیو۔ اور تین دیویان سب دیویون سے افضل ہین اور ان تین دیوتاؤن کی مددگار ہین۔ مہا کالی مہادیو کی مددگار ہے لچھمی بشن کی مددگار سرستی برہما کی مددگار اور درگا کو چ مین (نام پوتھی ۱۲) نو دیویون کو افضل لکھا ہے اور رگ بید سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۳ دیوتے سب سے افضل ہین ۱۱ آسمان مین ۱۱ زمین پر ۱۱ ہوا کے کرہ مین باحشمت وجلال رہتے ہین اور مشہور قول یہ ہے کہ کُل دیوتے ۳۳ کروڑ اور دیویان ۹ کروڑ ہین اور سوائے برہمنون کے ہندو سب دیوتے اور دیویان کی پرستش جائز رکھتے ہین چنانچہ اس باب کی فصل ۳ مین رگ بید سے منقول ہوا ہے کہ بڑے دیوتاؤن کو نمسکار چھوٹے دیوتاؤن کو نمسکار نوجوان دیوتاؤن کو نمسکار بوڑھے دیوتاؤن کو نمسکار۔ ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین اور دیوتے اور دیویون کا گناہ اور فساد اور خدا کی نافرمانی کرنے سے معصوم ہونا شرط نہین جانتے۔ اور ایسی ایسی کام صادر ہونا اُن سے نقل کرتے ہین جنسے عقل حیران ہے، تینون بڑے صاحبون کا ذکر خیر کسیقدر فصل اول مین مذکور ہوچکا اور بعضے صاحبون کا یہان بیان ہوتا ہے مہابہارت کے آدپرب یا (یعنی باب اول) مین لکھا ہے کہ برہسپت دیوتا کہ تمام دیوتاؤن کا پیر و مرشد ہے اور کہتے ہین کہ سو ۱۰۰ اندر کے برابر مرتبہ برہسپت کا ہے اپنی بھاوج ممتا سے مباشرت کرنیکو گیا ممتا نے کہا تیرے بھائی سے مجھکو حمل ہے اور اُسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہے بید پڑھتا ہے اور اُسکے ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھہر جاویگا یعنی جلع کرنیکا تو مضائقہ نہین لیکن پیٹ مین ایک پنڈت جی تشریف رکھتے ہین اُنکا لحاظ آتا ہے برہسپت شہوت کے غلبہ کو ضبط نکرسکا اور اُس عورت سے صحبت کرنے لگا لڑکا پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ مت کر برہسپت نے کچھہ نمانا اور تخم ریزی کی اُس بچہ نے اپنا قدم بڑھا کر بچہ دانی کا مونہہ بند کرلیا برہسپت کا نطفہ ضائع ہوا برہسپت نے خفا ہوکر کہا تو نے میرا عیش بے مزہ کردیا مین بھگوان سے چاہتا ہون کہ تو مادر زاد اندھا ہو۔ دُعا قبول ہوئی لڑکا اندھا ہی پیدا ہوا سبحان اللہ ایسے زناکار شہوت پرست کی دعا مین زنا کے وقت مین کیون نہ قبول

القصہ وہ لڑکا (مادرزاد پنڈت) عالم بیدخوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اوسکو جورو ملی گوتم وغیرہ
کئی بیٹے اُسکے پیدا ہوے پر اُسکی عورت اُس سے راضی نتھی ایکروز اُسنے عورت سے تنگدلی کا سبب
پوچھا اوسنے تنگی گذران کی بیان کی اندہے نے کہا تو مجھکو چھتریون کے پاس لیچل کہ اونسے کچھہ مانگ
تجھکو دون عورت خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیرے گھر کا انتظام
نہین کرینگی تو جو چاہے سو کر شوہر نے کہا مین آج سے ایسا قاعدہ ٹہیراؤنگا کہ کوئی عورت سواے
ایک شوہر کے دوسرا خاوند نکرے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین ہمیشہ کا عذاب پاوے
(دنیا کی عزت اور رسوائی اور عاقبت کا عذاب وثواب گویا اس اندھے مادرزاد کے ہاتھ مین ہے) عورت
یہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ اسکو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندھکر گنگا مین
بہادیا اور وہان پہونچا جہان راجہ بل غسل کر رہا تھا۔ راجہ اوسکو اپنے گھر لیگیا اس ارادہ سے کہ
راجہ کی عورتین اس نابینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک بیوی کو اُسکے پاس جانیکا حکم دیا
اُس عورت نے اندہے کی نزدیکی سے کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دائی کو بھیجدیا اُس دائی کو اُس اندہے
سے گیارہ بیٹے حاصل ہوے اندھے نے اونکو بید پڑھایا پھر راجہ نے اپنی دوسری عورت اُسکے
پاس بھیجی اندھے نے اُسکے بدن پر ہاتھہ رکھا اور کہا تیرے ایک بیٹا زورآور پیدا ہوگا اور وہ
عورت حاملہ ہوئی لڑکا پیدا ہوا اور تیتری اپنکہد یجربید مین لکھا ہے[۱] کہ برہسپت نے اپنی صورت مثل
شکر دیتون کے مرشد کے بنائی اور دیتون کو علم اودیا (یعنے بُرے علم) کی تربیت کی اور سچ کو
جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بتایا اس تدبیر سے دیت گمراہ ہوے اور مہابھارت کے آدپرب مین ہے
کہ ایکروز راجہ پانڈ سکار کو گیا جنگل مین ایک بزرگ عابد اور اُسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکے
مباشرت کر رہے تھے راجہ پانڈو نے اُسکے تیر مارا اُسنے راجہ پانڈ کے حق مین دعا کی کہ تو جب جماع
کرے ہلاک ہوجاوے راجہ صاحب نے گھر مین آکر اپنی عورتون سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا مین
اب جماع نہین کرسکتا اور لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی بیوی کُنتی سے کہا کہ جسطرح ہوسکے
میرے لیئے اولاد حاصل کر کنتی نے تین دیوتا اُن سے تین بیٹے حاصل کیئے دہرم[۳] دیوتا سے

[۱] سوط جلد اول صد ۲۹-۱۲

[۲] مہابھارت مطبوعہ جام جہان نما [illegible] صد ۱۸۳ [illegible] کہ دہرم بصورت یکے از اودیان شدہ آمدہ بود با کنتی صحبت داشت

۵۷

[۳] [illegible] کنتی [illegible]

راجہ جُدہشٹر جسکو دہرم پوت کہتے ہین پُوَن دیوتا سے بہیم سین اندر دیوتا سے ارجن - راجہ پانڈ
خوش ہوا اور کہا اِسی طرح مادری کے لئے اولاد حاصل کر چنانچہ اشنی کمار سے دو بیٹے نکل اور سہدیو
مادری کے پیدا ہوئے - یہ پانچ بہائی پانچ پانڈو ہین کہ دیوتون سے پیدا ہوے اور راجہ پانڈ کے بیٹے کہلائے
ہین دیکہیے بہشت کے حاصل کرنے کا کیا اچہا سبب ہے اولاد ولدالزنا حاصل کرنا - اور ان پانچون
پانڈون کی ایک عورت تہی درو پدی نام) اور مہابہارت کی فصل راج دہرم مین ہے کہ درباسا رکہ
د کرشن جی کے مرشد انے بی بی کُنتی کو ایسا منتر تعلیم کیا تہا کہ جس دیوتا کو چاہے حاضر کرے - کُنتی
نے کنوارپن مین سورج دیوتا کو حاضر کیا اور کرن اُس سے پیدا ہوا - کُنتی نے شرم کے مارے کرن
کو پانی مین ڈال دیا آدرتی نے اوسکو اُٹھا لیا - اور کرن کے نام کی وجہ بعضے پنڈتون سے یہ سنی
گئی ہے کہ سورج دیوتا نے کُنتی سے فرمایا کہ دیوتا کا آنا خالی نہین جاتا یعنی کچھ اُنکی نذر پیشکش ہونا
ضرور ہے سو ہم تجہہ سے بہوگ کرینگے کُنتی نے کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہو جائیگی
تو سورج دیوتا نے اُسکے کان مین تصرف کیا اور کان ہی سے کرن پیدا ہوا اور کرن کان کو کہتے
ہین اور بی بی کُنتی راجہ سورسین کی بیٹی راجہ پانڈ کی بیوی کرشن جی کی پہوپی ہند مین اشراف
خاندان سے اور سورج کی نسل سے ہے اسواسطے کہ بودہ دیوتا سورج کا کسی بزرگ کی بد دعا سے
عورت بنگیا تہا اور اُسکے پیٹ سے بدہ پسر ماہ سے راجہ پرورو پیدا ہوا اور اُسی کی اولاد مین
کرشن جی اور بی بی کُنتی اور تمام کیرو اور پانڈو ہین پس کُنتی سورج کی نواسی ہوئی اور رامائن
کے بال کانڈ سرگ ۳۸ و ۳۹ مین ہے کہ سورج نے کنواری لڑکی سے زبردستی بدفعلی کی جب
اُسکا لنگ گر پڑا تو رشیون نے بکرے کا لنگ اُس جگہ لگا دیا اور مہا نارائن اپنکہد ججر بید مین لکہا
ہے کہ آفتاب تمام دیوتون کا بنانے والا ہے اور اسکند پوران مین ہے کہ جو کوئی سورج کی
پوجا چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤن کی کرتا ہے دوزخ مین جاتا ہے سورج کے پوجنے والے عالم
بالا مین پہونچتے ہین سورج کی پرستش سے تمام مرادین حاصل ہوتی ہین اور تمام دیوتے سورج
مین رہتے ہین اور مہابہارت کے فصل راج دہرم مین ہے کہ برہما سے مریچ اور مریچ سے

سے کشب اور کشب سے سورج پیدا ہوا پرجاپت نے اپنی بیٹی سنکھیا سورج کو بیاہ دی وقت ارادہ جماع
کے سنکھیا کو سورج کی تجلی کی تاب نہوئی سورج نے بخاطر اسکے اپنے آنکو مثل بھینبہ مردہ کے کرکے
اُس سے مباشرت کی پہر کسی وقت مین جب تند ہوا سنکھیا بھاگ کر اپنے باپ کے گہر چلی گئی اور اپنا سا
چھوڑ گئی سورج دیوتا اُسکے سایہ کے ساتھ جماع کرتا رہا اور سنکھیا گہوڑی بنکر کلجھیتر کے جنگل مین
چرنے لگی سورج خبر پاکر وہان پہونچا اور گہوڑا بنکر اُسکے درپے ہوا اور نہایت مستی سے آگے پیچھے
مین تمیز نہ کر کے اُسکے ناک کے نتہنون مین دخول کیا اُس سے اشنی کمار دو نو بہائی دیوتے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ دونو ہر وقت اکہٹے رہتے ہین اور اسکند پوران کے ادہیاے ۴۶ تا
۵۹ مین لکہا ہے[1] کہ تمام دیوتاؤن نے واسطے نکال دینے راجہ دیوداس کے کاشی سے تدبیر کی تاکہ
جناب مہادیوجی وہان رونق افروز ہون اور راجہ دیوداس کو باوجود انکار اُسکے برہماجی نے
بڑے اصرار کے ساتھ کاشی کا تخت نشین کیا تہا اور وہ دیندار اور عادل اور رعیت پرور تہا اُسکے
اخراج کی کوئی تدبیر بن نہ آئی سوائے اسکے راجہ اور رعیت سب بیدین ہو جاوین - سورج دیوتا
کاشی مین آکر بصورت مسافران وگدایان وپنڈتان وجادوگران ونجومیان شہر مین پہرتا صبح کو
راجہ دیوداس کے پاس جاتا کبہی راجا کے فرزند کی صورت اختیار کر کے کبہی سنیاسی کبہی برہم چاری
اور بان پرست ہو کر جاتا کبہی کلام واحدانیت کا اور کبہی پاکھنڈ دہرم[2] اور کبہی مثل مسخرون کے اور
کبہی عورتون کی تعریف راجہ کے آگے کرتا تہا تاکہ راجہ ناخوش ہو اور اُسکو بددعا[3] دے اور رات کو
عجیب صورتین اور بُرے خواب دکہاتا ہزار تدبیرین کین راجہ کے کام مین کچہ رخنہ نہ آیا اور
برہماجی نے بڑی خوشی سے واسطے فریب دینے راجہ کے بوڑہے برہمن کی صورت پر کوچہ گردی
شروع کی ایک دن راجہ کے گہر تشریف لیگئے راجہ نے انکی تعظیم کر کے سبب تشریف آوری کا پوچہا فرمایا
کہ اس ملک مین عبادت کرنے کو آیا تہا آج تیری زیارت کو آیا ہون اور گنیش یعنے گنپت اول
آگ کی صورتین ہر گہر مین داخل ہوا پہر برہمن نجومی کی صورت کوچہ کوچہ پہرنا شروع کیا نیک وبد زمانہ
کا ہر کسیکو بتلاتا اور رات کو ہر کسی کو خواب مین نیک وبد دکہلاتا اور انکو اسکی تعبیر بتلاتا - آخر

[1] سوط جلد اول صفحہ ۲۸ و صفحہ ۱۳۶ ۱۲

[2] پاکھنڈ بڑا ہی دفریب ۱۲

[3] یعنے سورج راجہ کو بددعا دے ۱۲

راجہ سے کہا کہ ۱۸ دن بعد ایک برہمن تیرے پاس آکر وعظ کہیگا بے تامل اُسپر عمل کرنا چنانچہ اُٹھارویں
دِن جناب بشن جی صاحب اپنے آپکو سیوڑہ اور لچھمی (اپنی زوجہ) کو سنیاسی اور گرڑ کو مُرید کی صورت
بنا کر اور نام اپنا بین کیرت رکھا اور ایک کتاب اپنے ہاتھ مین اور دُوسری مرید کے بغل مین دیکر
کاشی مین تشریف لائے مُرید کو جادو اور منتر کا سبق پڑھاتے اور تلقین فرماتے ہیں کہ یہ موجودات بدون فاعل اور فعل کے خود بخود پیدا
ہوتی ہے اور مٹجاتی ہے اے عزیز جس کام سے دل خوش ہو سو کرے اور خوبرویون کے ساتھ عیش کرے یہی حکمت اور جنم
کا فائدہ ہے اول برہما دچھ پرجاپت دوسرا مریچ پیدا ہوا اور مریچ سے کشپ پیدا ہوا ۔ دچھ کی تیرہ لڑکیان
ہوئین اُن سبکا نکاح کشپ سے ہوا ۔ جو کوئی جورو اور حقیقی بہن اور بیٹی
مین فرق جانتے ہین محض بے عقل ہین تمام عورتون کو یکسان جاننا چاہیے کیونکہ ایک صورت
وہی اعضا اور گوشت اور استخوان سب مین موجود ہین جو مرد اور عورت جس کسی سے رغبت
رکھتا ہے فراغت سے مزہ کرے اور سب برہما کے بیٹے ہین بن کیرت کی جنسے سُنی تقریر
کیا تمام شہر نے رفتہ رفتہ اپنے طریق سے پھر کر اُسکا مذہب اختیار کیا (باوجود ایسے حال کے ہندو
دیوتاؤن سے اتنا عقیدت اور رسوخ رکھتے ہین کہ اُنکی پوجا کرتے اور اپنی ہر چیز مین اُنکی نذر نیاز
دیتے ہین) اسکند پوران کے ادھیای ۳۸ مین لکھا ہے[۵] کہ عورتون سے اول دیوتے عیش
کرتے ہین پھر انسانون کی نوبت پہونچتی ہے جب لڑکی کو حیض آتا ہے تو آگ دیوتا اور جب
اُسکی فرج پر بال آتے ہین تو چندرمان دیوتا اور جب پستان آتے ہین تو گندرب دیوتے
عیش کرتے ہین اور مہابھارت کے بن پرب مین[۶] ہے کہ دمنی کے باپنے اُسکے شوہر اختیار کرنے کو
مجلس ترتیب کی (جسکو سوامبر کہتے ہین) اندر اور جم اور برن وغیرہ دیوتے آئے اور سُن چکے
تھے کہ دمنی کی میل نل کی طرف ہے تو سب دیوتے نل کی صورت پر ہو گئے اور شیو پوران کے
صفحہ ۱۳۰ تا ۱۴۰ مین ہے کہ گورجا کے باپنے گورجا کا سوامبر کیا برہما بشن سورج چاند جم راج اندر
تمام دیوتے حاضر ہوے (حالانکہ سب جانتے تھے کہ گورجا اُنکی ماتا ہے اُسکے ساتھ سب نے بیاہ کرنا
چاہا) اور بھاگوت کے[۷] اسکند ۱۱ ادھیای ۳ مین ہے کہ نارائن نے ایک ہزار عورت حسین پیدا

[illegible]

۵۹ مصر ... مین گروہ بشن اور مہادیو کی پرستش کا رخ دکھاتے ہین ۱۲

[۵] سوط جلد اول صہ ۱۳۱ - ۱۲

[۶] سوط جلد اول صہ ۱۳۲ - ۱۲

[۷] ظفر مبین صہ ۱۲۹ - ۱۲

کین اور کام دیو اور بسشٹ سے کہا کہ اونکو سُرگ مین پہونچا دو کام دیو نے عرض کیا کہ یہ عورتین نہایت حسین ہین جب اندر لوگ مین جاوینگی تو سارے دیوتے آپس مین کٹ مرینگے "کم شہوت جماع" سری نرائین نے کہا کہ انہین جو مہا کُروپ (یعنی نہایت بدصورت) ہو ایک کو پہونچا دو کام دیو اُن سب مین جو کم صورت تہی اور بسی نام اوسکو لیکر اندر کے پاس آیا (اس روایت سے ایک تو دیوتاؤنکا نہایت شہوت پرست ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ کہ کام دیو کو وہ بات سوجہی جو نرائین کو نہ سوجہی تہی) اور مہابہارت کے آدپرب مین ہے کہ اسنی کمار دونو دیوتے (سورج کے بیٹے جو ہندون کے نزدیک بڑے پرنرگار ہین) راجا سرجات کی بیٹی جمن رکہیشر کی زوجہ سے کہنے لگے کہ اس پیر ضعیف کے ساتھ کیون اوقات کاٹتی ہے ہم دونو کو قبول کر اُس عورت نے سخت انکار کیا تو کہنے لگے کہ ہم تجہکو آزماتے تہے اور کہا کہ ہم تیرے شوہر کو کوری اور ضعف سے نجات دیتے ہین باین شرط کہ ہم دونو اور تیرا شوہر پانی مین داخل ہودین تو اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیجو ـ غرض تینون پانی مین گئے جب سر اُٹہایا تینون ایک صورت پر تہے اب وہ بیچاری کسکا ہاتھ پکڑے اور مہابہارت مطبوعہ میرٹہہ صفحہ ۱۸۶ مین ہے کُنتی افسون خوانده اسنی کمار را طلبید وایشان آمده با مادری (زوجہ دوم راجہ پانڈو) صحبت داشتند اور مہابہارت کے دہرم پرب مین ہے کہ چاند دیوتا نے اپنی بیٹی مہدرا اپنا نام برہمن سے بیاہ دی برن دیوتا نہانے کے وقت اُسکو پکڑ لیگیا اور اسکند پران کے ادہیا ۱۵ مین ہے کہ چاند دیوتا کہ بڑا بیٹا اتری مُن کا ہے "بڑا بیٹا اتری من کا" اسنی اپنے (بلکہ تمام دیوتاؤن کے پیر و مرشد برہسپت کی بیوی تارا سے زنا کیا مہادیو جی تیر و کمان لیکر آئے چاند نے برہم استر کو سپر کیا برہما نے اگر مہادیو کی خوشامد کرکے مہادیو کو راضی کیا اور تارا برہسپت کو دلائی گئی برہسپت نے اُس سے کہا کہ اے بیحیا تو نے بدینی سے حمل حاصل کیا (یہی وہی برہسپت دیوتا ہین جنہون نے اپنی بہابی ممتا سے مباشرت فرمائی تہی اور اُنکا ذکر خیر اس فصل مین سب دیوتاؤن سے پہلے ہوا ہے) تارا نے مارے خجالت کے جنگل مین جاکر بچہ کو جنا اور تمام دیوتے آئے اور پوچہا کہ لڑکا چاند کا ہے یا برہسپت کا ـ تارا خاموش ہو رہی ـ برہما جی نے اُسکے کان مین کہا کہ سچ کہدے تا کہ لڑکے کا نام رکہا جاے

۵۹ سوط جلد اول ص ۱۳۳-۱۲

۶۰ سوط جلد اول ص ۱۳۱-۱۲

۶۱ سوط جلد ۲ ص ۱۱۹-۱۲

۶۰

نارا نے کہا کہ چاند کا ہے برہما نے لڑکے کے مُنہ پر بوسہ دیا اور بُدہ نام رکھا (یعنی عطارد) اور بعضے پوران

مین لکہا ہے کہ برہسپت نے چاند کو سمندر مین ڈال دیا جہان آٹہہ سو چونسٹہہ کروڑ برس تک انگارے

کی طرح پانی مین سنسناتا رہا اور ساری دُنیا کو اندہیرے مین چہوڑ گیا اور مہابہارت کے سانت

پرب مین لکہا ہے کہ چاند کو دچہہ کی بد دعا سے کہئے روگ لگ گیا بعد حصول صحت کے یہ نقصان

رہا کہ کمال روشنی مین داغ سیاہ سینہ پر ظاہر ہوتا ہے اور رگ بید کی سنتہا اسٹک اول شکت

کے مقامات متعددہ مین مرقوم ہے کہ جو کہ عمدہ تعریفین سب دیوتاؤن کی ہوسکتی ہے اُن سب کا

اندر بہی مستحق ہے اندر سب دیوتاؤن سے طاقت مین زیادہ ہے اور تمام دیوتاؤن پر اُسکو فوقیت

حاصل ہے اندر دیوتا بڑا طاقت والا اور عالی رتبہ ہے اندر نعمتین بخشنے والا اپنے پوجاری کے

مطلب سے واقف ہے اے اندر تو بہی مخلوق ہی ہے پر پیدایش کے وقت سے آجتک تیرا کوئی نظیر نہین

ہوا اے اندر جو سب دیوتاؤن مین اول درجہ کا دیوتا ہے ہم تجہے بلاتے ہین غرض رگ بید مین اندر

کی نہایت تعریف اور پوجا لکہی ہے یہان کُل پانچ روایتین منقول ہوئی ہین اور مہابہارت

مین ہے کہ دیوتون مین سے اندر سب سے بزرگ ہے اور اُسکی بزرگیون کی تفصیل بہی اُسی مہابہارت

مین لکہی ہے جو آگے آتی ہے **اور اس کا** ہمنام اندرمن لکہتا ہے کہ فی الحقیقت اندر دیوتا

عارف کامل است و در ترویج معرفت شب و روز کمر سعی بستہ دارد و آنچہ اندر کی بزرگیان اور ترویج

معرفت کا حال سوط الجبار جلد ۲ مین صفحہ ۱۱۲ سے تا ۱۳۵ خوب لکہا ہے اور قابل دیکہنے کے

ہے ازانجملہ نہایت مختصر اور مُلتخب کرکے یہان لکہا جاتا ہے **مہابہارت** فصل موجہ دہرم

جب اندر نے دو برہمنون کو مارا تو اُسکی سپاہ اور سلطنت متفرق ہوگئی اور اندر مارے خجالت کے

مان سروور تالاب مین چہپ رہا تو ایک اور اندر تخت پر بٹہلایا گیا اُسنے بہی بداعمالی شروع کی

وہ بہی معزول ہوا دیوتے اور رکہیشر پہلے اندر کے گناہ کی معافی کے واسطے بشن جی کے پاس

گئے بشن جی نے کہا کہ جگ کرو دیوتاؤن نے اندر کو ڈہونڈہ کر نکالا اور جگ کرایا اور تخت پر

بٹہایا برہما جی نے اوسکے گناہ کو پانی اور خاک اور آگ اور درختون کی گردن پر رکہدیا اور

۵۹ دین حق کی تفتیش صہ ۲۵۰ و ۲۵۱ - ۱۲

۶۰ رابین [illegible] ۱۲

۶۲ رابین صہ ۹۰ - ۱۲

۶۳ رابین صہ ۱۵ - ۱۲

۶۴ رابین صہ ۱۲ - ۱۲

۶۱

۶۶ مطبوعہ نیر [illegible] ۱۲

۶۷ جگ یعنی آگ اور دیوتاؤن کی پوجا کرنی ۱۲

جوگ بسشٹ کے پرکرن ۳ مین لکھا ہے کہ راجہ اندر گوتم کی جورو اہلیا پر ایسا فریفتہ ہوا کہ امور سلطنت سے بالکل غافل ہو گیا ایک دن گوتم کی صورت پر ہوکر اوسکے گھر مین گھس گیا اور تیر نشانہ پر لگایا۔ گوتم آیا تو اندر بلّی کی صورت پر بن گیا گوتم کی بددعا سے اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہو گئین اور بعضے پنجاب کے پنڈت اس قصّہ کو یون بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندر یا دیوتا دونوا اہلیا گوتم کی بیوی پر عاشق ہوے اُن دونو مین سے ایک نے مُرغ کی صورت پر بنکر آدھی رات کو آواز بلند کی چنانچہ راماین منظومہ کا لکا پرشاد مین ہے ؎ جناب چندرمان جی نے کیا ساز + بشکل مرغ دی صحرا مین آواز + گوتم نے جانا کہ مُرغ بولتا ہے صبح ہو گئی جلدی سے اُٹھکر نہانے کے لئے گنگا پر گیا۔ گنگا نے کہا کہ ابھی گنگال بڑی رات ہے نہانے کا وقت نہین ہوا۔ گوتم پلٹکر گھر مین آیا دیکھا کہ چاند دروازہ پر کھڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہے اور اندر دیوتا اوسکی جورو سے مشغول ہے گوتم نے غصّہ ہوکر مرگ چھالا (یعنی ہرن کی کھال) چندرمان کے ماری اور سُراپ یعنے بددعا دی کہ اُسکا داغ تیرے بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا داغ چاند پر پڑ گیا کہ اب تک معلوم ہوتا ہے اور اندر بھاگ گیا گوتم نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے یہ کام کیا تیرے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہو جاوینگی اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہو گئین اندر مارے شرم کے پوکھر تالاب مین کنول کی جڑ مین جا چھپا بعد مدت کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین آنکھ کی صورت پر بدل ہو گئین تب اندر وہان سے نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہے کہ چاند ہندؤنکا معبود اور اندر بقول انکے بہشت کا بادشاہ۔ ان دونون کے بدن پر ایسے بُرے کام کا نشان موجود ہے یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکھہ۔ اور صاحب حیا ایسے تھے کہ دونو ملکر ایک عورت کے پاس گئے معاذ اللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکے بدن پر زنا کی شامت سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اوس بہشت کے رہنے والوں کے عیش بے مزہ ہو جاوینگے اور دیوان چند نام ایک پنڈت کہنے لگا کہ دہرم راے سے کہ بقول انکے عالم عاقبت مین عدالتی ہے اور بعد مرنے کے اعمال کا

حساب لیتا ہے راجہ پانڈ کی جورو نے بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہے اور اُسی واسطے اُسکو دہرم پوت کہتے ہین ذرا انصاف کرنا چاہئے کہ صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سے بدفعلی کرے اور اُسکی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کے لوگ زنا کو کیا بُرا جانینگے اور وہ صاحب عدالت زناکارون پر کیا مواخذہ کریگا اور بقول ہندؤن کے اندر بہشت کا بادشاہ اُسنے گوتم کی بیوی سے فعل بد کیا دہرم راے دوزخ کا حاکم اُسنے راجہ پانڈ کی بیوی سے بُرا کام کیا اور برہسپت تمام دیوتاؤن کا پیر و مرشد اُسنے اپنی بھابی سے جماع کیا اور بشن جی نائب خدا بلکہ خود خدا اُنہون نے برندا استونتی سے مباشرت فرمائی اور جناب مہادیو جی جنکو بید خدا کہتا ہے اُن سے رکھیشرون کی ہزارون عورتون نے شراب وصل نوش کی اور کشن جی پورن برہم یعنی پُورے خُدا اُنہون نے صدہا گوپیون سے بہوگ کیا اور سری برہما جی حامل وحی وہ تو ہمہ صفت موصوف ہین پھر جس دین مین عالم حقیقی اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہووے پھر اُس دین سے فلاح اور نجات کی امید رکھنا ہندؤن ہی عقلمندی اور بہادری ہے اور راماین نظم اُردو کالکا پرشاد مین اس قصہ کو یون لکھا ہے نظم سری سُرپت نے خلوت مین بصد سوز + سری سورج سے فرمایا کسی روز + سوا کون آج کل سب سے حسین ہے + زمین حُسن پر بالا نشین ہے + کہا جو ہین حسین نازک اندام نہین اونکو میرے جلوے سے کچھ کام + تن نازک پہ ہوتی ہے گران دہوپ + تفاوت ہے کہان سایہ کہان دہوپ + پئے نظارہ لطف شب ماہ + نکلتی ہین حسینان ہوا خواہ + عجب کیا چندرما جی کو خبر ہو + کوئی زہرہ جبین پیش نظر ہو + مکرر اندر نے پوچھا قمر سے + کوئی شکل آج تک گذری نظر سے + کہا ہان نوجہ گوتم اہلیا + نہان پردۂ عالم ہے یکتا + رہی باقی غرض جب دو پہر رات + گئے گھر پر وہ دریا سے کرامات + جناب چندرمان جی نے کیا ساز بشکل مُرغ دی صحرا مین آواز - گمان صبح سے رکھ اُسکے بارے + پئے غسل سری گنگا سدھارے + بنے سُرپت بشکل گوتم پاک + درون خانہ آئے چست و چالاک + اہلیا کہا گھر شوہر کا دھوکا + لہذا آمد درسے نہ روکا + اُدھر گنگا نے گوتم کو خبر کی + خبر ای بیخبر اپنے گھر کی

ط

یہا بہارت مطبوعہ مطبع ... صفحہ ... مین اسے گردہ ... بمعنی ... ازو بیان شدہ آمدہ ... وزنش ... صحبت داشت ... ۱۲

عه

سمنی ابستن شد ۱۲

سمنی ... لقب اندر کا ہے

صفتی دیوتا ... یعنی ... بمعنی دیوتا ہا اندر ... بمعنی فخر دیوتا ہا ... عزت ... یعنی ... دیوتا ہا بادشاہ تمام ... ۱۲

۷۳

عه

یعنی گوتم رکھ کے گھر سے گئے وہ دونو دریا سے کرامات کے

یعنی فخر دیوتا یا راجہ اندر اور چندرمان دیوتا یعنی چاند ۱۲

پھرے گوتم اُسی دم بے تامل + ہوا ثابت کہ در پردہ کھلا گل + دعا سرت کو دی ہو کر غضبناک
سراپا چشم بنجائے تن پاک + مخاطب چندرمان جی کی طرف ہو + کہا حاصل تمہین داغ کلفت ہو +
جو تھی دخت اہلیا انجنی نام عفیف و پاک امن اہل اکرام + کہا اُسنے غریق بحر غم ہو + جہان مین
نقد بدنامی بہم ہو + (انجنی کا کیا قصور تھا) تپ غم سے جو دق سینہ مین تھا دل + اہلیا سے یہ
فرمایا کہ ہو سِل (اہلیا بھی بے قصور تھی) پڑے جسدم کف پائے شری رام + کرے تو گلشن سُرپُر مین
آرام + پڑے ہوکر یہ پتھر بر سر خاک + زبس تھا انتظار جلوۂ پاک + اور مہابھارت کے فصل موجہہ دیہرم
مین ہے کہ راجہ اندر بصورت برہمن سیہ فام گوتم کے گھر نازل ہوئے (ظہور رام چندر ۱۲) گوتم نے مہمان نوازی اور تعظیم
اور تکریم بہت کی راجہ صاحب نے رانکو داؤ پاکر اُسکی جورو سے فعل بد کیا گوتم نے اُس عورت کو قتل
کرنے کا اپنے بیٹے کو حکم دیا آخر سمجھے کہ عورت کا قصور کچھ نہین اور مہابھارت کے سانگ پرب مین
ہے کہ دیو سرما برہمن نے اپنی عورت کی حفاظت کو شاگرد مامور کیا اور کہا کہ زیادہ اندر سے حفاظت
کیجیو کہ وہ نہایت بد اعمال اور مکار ہے بصورت گوناگون ظاہر ہوتا ہے (ف بہشت کا بادشاہ
اور تمام دیوتاؤن کا افسر ایسا ہی بد اعمال اور مکار ہونا مناسب ہے واہ رے دین) ایکروز اندر آپہنچا
اور شاگرد ظاہر ہوا ہ شکم سے نکل کر ہوا آشکار + کہا واہ اے اندر بد شعار + بنا دیوتون کا
تو ہی بادشاہ + پسند آئی ایسی ضلالت کی راہ + تجھے اسکی گوتم نے دی تھی سزا + نہ چھوٹا مگر
دل سے اسکا مزا + اور جوگ بسشٹ مین ہے کہ اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین اندر مارے
خجالت کے چھپ رہا - اہلکارون نے سلطنت پر دوسرا اندر قایم کیا جب وسنے بھی بد افعالی شروع کی
اور انتظام سلطنت مین خلل ہوا اہلکارون نے پہلے اندر کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے پایا جب استفسار
کیا اندر نے کمال خجلت سے اظہار کیا دیوتون نے گوتم سے اُسکے قصور کی معافی چاہی کہا کہ جو
ہوگیا بدل نہین سکیگا مگر اندر کے بدن کی ہزار فرج کی آنکھین ہوجاوینگی اور مہابھارت کے آدپرب
وغیرہ سے مختصر کرکے لکھا جاتا ہے کہ راجہ بشوامتر سلطنت ترک کرکے عبادت مین مشغول ہوا
اندر ڈرا کہ مبادا یہ شخص عبادت کے زور سے میری سلطنت لے لے مینکا نام اپسرہ (حور ۱۲) کو اُسکے بہکانے کو

انجنی دختر گوتم اور اہلیا کی اور انجنی کا بیٹا ہنومان اور پیدا ہونا ہنومان کا ایک طور پر فصل دل مین اور دوسرے طور پر فصل ... بیان ہوا ہے ۱۲

۶۴

۶۵

بھیجا اور ہواکو اُسکے ساتھ کردیا وُہ ناچنے لگی اور ہوانے اُسکا دامن اُٹھادیا (ہوابھی ایک دیوتا ہے)
رانو برہنہ ہوگیا بشوامتر دیکھتے ہی مایل ہوا اور عبادت کو چھوڑکر سالہا اُس سے ہم صحبت رہا اور گوتم
رکھیشر نے بہت عبادت کی اندر ڈرا کہ مبادا میری جگہ لیلے ایک اپشرہ کو سنگار کرکے بھیجا گوتم
مایل ہوا غلبہ شہوت سے منی گرپڑی اور تیر پر آپڑی دو طرف کو ہوگئی اُس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی
پیدا ہوئی اور راجا اپرچر ذکر خدا مین مشغول ہوا اندرا ور دیوتون نے راجہ اپرچر کو سمجھا کر عبادت سے
ہٹایا اور چندیری کی حکومت اور ایک ڈولا سواری کا جسپر سوار ہوکر آسمان پر پہنچ سکے عنایت فرماکر
عبادت سے بازرکھا ایضاً ادوم پرب مہابھارت مین ہے کہ جب بسروپ عبادت مین مشغول ہوا
اندر نے صاحب جمال عورتون کو فرمایا کہ جسطور ہوسکے اسکو عبادت سے بازرکھو اُن عورتون نے
سنگار کرکے ہر چند جلوہ اور رقص کیا بسروپ اُنکی طرف متوجہ نہوا تو اندر نے ایک سر اُسکا صاعقہ
سے کاٹ دیا اور دوسرے سر کاٹنے کا بچھ نام درودگر کو حکم دیا اُسنے کہا برہمن کو ناحق قتل کرنا [۱۲ بجلی]
بُرا ہے اندر نے کہا وُہ ہمارا دشمن ہے اُسکو قتل کرکے واسطے کفارۂ گناہ کے بہت خیرات اور
۶۵
عبادت کرونگا تب درودگر نے اُسکا سر کاٹ دیا اور شیو پوران مطبوعۂ نول کشور صفحہ ۶ مین ہے
کہ نارد نے ہمالہ پر عبادت شروع کی دستور ہے کہ اشخاص زناکار اور تیرہ درون ہمیشہ مثل گوہ
کے ڈرا کرتے ہین اندر نے کام دیو کو نارد کے بہکانے کو بھیجا نارد قابو مین نہ آیا آخر بڑے دیوتا
بشن جی نے تعریف کرکے نارد کو اور زیادہ مغرور کردیا اور مہابھارت مطبوعۂ جام جہان نما میرٹھ صفحہ ۱۸۳
مین لکھا ہے کہ دھرم دیوتا بصورت یکے از آدمیان شدہ آمدہ لیو با کُنتی (زوجۂ پانڈ) صحبت داشت و برفت
و کُنتی آبستن شد اور مہابھارت کے دھرم پرب مین ہے کہ سودرشن نام برہمن نواز تھا دھرم دیوتا نے
برہمن کی صورت پر اُسکی زوجہ کے پاس آکر مباشرت کرنا چاہا عورت نے اُسکو بستر پر بٹھایا اور قریب
تھا کہ مہاراج جی کا مدعا حاصل ہو ناگاہ سودرشن آپہنچا اور بلحاظ اسکے برہمن کے عیش اور کامرانی
مین خلل نہ آجاوے خود کنارہ کش ہوا دھرم دیوتا نے جب اُسکا ایسا اخلاص مشاہدہ کیا تو اپنی
صورت ظاہر کرکے سودرشن سے کہا آفرین شاباش تجھے، تو تیری برہمن نوازی کی آزمائش کی تھی ف ایسی حکایات اکثر
۱۲

اوس زمانہ کی بیان کرتے ہین جسکو ہندو بڑا خیر کا زمانہ جانتے ہین جیسے ست جگ اور ترتیا اور
مہابہارت کے آدیپرب مین ہے کہ سند اور اپسند نے ریاضت اور عبادت بہت کی - دیوتاؤن نے ہر چند اغوا کیا
(دو نو بہائی)
باز نہ آئے دیوتاؤن نے برہما سے عرض کیا برہمانے سند اور اپسند سے کہا تم جو چاہوگے ملیگا انہون
نے بادشاہت اور قوت چاہی جب حاصل ہوئی تو شراب نوشی اور قتل شروع کیا برہما جی نے انکے
خراب کرنے کو ایک عورت حسین بہیجی وہ عورت حسب ارشاد روانہ ہوئی مہادیوجی نے اسکے دیکھنے
کو پانچ مونہہ پیدا کئے جدہر جاتی اودہر دیکھتے اور راجہ اندر نے اسکے نظارہ جمال کو ہزار آنکھہ پیدا کین
وہ عورت دونو بہائیون کے پاس آئی دونو اسپر عاشق ہوئے اور لڑکر مقتول ہوئے اور شیو پران
(سند اور اپسند)
حصہ دوم کھنڈ، ۵ ، ۱ ، مین مرقوم ہے کہ برہما نے کہا کہ اگلے زمانہ مین شیو یعنی مہادیو نے بندر
کے خاندان مین بہی روپ لیا ہے کیسری نام بندرون کا راجہ مہادیو کا بڑا بھگت تھا اوسکی عورت
انجنی کمال حسین مطیع شوہر پہاڑ کی شاخ پر کھڑی تھی سو میرو دیوتا ہوا کا جسکا نام پرہنجن بہی ہے
انجنی پر عاشق ہوا اور صورت کو چھپا کر انجنی کے جسم مین تصرف کیا انجنی نے کہا اے دیوتا مجکو
مت چہوؤ اور گناہ چہوڑکر صورت دکہلاؤ ہر چند تم شہوت کے پامال ہو لیکن ہمارے دہرم کو ترک
مت کرو ورنہ جلکر خاکستر ہو جاؤگے پرہنجن بصورت اصلی آکر کھڑا ہوا اور بولا کہ ہم اندر کے بہائی
پرہنجن نام دیوتا ہین اور جہان کی بھلائی کرتے ہین اور ہم تمام دنیا مین اندر باہر سب جگہہ جا کر پاک
اور مقدس رہتے ہین اور ہمارے چہونے سے کچہہ گناہ کسیکو نہین ہوتا ہمنے مانند برہم کے تمکو درشن
دیا ہے تم ہم سے کچہہ اندیشہ نکرکے شیو کے بہجن مین مصروف رہو ہر چند کہ ہم مطیع شہوت ہوکر تمہارے
(مہادیو)
جسم کے اندر داخل ہوئے لیکن تم دل اور کلام اور فعل سے مجہپر کچہہ غصہ نکرو مین تمہاری منت
کرتا ہون تمکو کچہہ پاپ نہوگا اور چونکہ دیوتاؤن کی خواہش بدون نتیجہ کے نہین جاتی تمہارے ایک
لڑکا بڑا صاحب قوت شنکر کے انش یعنی مہادیو کے تخم سے پیدا ہوگا اور کوئی کپ تمہارے خاندان
والا اوسکو ولد الزنا نکہیگا کیونکہ سری مہادیو جی اور پرہنجن دیوتا کے نطفہ سے مشترک ہو بلکہ خود
مہادیو ہی ہو پھر کیا مقدور کسیکا کہ اوسکو ولد الزنا کہے ؎ ہر کہ سلطان مرید او باشد گرہمہ بدکند

۵
سود علاوہ اول
۵
انجنی کا قصہ مختلف
جلد اس کتاب
مین تین مقام پر
ہندوؤن کی کتابون
سے منقول ہوا ہے
ایک فصل اول مین
[illegible]
[illegible]
دوسرا فصل
۹۶
دوسرا مین [illegible]
[illegible]
تیسرا [illegible]
[illegible]

لکھو بلاشبہ تم اُس لڑکے کو شیو کا اوتار جاننا وہ رامچندر کے کام درست کریگا یہ کہکر غائب ہوا شیو یعنی مہادیو
انجنی کے حمل مین آئے بعد دس مہینے کے لڑکا پیدا ہوا تمام دیوتاؤن نے آسمان سے آکر بڑی خوشی کے
ساتھ دُھندُبی بجایا اپسرون نے رقص کیا اور مبارک راگ گائے۔ تینون جہان مین اس تولد سعید کا
سرور چھایا اور تمام دُنیا کے غم دور ہوئے ازینجا بعضے حالات بعضے دیوتاؤن کے بیان ہوئے ہین اور تمام
دیوتاؤن کی بیویون اور لڑکیون نے بعد نکاح مہادیو کے گورجا سے جو مہادیو جی کے ساتھ بیحجاب
کلام شہوت انگیز اور ناز و کرشمہ کیا ہے فصل اول مین مذکور ہو چکا ہے **یہانتک** دیوتاؤن اور دیونون
کے حالات بطور اختصار بیان ہو چکے **اِس** مقام مین اگر ہندو یہ کہین کہ ہاروت اور ماروت
دونو فرشتے ایک عورت پر عاشق ہو گئے تھے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو اُنکے عاشق ہونے کی
روایت بعضے علما کے نزدیک صحیح اور معتبر نہین ہے دوسرے جب اُنہون نے گناہ کیا تھا اُسوقت مین
محض فرشتے نرہے تھے بلکہ بعضے صفات بشریت کے اونکو لاحق ہو گئے تھے اور گناہ کے بعد نادم ہوئے
اور اپنے گناہ کی سزا بھی پائی کہ اب تک بابل کے کنوئے مین مقید ہین اور عذاب مین مبتلا ہین برخلاف ۶۷
تمہارے دیوتاؤن کے کہ رنگا رنگ گناہ اُنسے ہوئے اور بیگانی بہو بیٹیون سے جوگ بھوگ کیے کبھی نادم
نہ ہوئے بلکہ اپنے آپ کو پاک اور مقدس ہی جانتے رہے چنانچہ پنچجن دیوتا کا حال ابھی مذکور ہوا
ہے اور مہادیو جی نے رکھیشرون کی عورتون سے جبراً بھوگ کیا اور رکھیشرون کی بد دعا سے اُنکا لنگ
جھڑ گیا برہما جی نے مہادیو کو ملامت نہ کی برعکس رکھیشرون کو زجر اور ملامت فرمائی اور کہا کہ تمنے
یہ بد دعا کیون کی اور مہادیو جی کے اِس فعل کو غنیمت کیون نہ جانا اور مہادیو جی کی تکریم کیون
نہ کی چنانچہ یہ قصہ نظم مین فصل اول مین بیان ہو چکا ہے اور جناب سکھدیو جی فرماتے ہین کہ سامرتھ
کیا نہین کرتے یعنے توفیق والے کو گناہ ضرر نہین کرتا چنانچہ فصل چہارم مین بیان ہوگا اور کشن
جی فرماتے ہین کہ مہادیو کی عبادت کرنے والے کو گناہ مؤثر نہین ہوتا چنانچہ فصل اول مین [illegible]
کے قصہ مین بیان ہو چکا ہے **فصل تیسری** بیچ بیان کتاب آسمانی کے ہم تمام مسلمان
یقین رکھتے ہین اس بات پر کہ بعضے پیغمبرون پر حق تعالی کیطرف سے بندون کی ہدایت کے لئے کتابین

نازل ہوئین کہ وہ خاص اللہ ہی کا کلام ہوتا ہے انمین سے چار کتابین مشہور ہین یا توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر **اب** اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر کوئی اپنا چال چلن بموجب حکم قرآن شریف کے رکھے اور اس مسئلہ مین کسیکو اختلاف نہین ہے اور ہندوؤن کے نزدیک کتاب آسمانی چارون بید ہین اور کہتے ہین کہ برہما کے چارون مُنہ سے نکلے ہین مگر اس مسئلہ مین کچھ اختلاف بھی ہے چنانچہ معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ **اب** سُننا چاہیے کہ قرآن مجید مین اسقدر خوبیان ہین کہ بیان مین نہین آسکتین کسیقدر بطور مختصر بیان کرتا ہون پہلی **خوبی** یہ کہ مقتضائے عقل کا یہی ہے کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اُترے ایسی زبان مین ہو کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو اُس کتاب کا عمل دنیا مین جاری رکھنا منظور ہو اُسوقت تک وہ زبان دُنیا مین بولی جاتی ہو اور جو پیغمبر علیہ السلام اُس کتاب کو لاوے اُسکی اور اُسکی قوم کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جس مین وہ کتاب اُتری ہے تاکہ لوگون پر اللہ تعالیٰ کا الزام پورا ہو جاوے ٦٨
سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود ہے۔ نہ یہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ اب وہ کسیکی بولی نہین ہے جیسے ہندوؤن کے بید کہ اُنکو کتاب آسمانی جانتے ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ اب وہ کسی ملک کے باشندون کے مین کلام مروج نہین ہے **دوسری خوبی** عقلاً یہ بات نہایت ضرور ہے کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکر آوے چاہیئے کہ اچھی صفتون سے موصوف اور بُرے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتھ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہے ایسے ہی تھے چنانچہ اسکا بیان انشاءاللہ تعالیٰ اس باب کی چوتھی فصل مین ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص ایسی صفتون سے موصوف ہو جسکو ہر عاقل کی عقل سلیم ناپسند کرے چنانچہ برہما کہ جسکو ہندو مورد کتاب آسمانی اور حامل وحی جانتے ہین اور اُسکے بعضے اوصاف اُنہین کی کتابون سے اس باب کی فصل اول مین منقول ہو چکے ہین اور بعضے فصل چہارم مین ہونگے انشاءاللہ تعالیٰ **تیسری خوبی** لازم ہے کہ جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہون انمین اختلاف نہ ہو یہ کہ کلام

الٰہی پر کذب لازم آویگا - سو قرآن شریف کی کسی خبر اور اصول دین مین اختلاف نہین ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا
یعنی قرآن مجید مین فکر کیون نہین کرتے قرآن مجید اگر سواے اللہ کے کسی اور کا کلام ہوتا اُسمین اختلاف
بہت پاتے نہ یہ کہ اُسکے اخبار اور اصول دین مین اختلاف ہے چنانچہ ہندون کے چارون بید جنکو کلام خدا
جانتے مین اور چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران اور اٹھارہ سمرتی جنکو بید ہی کے فروعات اور سب برہما کے
بناے ہوے جانتے ہین اُنکے اخبار اور اصول دین مین بلکہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بیان مین
بڑا اختلاف ہے چنانچہ کسیقدر بیان ہوچکا ہے باب اول کی فصل اول مین بیچ بیان ذات اور صفات
الٰہی کے اور کچھ بیچ بیان پیدا ہونے اسکندھ اور گنپت کے اور کچھ فصل دوم مین بیچ بیان حالات اور
حکایات مختلفہ راجہ اندر کے اور کچھ اگنی کے قصے اور ہنومان کی ولادت مین اور کچھ بعضے اور مقامون
مین اور کچھ اس باب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ ابھی اسی فصل
مین پانچوین خوبی مین مذکور ہوتا ہے - اور چند روایات مختلفہ بید کی یہان نقل کرتا ہون جو ایک
کا مضمون دوسرے سے نہایت مخالف ہے اور سواے مخالفت مضمون کے مضامین ایسے غلط اور محال
ہین کہ وہ کلام الٰہی ہرگز نہین ہوسکتے ان تمام مقامون کو غور اور تامل سے دیکھنا چاہئے -
چھاندوک اُپنکھد سام بید مین لکھا ہے کہ پہلے کچھ نہ تھا فقط ہست مطلق تھا اُسنے چاہا کہ حجاب سے
برآمد ہوکے عیان ہو ایک بیضہ زرین پیدا ہوا پھر وہ انڈا شق ہوا نصف اُسکا سونا اور نصف چاندی
ہوگیا - سونا مراد آسمان ہے اور نقرہ اشارہ زمین سے ہے - گویا زمین اور آسمان پیدا ہوے - انڈے کے
اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے اور بچہ دان سے پہاڑ وغیرہ بنے - اور وہ پوست جو بچہ دان
مین نہایت باریک ہے جسمین بچہ رہتا ہے اور وہ تر ہے اُس سے ابر اور برف پیدا ہوے اور
پانی جو بچہ دان مین ہوتا ہے اُس سے دریا پیدا ہوے اور وہ بچہ جو اُس بیضہ سے پیدا ہوا وہ آفتاب ہے
جب نصف بیضہ زمین اور نصف بیضہ آسمان ہوا تو لازم ہوا کہ زمین اور آسمان دونو برابر ہون حالانکہ
زمین اور آسمان کی مقدار مین زمین اور آسمان کا فرق ہے اور جب کہ بیضہ کے دو ٹکڑے ہوے تو

ایک کرّے کی دو قوسین ہوگئین اور گردی صورت یعنی گول دونو کی نہی حالانکہ باتفاق حکما زمین

اور آسمان دونو کروی شکل یعنی گول ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھہ اوپر کی جانب بصورت نصف

دائرہ کے نظر آتا ہے اُسی کو آسمان سمجھکر یہ خیال خام پکایا ہے - باوجود اسقدر جہل کے اُسکو کلام الٰہی

سمجھنا کمال جہالت ہے - علاوہ برآن مخالف ہونا ان مضامین کا روایات آیندہ سے دیکھئے اسی

اتہروید مین بعد چند ورق کے لکھتا ہے کہ جب اُسنے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو پس اشکال مختلفہ کو قبول

کیا اپنے نور سے آگ کو روشن کیا جب آگ نے وحدت سے کثرت کا ارادہ کیا پانی پیدا ہوا اور اس دلیل

جلد سمجھ مین آویگا کہ آدمی کو جب گرمی لگتی ہے بسبب اسکے پسینا نکلتا ہے اسیطرح آگ سے پانی بنا (کیا

عمدہ دلیل ہے) پانی سے مٹی اور مٹی سے سب شی بنی - پہر لکھتا ہے کہ آگ مین سُرخی جزو آگ کی

ہے اور سفیدی جزو پانی کی اور سیاہی جزو مٹی کی سو بس تینون کے اجتماع سے آگ بنی اگر یہ تینون صفات

آگ سے جاتی رہین آگ معدوم ہو جاوے اب سمجھو کہ آگ ایک اسم فرضی ہے اور حقیقت اُسکی کچھہ بہی نہین ہے

اور تین شے سے مرکب ہو کر آگ موسوم ہوئی ہے - آفتاب مین جو سُرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور سفیدی ٦٠

پانی کا اور سیاہی مٹی کا جزو ہے پس آفتاب ان تینون کے اجتماع کا نام ہے اگر قوت آگ اور پانی

اور خاک کی اُس سے معدوم ہو جاوے آفتاب کی ترکی تمام ہو جاوے پس یہ ایک اسم فرضی مرکب چیز کا ہے -

اسیطرح چاند مین تین رنگ ہین اور بجلی مین اور برہمان اتہروید جُز بید مین ہے کہ پانی ہوا سے

بنا اور ہوا آکاش سے اور اُسی مین ہے کہ سب سے پہلے پانی پہر جملہ عناصر لطیف موجود ہوئے اور

اُسی مین ہے کہ برہم گربہہ نے پانی کو پیدا کیا اور پانی پر جو کف جمع ہو کر سخت ہو گیا برن گربہہ کی ریاضت

کرنے سے حرارت پیدا ہوئی اُس حرارت سے آگ پیدا ہوئی آگ سے آفتاب ہوا آفتاب سے ہوا اور

اُسی مین ہے دُرباب انتظام عالم کے کہ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا اُسوقت سواے اُسکے کوئی دوسرا

نتھا اُسنے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش کا اُسکا متفکر ہوا پس راجہ اندر اور برن اور چندرمان اور رُدر اور جم

اور مہادیو پیدا کئے جب اُنسے انتظام معاملات اور معاش دنیاوی کا سرانجام نہو سکا تو زمین دیوتا کو

پیدا کیا کہ یہ سب کی خدمت کرتی ہے اور مختصر تاریخ ہند مطبوعہ گورمنٹ پریس الہ آباد ١٨٦٦ع کے

صفحہ ۹۹ مین نقل کیا ہے بید کا ایک بھجن - ازل مین ایک انڈے زرین کا ظہور ہوا وہی کل
کائنات کا کلیا مالک ہے اُسی سے آسمان اور زمین قائم ہوئی اور رگ بید کے آتیریا ارنیا مین
لکھا ہے کہ شروع مین یہ سنسار صرف آتما یعنی روح تھا اُسنے خیال کیا کہ مین جگت کو پیدا کرون
پس طرح طرح کے عالم اُسنے پیدا کئے پھر اُسنے خیال کیا کہ اب مین ان عالمون کا نگہبان پیدا
کرون تب اُسنے ایک شخص کو پانی سے نکالا اور اُسمین غور سے نگاہ کی تب اُسکا مونہہ انڈا سا
کھلگیا اور مونہہ سے ایک آواز نکلی اور آواز سے آگ پیدا ہوئی پھر اُسکے نتھنے کھل گئے اور نتھنون سے
سانس آنے لگے اور سانس سے آکاس پیدا ہوا پھر آنکھ کھل گئی آنکھ سے جوت اور جوت سے سورج
بنا پھر کان کھل گئے کان سے سُننے کی طاقت پیدا ہوئی اُس طاقت سے چارون کونون کا
پھیلاؤ ہوا پھر چمڑا اڑھا پھر اس سے بالون سے ساگ پات درخت پیدا ہوئے پھر چھاتی کھل
گئی اور اُس سے بدھ اور بدھ سے چاند پیدا ہوا پھر ناف کھل گئی اور اُس سے اپان ہوا کہ
موت موجود ہوئی پھر لنگ کھلگیا اُس سے تخم نکلا جس سے پانی پیدا ہوا انتہی مختصراً اور یجر بید مین
ہے کہ دراج پُرش سے سرشٹ پیدا ہوئی اور اُسکا یہ بیان ہے کہ جب اُسنے ایک دوسرے شخص کا
موجود ہونا چاہا تو ایک مرد پیدا ہوا اور وہ (مخلوقات ۱۲) مرد اور عورت کی صورت ایک ہی مین بن گیا پھر دونون
جُدا ہو کر جورو خصم بن گئے اور آدمی کی نسل بڑھی پھر عورت شرما کر گائے بنگئی اور مرد بیل - اسی طرح
اُسکی نسل بڑھی پھر یہ گھوڑا بنگیا اور وہ گھوڑی اور گھوڑے سے گدھی اور گھوڑی سے گدھا اور گدھی سے بکری اور گدھے
سے بکرا اور بکری سے بھیڑی اور بکرے سے بھیڑا - اسی وضع سے ہر طرح کے جاندار جینو تا چینونٹی
اور سب کیڑے مکوڑے تک پیدا ہوئے اِس مقام مین یجر بید کے مصنف نے فیل اور شتر وغیرہ کا ذکر
کچھ نہ کیا شاید خیال شریف مین نہ آیا اور اِس قصہ کا ایک نسخہ یجر بید مین جس طور پر لکھا ہے وہ حاشیہ
پر مرقوم ہے اور اُسی بید کی دوسری جگہ مین لکھا ہے کہ پہلے یہ دنیا پانی ہی پانی تھی پیدائش
کا مالک ہوا بنکر اُسپر گھومتا تھا پھر اُسنے زمین کو دیکھا اور باراہ یعنی سور کا روپ پکڑ کے اُسے تمام
لیا اور وشوکرما یعنی کاریگر ہو کر اُسے سدھارا پھر خلقت کے مالک نے زمین پر جو دھیان کیا تو

دیوتا اُن اسرون آدت کو بنایا الخ اور منڈوک اُپنکھد مین لکھا ہے کہ جیسے مکڑی اپنا جالا اُگلتی اور پھر
نگلتی ہے اور جیسے ساگ پات زمین سے نکلتے اور پھر اُسی مین مل جاتے ہین اور جسطرح بال اور
رونگٹے آدمی کے بدن پر جمتے ہین ویسا ہی تمام جہان اُسی انباسی (یعنی بے زوال) سے پیدا
ہوتا ہے اور برہدارن اُپنکھد ججر بید مین ہے کہ در ابتدا سوائے بہمنے کہ بصورت آتش ظاہر گشت
چیزے نبود چون یکے بود قوت محافظت و پرورش و پیدایش عالم کامل ندید آنگاہ کسی را کہ بصورت
محافظت و پرورش بود پیدا کرد و آن نوع بادشاہان است (یعنی چھتریان) و چون در بہم سانیدن
زر و غلہ برائے نظام عالم قدرت پیدایش کامل ندید بئیس را پیدا کرد و چون در برآوردن خدمات علیان
قدرت پیدایش کامل ندید شودر را آفرید انتہی مختصراً من عینہ اور اسکند پوران اور شیو پوران کے
تین مقام سے فصل اول مین بیان ہو چکا ہے کہ چارون بید نے گواہی دی کہ جہان کا پیدا
کرنے والا مہادیو ہے اور سوط البحار جلد اول صفحہ ۲۹۳ مین لکھا ہے کہ برہدارن اُپنکھد مین لکھا
ہے کہ دیوتا عوام کو راہ نیک سکھلاتے ہین اور اُسی اُپنکھد مین دوسری جگہ لکھا ہے کہ دیوتے
ہرگز کسیکو راہ نیک نہین دکھاتے اور اسرب اُپنکھد رگ بید مین لکھا ہے کہ آدمی کی عمر سو برس کی
مقرر ہے اور بسوامتر نے سو برس کی عمر طبعی پائی حالانکہ مہابھارت سے ثابت ہے کہ بسوامتر کے زمانہ
مین عمر طبعی چارسو برس کی تھی اور جوگ بششٹ مین ہے کہ خداوند عالم کی قدرت سے بیدون
مین اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع ہے **چوتھی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بسبیل عموم
سارے جہان مین پھیل جاوے سو قرآن شریف اس کثرت سے جہان مین پھیلا ہوا ہے کہ کوئی بستی اہل
اسلام کی ایسی نہو گی کہ جسمین دو چار قرآن شریف موجود نہونگے اور حافظ قرآن کے تو دنیا مین بیشمار
ہین مگر بید کہ ہزار تردد اور تلاش سے کسی ملک مین ملے نہ ملے نہ ملے جیسے ہندون کے بید کہ شاید کچھ ٹکڑے
اُنکے بنارس مین موجود ہون اور کہین نہایت کم ہین منشی کنہیا لال الکھ دھاری جو بڑا حامی دین
ہنود کا تھا الکھ پرکاش مین لکھتا ہے کہ بیاس جی نے جو بنام چار بید کے مشہور کئے تھے ہند سے کم ہوگئے
تھے اور ہزارون راج ہندو گذرے کسیکو توجہ نہوئی صد آفرین شہزادہ داراشکوہ کو کہ

برس روز محنت کرکے لاکھون روپیہ خرچ کرکے صدہا پنڈتون سنیاسون کو جمع کرکے کاشی اور کشمیر کی سیر کرکے
تمام اپنکھدون کا ترجمہ فارسی مین کیا اور بھاگوت کے اسکند دوم سے معلوم ہوتا ہے کہ بیاس جی نے اول تو ان
دفتر پریشان کو اکٹھا کیا پھر اسمین تصرف فرماکر اُسکے مضامین منتشرہ کو بطور ابواب و فصول کے ترتیب دیا اُنکا
نام اپنکھدر رکھا **پانچوین خوبی** جب تک اللہ پاک کو اُس کتاب آسمانی کا حکم دنیامین جاری رکھنا منظور ہو
چاہیے کہ اُتنی مدت تک امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہو جاوے ۔ سو قرآن
مجید کا حکم اللہ تعالی کو ہمیشہ تک رکھنا منظور ہے قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ حضرتؐ کے وقت سے اب
تلک صدہا اور ہزارہا اور لکھہا حافظ قرآن کے دنیامین موجود ہین اور اس مقام مین ایک اور بات ہے
کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن
ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنے
والے ہین ۔ سو یہ پیشین گوئی ظاہر ہوگئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ مشرق سے مغرب تک جسقدر
نسخے قرآن مجید کے موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کو پہونچے تھے اور اگر کسی نسخہ مین کچھ غلطی ثابت ہو جاتی ہے تو حافظ اور عالم اوسکو
صحیح کر دیتے ہین نہ یہہ کہ حامل کتاب سے اُسکا پہونچنا ثابت نہو جیسے ہندون کے بید کہ نہین معلوم کسکا
کلام ہے اور کسکے ہاتھ سے پہونچا اور جہان مین ایک بھی حافظ اُنکا ایسا نہین ہے جسکو سب یاد
ہون اور ایک بھی نسخہ کامل تمام بید کا کہین نہین ملتا ہی اپنکھد بید کے جو بیاس نے بید سے منتخب
کئے تھے کہین کہین ملتے ہین یا کوئی اوراق ٹکڑا بید کا کہین پایا جاتا ہو وہ بھی بے سند اور غیر محفوظ ۔
ہر چند بعضے ہندو جیسے اندرمن وغیرہ دعوی تو کرتے ہین کہ چارون بید خدا کا کلام قدیم اور برہما پر
نازل ہوے اور برہما کے چار منہ سے ہمکو پہونچے اور نسخ اور تبدیل سے محفوظ ہین ۔ اور بھاگوت کے اسکند
مین لکھا ہے کہ چارون مکھ برہما سے بید اُتپت (یعنی ظاہر) ہوے لیکن یہ دعوی محض غلط ہے اور
ہرگز ثابت نہین ہوسکتا اور واسطے ثابت کرنے اس دعوے کے ہندون پر لازم ہے کہ اول تو برہما کا
وجود شخصی ثابت کرین کہ کون تھا اور کسکا بیٹا اور کب پیدا ہوا اور کب وفات پائی اور کہان پیدا ہوا اور کہان

ملا اور آجتک اسکے وجود اور انتقال کو کسقدر برس گزرے ہین یا اب تک زندہ ہے تو کہان رہتا
ہے اور اُسکے حالات اور اخلاق کیسے تھے جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود
مقدس شخصی کا دنیا مین ہونا کُل عالم کے نزدیک ثابت ہے حالانکہ برہما کے وجود شخصی کے موجود
ہونے کا خود بید ہی انکار کرتا ہے اتھربن[1] بید کے تین مقامون سے معلوم ہوتا ہے کہ برہما
اور بشن اور مہادیو کا کوئی وجود علیحدہ نہین ہے یہ تینون صفات کے نام ہین چنانچہ عنقریب
بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالی پس جبکہ برہما کا وجود شخصی ہونا ثابت نہوا بلکہ صریح بید سے
باطل ہوگیا تو دعوی نازل ہونے بیدونکا برہما پر خود بخود باطل ہوگیا اور بعد اثبات وجود برہما
کے اسکا اچھی صفتون سے موصوف ہونا اور بُری صفتون سے بری ہونا اور صاحب معجزات ہونا
اپنی ہی کتابون سے ثابت کردین جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھی صفتون سے
موصوف اور بُرے اوصاف و اخلاق سے پاک اور صاحب معجزات ہونا ہمنے اپنی کتابون سے
ثابت کردیا ہے اُسمین سیقدر اس باب کی فصل چہارم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی حالانکہ
ہندؤن ہی کی کتابون سے برہما جی کے اوصاف اور احوال اور اخلاق جو منقول ہوچکے ہین ہندو
اونکو بنظر انصاف دیکھین کہ کیسے ہین اور بعد ثابت کردینے اوصاف حمیدہ برہما کے نازل
ہونا بیدونکا برہما پر ثابت کردین حالانکہ ہندؤن ہی مین ایک فرقہ آریا سماج بیدون کے برہما
پر نازل ہونے سے منکر ہین اور کہتے ہین کہ اگنی وایو ادت انگرش ان چارون شخصون
پر بید نازل ہوے ہین اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ برہمانے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج
سے دوہا یعنی حاصل کیا اور برہمو سماج بیدون کے کلام الٰہی ہونے سے منکر ہین چنانچہ یہ
سب بیان عنقریب آتا ہے انشاء اللہ تعالی اور بعد اثبات نازل ہونے بیدون کے برہما
پر برہما کے زمانہ سے آج تک خبر متواتر کے ساتھ پہونچنا چارون بیدونکا ثابت کردین جیسا کہ
قرآن مجید کا ثابت ہے کہ اُسوقت سے آجتک صدہا اور ہزارہا اور لکھوکھا پورے حافظ تمام قرآن
مجید کے اور بے شمار نسخے کامل اور مکمل قرآن مجید کے دنیا مین موجود ہین اور سارے بید کا کوئی

[1] تحفۃ الہند ص ۲۰ و ۲۱ مین ہے کہ [illegible] اتھربن بید [illegible] ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو بیان ہین کہ برہما اور مہادیو اور اندر وغیرہ صفات ہین اور موجودات نہین ہین [illegible] اتھربن بید [illegible] بیان ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو تینون صفات ہین [illegible] اور برہما اور بشن اور مہادیو اور [illegible] برہما اور بشن اور [illegible] سے برہما اور بشن اور مہادیو اور خدا سمجھتے ہین اور [illegible] اتھربن بید [illegible] ہے کہ برہما [illegible] کی ایک صفت کا نام ہے ۱۲

ف [illegible] برہما و مہادیو کا نام [illegible] ہے [illegible] وقت [illegible] ۱۲

[2] [illegible] مفصل بیان [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

ایک لفظ بھی دنیا مین موجود نہین ہے اور نہ کوئی نسخہ کامل تمام بید کا بعینہ الفاظ اصلی سے جو برہما کی زبان
سے نکلا ہو کہین پایا جاتا ہے بلکہ بیاس جی نے جو منتخب اور مختصر اور ترجمہ اور فصل اور باب کرکے ایک لاکھ
اشلوک لکھا تھا (چنانچہ ہندون کا دعوی ہے) وہ بھی تمام وکمال پورا نسخہ موجود نہین ہے اور ہمارے یہان
حدیث کے راویون کی راست گوئی اور معتبری کے ثبوت کے واسطے ایک جدا علم اور فن مقرر ہے
اور اُس فن کے استعمال کرنے والے علما محدّثین کہلاتے ہین اور وہ لوگ اکثر اسی خدمت مین مصروف
رہتے تھے تاکہ ضعیف اور جھوٹی روایتون کو صحیح روایتون سے جُدا کرڈالین اور اول سے آخر
تک ہر ہر راوی کی تحقیق یون ہوتی ہے کہ کون شخص تھا کسکا بیٹا کہان رہتا تھا کب پیدا ہوا کب
مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النّسیان تھا یا حافظہ والا روایت کی تحقیق مین تجسُّس کرتا
تھا یا سستی کرتا تھا اور اپنی تقریر مین مضطرب تھا یا مستقل اور حق و باطل مین تمیز کرنے والا تھا
یا نہین اور کبیرہ گناہ سے بچنے والا تھا یا نہین اور کیسا مذہب رکھتا تھا پھر بعد اسقدر تفتیش حال
راوی کے اگر اُسکے معتبر ہوجانے مین کچھ شک پڑجاتا ہے تو اُسکی روایت کا چندان اعتبار نہین
کیا جاتا اب مین ہندون سے پوچھتا ہون کہ واسطے حفاظت روایات کے تمہارے یہان بھی
کوئی ایسا قاعدہ مقرر ہے یا نہین اگر ہے تو تبلائیے کہ کون سی کتاب مین لکھا ہے۔ مین کہتا
ہون کہ ہندو اس قاعدہ کے موافق بید کی ایک شرُتی اور اشلوک کی سند تو برہما تک پہونچا دین
بلکہ اس قاعدہ کے موافق خود برہما کے وجود اور حالات کو ثابت کردین اللہ اللہ ہندو تو کیا کوئی
اہل مذہب بطور ثبوت قرآن مجید کے یا موافق اس قاعدہ کے اپنے دین کی روایات کو ثابت
نکرسکیگا۔ ثبوت سمعیات کا کوئی قاعدہ سوای دین اسلام کے کسی دین مین نہین ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر
نے بطور منصفی اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہے نہ ایسی قوم کوئی
گذری اور نہ اب ہے جسنے مسلمانون کی طرح بارہ سو برس تک کے علما کے حالات زندگی کے لکھے
ہون ہمکو پانچ لاکھ مشہور عالمون کا تذکرہ انکی کتابون سے مل سکتا ہے اور واسطے ثبوت سمعیات
کے اس قاعدہ سے بہتر کوئی قاعدہ نظر نہین آتا اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی

اِس دین کی حفاظت ہم آپ کرینگے سو قرآن مجید کو حافظون کے ذریعہ سے محفوظ رکھا اور حدیث
شریف کو بموجب اِس قاعدہ کے محدّثون کے ذریعہ سے محفوظ رکھا اور یہی دونو اصول دین کے
ہین اور بید کا تو کلام الٰہی ہونا اور کامل ہونا اور محفوظ ہونا خود ہندؤن ہی کتابون سے اور اُنکے
بڑے محقق پنڈتون کی تحقیق سے ثابت ہے چنانچہ بیان ہوتا ہے منوشاستر مین لکھا ہے کہ
برہمانے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے دوہا یعنی حاصل کیا۔ پس کلام خدا ہوا اِس امر کی
تحقیق ظفر مبین ص ۲۵۲ مین خوب لکھی ہے اور کرشن گیتا کے اشلوک ۱۹۴ مین بعد تفصیل کرمون کے
لکھا ہے کہ یہی کرم ہین جنکی تفصیل بیدون مین ہے، بعدازان اشلوک ۲۱۸ مین لکھا ہے کہ پرمیشر نے
حکم نہین دیا کہ آدمی کرم کرے۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ بید جنمین کرمونکا ذکر ہے پرمیشر یعنی خدا کی طرف سے
نہین ہین ورنہ یہ کسطرح صادق آتا کہ پرمیشر نے کرمون کا حکم نہین دیا اس سے صاف ظاہر ہوا کہ بید
کلام خدا نہین پھر اشلوک ۲۷۷ مین لکھا ہے کہ جسکو خواہش ادراک معقولات کی رہتی ہے اُسکو
وصل ہوتا ہے وہ محتاج بیدون کے احکام کا نہین رہتا اور برہدارن اپنکہد یجر بید مین لکھا ہے کہ پرجاپت
نے چاہا کہ بدن کثیف اور لایق محسوس ہونے کے پیدا ہوئے اور نطق کی جاوے پس تینون بید جو بنام
رگ اور یجر اور سام معروف ہین پیدا کئے (اِس سے معلوم ہوا کہ بید پرجاپت کے پیدا کئے ہوئے ہین کلام خدا اور
قدیم نہین ہین اور تین ہین نہ چار) اور اُسی مین ہے کہ ہرن گربھ نے آفتاب کے کھانے کو مونہہ پھیلایا
آفتاب نے ڈر کر آواز بہان کی اُس آواز سے آسمان اور نام ہر شئے کا جو موسوم ہے خدا جدا مقرر
ہوا رگ بید پھر یجر بید پھر شام بید ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوئے انتہی مختصراً دیکھا اچھی حقیقت بیدون
کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ بید آفتاب کی آواز سے ہین نہ کلام الٰہی اور اُسی اپنکہد مین ہے کہ چارون
بید اور سب اپنکہد نطق سے ہین اور اُسی مین لکھا ہے کہ جسطرح یہ تینون عالم دل اور نطق اور
پران سے پیدا ہوئے اسیطرح یہ تینون بید اُن سے بنے اور چھاندوگ اپنکہد شام بید مین ہے کہ
رگ بید یجر بید شام بید اوم کے تینون حرفون سے مرکب ہوئے ہین اتھربن بید ان تینون بیدون
سے بنا ہے گویا تینون کا خلاصہ ہے (پیدا ہونا اور مرکب ہونا اور منتخب ہونا اور چار نہونا بیدون کا بید

پوری روایت یاقوتین فصل مین مذکور ہے ۱۲

ظفر مبین ص ۲۱۶ ۱۲

سوط جلد ۲ ص ۱۵۴ و ظفر ص ۲۵۳ ۱۲

ظفر مبین ص ۲۵۴ ۱۲

سوط جلد ۲ ص ۱۵۴ ۱۲

ہی سے ثابت ہوگیا اور قدیم ہونیکا دعویٰ باطل ہوا اور مہابھارت کے اشٹیدپرب مین ہے کہ لو
فرزند راجہ رامچندر نے آفتاب سے خطاب کیا کہ بیدون کو تو نے پیدا کیا اور بھاگوت کے اسکند دوم سے
اسقدر ظاہر ہے کہ بیاس جی نے اوّل تو اس دفتر پریشان کو اکٹھا کیا پھر اسمین تصرف فرمایا کہ اسکے
مضامین منتشرہ کو بطور ابواب و فصول کے ترتیب دیا اُنکا نام اُپنکھہد رکھا اور اس تالیفات بیاس کا
بھی ہند سے گم ہوجانا اور پھر بڑی تلاش سے حاصل کرکے داراشکوہ کا فارسی مین ترجمہ کرنا اُپنکھہدون
کا چوتھی خوبی مین بیان ہوچکا ہے اور اندرمن صولۃ ہند مین لکھتا ہے کہ شنکراچارج وغیرہ
نے بید کے تین درجہ ٹھیرائے ہین اوّل کرم کانڈ یعنی اعمال دوم اوپاسنا کانڈ یعنی کسی دیوتا
وغیرہ کی پرستش کرنا سوم گیان کانڈ یعنی معرفت اور تت بودھنی سبھا پنڈتان محقق مذہب
ہنود جو بریلی مین ہوئی تھی اور بڑی حمایت مذہب ہنود کی کرتی تھی اُسکا مضمون یہ ہے کہ
ابتدائی بید کی یہ ہے کہ بید کو چار نام سے جاننا چاہئے رگ ۔ یجر ۔ شام ۔ اتھربن ۔ لیکن پورانے
77 گرنتھ والون نے اتھربن بید کو نہین مانا اور منوجی کی دانست مین بھی بید تین ہین امرکوس
مین بھی تین لکھے ہین اور رگ بید اگلے لوگون کی زبان تھی جب کوئی دیوتا اُنکے مکان پر جاتا
وہ لوگ اُستت یعنی تعریف کرتے اور مضمون اُسکا چھند یعنی شعر کے طور پر اور جگہ جگہ چھندرس
یعنی شعر کے ذوق سے بھرا ہے مگر خلاصہ کلام یہ ہے کہ رگ بید اگلے لوگون کی زبان بال اوستھا
(یعنی خوردسالی) کی عمر مین بنا ہے اور یجر مین زیادہ جگ (یعنی آگ وغیرہ دیوتاؤن کی پوجا)
وغیرہ کی ترکیب اور منتر وغیرہ سب لکھے ہین اور اُسمین جگہ جگہ رگ بید کا مضمون زبان توصیف سے
بھرا ہے اور شام بید بالکل رگ بید کا ترجمہ ہے اُس سے توصیفی مضمون لیکر راگ کے واسطے نئی طرح
سے بنایا ہے ۔ ہمکو پورانی سبھا کا حال دریافت کرنے کو سوائے رگ بید کے کوئی پورانا گرنتھ نظر نہین
آتا اور یہ سب رگ بید سے ایجاد ہوئے ہین اور پوران کے مت مین (یعنی سوائے بید کے دوسرے
دین کی کتابون مین جنکو اتھربن بید اور جوگ بششٹ مین بید ہی کے فروعات اور برہما کے بنائے
ہوئے لکھا ہے چنانچہ فصل اول مین بیان ہوچکا) چارون بید کا برہما کی زبان سے چارون مونہہ سے نکلنا

لکھا ہے لیکن یہ بات قابل اعتماد کے نہین سب بیدون کے جدے جدے ثنائی ثنا ہے تیرے

رشیون کے بنائے ہوے اور بنانے والون کے نام بھی جگہہ جگہہ پائے جاتے ہین اسطرح پر کہ پہلے رشی

وقت بوقت اپنے اعتقاد سے جو باتین کیا کرتے تھے اُن باتون کو اُنکے ماتحت کے لوگ اسہی این

وظیفہ کیا کرتے تھے - اور بید کے اشلوک بہت روز سے ابتر ہین بعدازان بیاس جی نے تفصیل کی ہے

اسواسطے چارون بید جُدے جُدے ہوے انتہی مختصراً اور الکھ دہاری محقق اور حامی دین ہنود کا خالصہ

الکھ پرکاش مین لکھتا ہے کہ برہما کی زبان سے چار مہا باک (یعنی بڑے عمدہ قول) برآمد ہوے تھے

جنکی تفصیل دیباچہ مین ہے اُسکی شرح بیاس جی نے ایک لاکھ اشلوک لکھکر بنام بیدون کے شہرت

دی اُسمین اسی ہزار کرم کانڈ اور سولہ ہزار اوپاسنا اور چار ہزار گیان کانڈ ہین (اس سے صاف ظاہر

ہوا کہ برہما کی زبان سے کُل چار قول برآمد ہوے تھے باقی تمام بید بیاس کا کلام ہے) اور سوطا بھی

جلد اول صہ - ۲۹۱ مین لکھا ہے کہ منشی الکھ دھاری مترجم اپنکھدون کا لکھتا ہے کہ رگ بید برہما کے

مشرقی دہن سے ہے اور برہما کا فقط اتنا ہی قول ہے (پرگیا نتگ برہم ایکھی) یہ لفظ ایکھی بھی

پیچھے سے لگایا گیا ہے برہما کا فقط قول (پرگیا نتگ برہم) ہے اس بید کی نظم چار مصراع برابر

اور حروف برابر سے ہوئی اور سری بیدبیاس نے اس مہا باک کے معنی مین یہ بید بنایا ہے

ججر بید برہما کے جنوبی دہن سے برآمد ہوا ہے اور برہما کا قول یہ مہا باک ہے اہنگ برہما اسمی

یعنی مین پرمیشر ہون اسکے چارون مصراع برابر ہین مگر حرف کم و بیش ہین اسکو بھی سری بید

بیاس جی نے بشرح صدر ترتیب دیا ہے - سام بید برہما کے مغربی مونہہ سے پیدا ہوا اور برہما کا

مہا باک فقط یہ ہے (تتوم سی) یعنی مین ایشر ہون اسکو سُر و د کے ساتھ پڑھتے ہین اور ہر طرح

مطابق اول بید کے ہے - اتھربن بید برہما کے شمالی دہن سے نکلا ہے اور یہ تینون بیدون سے

منتخب ہوا ہے اسمین مہا باک یہ ہے اہنگ آتما برہم یعنی مین اپار پرمیشر ہون - اس سے

معلوم ہوا کہ برہما کا کلام صرف یہی چار الفاظ ہین باقی بید سب تصنیف اورون کی ہے اور منڈک

اپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ شنکر اچارج کی تفسیر مین یون لکھا ہے (اس سے ظاہر ہوا کہ تالیف

[Margin notes:]
طلوع نبین صفحہ ۶۵ ۱۲
سوطا جلد اول صہ ۲۹۱ - ۱۲
بیدون کی تفصیل کرنے والا ۱۲
۸ ۷

بدلی ہے جد زمانہ شنکراچارج کے ہے اور زمانہ شنکراچارج کا سنہ ۱ع یا ۸۰۰ یا ۹۰۰ ہے پس کلام الٰہی اور
قدیم ہوا اور منشی الکھدھاری اشلوک ۸-۷-۳ کی شرح گیتا مین لکھتا ہے کہ بیدون اور شاستردن اور
پرانون کو قدیم کے زمانہ کے رکھیشرون اور پنڈتون نے چیستان بنایا ہے لفظون مین معنی نہین
رکھے ہین اور جوگ بسشٹ[ع۲] پرمان ششم پرکرن مین لکھا ہے کہ خداوند عالم کی قدرت سے
بیدون اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع ہے ایک وقت ایسا تھا کہ شراب کا پینا شریفون کو روا تھا اور زن بیون
کو ناروا اور ایک وقت ایسا تھا کہ عورت غیر مرد کے ساتھ ہمبستر ہونے سے پتبرتا[ع۳] (یعنی پاکدامن
مطیع شوہر) کہلاتی تھی بید بارہا غائب ہوے دس مرتبہ مہادیو نے اندر کو سلطنت دی اور چھین
لی اور کئی مرتبہ بید ذنکا مضمون تبدیل ہوا۔ بارہا مشرق مغرب ہوگیا اور مغرب مشرق ہوا اور
مہابھارت[ع۴] کے فصل موچھ دہرم مین ہے کہ بید در ہر قرن بنوعی دیگر میگردد یکی ست جگ بوجہ
دیگر سیت و ترتیا بوجہ دیگر و دواپر و کل جگ علی ہذا القیاس اور مہابھارت[ع۵] پرب ۱۲ مین ہے کہ
ترتیا جگ مین بید کے معنون مین تحریف ہوئی ایضاً مہابھارت بن پرب۔ دواپر مین بیدون
مین ایسی تحریف ہوئی کہ آدھے بھی تحریر مین نہ آئے اور جوگ بسشٹ[ع۶] مین ہے کتنی بار بید لیے
اور کرم اُنکے بیٹے ہین اور بھاگوت[ع۷] اسکندھ مین ہے کہ راجہ پرتھو کے عہد سے بید گم ہوگئے تھے
راجہ پرتھو نے جب زمین کو دوہا تو پہلے بید نکلے وہ برہمنون نے لیئے الخ اس سے معلوم
ہوا کہ جو کچھ بعد زمانہ راجہ پرتھو کے بید تقدر کئے گئے ہین وہ زمین سے پہونچے ہین برہما سے نہین
پہونچے اور کچھ بعید نہین کہ وہ کوئی ایسی کتاب ناقص ہو کہ کسی زمانہ مین اہل زمانہ نے بیہودہ
اور لغو سمجھکر زمین مین دفن کردی ہو بعد مدت کے برآمد ہوئی اور ہند کے لوگون نے جنکی جہالت
مشہور ہے اسکو کتاب آسمانی سمجھ لیا ہو غرض برہما تک بیدون کی سند ہرگز نہین پہونچ سکتی اور
نہ اُن چار رکھیشرون تک جسکا دعوی آریا مذہب والے کرتے ہین بلکہ بید ہی سے ثابت ہوچکا کہ
برہما کا کوئی وجود ہی نہین اور بھاگوت مین کرشن[ع۸] جی فرماتے ہین کہ بیدون نے اپنی عقل کے
موافق بید ہمیشہ بیان کئے ہین اور تکبر کے سبب اپنی ضد سے باز نہین آئے دکشن جی کے قول

ع۱ نظر ص ۱۶۹-۱۲
ع۲ بہ لفظ اصل مین بی نظر ثانیہ ۱۲
ع۳ نظر ص ۱۶۹-۱۲
ع۴ سوط جلد ۱ ص ۱۵۵-۱۲
ع۵ نظر ص ۲۵۶-۱۲

ع۶ نظر ص ۲۵۲-۱۲
ع۸ کرشن جی کے الفاظ یہ ہین بیدیون نے اپنی مرھ کے پرمان پت بید برن کرا ہے اور بکا آہنکار اور مایا کے اپنی ہٹ سے نہین ہٹے ۱۲ بھاگوت اسکندہ ۱۱-ادہیاے ۲۲-نظر ص ۲۵۴-۱۲

سے ثابت ہوا کہ بید مین بیدیونکی قیاسی باتین ہین اور ازراہ تکبر کے اُنسے رجوع نہین کیا اور
بھاگوت کے[1] اسکند ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ نسخہ بید کو جب ایک دیت لے بھاگا تو برہما جی خالی الذہن
رہ گئے اور کاروبار عالم کا بند ہو گیا اور بھاگوت کے[2] اسکند دوم مین مرقوم ہے کہ جب کل جگ شروع
ہوا تو بیاس نے دیکھا کہ آدمی کی عمر کم ہو گئی اور سمجھ بھی ناقص ہو گئی تب اُسنے چار بید کے چار منتخب کئے
اور پھر باب و فصل کئے (اس سے معلوم ہوا کہ تمام بید بعینہ موجود اور محفوظ نہین ہین اور جو کچھ ہے
بیاس کی تالیف ہے) اور اس تمام بیان گزشتہ سے قطعاً ثابت ہو گیا کہ بید نہ کلام الٰہی ہے
نہ محفوظ ہے اور فصل اول مین شیو پوران سے منقول ہو چکا ہے کہ لفظ اوم[5] کہ سر دفتر بید ہے
اُسکی تینون حرف (بواو مجہول) تین حصے مہادیو کے لنگ کے ہین رگ بید جنوبی حصہ لنگ کا ہے اور یجر بید
شمالی حصہ لنگ کا ہے اور سام بید لنگ کا درمیان ہے (دیکھا اچھی حقیقت بیدون کی بیان ہوئی)
اور منڈوک اپنکھد اتھربن بید مین[6] ہے کہ ایک علم کا نام علم صغیر ہے اور دوسرے علم کا نام علم کبیر ہے
۱۰ علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اُسکے فروعات سے جیسے کہ چھ شاستر اور اٹھارہ پوران اور صرف اور
نحو یعنی بیاکرن اور نظم و نثر اور نجوم اور طب وغیرہ اور علم اکبر مراد ہے علم الٰہی سے کہ جس سے اُس
ذات پاک کو پاتا ہے کہ جو بے زوال اور فنا سے آزاد ہے اور اُسکی حقیقت کو جیسا کہ وہ واقعی ہے
جاننے کو رہا جو عقل اور صانع تمام مصنوعات کا ہے حیرت سے حیران ہے اور حسرت سے سرنگون
(اس سے معلوم ہوا کہ بید مانند طب اور صرف و نحو کے چھوٹے علمون سے ہے کہ جس سے ذات پاک خدا کو
پایا نہین جاتا پس کلام خدا نہوا) اور چہاندوک اُپنکھد شام بید مین ہے کہ نارد گفت ای سنراد ار تعظیم (یعنی
سنت کمار) من چہار بید و جمیع علمہا را خواندہ ام و احکام آنہا را میدانم اما آنہا را نمیدانم (اس سے معلوم
ہوا کہ ہندوؤن کے بیدون اور کسی علم مین خدا کی شناخت نہین ہے) اور جوگ بسشٹ مین[7] ہے
کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق کے چار بید اٹھارہ سمرتی چھ شاستر اٹھارہ پوران بنائے (اس سے
معلوم ہوا کہ اصل مین بید بنائے ہوئے برہما کے ہین کلام الٰہی نہین ہین) اور سرشٹی[8] نارائین اُپنکھد
اتھربن بید مین لکھا ہے کہ برہما او مہادیو اور اندر وغیرہ صفات ہین کچھ جُدا موجودات نہین ہین

[1] ظفر صفحہ ۲۳-۱ ۱۲
[2] ظفر صفحہ ۲۲۹ ۱۲
[3] ظفر صفحہ ۲۶-۵ ۱۲
[4] ظفر صفحہ ۱۰-۱ ۱۲
[5] ظفر مبین صفحہ ۲۱۵ ۱۲

[6] یہ نسخہ ناگری میں ... پرنٹ ... اور ... بیان ... سرشٹی اور ...

عقل ۱۲ شہوت ۱۲ غصہ ۱۲
اور کنول اپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ صانع تمام عناصر کے تینون صفات ست اور رج اور تم مین
مہادیو ۱۲
اور یہی برہما اور بشن اور رودر ہین اور منڈوک اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ برہما موصوف کی ایک صفت
کا نام ہے اور مہابھارت کی فصل راج دہرم پرب ۱۲ مین لکھا ہے کہ اعتقاد بید این ہست کہ ذات
موجود کرنے ۱۲
بھگوان سہ صفت دارد کہ عبارت از تجلیات ہست اول ظہور اوست بصفت ایجاد عالم و ہست کردن
آن از نیست دوم بصفت قیوم ہست کہ مخلوق را مقوم و حافظ باشد تا مدت معلوم سوم صفت قہاری
ہست کہ ہر چہ پیدا شد باز فانی گردد۔ صفت اول موسوم بہ برہما ست و صفت دوم بشن و صفت سیوم
مہادیو۔ و این ہر سہ صفت مسمی ہست بہ ست گن و رج گن و تم گن۔ پس جبکہ برہما کا وجود شخصی
ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ بید ہی سے باطل ہو گیا تو دعوے نازل ہونے بید کا برہما
پر خود بخود باطل ہو گیا **ف** آریا مذہب والے واسطے دور کرنے اعتراض کے اپنے مذہب کے
برخلاف تمام ہندوؤن کے یہ دعوی کرتے ہین کہ بید برہما پر نازل نہین ہوئے بلکہ چار رکھیشرون پر نازل ہوئے
81 اگنی وایو آدت انگرس سو اسکا جواب یہ ہے کہ جبکہ بموجب اس قاعدے کے جو واسطے حفاظت
آگ ہوا ۱۲ سورج ۱۲
روایات کے ہمنے بیان کیا ہے تمام ہندو ایک برہما کا وجود اور بیدون کی سند برہما تک ثابت نہین
کر سکتے تو تم ان چار شخصون کے وجود کا ثبوت اور بیدون کی سند ان چار شخصون تک کب پہونچا
سکتے ہو اور اگر پہونچا سکتے ہو تو بیان کرو مگر اسی قاعدہ سے ہو جو ثبوت سمعیات کے واسطے بیان
ثابت ہونا سنی ابر قرون کا ۱۲
کیا گیا ہے اور دعوی بے دلیل کب سنا جاتا ہے **اصل** بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ قول آریا مذہب
والون کا اس روایت سے نکالا گیا ہے جو اسی فصل کی پانچوین خوبی مین اور پانچوین فصل مین بھی منو
شاستر سے منقول ہوئی ہے کہ برہما نے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا ہے چونکہ
یہ بات نہایت نامعقول ہے کہ بید آگ اور ہوا اور سورج پر نازل ہون اسواسطے آریون نے
عقلمندون کے اعتراض سے ڈر کر یہ بات بنائی ہے کہ اگنی اور بایو اور آدت رکھیشرون کے نام ہین
اور یا کوئی اور روایت ایسی ہی بے سند کسی کتاب مین لکھی ہوگی ہندوؤن کے یہان روایات مختلفہ
بے سند کی کیا کمی ہے اور حق تحقیق تو یہ ہے کہ یہ بید جسقدر اب ہندوؤن کے پاس موجود ہے

تصنیف کیا ہوا رکھیشرون اور شاعرون کا ہے چنانچہ پنڈت تان بریلی نے تحقیق کرکے لکھا ہے اور ایسا ہی
ہو دیگر کتب ہنود سے اور تاریخ ہند سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ بیان ہو چکا اور اُس بید کے الفاظ خود
اِسی بات پر صریح دلالت کر رہے ہین کہ یہ کلام آلہی نہین ہے چنانچہ بیان ہو چکا اور ہوگا انشاء اللہ
تعالی ذرا اسمین غور کرنا چاہئے **ف** اگر بفرض محال خواہ مخواہ تسلیم کیا جاوے کہ یہ بید جو ہندون
کے ہاتھ مین ہے کلام آلہی ہے تو بھی اب بید پر عمل کرنے کا کوئی مکلف نہین ہے اسواسطے کہ اُسکے
بعد توارت اور انجیل اور دوسری کتب آسمانی نازل ہوئین آنپر عملدرآمد کا حکم ہوا اور سب کے بعد قرآن
مجید نازل ہوا اب تمام جہان کو حکم ہے کہ قرآن پر عمل کرین اور اللہ تعالی نے قرآن مجید کو محفوظ بھی
رکھا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مبعوث ہو گئے اور اُنکی حدیث بھی
محفوظ ہے اور تمام جہان کو آپ ہی کی متابعت کا حکم ہے سوائے تمام جہان کے جن اور انسانون
پر لازم ہے کہ قرآن مجید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہون **چھٹی خوبی** قرآن مجید باوجود رنگینی
عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو کے جھوٹ اور مبالغہ شاعرانہ سے خالی ہے اور طرح طرح ۸۴
کے مضامین اُسمین ہین کہ جتنے علم دین کے ہین فقہ اصول تصوف عقائد اخلاق وغیرہم سب
قرآن اور حدیث ہی سے نکلے ہین بلکہ اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو معلوم ہو کہ جتنے علوم دنیا مین ہین
سب کا اصل قرآن مجید مین پایا جاتا ہے لیکن سمجھنے کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیے اور کچھہ بیان
اسبات کا اِس باب کی چوتھی فصل مین آویگا برخلاف بید کے کہ جسکا ایک مضمون دوسرے مضمون
کی تکذیب کرتا ہے یہ امر اِس باب کی فصل اول و سوم و پنجم و ہفتم سے خوب معلوم ہو سکتا ہے اور
محقق ماہران زبان سنسکرت نے اُسکو کلام طفلانہ کہا ہے چنانچہ تت بودھنی سبھا پنڈت تان بریلی سے
بیان ہو چکا **ساتوین خوبی** لایق ہے کہ اُس کلام مین بہت اللہ تعالی کی توحید اور صفات
کا بیان اور طرح طرح کے نصایح اور قوانین اعمال ہون چنانچہ قرآن مجید مین جابجا توحید کی خوبی
اور شرک کی بُرائی اور طرح طرح کے نصائح اور قوانین اعمال کا بیان ہے اور ہر امر مین توجہ الی اللہ اور انقطاع
غیر اللہ سے ہے نہ یہ کہ اُس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل اور غیرون کی تعریف بہت اور توجہ الی اللہ

کم اونتوجہ الی غیر اللہ ہیت اور مخلوق پرستی کی تلقین اور صریح کفر اور شرک اور دیگر مضامین پوچ اور عبث
اور ہیچ اور غلط بھرے ہون چنانچہ ہندؤن کے بید کہ انمین ایسا ہی بہت کچھہ بھرا ہوا ہے کہین
حق تعالی کو دروغ اور کہین حق اور ناحق اور صاحب صورت اور اعضا اور صاحب جسم لطیف اور
صاحب جسم کثیف لکہا ہے اور کہین مُتحمّل اور کہین شہوت اور غضب مین بندھا ہوا اور جاہل اور نادان
اور کہین آتش غریزی کو خدا لکہا ہے اور کہین جسم کی گرمی کو کہین روح انسانی کو کہین زمانہ کو
اور پہر اُنکی پرستش کا حکم دیا اور کہین اعمال کو کہین اَبدیا یعنی نادانی کو کہین اکاش یعنی خلا کو
کہین نام کو کہین گفتار کو کہین دلکو کہین سنکلپ کو کہین چِت کو کہین دہیان کو کہین گیان
کو کہین قوت کو کہین غذا کو کہین پانی کو کہین آگ کو اور پہر اُنکی پرستش کا حکم دیا نعوذ باللہ چنانچہ
فصل اول مین بیان ہو چکا اور کچھہ ساتوین فصل مین ہوگا اور کچھہ بیان ہوتا ہے کتاب ظفر مبین
صـ ٢٦٥ مین کرشن گیتا کے ادھیائی چوتہے سے منقول ہے کہ بعضے کرم کانڈی دیوتاؤن کو
پوجتے ہین اور بعضے آگ مین ہوم کرتے ہین جو اِس آئین پر چلتے ہین حق سے واصل ہوتے ہین
اور جو بضد اسکے فعل کرتے ہین ذلیل اور خوار رہتے ہین یہی کرم یعنی اعمال ہین جنکی تفصیل بیدون
مین لکہی ہے اور یہی سبب نجات کے ہین چہتر پُرس اُپکہدا تہربن بید دیکہیے بہار گو رکہشر کی تقریر
سے واضح ہے کہ آگ وغیرہ کی پرستش شائع و ذائع تہی چنانچہ اب بہی ہے اسرب اپنکہد رگ
بید مین ہے کہ یہ دیوتا جنکو عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور بیرونی ہین وہ جو ظاہر اور پیدا کرنے والا
سبکا اور حقیقی ہے اندرون مین سکے ہے اور اُس سے پیدائش اولاد کی ہوتی ہے پس چاہیے کہ
آتما یعنی روح کو جو اندر بدن کے ہے ظاہر اور پیدا کرنے والا جہان کا سمجھہ کر پوجے اور برہارن اپنکہد
ججر بید مین ہے کہ سات محافظ جیو آتما یعنی روح اور پران کے ہین روز ابر آفتاب آگ اندر
زمین بہشت سُرخی آنکہہ کا نام روز ہے پانی آنکہہ کا ابر ہے بینائی آنکہہ کی آفتاب ہے سیاہی
آنکہہ کی آگ ہے سفیدی آنکہہ کی اندر ہے پلک تلے کی زمین ہے پلک اوپر کی بہشت ہے بموجب
بید کی شُرتی کے یہی دیوتا ہین اور انہین کی پوجا چاہیے اور مہا اپکہدا تہربن بید مین ہے کہ

۸۳

تمام معبودون کے طواف اور جگ اور جپ اور تپ اور آفتاب اور ماہتاب اور سب دیوتاؤن کی دعا اور سب افعالون سے اس مطلب کو سمجھنا اعلی و اکبر ہے اور جابال اُپ نکھد اتھربن بید مین آگ اور پانی سے دُعا مانگنے کا حکم ہے اور تیتری اپنکھد ججربید مین ہے کہ آفتاب سے ایسا شغل کرے کہ اُسکا نور آنکھون مین سما جاوے آفتاب سے کہے کہ میری عقل کو رسائی اور آنکھون کو روشنی دے اور چہانڈوک اپنکھد سام بید مین ہے کہ آفتاب را برہم (یعنی خدا) دانستہ باو مشغول شو اور اسی مین ہے دانا ئیکہ آفتاب را برہم دانستہ باو مشغولی کند او ہمہ چیزہا کہ مہا موجود حاضر میشوند اور اُسی اپنکھد مین ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دہیان اور گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور آکاس اور سمرن اور آرزوی نایافتہ ان چیزون کو برہم سمجھکر انکی پرستش کر اور بعد ذکر پرستش ہر چیز کے اُسکا ثمرہ اور فائدہ بہی بیان کیا ہے چنانچہ وہ عبارت چہانڈوک اپنکھد سام بید کی بعینہ حاشیہ پر مرقوم ہے اور کتاب براہین احمدیہ مین صفحہ ۱۴۰ سے تا صفحہ ۱۴۲ رگ بید کی سنگہتا استک اول حکمت سے تا حکمت ۱۵ سے منتخب کرکے لکہا ہے اوسمین سے منتخب کرکے کسیقدر یہان لکہا جاتا ہے۔ مین اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گورو کار کن اور دیوتاؤن کو نذرین پہونچانے والا بڑا ثروت والا ہے مہما کرتا ہون۔ ایسا ہو کہ اگنی جسکا مہما زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے رشی کرتے چلے آئے ہین دیوتاؤن کو سطرف متوجہ کرے۔ ای اگنی جو دو لکڑیون کے باہم رگڑنے سے پیدا ہوئی ہے اس پاک کٹی ہوئی گشا پر دیوتاؤن کو لا۔ تو ہماری جانب سے اُنکا بلانے والا ہے اور تیری پرستش ہوتی ہے۔ اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤن کو اُنکے کہانیکے

لہ سوط جلد ۲ صفحہ ۱۸۷-۱۲ سے سوط جلد ۲ صفحہ ۱۵-۱۲ ف ۳ وہ عبارت بعینہ مقامات متفرقہ مین یہ ہے نام را برہم دانستہ پرست کہ ہر کہ اسم را برہم دانستہ بپرستد مسمی او را حاصل گردد و کامروا میشود کہ نام برہم است ایضاً گفتار را پرست کہ ہر کہ گفتار را برہم دانستہ بپرستد ہر چہ بگفتار می آید براو کامروا شود۔ ایضاً ہمین ل برہم است دل را پرست کہ ہر کہ دل را برہم دانستہ بپرستد ہر چہ دردل بگذرد بر آن کامروا میشود ایضاً سنکلپ برہم دانستہ پرست کہ ہر کہ سنکلپ را برہم دانستہ بپرستد جائی می یابد کہ بر یک قرار باشد و خود قایم میشود و مردم آنجا قایم اند و خود بی آزار و کامروا گردد و مردم آنجا ہم بی آزار باشند کہ سنکلپ برہم است ایضاً چیت را برہم دانستہ پرست کہ ہر کہ چیت را برہم دانستہ بپرستد جای مییابد کہ ہمہ چیزہا در آن میباشند و بر یک قرار باشد و بی آزار باشد و از دشمن در آنجا ترسی نباشد ہر کہ چیت را برہم دانستہ او را پرستد بر ہمہ چیزہا کہ در چیت باشند کامروا میشود ایضاً دہیان را برہم دانستہ پرست

واسطے پیش کر۔ ای اگنی وایو (ہوا ۱۲) سورج وغیرہ دیوتاؤن کو ہماری نذر پیش کر۔ اے سب سے عجیب
اگنی تو منجملہ اور دیوتاؤن کے ایک ہوشیار دیوتا ہے تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے اور ہمین اولاد
عطا کرتا ہے تمام دولتونکا تو ہی بخشنے والا ہے (برخلاف عقاید اہل اسلام کے کہ اولاد اور تمام دولتونکا
بخشنے والا اللہ ہی ہے نہ کوئی اور) اگنی کا مبارک نام لیکر پکارو جو کہ سب سے پہلا دیوتا ہے۔ اے
اگنی سُرخ گہوڑون کے سُوامی (حاکم و مرشد ۱۲) ہماری اُستُت (ستائش ۱۲) سے پرسنّ (خوش ۱۲) ہو۔ ۳۳ دیوتاؤن کو یہان لا۔
اے اگنی جیسا کہ تو ہے لوگ اپنے گہرون مین تجھے محفوظ جگہ مین ہمیشہ روشن کرتے ہین۔ تو کہ
سب کی زندگی کا باعث ہے ہمارے فائدے کے لئے دولت والا ہو جا۔ اگنی دیوتا جو کہ ہمیشہ
جوان رہتا ہے بڑا عاقل ہے اور جگ کرنے والے کے گھر کا محافظ ہے (رنگے اور جلا کر راکھ کردے)
اور نندون کا لیجانے والا ہے جسکا مونہہ دیوتاؤن تک نذرین پہونچانے کا وسیلہ ہے اور گھر
کی آگ سے روشن ہوا ہے۔ لازوال اگنی (کیسا جھوٹ ہے) اپنی خوراک کو اپنے لاٹ (شعلہ ۱۲) سے
۸۵ ملاکر اور اوسکو جلدی سے تناول کرکے خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے۔ جلانے والے عنصر کا شعلہ
چالاک گھوڑے کی مانند پھیلتا ہے اور بادل کی مانند بلند ہو کر گرجتا ہے۔ اے اگنی جگ جسکو
کوئی نہین روک سکتا اور جسکی تو ہر طرف سے رکھشا (حفاظت ۱۲) کرنے والا ہے دیوتاؤن کو پہونچتا ہے۔ اے
اگنی جسقدر تیرے سے ہوسکے اپنی نذر دینے والے کو فائدہ پہونچا وہ یقیناً تیرے ہی پاس
اے انگرا (انگاری ۱۲) واپس آویگا۔ اگنی کے وسیلہ سے پوجاری کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے جو روز
بروز بڑھتی جاتی ہے اور جو شہرت کا چشمہ اور انسان کی نسل بڑھانے والی ہے۔ اے اندر
اے وایو (ہوا ۱۲) یہ ارگ تمہارے واسطے چھڑکا گیا ہے ہمارے واسطے کھانا لیکر ادہر آؤ۔ جو کہ تعریفین
اور دیوتاؤنکی ہوسکتی ہین اُن سب کا اندر ہی مستحق ہے۔ جو لوگ اندر کا دھیان کرتے ہین
خواہ لڑائی مین خواہ حصول اولاد کے لئے اور عاقل جو فہم کے طالب ہین سب کی آنند پوری ہوتی
ہے اندر سب دیوتاؤن سے طاقت مین زیادہ ہے اور تمام دیوتاؤن پر اوسکو فوقیت حاصل
ہے (اسواسطے کہ اوصاف حمیدہ اوسکے سب سے بڑھکر ہین چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہو چکے ہین)

بڑے دیوتاؤن کو نمسکار چھوٹے دیوتاؤن کو نمسکار نوجوان دیوتاؤنکو نمسکار بوڑھے دیوتاؤنکو نمسکار
ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین (مگر خدا کی نہین کرتے) (اور فرمائیے کہ یہ کلام خدا
ہے یا کلام مخلوق) اے اندر کو تیسکارسی کے پتیر جلد آ اور مج رشی کو بڑا مالدار کردے - اے اندر
تیرے ہی سبب سے خوراک کی ہر جگہ کثرت ہے اور وہ بآسانی دستیاب ہو سکتی ہے - اے بجر کے گھمانے
والے (کلوخ انداز) چراگاہون کو سرسبز کردے اور بہت دولت عطا کر - ہم اندر کی طرف اوسکی
شفقت اور دولت کامل طاقت حاصل کرنے کے لیئے رجوع ہوتے ہین کیونکہ وہ طاقت در اندر
دولت بخشکر ہماری رکھشا کرنیکے قابل ہے (خدا کی طرف رجوع کیون نہین کرتے ہو جو سب سے بڑھکر
طاقت والا اور سب کو طاقت دینے والا ہے) اے سورج اور چاند (جنکو اللہ تعالی نے ہمارے چراغ
اور مشعل مقرر کیا ہے) ہمارے جگ کو کامیاب کرو اور ہماری قوت زیادہ کرو - تم بہت آدمیون
کے فائدہ کے واسطے پیدا ہوے ہو (یہ بات سچ ہے) بہتون کو تمہارا ہی آسرا ہے (یہ جھوٹ ہے آسرا
خدا ہی کا ہے) سورج کے نکلنے پر ستارے مع رات کے چورون کی مانند بھاگ جاتے ہین (کہین
نہین جاتے) ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہین (کسقدر جھوٹ ہے جاکر دیکھین تو سہی کہ جلکر
خاکستر نہو جائین) جو دیوتاؤن کے درمیان نہایت عمدہ ہے (اسکے مناقب فصل دوسری مین دیکھو)
اے چاند ہمین تہمت سے بچا گناہ سے محفوظ رکھ (آپ تو محفوظ رہ سکا چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہو چکا) ہمارے توکل
سے خوش ہو کر ہمارا دوست ہو جا - ایسا ہو کہ تیری قوت زیادہ ہو - اے چاند تو دولت کا بخشنے والا
ہے اور مشکلون سے نجات دینے والا - ہمارے مکان پر دلیر بہادرون کے ہمراہ آ - اے چاند اور
اگنی تم مرتبہ مین برابر ہو ہماری تعریفون کو آپسمین بانٹ لو کیونکہ تم ہمیشہ دیوتاؤن کے سردار ہی ہو
مین جل دیوتا کو جسمین ہمارے مویشی پانی پیتے ہین (اور اللہ نے اسکو ہمارا خادم اور نجاست شو
مقرر کیا ہے) بلاتا ہون دریا جو بہہ رہے ہین اونکو نذرین چڑھانا چاہئین - ایسا ہو کہ وہ جل
جو سورج سے قریب ہین اور وہ جو سورج کے شریک رہتے ہین ہماری اس ریت پر مہربان ہون
اے دھرتی دیوتا (جو ہمارے پیرونکی لتاڑ اور بیٹھنے اٹھنے اور ہگنے موتنے کی جگہہ ہے) ایسا ہو

کہ تو بہت وسیع ہوجاوے تجھپر کانٹے نہ ہین اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہوجاوے داب کہان رہتے ہو) اور
ہمین بڑی خوشی دے - ایسا ہو کہ ورونا دیوتا ہمارا خاص مہربان ہوجاوے - ایسا ہو کہ مترا
دیوتا ہماری نگہبانی کرے - ایسا ہو کہ دونو ملکر ہمین نہایت دولتمند کردین - اے نشتری دیوتا
اور تیری بی بی جگت کے دیوتاؤن سے ہماری سفارش کرو - ہم اگنی کی جو مذہبی رسوم مین روشن
کی جاتی ہے پرستش کرتے ہین - عاقلون نے اے اگنی تجھے دیوتاؤن کا بلانے والا کاہن
پروہت بڑی دولت بخشنے والا جلد سُننے والا اور بہت مشہور پاکر اپنے جگون مین رکھا ہے - اے
اگنی ہوا سے بھڑک کر اور مشتعل ہو کر لکڑیون مین آسانی گھس جاتی ہو - اے اگنی جب تو سانڈ کیطرح بن مین گھس جاتی ہے تب تو جسطرف جاوے
تیرا راستہ سیاہ ہوجاتا ہے یعنی لکڑیونکو جلا کر بھسم کرتی جاتی ہے اور سب چیزونکو جو آگے آتی ہین خواہ
ساکن ہون یا متحرک جلا دیتی ہے (سبحان اللہ کیا مضامین عالی ہین) - مین اگنی کی جو ہر
قسم کی دولت دینے والا ہے پوجا کرتا ہون اگنی جو بن مین پیدا ہوا ہے اور انسان کا دوست
ہے اپنی پوجاری کی اسطرح حفاظت کرتا ہے جیسے راجہ لیئق آدمی پر مہربانی کرتا ہے (اگر ۸۷
صد سال گبر آتش فروزد + چو یکدم اندران افتد بسوزد) ایسا ہو کہ وہ (اگنی ہمارا) ہم پر مہربان ہو - اے
اگنی دیوتا تو خشک لکڑی کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے تب تمام تیرے پوجاری پاک رسم
(یعنی شرک) ادا کرتے ہین - ایسا ہو کہ وہ اگنی جو رنگ برنگ روشنی کی مالک ہے اِس اپنے
پوجاری کی خواہشون کو غور سے سُنے - ہمیشہ انگلیان پیاری اگنی سے ایسی محبت کرتی
ہین جیسے عورتین اپنے خاوندون سے کرتی ہین - اے اگنی جب کہ پوجاری تجھے اپنے
گھر مین روشن کرتا ہے اور تجھے بھوگ لگاتا ہے جسکی وہ ہر روز خواہش رکھتا ہے تو اے اگنی
دو طرح سے زیادہ ہو کر اُسکی اوقات بسری کے لوازم زیادہ کرتی ہے - ایسا ہو کہ قوت ہاضمہ
کی اگنی جو خوراک سے تعلق رکھتی ہے بھگتون اور نامور پر دہتون کی خدمت کرنے والے کو بطور
چشمہ حرارت مردی کے دیجاوے اور ایسا ہو کہ اگنی سے اُسکا مضبوط اور بے عیب اور جوان
اور فہیم لڑکا پیدا ہو - ایسا ہو اے تیرے دولتمند پوجاری بہت خوراک حاصل کرین - ایسا ہو

کہ وہ ببّیاوان جو تیری تعریف کرتے ہین اور تجھے روشن کرتے ہین اُنکی عمر دراز ہو- ایسا ہو کہ ہم
لڑائیون مین اپنے دشمنون سے لوٹ حاصل کرین **جل** مین بوٹیان ہین اسواسطے اے
برہم چاری **جل** کی تعریف کرنے مین مستعد ہو- اے **جل** تمام بیماریون (خصوصاً ورم جگر و
معدہ و استسقا) کے کہونے والی بوٹیون کو میرے بدن کے فائدہ کے واسطے پکا- آے سوم رس
کے پینے والے **اندر** گو ہم مستحق نہون پر تو ہمین ہزار ہا عمدہ گوئین اور گہوڑے دیکر مالا مال کر- اے
خوبصورت اور طاقتور **اندر** خوراک کے مالک تیری شفقت ہمیشہ قایم رہتی ہے ہمین ہزارون
عُمدہ گہوڑے اور گوئین دے ہر ایک کو جو ہمین گالی دیتا ہے غارت کر- ہر ایک کو جو ہمین نقصان
پہونچاتا ہے قتل کر اور ہمین ہزارون گہوڑے اور گوئین دے- اے **اِندر** جو ہماری بہتری مین
راضی ہوتا ہے (عبادت سے بازرکہتا ہے چنانچہ فصل دوم مین بیان ہو چکا) ایسا کر کہ ہمین خوراک
بافراط ملے اور مضبوط اور بہت دودہ دینے والی گوئین ہمارے ہاتھ آوین جنکے باعث سے ہم
۸۸ عیش و عشرت مین مشغول رہین (اور خدا کو بہول جاوین) اے **اِندر** اور **اگنی** مین جو دولت
کا خواہشمند ہون تم دونو کو اپنے دل مین رشتہ دار اور قرابتی تصور کرتا ہون ادراک جو تمنے
مجھے عنایت کیا ہے کسی دوسرے نے کبھی نہین دیا (کیا کفرانِ نعمت ہے کہ کہاے کسیکا اور گائے
کسیکا) اور اس طرح بہرہ مند ہو کر مینے یہہ منتر جسمین مین نے اپنی خوراک کی خواہش ظاہر کی ہے
تمہاری تعریف مین بنایا ہے (اس سے صریح معلوم ہوا کہ بید کے منتر بنائے ہوئے برہمنون کے ہین نہ کلام الٰہی)
اے **اندر** اور **اگنی** نعمتون کے عطا کرنے والو خواہ سُرگ لوگ [عالم بالا] یا پاتال لوگ [زیر زمین] یا مرت لوگ [دار الفنا] جہان
کہین تم ہو وہان سے یہان آؤ اور کچلا ہوا رگ بید [عالم بالا] پیو- اے **اندر** اور **اگنی** بجز کہانے والو شہرون
کے غارت کرنے والو ہمین دولت عطا کرو (بھائی خدا سے مانگو اور نجات مانگو) لڑائیون مین
ہماری مدد کرو- ایسا ہو کہ **مترا** دیوتا **ورن** دیوتا **ادِتی** دیوی **سمندر** دیوتا **دھرتی** دیوی
آسمان دیوتا یہ سب ملکر ہماری اِس دعا پر متوجہ ہون (اکیلا خدا کافی ہے) اے انسانون
پر مہربانی کرنے والے **اندر** تو بہی مخلوق ہی ہے پر پیدایش کے وقت سے آجتک کوئی تیرا نظیر

نہین ہوا تو تینون لوگ اور تینون کُرۂ آتش اور تمام اِس عالم کا جو مخلوقات سے پُر ہے سہارا دینے والا ہے - اے اندر جو سب دیوتاؤن مین اوّل درجہ کا دیوتا ہے ہم تجھے بلاتے ہین تو نے لڑائیون مین فتوحات حاصل کی ہین - ایسا ہو کہ اندر جو کارساز تند اور تمام مانع چیزونکا جڑ سے اُکھاڑنے والا ہے ہماری رتھ کو لڑائیون مین سب سے آگے رکھے - ایسا ہو کہ اندر ہمارا ساتھی ہو کہ ہم سیدھے راستے سے خوراک کثیر حاصل کرین - اور ایسا ہو کہ مترا دیوتا آدِتی دیوی سمندر دیوتا دھرتی دیوی اکاس دیوتا ہمارے واسطے خوراک کی حفاظت کرین - بہت سی مُہمّات کا سر کرنیوالا سب دیوتاؤن سے اچھا دیوتا نعمتون کا عطا کرنے والا سچی طاقت والا یہا ور اندر ہے جو دولت کا لحاظ کرتا ہے اور اُس شخص سے دولت چھین لیتا ہے جو جگ نہین کرتا جیسے رہزن مسافر سے چھین لیتا ہے (کیا اچھی معبود کی صفت بیان کی) اور اُسے جگت کرنیوالیکو دیتا ہے - اے اندر تیری سب تعریف کرتے ہین (چنانچہ فصل دوم مین گذری) ایسی کرپا کر کہ اور لوگون سے ہمین

۸۹ نقصان نہ پہونچے مَروت دیوتا تم دلیر اندر کے ہمراہ دونو خوشی مناتے ہوئے اور یکسان شان شوکت کے ساتھ نمودار ہو - اے اجیت اندر ایسی لڑائیون مین ہماری حفاظت کر جہان سے بہت لوٹ ہمارے ہاتھ آوے - مینہ کے برسانے والا طاقت ور اندر ہمیشہ درخواستین قبول کرنے والا انسانون کو اپنی طاقت عطا کرتا ہے جیسا بسا مڈھ گووُن کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے (کیا ٹھیک مضمون اور کیا کلام بلیغ ہے ا حقیقت مین اندر کے گانے کے لائق یا پڑھنے کے لائق تعریف بار بار کرنی چاہیئے (دوسری فصل مین خوب کی گئی ہے) اے اندر دیوتا یہان آؤ اور اقسام اقسام کے ارگون سے اور کھانون سے سیر ہو کر اور قوت حاصل کرکے اپنے دشمنون پر ظفریاب ہو (دیکھو عابد اپنے معبود کو کھلا پلا کر طاقت بخشتا ہے) اے اندر نعمتون کے بخشنے والے اور اپنے پوجاری کی رکھشا کرنے والے مین نے تیری تعریف کی ہے جو تجھ تک پہونچ گئی ہے اور جسکو تو نے منظور کیا ہے - اے متموّل اندر اِس رسم مین ہمین دولت حاصل کرنیکے لئے دلیر کر کیونکہ ہم محنتی اور مشہور ہین - اے اندر ہمین بے اندازہ بے شمار اور لازوال دولت بخش جو مویشی اور خوراک اور زندگی

کا چشمہ ہے - اے اندر ہمین نامور کر اور ایسی دولت دے جو ہزارون طریقون سے حاصل ہو اور
دھکانے کی چیزین جو چھینیون سے جھگڑون مین آتی ہین عطا کر - اے ستاکرتو اندر شام وید کے
پڑھنے والے تیری اُستت کرتے ہین - رگ بید کے پڑھنے والے تیری تعریف کرتے ہین جو کہ
تو تعریف کے لائق ہے اور برہمن تجھے بانس کی مانند بلند کرتے ہین اندر نعمتین بخشنے والا اپنے پوجاری
کے مطلب سے واقف ہے - اے باسو دیوتا ہماری اس پوجا مین آکر شامل ہو ہمارے منترا اور تعریف
اور دعاؤن کو قبول کر ہمارے جگ پر مہربان ہو اور بہت خوراک دے - اے اندر ہمین بڑی
فیاضی سے گائین عطا کر - اے تعریف کے مستحق اندر ایسا ہو کہ ہم ہمیشہ تیری تعریف کرتے رہین
ایسا ہو کہ اس تعریف سے اے بڑی عمر والے تیری قوت زیادہ ہو اور ایسا ہو کہ یہ تعریف ہماری
تجھے پسند آوے تاکہ ہمین خوشی حاصل ہو - ہم اگنی کو جو دیوتاؤنکا پیغمبر اور اُنکا بلانیوالا ہے
اور بہت ثروت والا اور اس جگ کا سمپورن کرنیوالا ہے منتخب کرتے ہین - اے روشن
۹۰ اگنی ہمنے تجھے کبھی کا ہوم کرکے بلایا ہے ہمارے دشمنوں کو جلا دے جنکی محافظ ناپاک ارواح
ہین - اُس اگنی کی جگ مین تعریف کرو کہ جو بڑا عاقل صادق اور روشن ہے اور بیماری کا
کھونے والا ہے - اے روشن اگنی دیوتاؤن کے پیغمبر اس نذر مین پیش کرنیوالے کی حفاظت
کر جو کہ تیری پوجا کرتا ہے - اے اگنی ہمارے جگ اور ہمارے بھوگ مین دیوتاؤنکو لا ہمنے
تیری تعریف ده منتر پڑھکر کی ہے جو سب سے آخر تصنیف ہوا ہے ہمین خوراک عطا کر اور دولت جو
اولاد کا چشمہ ہے عنایت فرما - اے اگنی کا نوا لینی رشی لوگ تجھے بلاتے ہین اور تیرے گن
گاتے ہین - اے اگنی مع دیوتاؤن کے آ - اے اگنی نیک کامونکو ترقی دینے والون کو
یعنی دیوتاؤنکو جنکی ہم پوجا کرتے ہین اس نذر مین مع اُنکی بیبیون کے شریک کر - اے
اگنی انعام کی دینے والی اور رتھو دیوتا کے ساتھ جگ مین حصہ لینے والی گھر کی آگ
ہو کر پوجاری کی خاطر دیوتاؤن کی پرستش کر - اے ہوا پر فوقیت رکھنے والی اگنی اپنے
پوجاری کو درشن دے تاکہ اُسکو معلوم ہو کہ میری پوجا قبول ہوئی تیرے بل اکاش اور دھرتی

لرزان ہین تونے اُس بوجھ کو اُٹھایا ہے جسکے لیئے پروہت مقرر کیا گیا تو نے بزرگ دیوتا کی پرستش
کی ہے - تو اے اگنی خواہشونکی پورا کرنے والی ہے اپنی پوجاریون کی دولت زیادہ کرنے والی
ہے - اے اگنی دولت کی خاطر ہم تیری پوجا کرتے ہین اس ہوم کے کرنے والے کا نام
کروے ایسا ہو کہ تیری کرپا سے جو ہماری اولاد ہو تو پھر ہم یہ رسم ادا کرین دہرتی اکاش
اور تمام دیوتاؤن سمیت ہمین بچا - اے اگنی تو ہمارے اس منتر سے جو ہم اپنی لیاقت اور
آگاہی کے موافق پڑھتے ہین ترقی پا اور ہمین دولتمند کر اور ہمین نیک سمجھ دے اور بہت خوراک
دے - ہم اے اگنی نذرین چڑھا کر تیری پوجا کرتے ہین - اے بہت خوراک دینے والے
ہم پر آج مہربان ہو - اے اگنی تو خوشی کی دینے والی دیوتاؤنکو بلانے والی اور اونکی پیغمبر
اور انسان کی محافظ ہے وہ نیک اور دیرپا کام جو دیوتا کرتے ہین سب تیرے مین موجود ہین -
اے اگنی خوراک کی بخشنے والی ہمارے خوانے پُر کردے - اے جوان اور چمکیلا اگنی
91 ہمین ناپاک روحون سے اور کینہ ور آدمی سے جو بخشش نہین کرتا اور موذی جانور سے اور اُن
لوگون سے جو ہمارے مارنے کے فکر مین ہین بچا - اگنی کے شعلے روشن طاقتور اور خوفناک
ہین اُنکا اعتماد کرنا چاہیئے - اے اگنی جو امیر ہے اور جو کہ تمام مخلوق کی فریادرسی کرنے والی
ہے صبح سے نذرین دینے والے کے پاس بہت قسم کی دولت مع عمدہ گھر کے لا آج یہان
دیوتاؤن کو اُٹھتے ہی لا - آج ہم اگنی کو جو پیغمبر مکانون کے دینے والی ہر دل عزیز دہوئین
کے جھنڈے والی روشنی بخشنے والی اور علے الصباح جو پوجاری پوجا کرتا ہے اسکی حفاظت
کرنے والی ہے منتخب کرتے ہین - تو اے اگنی جگون کی حفاظت کرنے والی ہے اور دیوتاؤن
کی پیغمبر ہے آج یہان دیوتاؤن کو جو صبح اُٹھتے ہین لے - سورج کا دھیان کرتے ہین لا - مین
سونے کے ہاتھ والے سورج کو اپنی حفاظت کے لیئے بلاتا ہون وہ پوجاریون کا درجہ مقرر کرتا
ہے - سورج کی جوبانی کا مددگار نہین ہے ہماری حفاظت کے لیے تعریف کرو - ہم اوسکی پوجا
کرنیکے لیے آرزو رکھتے ہین - دوستو بیٹھ جاؤ در حقیقت ہم سورج کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ در حقیقت

دولت کا بخشنے والا ہے۔ عاقل ہمیشہ سورج کے اُس بڑے درجہ کا دھیان کرتے ہین جب سے
انکھ آسمان کی سیر کرتی ہے۔ تو اے سورج سب سے زیادہ چلتا ہے تو سب کو دکھلائی دیتا ہے تو
چشمہ روشنی کا ہے تو تمام آسمان پر چمکتا ہے۔ تو اے سورج مارت دیوتا کے سامنے نکلتا ہے
تو انسان کے روبرو نکلتا ہے اور تو اِس طرح نکلتا ہے کہ تمام دیولوگ تجھے دیکھ سکے تو اوس روشنی کے
ساتھ نمودار ہوتا ہے جسکے ساتھ تو صاف کرنے والا برائی سے بچانے والا ہے تو فراخ آسمان کو
دِن اور رات کا اندازہ کرتا ہوا اور سب مخلوقات کو دیکھتا ہوا طے کرتا ہے۔ تو اے سورج آرام دہندہ
روشنی سے چمکتا ہوا نمودار ہو کر اور سب سے بلند آسمان پر چڑھکر میرے دِل کی بیماری اور میرے بدن
کی زردی کھودے۔ روشنی کو تاریکی کے پرے دیکھکر ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہین جو دیوتاؤن
کے درمیان ایک چیدہ دیوتا ہے۔ اے چاند دیوتا تو ہردم کے کام کرنے سے نیکی کے کام کرنیوالا
ہے (چنانچہ فصل دوم مین بیان ہوچکا) تو اپنی قوتون کے باعث سے صاحب طاقت اور سرب
بیاپی ہے۔ تو اپنی بخشش کے باعث نعمتونکا دینے والا اور اپنی بزرگی سے بزرگ ہے۔ تو نے
اے انسان کے رہنما جگ کے چڑھاوون سے خوب پرورش پائی ہے۔ تیرے کام ورن
راجہ کی مانند ہین تیرا کلام اے چاند بڑا ہے تو عزیز متر دیوتا کی مانند سب کا صاف کرنے والا ہے تو
اریمان دیوتا کے مانند سب کا بڑھانے والا ہے چونکہ تیرے مین وہ کلین ہین جو تیرے سبب سے
آسمان زمین پہاڑیون اور پانی سب مین برکت ہے اسلیے اے چاند راجا ہم سے اچھی طرح پیش آ اور
بلا خفگی ہماری نذرین قبول کر۔ تو اے چاند اُس شخص کو جو تیری پوجا کرتا ہے خواہ وہ جوان ہو
یا بوڑھا دولت دیتا ہے تاکہ وہ اوس سے حظ اُٹھاوے اور زندہ رہے۔ اے چاند راجا ہمین
اُس سے جو نقصان پہونچانے کے فکر مین ہے محفوظ رکھ۔ تجھ سے دیوتا کا دوست کبھی نہین مر سکتا
اے چاند دیوتا ہماری ایسی مدد کر رکھشا کر جس سے بھوک لگانے والے کو خوشی حاصل ہوتی ہے
ہمارے اِس ہلدان کو اور تعریف کو قبول فرما کر اے چاند دیوتا ہمارے پاس آ اور ہماری رسم کا
ترقی دینے والا ہو۔ چونکہ ہم منترون سے واقف ہین اِس سبب سے ہم تیری تعریف کر کے ... بڑھاتے

۹۲

ہین - اے کرپا نیدھان چاند ادھر آ - اے دولت بخشنے والے بیماری کھونے والے دولت سے آگاہ
خوراک کے بڑھانے والے چاند دیوتا ہمارا ایک لایق مددگار ہو - اے چاند دیوتا ہمارے دلون مین ایسا
خوش رہ جیسے مویشی سبزہ زارون مین یا انسان اپنے گھرون مین خوش رہتا ہے - اے چاند دیوتا
ایسا ہو کہ قوت تیری مین ہر طرف سے آوے ہمارے واسطے خوراک مہیا کرنے مین سرگرم رہ - اے چاند
دیوتا سب بیلون کے ساتھ بڑھتا جا ہمارا دوست ہو خوراک کی طرف سے آسودہ حالی بخش تا ہم پھیلین پھولین
چاند دیوتا اُس شخص جو کہ نذرین چڑھاتا ہے دودھ والی گائے چالاک گھوڑا اور ایک بیٹا جو کہ کاروبار
مین ہوشیار خانگی تعلقات مین ہنرمند پوجا مین سرگرم مجلس مین لایق اور جو اپنے باپ کی عزت کا
باعث ہو دیتا ہے ہم اے چاند دیوتا تجھے رن مین اٹل ہزارون آدمیون کے گروہون مین لڑکر
فتحیاب ہونے والا طاقت زایل ہونے دینے والا جگون کے درمیان پیدا اور روشن مکان مین رہنے والا
مشہور اور بہادر جانکر خوش ہوتے ہین - تو نے اے چاند پودے پانی کے اور گوین پیدا کین ہین -
۹۳ تو نے کشادہ آسمان کو پھیلایا ہے تو نے تاریکی کو روشنی سے پراگندہ کر دیا ہے - اے طاقتور چاند
دیوتا اپنی روشن دماغی کے ساتھ اپنی دولت کا ایک حصہ دے - ایسا ہو کہ کوئی مخالف تجھے دق نکر سکے
تو کسی دو برابر کے مخالفون کی بہادری پر فوقیت رکھتا ہے ہمین رن مین ہمارے دشمنون سے بچا
سورج روشن صبح کے اسطرح ساتھ آتا ہے جیسے مرد نوجوان خوبصورت عورت کے پیچھے چلتا ہے
اُسوقت دہرم آتما (نیک دین اور نیک روح) لوگ مقرری وقت کی رسومکو کرتے ہین اور مبارک سورج
کو اچھے انعام کی خاطر پوجتے ہین یعنی اُسکی پرستش کرتے ہین سورج کے تیز رفتار ہمایون فال ہاتھ
پانوٗن کے مضبوط راستہ طے کرنے والے گھوڑے جنکی ہمنے پرستش کی ہے اور جو
تعریف کیے جانے کے مستحق ہین آسمان کی چوٹی پر پہنچ گیے ہین اور جلد زمین اور آسمان
کے گرد پھر آئے ہین - ایسا دیوتا پن اور جلال سورج کا ہے کہ جب وہ غروب
ہو جاتا ہے وہ پھیلی ہوئی روشنی کو جو ادھورے کام پر پھیلی ہوئی تھی اپنے
مین چھپا لیتا ہے جب وہ اپنے گھوڑون کو کھول دیتا ہے اُسوقت رات کی تاریکی سب پر

چھا جاتی ہے **آفتاب** مترا دیوتا اور ورن دیوتا کے سامنے اپنی روشن صورت آسمان کے
درمیان ظاہر کرتا ہے اور اُسکی کرنین ایک تو اُسکی بیحد روشن طاقت کو پھیلاتی ہین اور دوسرے
جب وہ چلی جاتی ہین تب رات کی تاریکی لاتی ہین - آج دیوتاؤ **سورج** کے نکلتے ہی ہمین الاُئی (نادم بلتے یہ روشنی آفتاب ۱۲)
باتون سے بچاؤ اور ایسا ہو کہ **مترا** دیوتا اور **ورن** دیوتا **آدتی** دیوی **سمندر** دیوتا **دھرتی** دیوی (یعنے اے دیوتاؤ ۱۲)
اکاش دیوتا اِس ہماری دُعا کو متوجہ ہو کر سُنین انتہی مختصراً اور مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب
ازریل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد کہ بدون رعایت کسی مذہب کے
بطور تحقیق کے لکھی گئی ہے اُسکے صفحہ ۴۶ مین لکھا ہے کہ رِگ ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت
قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسّی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے اور اتھر بید
بید مین جو سرا ایک بید کہلاتا ہے دشمنون کے مار ڈالنے کے لیے بہت منتر ہین اور اُن بلدانون کا بیان
ہے جو بھگوتی دیوی کو چڑھانی چاہئین جس سے آدمی اپنے دشمنون کو مار ڈالے **ایک** جگہ لکھا ہے (قربانیان ۱۲)
کہ جسے مار ڈالنا منظور ہو اُسکی تصویر کا غذ پر بنا کر اُسکا سر کاٹ ڈالو اور بلدان کے ساتھ دیوی پر چڑھاؤ 94
اور اُسی مین ہے کہ اے دیوتا **کرشن** میرے سب بیریون کو مار ڈال - اے قیمتی موتی اُن سب کو جو مجھ سے کینہ
رکھتے ہین نیست و نابود کر پھر یون لکھا ہے کہ اے **"اگن"** تو جو گھی کو کھا جاتا اور ہمیشہ تیج والا ہے (دشمنون ۱۲) (آگ ۱۲)
ہمارے بیریون کو جو ہمارا بُرا چاہتے ہین اور ہم سے کینہ رکھتے ہین راکھ کر ڈال - اے **اندر** تو (تیزی وجلالی ۱۲)
ہمارے سب لالچی دشمنون کو نیست و نابود کر اور ہمارے داتا دوستون کو پال - ہمین ہزارون اچھی اچھی
گائین اور خاصے گھوڑے دے اور بڑے بلی ہین گن - اے **اندر** ہم تجھسے بہت دھن چاہتے ہین
خواہ تو اوسے آدمیون خواہ آسمان کے رہنے والون خواہ اکاش پر بسنے والون خواہ کسی اور جگہ
سے لے پر ہمین دولتمند کر دے (دیکھو کیا بُرا مضمون ہے) اے **اندر** ہم تیری منت کرتے ہین کہ (خلا ۱۲)
ہمین خوب خوب جواہرات اور قیمتی پتھر اور بہت ہی دولت دے (خدا کی منت کرو اور بہشت مانگو)
اے **اندر** اور اے **برن** تو ہماری خواہشون کے موافق ہمین دے اور سب طرح ہمکو بھرپور کر اور ہم
منت کرتے ہین کہ تو نت ہمارے ساتھ رہ - اے **اندر** اور اے **برن** ہم سب پوجا اور بلدان (پانی کا دیوتا ۱۲)

ے یعنے یہ مضمون منظوم [illegible] ۱۲
ے دین حق کی تحقیق ص ۲۴۶ تا ۲۴۹-۱۲
ے [illegible] سنسکرت [illegible]
ے [illegible]
ے [illegible]

تیرے خوش ہونیکے لیے کرتے ہین اور اُسے کر کے تجھسے دہن پاتے ہین اور دہن پاکے بھوگ کرتے
ہین اور بھوگ کرکے جو بچتا ہے سو جمع کرتے ہین اور جو کہ اب ہم بھوگ کرتے اور آگے کے لیے جمع بھی
کرتے ہین اُسکے سوا ہمین اور بھی دہن دے (واہ رے بخل اور طمع) اے اندر ہم مین سے ہر ایک اپنی
استری کے ساتھ دِن کاٹے اور اُسوقت جم کے پیادے سوجا وین کہ ہمین نہ دیکھین تو ہمکو ہزارون
اچھی اچھی گائین اور گھوڑے دے اور ہمین بڑے آدمیون مین گن - انتہی مختصراً اب نظر غور و
تفکر و انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ اسقدر شُرتیان بید کی جو منقول ہو چکین اُنمین کہین کچھ خدا کا بھی پتا
لگتا ہے اور یہ تعلیم خدا پرستی کی ہے یا مخلوق پرستی کی اور یہ کسکا کلام ہے کہ ۳۳ دیوتاون بلکہ
تمام دیوتاؤن اور آگ اور ہوا اور پانی اور آندر اور چاند اور سورج اور زمین اور آسمان کی پرستش
اور اُنسے مُناجات کرتا ہے اور اُنسے گھوڑے اور گائین اور کھانا وغیرہ حاجات طلب مانگتا ہے آیا یہ خدا کا کلام
ہے اور خدا اپنی مخلوقات کی پرستش کرتا اور اُنسے گائین اور گھوڑے اور کھانا وغیرہ حاجات مانگتا ہے
اور جادو کرتا ہے یا خدا اپنے بندونکو تلقین کرتا ہے کہ مجھ سے تو کچھ ہو نہین سکتا تم اپنی حاجات اندر
اور چاند اور سورج اور زمین اور آسمان اور آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ سے مانگا کرو اور ان چیزونکی پرستش
کیا کرو اور ان منترون کے ساتھ جادو کیا کرو حاشا و کلّا ایسا ہرگز نہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ تو
اپنے کلام پاک مین یون فرماتا ہے کہ خاص میری ہی عبادت کرو اور مجھ ہی سے اپنی حاجات
اور مدد طلب کیا کرو اور یہ کہا کرو کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ آیا فصیح اور بلیغ اسی کلام
کا نام ہے جو بید ہے جسکا مضمون سب سر تا پا اور شرک سے بھرا ہوا ہے - اگر یہ کلام فصیح ہے تو غیر فصیح
کونسا ہوگا - اسقدر کلام طویل اور پھر ماحصل اُسکا سوائے شرک کے کچھ بھی معلوم نہین ہوتا سچ کہا ہے
تت بود معنی سبہا محمل پنڈت ان بریلی نے کہ بید لڑکونکا سا کلام ہے اور لکھا ہے منڈوک اپنکھد اتھر
بید مین کہ بید چھوٹا سا علم ہے جس سے ذات پاک خدا کی شناخت نہین ہو سکتی اور چھاندوک اپنکھد
سام بید مین ہے کہ نارد من نے کہا کہ مین نے چار دن بیدونکو پڑھا لیکن خدا کو نہ پہچانا - چنانچہ
پانچوین خوبی مین بیان ہو چکا ہے نہین معلوم کہ آریا سماج باوجود بڑے گھمنڈ عقل اور دانش کے

لہ بلفظ پنجمون منتر ۲
لہ پیدا ہوا ۱۲
سہ استری یعنی جورو ۱۲
سہ ملک الموت ۱۲ / یعنی شُرتیان ۱۲
سہ یعنی بید کی
سہ آتش یعنی آگ ۱۲ / آسمان ۱۲
سہ کرو جا ہین
سہ حشمت و جلال
سہ یعنی ہین ۱۲ تاریخ
سہ چنانچہ اوپر بید سے منقول ہوا اور جیسے اردو والے کرتے ہین ۱۲
سہ سورۂ جلد اول صفحہ ۹۶ ۱۲
سہ ظفر صفحہ ۵ ۱۲

کسطرح اِس کلام کو فصیح اور بلیغ اور کلام خدا سمجھکر بید بید پکار رہے ہین اگروہ نہین جانتے کہ کلام فصیح
اور بلیغ کسکو کہتے ہین تومین چند آیات قرآن مجید کی اور چند احادیث حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیش کرتا ہون اوسمین غور کرین اور تعصب تقلید کو چھوڑ کر بنظر انصاف دیکہین کہ بید مین
اور قرآن اور حدیث مین کسقدر تفاوت زمین اور آسمان کا ہے - ہر چند کہ ایسے کلام مہمل بے سروپا
شرک آگین کے مقابلہ مین قرآن اور حدیث کو لانا ظاہر مین بیموقع معلوم ہوتا ہے لیکن اسواسطے کہ ہنود
بید کو کلام الٰہی سمجھتے ہین اُسکے سمجھانے کے لیے اِس امر کی حاجت ہے تاکہ وہ معلوم کرین کہ
کلام پاک خدا اور رسول کا ایسا ہوتا ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ شروع ساتھ نام اللہ کے
جو بہت بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۙ ترجمہ تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادہار ہے نہ اُسنے کسیکو جنا
اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہین اُسکا ہمسر کوئی - اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۹۷
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ترجمہ اللہ اُسکے سوا کسیکی
بندگی نہین - زندہ ہے سب کا تھامنے والا - نہین پکڑتی اُسکو اونگھ اور نہ نیند - اوسیکا ہے جو کچھ آسمانو
اور زمین مین ہے - کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اُسکے پاس مگر اُسکے اذن سے - جانتا ہے جو کچھ
کہ خلق کے روبرو ہے اور پیٹھ پیچھے اور یہ نہین گہیر سکتے اُسکے علم مین سے کچھ مگر جو وہ چاہے - گنجائش
ہے اُسکی کرسی مین آسمانون کی اور زمین کی اور تھکتا نہین اُنکے تھامنے سے اور وہی ہے اوپر سب سے
بڑا - لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ترجمہ اگر ہوتے زمین اور آسمان مین اور حاکم سوائے اللہ
کے تو دونون بگڑ جاتے - قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ترجمہ کہا مسیح نے
اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا - وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی

لے یعنے تھکا اوسکو اوسکی چیز کا سہارا نہین جانبین علیہ اوسکو اوسکا سہارا ہے ۱۲

رسول گمرا وسکو یہی حکم بھیجا کہ بات یون ہے کہ کسیکی بندگی نہین سوائے میرے سو میری بندگی کرو بل اِللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰاکِرِیْنَ ○ ترجمہ یعنی اللہ ہی کی بندگی کر اور ہو حق ماننے والون مین - وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ترجمہ اور مین نے جنون اور انسانون کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری بندگی کرین - وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ترجمہ اور انکو یہی حکم ہوا ہے کہ بندگی کرین اللہ کی خالص کر کے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ○ ترجمہ تو کہہ پکارو جنکو سمجھتے ہو اللہ کے سوائے سو نہین اختیار رکھتے کھول دینا تکلیف کا تمسے اور نہ بدل ڈالنا - وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَہُمْ یَنْصُرُوْنَ ترجمہ اور جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین طاقت رکھتے تمہاری مدد کرنیکی اور نہ اپنی جانون کو بچا سکین - اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗٓ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ لَہٗ مَا فِی
97 السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ترجمہ اللہ جو ہے سو اکیلا معبود ہے نہین اس لائق کہ اوسکی اولاد ہو اوسیکا ہے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے اور اللہ بس ہے کام بنانے والا - یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ ای لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنایا تمکو اور تمسے پہلونکو تا کہ تم بچو - الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ترجمہ جسنے بنایا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور آسمانکو عمارت اور اُتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اُس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھیراؤ اللہ کے شریک اور تم جانتے ہو - لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ○ ترجمہ اللہ کا شریک کسیکو مت کر بیشک شرک بڑی بے انصافی ہے - وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ترجمہ اور مت پکار ساتھ اللہ کے کسی اور معبود کو کسیکی بندگی نہین سوائے اُسکے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ ترجمہ ہر چیز فنا ہے مگر ذات پاک اوسکی

اوسیکا حکم ہے اور اُسیکی طرف پہر جاؤ گے لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ ترجمہ سجدہ مت کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے وہ بنائے۔ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ط وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ترجمہ جنکو پکارتے ہو سواے اللہ کے وہ ہرگز نہ بنا سکینگے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہون اور اگر کچھ چھین لے اُنسے مکھی نہ چھوڑا سکین اُس سے وہ۔ ضعیف ہے طالب اور مطلوب۔ اللہ کی قدر نہین جانی جیسے اوسکی قدر ہے۔ بیشک اللہ زور آور زبردست ہے۔ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ط ترجمہ تو کہہ مین اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک نہین ہون مگر جو اللہ چاہے وہی ہو۔ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ترجمہ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ترجمہ وہ اللہ ہے رب تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا۔ کسیکی بندگی نہین سوا اُسکے پہر تم کہان سے پہرے جاتے ہو۔ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ترجمہ اور اگر اللہ تجھکو کچھ تکلیف پہنچاوے پھر اُسکو کوئی نہ اُٹھاوے مگر وہ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝ ترجمہ اللہ نہین شریک کرتا اپنے حکم مین کسیکو۔ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ترجمہ یہ سب اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے اب دکھاؤ مجھکو کیا پیدا کیا ہے اوروں نے جو اللہ کے سوا ہین۔ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ترجمہ سو پاک ہے وہ ذات پاک جو اُسیکے ہاتھ مین ہے حکومت ہر چیز کی اور اُسیکے طرف پھیرے جاؤگے۔ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝ ترجمہ اللہ جو وہی ہے رزق دینے والا توانا زور آور ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ط هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ترجمہ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ ایک مرد ہے کہ جسمین کئی شریک مختلف ہین اور ایک مرد پورا ایک شخص۔ کا ان دونو کا حال برابر ہے إِنَّ الَّذِينَ

ا؎ یعنی مشرکان مسلم ۱۲

۲؎ یعنی خدا ایک ہے ظالم کا کئی الہ مین ۱۲

تدعون من دون اللہ عباد امثالکم ترجمہ بیشک جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا بندے
ہین مانند تمہارے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ
ترجمہ اور جنکو پکارتے ہین اللہ کے سوا وہ کچھ نہین پیدا کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوے ہین
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ترجمہ اور جنکو پکارتے ہو سوائے
اللہ کے وہ مالک نہین ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ترجمہ اور اس
سے زیادہ کون گمراہ ہے کہ پکارے ایسے کو کہ نہ پہنچے اسکی پکار کو قیامت کے دن تک اور انکو
خبر نہین انکے پکارنے کی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ الآیہ ترجمہ اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہنچتا
ہون پکارنے والیکی پکار کو جب پکارتا ہے مجھکو قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۹۹
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ترجمہ تو کہہ اے اللہ مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک جسکو چاہے اور
چھین لیتا ہے تو ملک جس سے چاہے اور تو عزت دے جسکو چاہے اور ذلیل کرے جسکو چاہے
تیرے ہی ہاتھ مین خیر ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ
وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ترجمہ اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے احتیاج
سب خوبیون سراہا وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ترجمہ
اور ہرگز نہ کہہ کسی کام کو کہ مین کل کو یہ کرونگا مگر یہ کہ اللہ چاہے قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ترجمہ تو کہہ بھلا دیکھو
تو جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجھکو انھون نے کیا پیدا کیا ہے زمین سے یا انکا کچھ ساجھا
ہے آسمانو مین - وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ ترجمہ اور بندگی کرو
اللہ کی اور ملاؤ مت کسیکو اوسکے ساتھہ اور ماباپ سے نیکی اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور مسکینون
سے اور ہمسایہ قرابت والے سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور کروٹ کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے
اور اپنے ہاتھہ کے مال سے اللہ کو خوش نہین آتے تکبر کرنے والے شیخی مارنے والے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ
حِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ترجمہ لیکن نیکی وہ ہے
جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور حق جانے قیامت کے دن اور سب فرشتون کو اور کتاب آسمانی اور
نبیون کو اور دوے مال اوسکی محبت پر قرابت والون کو اور یتیمونکو اور مسکینونکو اور مسافرونکو اور مانگنے
والون کو اور گردنین چھوڑانے مین اور قایم رکھے نماز اور دوے زکوۃ اور پورا کرنے والے اپنے عہد
کو جب عہد کرلین اور صبر کرنے والے سختی اور تکلیف مین اور وقت لڑائی کے وہی لوگ ہین جنہون
نے سچ بولا اور وہی لوگ ہین پرہیزگار وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ترجمہ اور مارنہ ڈالو اپنی
اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور اونکو اور مت جاؤ نزدیک بیحیائی کے کامون
کے جو کھلے ہون اور جو چھپے ہون اور مارنہ ڈالو جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا مگر حق پر اور پاس نہ
جاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھہ انصاف کے اور جب بات کہو تو حق
کی کہو اگرچہ ہو ناتے والا اور اللہ کا عہد پورا کرو خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْجٰهِلِيْنَ ۝ ترجمہ لازم پکڑ قصور معاف کرنا اور حکم کر نیک کام کا اور اعراض کر جاہلون سے

۱ اول اللہ کا حق پھر ماباپ کا پھر اوران سب کا در برابر ۱۲

۲ جیسے ایک استاد کے دو شاگرد اور ایک آقا کے دو نوکر یا دو شخص ہمیشہ ساتھ رہتے ہون اور ہو سکتا ہے کہ زوجین بھی اسمین داخل ہون ۱۲

۳ ہاتھہ کا مال لونڈی غلام اور ہو سکتا ہے کہ گھوڑا اور گاے بھینس بکری وغیرہ ۱۲

۱۰۰

۴ یعنے اپنے حق اور اپنے رشتہ دارونکو ... ۱۲

۵ تکبر مین اور شیخی مین ... ۱۲

۶ اللہ کی محبت پر یا مال کی محبت پر ۱۲ لونڈی غلام کو آزاد کرانا یا قیدی کو چھڑانا یا قرضدار کو قرض سے چھڑانا ۱۲ حفاظت کرنا

۷ یعنی ... بچپن مین ... بالغ ہونے تک ۱۲

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ
يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَ
الَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ
عَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ سمجھتے وہی ہین جو
عقلمند ہین وہ جو پورا کرتے ہین عہد اللہ کا اور نہین توڑتے عہد کو اور جو ملاپ کرتے ہین جس سے
اللہ نے ملاپ کرنیکا حکم دیا اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور خوف رکھتے ہین برے حساب کا
اور جنہون نے صبر کیا اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنیکو اور قائم رکھا نماز کو اور خرچ کیا اسمین
سے جو ہمنے اونکو دیا ہے چھپے اور کھلے اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو وہ لوگ ہین جنکے
لیئے عاقبت کا گھر ہے إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ ترجمہ بیشک اللہ حکم کرتا ہے عدل اور
نیکی کرنیکا اور قرابت والونکو دینے کا اور منع فرماتا ہے بیحیائی کے کامون سے اور گناہ سے
اور زیادتی سے ۔ تمکو نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا
الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا ترجمہ اللہ کا عہد پورا کرو جب عہد کر چکے ہو اور نہ توڑ ڈالو قسمون کو پختہ
کرکے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ترجمہ اور صرف بیجا
مت کر ۔ بیشک صرف بیجا کرنے والے شیطانون کے بھائی ہین أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ ترجمہ جنت بنائی گئی واسطے پرہیزگارون کے جو للہ مال خرچ کرتے ہین بیچ آرام اور
تکلیف کے اور جو دبا لیتے ہین غصہ کو اور جو معاف کرتے ہین قصور آدمیون کے ۔ اور اللہ دوست
رکھتا ہے احسان کرنے والونکو اسی طرح کی نصیحتون کے مضمونون سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے اور
قرآن مجید مین بیان خوبی توحید اور شرک کی برائی کا تخمیناً چارسو پچاس مقام مین ہے اور خوبی
صدقہ اور خیرات کی اور مذمت بخل کی تخمیناً ایکسو پچاس مقام مین اور بیان اعمال صالحہ کا ۱۰۴

محل مین آور بیان احسان کا ۳۴ جگہ آور ذکر علم کا ۶۹- آور امر معروف آور نہی منکر ۳۴- آور تقوی ۲۲۲ شکر ۱۹۰ صبر ۸۰ توکل ۱۵- امید و بیم ۲۸۶ حلم و عفو و تواضع ۲۵ نیت و اخلاص ۳۰ عبرت و تفکر ۳۴ ذکر خدا ۲۳ مراقبہ ۱۴ مذمت دنیا و خوبی آخرت ۱۷ موت و حساب و قیامت ۴۵۴ بہشت و دوزخ ۲۰۹ تسبیح و تقدیس حقتعالی ۸۴ توبہ و استغفار ۸۸ صدق ۲۳- ایفاے وعدہ و عہد ۳۸ صلہ رحم و قرابت ۴۳ معاشرت بازنان ۵۳ شفقت بر ضعیفان ۳۹ عدل و انصاف و گواہی حق دادن ۲۹ حفاظت زبان ۸۷ بیان حلال و حرام ۳۲ مذمت ظلم ۱۶۵ منع گناہ و بغی و طغیان وغیرہ ۱۶۳ مذمت بدعات و رسوم ۶۸ مذمت کبر و فخر و رعونت ۶۸- یہ چند مضامین کی فہرست مین نے نظر سرسری سے شمار کرکے لکھی ہے شاید یہ مضامین اس سے زیادہ مقامون مین بھی ہون آور سواے ان مضامین کے اور طرح طرح کی نصیحتین اور احکام اور اعمال اور اخلاق اور بہت قصے اچھے اور برے لوگون زمانہ سلف کے واسطے عبرت اور نصیحت پکڑنے کے قرآن مجید مین مذکور ہوے ہین اور قرآن مجید کے بہت ترجمے مختلف زبانون مین ہوکر چھپ گئے ہین جسکا دل چاہے دیکھ لے **اب** مین تمام ہندؤن خاص آریا سماج کی خدمت مین گزارش کرتا ہون کہ اسیطرح کی ایک فہرست ایسی ہی اعمال اور اخلاق اور طرح طرح کی نصیحتون کے جو بید مین مذکور ہوے ہون شمار کرکے چھپوا دین تاکہ بیدون کی حقیقت اچھی طرح کھل جاوے اور بیدون کی خوبی ہر خاص و عام کو معلوم ہوجاوے اور آپ صاحبونکو بیدون کی تعریف مین اسقدر جھوٹا مبالغہ کرنیکی حاجت نرہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ انکہ عطار بگوید ✤ اور ایک نسخہ پورا چارون بید کا اردو مین ترجمہ کرواکے چھپوا دیجیے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ وہ مضامین مرقومہ فہرست جو قرآن مجید مین موجود ہین بید مین بھی ہین یا نہین اور یہ بھی معلوم ہوجاوے کہ طریق عبادات اور معاملات اور اخلاق اور مسائل فوجداری و دیوانی وغیرہ کے بھی تمہارے بید مین تفصیل وار مرقوم ہین یا نہین **اب** چند احادیث کو سنیئے جو کلام پاک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور حقیقت مین وہ بھی کلام اللہ کا ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

۱۰۲

بیان اسباب کا کہ اللہ تعالے کے دفتر حاضر ناظر ہر چیز پر مطلع اور سنتا دیکھتا اور نزدیک ہے ۱۳

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جی کی خواہش سے کچھ نہین کہتا وہی کہتا ہے
جو وحی کیا جاتا ہے۔ حدیث یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاهَكَ وَاِذَا
سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ
بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰہُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ
اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰہُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رواہ احمد والترمذی ترجمہ اے
لڑکے یاد رکھ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو۔ یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو اپنے روبرو۔ اور جب مانگے
تو کچھ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یقین سمجھ لے کہ بیشک سب لوگ
اگر اکٹھے ہو جاوین اسپر کہ کچھ فائدہ پہونچاوین تجھکو تو ہرگز فائدہ نہ پہونچا سکینگے کچھ تجھکو مگر جتنا کچھ لکھدیا اللہ
نے تیرے حق مین اور جو اکٹھے ہووین اسپر کہ کچھ نقصان پہونچاوین تجھکو تو ہرگز نہ نقصان پہونچا سکینگے
تجھکو مگر وہی کہ لکھدیا ہے اللہ نے تجھپر اٹھائے گئے قلم اور سوکھ گیا کاغذ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ
۱۰۳ اِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ رواہ احمد ترجمہ اللہ کا شریک مت کر کسی چیز کو اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا
جاوے یَسْئَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ کُلَّهَا حَتّٰی الْمِلْحَ وَیَسْئَلُهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ ترمذی۔
ترجمہ ہر کسیکو چاہیئے کہ اپنے رب سے مانگے اپنی حاجت کی چیزین سب یہانتک کہ نمک بھی اور جوتی کا
تسمہ بھی جب کہ ٹوٹ جاوے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ
ترمذی ترجمہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اوسکے روبرو تو ٹھیرا لیوے وہ
اپنا ٹھکانا آگ مین لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ مسلم ترجمہ لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے ذبح کیا جانور
واسطے غیر اللہ کے مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ صَلٰوتُهٗ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ترجمہ جو
کوئی جاوے کسی خبر غیب بتانے والے کے پاس پھر پوچھے اوس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اوسکی
نماز چالیس دن رات اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ ابوداود ترجمہ شگون بد لینا شرک ہے۔
شگون بد لینا شرک ہے اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم ترجمہ بیشک تمہارے سب
نامون مین اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ

اللہ وحدہ شرح السنۃ ترجمہ یہ مت کہو کہ جو اللہ اور محمد چاہین وہ ہو اور یہ کہو جو اللہ اکیلا چاہے وہی
ہوگا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ ق ترجمہ جسکو قسم کھانی ہو تو اسکی قسم کھاوے
یا خاموش رہے لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ
وَرَسُوْلُہٗ ق ترجمہ مجھکو حد سے مت بڑھاؤ جیسا حد سے بڑھا دیا نصاری نے عیسی بن مریم کو میں تو اسکا بندہ ہون سو کہو یہی
کہ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا رسول اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوْقَ مَنْزِلَتِی الَّتِیْ اَنْزَلَنِیْهَا اللّٰہُ تَعَالٰی
اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رواہ رزین ترجمہ میں نہین چاہتا کہ بڑھاؤ مجھکو اُس
مرتبہ سے کہ اللہ نے مجھکو بخشا ہے میں تو محمد ہون بیٹا عبداللہ کا اللہ کا بندہ اور رسول اَلْکَبَائِرُ
اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَشَهَادَۃُ الزُّوْرِ ق
ترجمہ بڑا گناہ ہے شریک کرنا کسیکو ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور خون کرنا اور قسم جھوٹی اور گواہی جھوٹی
اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ
الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ ق ترجمہ بچو سات ۱۰۳
چیزین ہلاک کرنیوالی سے شرک اور جادو اور قتل ناحق اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور پیٹھ دینا لڑائی
کے دن اور تہمت لگانی عورتون پاکدامن بیخبر کو لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ لَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ خ ترجمہ زناکار زنا کے وقت
مومن نہین ہوتا اور چور چوری کے وقت مومن نہین ہوتا اور شراب پینے والا شراب پینے
کے وقت مومن نہین ہوتا اور لوگونکا مال آشکار الوٹنے والا مومن نہین ہوتا اور خیانت کرنے والا
خیانت کرنے کے وقت مومن نہین ہوتا پس بچو بچو ان کامون سے اور قتل ناحق کرنے والا وقت
قتل کرنیکے مومن نہین ہوتا اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَۃٌ
مِنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ

وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ق ترجمہ چار باتین جس شخص مین ہون وہ پورا منافق ہے
اور جسمین اِن خصلتون سے ایک خصلت ہو اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہوگی یہانتک کہ چھوڑ دے
اوسکو۔ جب اوسکو امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور وعدہ کرکے
توخلاف کرے اور جب جھگڑے بدکہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ
وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ ترمذی ترجمہ سخی
الله سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے نزدیک ہے دوزخ سے دور ہے اور بخیل الله سے دور ہے
بہشت سے دور ہے لوگون سے دور ہے دوزخ سے نزدیک ہے اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ
كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ترجمہ روزہ سپر ہے یعنی دوزخ کی اور صدقہ
بجھا دیتا ہے گناہون کو جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو اور نماز پڑھنی درمیان رات کے یَعْدِلُ
بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ وَیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِهٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْهَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْهَا سَاعَةً صَدَقَةٌ
١٠٥ وَالْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْهَا اِلَی الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ
الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ ق ترجمہ دو آدمیون مین انصاف کرے صدقہ ہے اور مدد کرے کسیکی اپنی
سواری پر کہ سوار کردے اسکو اپنی سواری پر یا ایکساعت اسکا بوجھ اپنی سواری پر اٹھاوے صدقہ
ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم کہ چلتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرتا ہے ایذا
کی چیز راہ مین سے صدقہ ہے كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ
طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْكَ احمد ترمذی ترجمہ ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی
اچھا کام ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی اور یہ کہ ڈال دے تو اپنے ڈول مین سے
اپنے بھائی کے برتن مین تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ
وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُ الرَّجُلِ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ
الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ وَ
وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ ترمذی ترجمہ مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے روبرو

صدقہ ہے اور حکم کرنا اچھی بات کا صدقہ ہے اور منع کرنا بُری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسیکو
بیچ زمین بے نشان کے صدقہ ہے اور دستگیری آدمی نابینا یا ضعیف البصر کی صدقہ ہے اور دور کردینا
پتھر اور کانٹے اور ہڈی کو راہ سے صدقہ ہے اور اپنے ڈول مین سے اپنے بھائی کے ڈول مین پانی ڈالدینا
صدقہ ہے لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ ق ترجمہ
واپس مت لے اپنے صدقہ کو کہ بیشک واپس لینے والا صدقہ کا جیسا قے کرکے چاٹ لینے والا ہے
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ترجمہ نہین داخل ہوتا یعنی بے خلل جنت مین چغل خور مَنْ كَانَ مَادِحًا
لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّیْ عَلَى
اللّٰهِ اَحَدًا ق ترجمہ جس کسیکو تعریف کرنیکی ضرورت ہو تو یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان
کرتا ہون آگے اللہ جانے ۔ یہ جب ہے کہ تعریف کرنیوالا اُس شخص کو ایسا ہی جانتا ہے اور جزم
کرکے نہ کہے کہ وہ شخص ایسا ہی ہے ۔ مَنْ صَمَتَ نَجَا احمد وغیرہ ترجمہ جو خاموش ہوا یعنے
بُرے اور فضول کلام سے اُسنے نجات پائی ۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ مالك ١٠٦
وغیرہ ترجمہ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے چھوڑ دینا اُس چیز کا جو بیفائدہ ہے مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ
فِی الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ دارمی ترجمہ جو کوئی ہے دو رویہ دنیا مین ۔ ہوگی
اوسکے لیے قیامت کے دن زبان آگ کی ۔ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ
وَلَا الْبَذِیِّ ترمذی ترجمہ نہین ہوتا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بولنے
والا اور نہ بیہودہ بکنے والا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا
زَانَهٗ ترمذی ترجمہ فحش جس چیز مین ہوتا ہے اُسکو عیب دار کردیتا ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی
ہے اُسکو زینت دیتی ہے اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ
الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ شعب الایمان
ترجمہ تنہائی بہتر ہے بُرے ہمنشین سے اور ہمنشین نیک بہتر ہے تنہائی سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے
چپ ہونے سے اور چپ ہونا بہتر ہے سکھلانے برائی کے سے اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا اُؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا
فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ شعب الایمان ترجمہ چھہ چیز کا ذمہ تم کرو مین تمہارے
واسطے بہشت کا ذمہ کرتا ہون - بولو تو سچ بولو - اور وعدہ کرو تو پورا کرو - اور امانت ادا کرو - اور
شرمگاہون کی حفاظت کرو اور نگاہون کو روکو بد نظری سے اور ہاتھون کو روکو
مارنے اور پکڑنے بیجا سے تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ مسلم
ترجمہ تواضع کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ زیادتی کرے کوئی کسی پر لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَاطِعٌ ق ترجمہ نہین داخل ہوگا قطع کرنے والا رحم کا بہشت مین رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ
وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ ترمذی ترجمہ جس سے باپ راضی اُس سے رب راضی جس سے باپ
ناخوش اُس سے رب ناخوش لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ ق ترجمہ اللہ رحم نہین کرتا
اُسپر جو آدمیون پر رحم نکرے اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا خ ترجمہ مین اور پرورش
کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا غیر کا بہشت مین اسطرح ہونگے اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ
مَظْلُوْمًا تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ ق ترجمہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم
(کسینے عرض کیا کہ مظلوم کی تو مدد کرتا ہون ظالم کی کسطور کرون آپنے فرمایا) ظالم کو ظلم سے
منع کرنا یہ مدد ہے ظالم کی - مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ ق ترجمہ
جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین ہوتا ہے اللہ اُسکی حاجت روائی مین ہوتا ہے
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مسلم ترجمہ نہین داخل ہوتا جنت مین
جسکے ہمسایہ کو اُسکی برائیون سے امن نہین اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ
الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ ق ترجمہ جب ہو تم تین شخص تو دو شخص
سرگوشی نکرین جب تک اور لوگون مین مل جاوین اسواسطے کہ اُس تیسرے کو غم ہوگا - لَا
تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ احمد ترجمہ نہین نکالی جاتی رحمت مگر بدبخت کے دل سے +
اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ ابوداود

۲ اشارہ کیا ساتھ انگلیون شہادت اور بیچکی انگلی کے اور دونون انگلیون مین تھوڑا سا فرق رکھا ۱۲

ترجمہ رحم کرنے والونپر رحمن مہربانی کرتا ہے رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہے رحم کریگا تمپر وہ جو
آسمان مین ہے لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ترمذی ترجمہ ہمارے تابعین سے نہین جو چھوٹونپر رحم نکرے اور بڑونکی توقیر نکرے اور نیک کام کی نصیحت نکرے
اور برے کام سے منع نکرے مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ
ترجمہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف واجب کرتا ہے اللہ واسطے اسکے
بہشت بیشک وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَ لَهُ الْجَنَّةُ شرح السنۃ ترجمہ جس سے لیلین
اللہ نے دونو پیاریان اوسکی یعنی آنکھین واجب ہوئی واسطے اوسکے جنت اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ
اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا
وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ق ترجمہ بچو گمان بد سے اسلیئے کہ
گمان بد نہایت جھوٹی بات ہے اور کسیکی بات چوری سے دریافت نکرو اور جاسوسی مت کرو
اور بے ارادہ خرید کے مول مت بڑھاؤ اور ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور آپس مین بغض مت ۱۰۸
رکھو اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو اور تنافس مت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بنے رہو
اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ابو داود ترجمہ بچو حسد سے
بیشک حسد کھا جاتا ہے نیکیون کو جیسا کہ کھا جاتی ہے آگ خشک لکڑی کو مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ
وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ابن ماجہ ترمذی ترجمہ جو کوئی کسیکو ناحق ضرر پہونچاوے اللہ اسکو
ضرر پہونچاویگا اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ اوسپر مشقت ڈالیگا۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ
يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ مسلم ترجمہ بیشک اللہ تعالی مہربان نرمی فرمانیوالا
ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز جو نہین دیتا اوپر سختی کے عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ
وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ
مسلم ترجمہ لازم پکڑ نرمی کو اور بچا رہ سختی اور فحش سے بیشک نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اوسکو سنوار
دیتی ہے اور جس چیز سے دور کی جاتی ہے اوسکو عیب دار کردیتی ہے اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ترجمہ

حیا ایمان سے ہے جو شخص کی اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخ ترجمہ جب تو حیا نہین کرتا تو جو چاہے سو کر
إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا بخ ترجمہ تم مین بہتر وُہ ہے جسکے اخلاق بہت اچھے ہین لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ ابوداود ترجمہ نہ داخل ہوگا بہشت مین بخیل بدخلق درشت خو سخت
دل أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ
احمد ترمذی ترجمہ کیا نہ بتاؤن تمکو جو دوزخکی آگ پر حرام ہے اور آگ اوسپر حرام ہے ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک
ہونے والا لوگون سے یعنی ساتھ محبت کے نرم خو لَا تَغْضَبْ لَا تَغْضَبْ مرارًا بخ ترجمہ مت غصہ ہو مت
غصہ ہو کئی بار فرمایا لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ
الْغَضَبِ ق ترجمہ پہلوان وہ نہین جو پچھاڑے لوگون کو پہلوان تو وہ ہے کہ جو اپنے نفس کو
غصہ کے وقت قابو مین رکھے ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم ترجمہ تین شخصون سے
الله تعالی قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ اونکی تعریف کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت کی کریگا
بوڑھا زناکار اور بادشاہ جھوٹ بولنے والا اور مفلس تکبر کرنے والا۔ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى احمد ترجمہ نہین پیا کسی بندہ
نے گھونٹ افضل نزدیک الله عزوجل کے گھونٹ غصہ کے سے کہ پی جاوے اسکو واسطے حاصل
کرنے رضامندی الله تعالی کے إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ شعب
الایمان ترجمہ بیشک غصہ بگاڑ دیتا ہے ایمان کو جیسا بگاڑ دیتا ہے ایلوا شہد کو مَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ
رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ
النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ شعب الایمان۔
ترجمہ جسنے تواضع کی واسطے رضامندی الله کے بلند کیا اسکو الله نے پس وہ اپنے جی مین چھوٹا
ہے اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہے اور جسنے تکبر کیا الله نے اسکو پست کیا پس وہ لوگون
کی آنکھون مین چھوٹا ہے اور اپنے جی مین بڑا ہے یہانتک کہ وہ لوگون کی نظر مین ذلیل تر

ہوتا ہے کہتے یا سو رسے ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي
السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ
فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ شعب الایمان ترجمہ تین چیزین
نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی - نجات دینے والی جو ہین تو اللہ سے
ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور حق بولنا خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی کرنی تونگری اور
محتاجگی مین اور ہلاک کرنیوالی جو ہین - خواہش نفس کی تابعداری اور بخل اور حرص کی فرمانبرداری
اور خود بینی اور یہ سب مین سخت تر ہے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ
وَالْفَرَاغُ خ ترجمہ دو نعمتون سے بہت لوگ غافل اور ٹوٹے مین ہین تندرستی اور فراغت
اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ
فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ترمذی ترجمہ غنیمت جان پانچ کو
پہلے پانچ سے جوانی کو پہلے بڑھاپے سے اور تندرستی کو پہلے بیماری سے اور تونگری کو پہلے محتاجگی ١١٠
سے اور فراغت کو پہلے شغل سے اور زندگی کو پہلے موت سے حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ
حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ خ ترجمہ دوزخ ڈھانکی گئی ہے ساتھ شہوتون کے اور جنت ڈھانکی گئی
ہے ساتھ تکلیفون کے لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ق ترجمہ نہین ہے
تونگری کثرت مال اور اسباب سے ولیکن تونگری دلکی تونگری ہے لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوَا
هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ ترمذی ترجمہ
نہین ہے فرزند آدم کا حق کسی چیز مین سوائے ان چیزون کے گھر جسمین رہے اور کپڑا جس سے
ستر کو ڈھانکے اور خشک روٹی اور پانی اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ
فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ ق ترجمہ جب نظر کرے کوئی تم مین سے طرف اس شخص کے
جو بڑھکر ہے مال مین اور پیدائش مین تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اس شخص کے جو اس سے
نیچا اور کمتر ہے - اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ احمد ترجمہ بچارہ کثرت

عیش و عشرت ہے اسواسطے کہ اللہ کے اچھے بندے عیاش نہین ہوتے مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ
مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ بیہقی ترجمہ جو کوئی راضی ہوتا ہے اللہ سے تھوڑے
رزق پر اللہ اُس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے عمل پر اسیطرح کے نصیحتون کے مضامین
کی حدیثین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفتر کے دفتر بھرے ہوئے ہین دیکھیے صاحب
اللہ اور رسول کا کلام یہہ ہوتا ہے نہ وُہ جیسے کہ بید اور اُسکے فروعات اٹھارہ پوران چھ شاستر ہین۔
بید تو کلام طفلانہ اور مضامین اُسکے بے سر و پا اور ہیچ اور ما حصل اُسکا سوائے شرک اور لغو کے کچھ
بھی نہین معلوم ہوتا اور پورانون اور شاسترون مین ایسے قصے واہیات اور مسائل ناقص چنانچہ
بعضے اُنمین سے مذکور ہو چکے ہین اور بعضے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ اور اِس بید اور پوران
وغیرہ کے مضمون سے ایک عالم شرک اور کفر اور گمراہی مین پڑ گیا ہے لیکن نظر غور و تفکر و تدبر و انصاف
کے اور تقلید آبائی سے بالکل باہر ہوکر مضمون بید اور پورانون اور قرآن اور حدیث مین نظر تحقیق
۱۱۱ دیکھنا چاہیئے تا حقیقت حال کُھل جاوے اللہ تعالےٰ ہدایت فرماوے اور اگر کسی آریہ کو یہ وہم پڑے کہ یہہ
بعضے ترجمے جو بید کی شرحیان اور اُنکے چھندون کے موجود ہین انمین مترجمون سے کچھ غلطی ہوئی
ہوگی تو اِسکا جواب یہ ہے کہ قصداً تو کوئی مترجم غلطی نہین کر سکتا ورنہ مترجمونکا اعتبار اُٹھ جاوے
اور اگر خطا ہو جاوے تو عنوان مین فرق ہو جایا کرتا ہے اصل مضمون فوت نہین ہوتا اور اگر فرض
کیا جاوے کہ کسی مترجم نے ترجمہ غلط کر دیا ہے تو اِس وہم کے دور کرنیکے لیے وہی تجویز بہتر ہے
جو مین پہلے گذارش کر چکا ہون کہ آپ صاحب اب از سر نو تمام بید کا ترجمہ اُردو زبان سلیس
مین کروا کے چھپوا دیجیے کہ پھر کسیکو طرفین مین سے دم مارنے کی جگہ نہ ہے اگر بید کو حق اور کلام
الٰہی جانتے ہو تو اُسکا مضمون کیون چھپا رکھا ہے ترجمہ کرا کے چھپوا دیجیے ف بعد تحریر اِس
مسودہ کے مین بعض مصنفات متبرکہ مولانا محمد علی صاحب مدظلہ کو دیکھ رہا تھا بعض عبارات عجیبہ ترجمہ ہائے
بید کے نظر پڑے تو دل مین آیا کہ واسطے ضیافت طبع معتقدین بید کے اُنکو بھی یہان لکھا جاوے ۔
تمیمتری اُنکے چھند چہر بید مین لکھا ہے کہ آفتاب واسطے حاصل کرنے رطوبت کے جگر کھاتا ہے اور

پانی جو اوسکی غذا ہے اُسکے سبب سے زندہ ہے (دیکھئے کتنا جھوٹا مضمون اور خلاف حکمت ریاضی اور طبعی کے ہے) **ایضا** پرس اُپ نکہد جُجربید مین ہے کہ جو شخص کو اپنی منکوحہ عورت سے صحبت کرتا ہے اُسکا نطفہ ضایع نہین ہوتا اور جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو وہ مثل عالم ماہ کے خوبصورت ہوتا ہے (دیکھئے صاف جھوٹ ہے بہت ایسا ہوتا ہے کہ نطفہ رحم مین مستقر نہین ہوتا یا بچہ بدصورت پیدا ہوتا ہے **اور** اسرب اپنکہد رگ بید مین لکھا ہے کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر نطفہ کی صورت بنکر رحم مین جورو کے آتا ہے اور حمل کی مدت مین جورو خصم کی محافظ رہتی ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہئے کہ شوہر خود مرتبہ ثانی کے تولد ہوتا ہے (موجب اس تقریر بید کے کوئی مرد معتقد بید کا ایسا نہین کہ اپنی جورو کا بیٹا نہو اور کوئی عورت ہندنی ایسی نہین کہ اپنے شوہر کی والدہ نہو ان الفاظ کے ساتھ رگ بید تمام ہندؤن کو اور اُنکے اکابر کو گالی دیتا ہے) **ایضا** جوگ تت اپنکہد اتھربن بید دیکھئے لکھتا ہے کہ سخت نادان ہین کہ جس پستان سے طفولیت مین دودھ پیتے تھے اُس پستان کو جوانی مین ہاتھ سے پکڑنا سبب لذت کا جانتے ہین گو کہ جسم عورت کے متعدد ہین پستان وہی ہین۔ کیا غفلت ہے کہ جس دروازہ سے برآمد ہوتے ہین پھر اُسی دروازہ مین داخل ہونے کو لذت سمجھتے ہین جس صورت کو کبھی ماں کہتے ہین اوسکو جورو فرض کرتے ہین اور جس ہئیت کو پدر کہتے ہین شوہر سمجھتے ہین اور پسر فرض کرتے ہین (یہ دشنام بھی تمام ہندوان بید کے معتقدون کو لگتی ہے اور بموجب اس حکم بید کے تمام ہندو کیا ادنی کیا اعلی جو اپنی جورون سے جماع کرتے ہین سخت نادان اور غافل ہین اور بید سے مخالفت کر رہے ہین خصوص سری کرشن جی مہاراج کہ جنکی سولہ ہزار آٹھ سو رانی تھی اور گوپیان وغیرہ سوائے اسکے تھین بھائی کنہیا آریا سماجو اس بید کو چھوڑو ورنہ یہ بید تمکو بہت رسوا کریگا **اور** کنول اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ اسم اوم کے معنی سمجھنے کی برکت سے قتل برہمن اور اسقاط حمل اور کسی حرکت نفسانی اور بشری سے ظالم اور گنہگار نہین ہوتا اور جو کچھ کرے روا اور بجا ہے اور تارک اپنکہد اور کنول اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ اوم

۱۱۲

(حاشیہ:) صفحہ ۲۰ سطر ۱۹ ... صفحہ ۲۱ سطر ۱ ... صفحہ ۲۲ سطر ۹ ... صفحہ ۲۳ سطر ۵

کے جاننے والا اگر جہانکو قتل کردے رواہے اور برہدارن اپنکھد مین ہے کہ برہم گیانی کو سب قسم
کے گناہون سے فضیلت قدیم اور نیک افعالی سے اوسکو نتیجہ نیکی کا اور بد افعالی سے نتیجہ بدی کا نہین ملتا

فصل ہندؤن مین ایک فرقہ برہمو ہے اور اونکی انجمن کو کہتے ہین برہمو سماج - وہ لوگ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے وحی اور الہام اور کتاب آسمانی کے نازل ہونیکے قائل نہین ہین اور بید کو
بھی نہین مانتے - اور کہتے ہین کہ انسان کے معمولی خیالات جو حسب مراتب انسانون کے
دلون پر خدا کی طرف سے گذرا کرتے ہین وہی الہام اور القاء ربانی ہین اور یہی روح انسانی
خدا کی زندہ الہامی کتاب ہے لیکن چونکہ انسانیت مین نفسانیت بھی شامل ہے اسواسطے وہ خیالات
اعتمادِ کلی کے لایق نہین ہین اور احتمال صدق اور کذب کا رکھتے ہین - اور برہمو لوگ اُن
خیالات کی تصدیق کے لیے اخلاقی قوتون کو کسوٹی قرار دیتے ہین اور جس قوت کے ذریعہ
سے یہ فیصلہ کرتے ہین اُسکو عقل کہتے ہین - تو اِسکا جواب یہ ہے کہ کیا خوب ہوتا اگر اِس عقل
پر بھی ایک حاکم بالادست اور قول فیصل مان لیا ہوتا کہ وہ کلامِ ربانی اور وحی الٰہی اور کتاب
آسمانی ہے جسمین کبھی غلطی واقع ہونیکا احتمال نہین ہے اور عقل تو اکثر اوقات کبھی وہم کی کبھی
ہوائے نفس کی کبھی رسوم کی اور کبھی کسی اور چیز کی مغلوب ہوکر غلطی کھا جاتی ہے اور اچھے کو
برا اور برے کو اچھا اور حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیتی ہے - دیکھیے کہ توحید کیا عمدہ چیز ہے
مکہ کے مشرکون کو توحید سے بڑا تعجب آتا تھا اور کہتے تھے أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ
هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ط یعنی کیا محمدؐ نے تمام معبودون کو ایک ہی معبود کر دیا - یہ تو بڑے تعجب کی
بات ہے - اور کسی تواریخ مین لکھا ہے کہ ارسطو یا افلاطون نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی کہ
فلان بت کے نام میری طرف سے مرغا ذبح کرنا - اور بعضے حکماء یونان چھپکلیون پرستش کرتے تھے
اور عقلون مین اختلاف اور تناقض پڑجاتا ہے - سوفسطائیہ وجودِ عالم کے منکر ہین ہر چیز کو محض
وہم اور خیال جانتے ہین اور دہریہ وجود خالق کے منکر ہین اور مجوس کہتے ہین دو خالق ہین اہرمن
خالق شر کا - یزدان خالق خیر کا - اور کتاب آسمانی اور وحی الٰہی مین نہ غلطی واقع ہوتی ہے نہ اختلاف

113

اور نہ تناقض ہوتا ہے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ حکمائے یونان اور ہند وغیرہ اور اہل مذہب نے اپنے خیالات
اور معقولات اور مسلمات مین کتنا اختلاف کیا ہے اور کسقدر غلطیان کھائی ہین کوئی تناسخ کا قائل
ہے کوئی منکر ہے کوئی جزو لایتجزی کا قایل ہے کوئی ہیولی کا - اور کوئی آسمان کے خرق اور التیام
کا قایل ہے اور کوئی منکر ہے اور کوئی آسمان کے وجود شخصی کا منکر ہے کوئی کہتا ہے آسمان پھرتا
ہے کوئی کہتا ہے زمین گردش کرتی ہے کوئی خدا کو خالق اور فاعل جانتا ہے کوئی معطل جانتا ہے
کوئی عاقبت کی جزا اور سزا کا قایل ہے کوئی منکر ہے اور کوئی خدا کے وجود سے منکر ہے کوئی
وجود عالم کا خدا سے جانتا ہے کوئی کرم یعنی اعمال سے اور کوئی پرکرتی سے - اور کوئی خدا سے

عہ حکماء کے مذہب مین عنصریات بسیط اور مرکب اور طبعیات اور فلکیات اور الٰہیات کوئی اختلاف سے خالی نہین بعضے کہتے ہین کہ
اجسام تمام عالم کے بذات و صفات حادث ہین - ارسطو وغیرہ کہتے ہین کہ بذات و صفات قدیم ہین - افلاطون وغیرہ متقدمین کہتے ہین کہ ذات سے قدیم ہین
اور صفات سے حادث - پھر ان متقدمین مین کئی اختلاف ہین کہ وہ ذات قدیم جسم ہے یا نہین جسم ہے تو اربع عناصر ہے یا ایک عنصر ہے اور باقی اُس عنصر
کے بخارات ہین - یا ذات قدیم کوئی اور جوہر ہے یا چھوٹے اجسام گول یا پہلودار - اور بعضون کے نزدیک وہ ذات قدیم جسم نہین تو اسمین بھی اختلاف ہے
کوئی کہتا ہے کہ نور اور ظلمت کے ملنے سے عالم پیدا ہوا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نفس اور مادہ سے - اور بعضے کہتے ہین کہ منی مین ایک قوت مولدہ ہے جس سے انسان
وغیرہ حیوانات کی پیدائش ہے اور اُس قوت کے تین فعل ہین ایک قوت محصلہ دوسری قوت مفصلہ تیسری قوت مصورہ - اور بعضے کہتے ہین کہ انسان وغیرہ حیوانات کا
پیدا ہونا صرف قوت محصلہ سے ہے اور اُسیکا نام مولدہ ہے - اور بعضے کہتے ہین کہ پیدا ہونا انسان و حیوانات کا محصلہ اور مفصلہ دونو سے ہے - اور بعضے کہتے ہین قوت
مولدہ کوئی چیز نہین ہے اور صدور ان تینون فعلونکا یعنی محصلہ و مفصلہ و مصورہ کا ایک قوت بسیطہ سے ہے جسکو شعور اور ادراک نہین ہے - ارسطو کہتا ہے
کہ اجناس کے متفق الحقایق ہین - اور بقراط کہتا ہے کہ مختلف الحقایق ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سوا انسان کے دوسرے حیوانات کے نفوس بھی قواعد کلیات جانتے ہین
اور بعضے اسبات کے منکر ہین اور بعضون کو توقف ہے - بعضے کہتے ہین کہ آسمانون کے وجود جسمانی ہین اور اُنکے لیے ارواح اور ادراک اور شعور بھی ہے اور اپنے ارادہ
کے ساتھ حرکت کرتے ہین اور بعضے آسمانون کے وجود ہی کے منکر ہین - افلاطون اور فیثاغورث وغیرہ افلاک کے قوا جیسے سونگھنا وغیرہ کے قائل ہین -
اور حکماء مشائین اسبات کے منکر ہین - اور اکثر حکما خدا تعالیٰ کو خالق اور مدبر اور مختار اور جزئیات کا جاننے والا نہین جانتے اور کہتے ہین کہ خدا نے
بجز عقل اول کے کوئی چیز پیدا نہین کی اور عقل اول نے ایک عقل اور آسمان دوم کو پیدا کیا اور عقل دوم نے ایک آسمان اور عقل سوم کو پیدا کیا اسیطرح عقل
نہم تک سلسلہ جاری ہوا اور عقل نہم نے ایک آسمان اور عقل دہم کو پیدا کیا باقی تمام جہان کو عقل دہم نے پیدا کیا اور ارسطو وغیرہ کہتے ہین کہ
کہ تمام نفوس ایک ہی نفس ہے اور جالینوس وغیرہ کہتے ہین کہ بہت ہین - ارسطو کہتا ہے نفس حادث ہے اور اکثر کہتے ہین کہ قدیم ہے - بعضے کہتے

بعض کہتے ہین کہ بعد فنا بدن کے روح باقی رہتی ہے - بعضے کہتے ہین فنا ہو جاتی ہے اور اُنکے نزدیک ثواب اور عذاب کچھ نہین اور جالینوس اس امر مین متوقف ہے اور بعضے حکماء تناسخ کے قائل ہین بعضے منکر

114

ہین - ازتحفۃ مختصر دیکھنا ان سب باتون کا اسکی جلد دوم صفحہ ۲۰۲ سے صفحہ ۲۰۸ تک

۸۲ — ۱۲

نادانی کی نسبت کرتا ہے - اور کوئی توحید کا قائل ہے کوئی دیوتاؤن اور ستارونکو پوجتا ہے اور کوئی عنصرونکو - کوئی مورتون کو کوئی لنگ کو کوئی فرج کو - کوئی بیٹیون کو میراث دیتا ہے - کوئی نہین دیتا - اور بعضے بیٹیون کو چھوٹی ہی عمر مین مار ڈالتے ہین بعضے حمل کو ساقط کر دیتے ہین بعضے جیتی عورت کو شوہر مردہ کے ساتھ جلا دیتے ہین بعضے واسطے حصول نجات اخروی کے اپنے نفس کو قتل کر ڈالتے ہین بعضے دیوتاؤن کے نام پر آدمی کی قربانی کرتے ہین بعضے بہن کا نکاح حقیقی بھائی سے کرنا اولی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھائی سے زیادہ بہن کا کون خیرخواہ ہوگا بعضے عورۃ مطلقہ اور بیوہ کا نکاح مکرر کرنا نہایت عیب سمجھتے ہین - اور بعضے شخصون کے خود بعضے خیالات اوقات مختلفہ مین مختلف ہوتے ہین ایک وقت مین اونکو کچھ سوجھتا ہے اور دوسرے وقت مین کچھ اور - چنانچہ تبدیل مذہب اور تبدیل وضع وغیرہ سے ظاہر ہے چنانچہ نصاریٰ کا مسلمان اور مسلمان کا نصاریٰ ہو جانا اور نصاریٰ کا برہمو یا آریا ہو جانا - اور تم نہین خیال کرتے ہو اہل انجمن اور کمیٹی والون کے خیالات اور قیاسات کیسے مختلف ہوتے ہین کسیکی سمجھ مین کچھ آتا ہے اور کسیکی سمجھ مین کچھ - آخر کثرت رای کو ترجیح دیکر ایک امر قرار دیا جاتا ہے - اور مسائل ضروری احتیاجی روزمرہ مین یہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ جو مسئلہ پیش آوے اُسکے واسطے انجمن اور کمیٹی کیجاوے - پس عقلا فرض لازم ہے کہ تمام خیالات اور عقول انسانی کا ایک حاکم بالادست اور قول فیصل اور کسوٹی مقرر ہووے اور وہ سوائے کلام ربانی اور وحی آسمانی کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور ظہور اُسکا سوائے ذریعہ دل فیض منزل پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے اور کسیطرح ممکن نہین - ایسے مسائل مفصل دیکھنے کا شوق ہو تو کتاب براہین احمدیہ کو مطالعہ فرمائیے - والسلام[لہ] علیٰ من اتبع الہدیٰ

فصل چوتھی بیچ بیان اُن شخصون کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور طاعت کی راہ بتلاتے ہین اور اونکے وسیلے سے ہر کوئی اپنی بہتری اور نجات حاصل کر سکتا ہے اور بدون اونکی متابعت کے کسیکو نجات حاصل نہین ہوتی **جاننا چاہیئے** کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالیٰ نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ اپنی سعادت حاصل کرے اور سعادت اسکی یہ ہے کہ ہمیشہ آرام مین رہے اور دکھ سے بچے اور یہ بات اُسوقت حاصل ہو

لہ [illegible] ۱۲

کہ اپنے مالک اور پیدا کرنے والے کو پہچانکر اور اوسکی رضامندی اور نارضامندی کے کامونکو جانکر اُسکے
حکم کا تابع رہے اوسکی رضامندی کے کام کرے اور نارضامندی کے کامون سے بچے اور اسیکا نام عبادت
اور طاعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ؀ یعنی مینے جنون
اور انسانون کو صرف اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کرین سو ہر کسیکو چاہئے کہ ایسے شخص کو
جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کرکے اپنا پیر و مرشد بناوے
سو ایسے شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے یہ ہے کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون کی
بہتری کے واسطے اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتلانے کے لئے انہین آدمیون
مین سے ایسے شخص پاک ذات مقرر کیئے ہین کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقبول ہین اور اُنکا مرتبہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوقات سے زیادہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغام اُنکی زبانی اپنے
بندون پر بھیجتا ہے اسواسطے اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش
اخلاق ہوتے ہین کہ اُنسے کبھی تمام عمر مین بُرا کام صادر نہین ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک 116
ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹ بولین نہ کسی سے مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری
بھی اُنسے ہونی درست نہین غرض اُنسے قصداً کوئی گناہ صادر نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بُرے کام
کرنے لگین تو اورونکو بُرے کامون سے کسطور منع کرین اور لوگ اُنکی بات کا اعتبار کسطرح کرین مکار
اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پھر وہ اللہ کے رسول لوگون سے فرماتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالیٰ
تمھاری طرف بھیجا ہے ہم تمکو تمھاری سعادت کی راہ بتلانے والے ہین تم ہماری متابعت کرو اور
نہین تو دوزخ کی آگ مین جلتے رہوگے۔ پھر جب کوئی اُنکے پیغمبر ہونے پر کوئی نشان طلب کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اُنکے سچے کرنے کو جب چاہتا ہے اُنکے ہاتھ پر بعضے ایسے ظاہر کردیتا ہے جو اللہ
کی عادت کے برخلاف ہوتے ہین جیسے پتھر اور لکڑی کو گویا کردینا اور دو تین سیر اناج سے سیکڑونکا پیٹ
بھردینا اور بعضی خبرین غیب کی بتلادینی اور اُنگلیون سے پانی جاری کردینا۔ علیٰ ہذا القیاس اور
باتین ظاہر ہوجاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبرون کے ہاتھ پر ظاہر ہوجاتا ہے اوسکو معجزہ کہتے ہین

له یعنی عاجز کردینے والا معنی لغوی کا ۱۲

سو پیغمبر جہان مین بیشمار ہوے ہین گنتی اونکی الله تعالی خوب جانتا ہے سب سے اول حضرت آدم
علیہم السلام اور آخر مین حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفے صلے الله علیہ وسلم جنپر الله تعالی
نے پیغمبری کو ختم کیا مکہ معظمہ مین حضرت صلعم پیدا ہوے جب آپکی عمر چالیس برس کی ہوئی الله تعالے
نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپکے پاس بھیجا اُس روز سے پیغمبری شروع ہوئی قرآن شریف
نازل ہونا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ معظمہ مین رہے وہان ہی معراج ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام
براق واسطے سواری حضرت صلعم کے لائے اور حضرت صلعم کو سوار کرکے مسجد اقصے مین لیگئے اور وہان
سے ساتون آسمانون پر تشریف لیگئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا بہشت دوزخ کی بھی سیر
کی اُس رات مین بڑی بڑی نعمتین الله تعالی سے پائین پھر جب حضرت صلعم کی عمر ترپن برس کی
ہوئی بموجب حکم الله تعالی کے مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال
ہوا - چار کرسی آپکی یہ ہین - محمد صلے الله علیہ وسلم بیٹا عبد الله کا عبد الله بیٹا عبد المطلب کا
عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا - ترسیٹھ برس کی آپکی عمر ہوئی الله تعالی نے
117 پیغمبری آپ پر ختم کی اب قیامت تک حضرت ہی کا دین الله تعالی کی جناب مین مقبول ہے
پہلے سب دین منسوخ ہو گئے ایک بار عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دُنیا مین تشریف لاوینگے
حضرت محمد مصطفے صلی الله علیہ وسلم کے دین پر قایم ہونگے اور حضرت صلعم کے ہاتھ پر بہت معجزے
ظاہر ہوے ازانجملہ چند معجزات کا ذکر یہان آتا ہے ابو نعیم رح اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین
حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین کہ ایکبار رات کو مکہ کے بُت پرست سردار ابو جہل اور
عاص اور اسود وغیرہ جمع ہوکر حضرت رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر
تو سچا پیغمبر ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کر کے ہمین دکھا دے حضرت صلعم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے
ہو گئے اور پھر ملگئے اور امام احمد رح اپنی کتاب مین حضرت ابن مسعود رض سے نقل کرتے ہین کہ
بُت پرست یہ معجزہ دیکھکر کہنے لگے کہ اگر اس شخص نے جادو کیا ہے تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ
سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر آوین اُنسے پوچھنا چاہیے جب مسافر آئے تو اُنہون نے

منسوخ ہونے کے معنی یہ نہین کہ وہ دین باطل ہین بلکہ یہ کہ اب اُن پر عمل کرنا نہ چاہیے بلکہ اُنکی جو باتین ہمارے دین کی اس دین سے مخالف ہین اُنپر عمل کرنا نہ چاہیے ہمارا اور اُنکا اختلاف احکام اور اصول دین مین نہین ہے

بلکہ احکام اور فروع مین ہے ۱۲

اس واقعہ کے دیکھنے کی گواہی دی اور اس معجزے کی روایت بہت سے محدثون نے بہت
اصحابیون سے بیان کی ہے اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین بھی خبر دی ہے اُن بد دینون
کے واسطے جنکے نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمان کا پھٹ جانا محال تھا جیسے فرمایا اللہ تعالی
نے اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنے
قیامت نزدیک پہونچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا دیکھو چاند پھٹ گیا اور بد دینون
کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہین تو ٹال جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہے قدیم اور
صحیح مسلم مین ابن عباسؓ اور سلمہؓ سے روایت ہے کہ جنگ حُنین مین جب بُت پرست موذیون کا
ہجوم ہوا اور وہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑے اور ہزارون ہی تھے تو حضرتؐ نے ایک مُٹھی خاک کی اُٹھا کر
اُنکی طرف پھینکی تو کوئی اُنمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکھون مین خاک نہ بھر گئی ہو اور اُنھون نے
ہزیمت فاش اُٹھائی اور شکست کھائی اور صحیح بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ جنگ خندق کے دن خندق مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا لوگون نے آپ سے عرض ۱۱۸
کیا حضرت خود تشریف لائے اور اپنے ہاتھ مبارک سے اُسپر کدال مارا وہ پتھر چور ہو کر ریت نکلگیا
اور حضرتؐ کے شکم مبارک پر بسبب غلبۂ بھوک کے پتھر بندھا ہوا تھا اسواسطے کہ اس ہنگامہ مین ہم لوگون
نے تین دن سے کچھ چکھا بھی نہ تھا مین نے اپنے گھر آکر بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے بھی
مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکے دیکھا ہے۔ عورت نے ایک تھیلا نکالا جسمین
بقدر ایک صاعؐ کے جو تھے اور ہمارے ایک بزغالہ تھا مین نے اُسکو ذبح کیا اور میری گھر والی نے
جو پیسے اور ہمنے گوشت کو ہانڈی مین ڈالا اور مین نے حضرت کی خدمت مین آکر چپکے سے عرض کیا
کہ ہمنے ایک بزغالہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے اسقدر جو پیسے ہین آپ مع چند آدمیون کے
تشریف لیچلین حضرتؐ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ اے خندق والو جابر نے مہمانی کی ہے جلد آؤ
اور مجھ سے فرمایا کہ جب تک تمہارے مین نہ آلون ہانڈی مت اُتاریو اور روٹی مت پکائیو پھر حضرتؐ
تشریف لائے اول آٹے مین پھر ہانڈی مین مونہہ مبارک سے لُعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور میری

ایکبار عرب کے سب کفار جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تب حضرت نے حکم دیا کہ اپنی اور اونکی فوج کے درمیان خندق کھودی جاوے اور حضرت آپ بھی یارون کے ساتھ خندق کھودنے مین شریک تھے ۱۲

[illegible]

زوجہ کو فرمایا کہ پکانے والی کو بلا کہ وہ تیرے ساتھ پکاوے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی
کو چولہے سے مت اُتاریو۔ جابرؓ کہتے ہین کہ ہزار مرد تھے (یعنی دن کے بھوکے) اللہ کی قسم کھاتا ہون کہ سب نے کھایا اور کھانا
باقی تھا ہانڈی بدستور جوش مین تھی اور آٹا بدستور پکایا جاتا تھا اور صحیح بخاری اور مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہے کہ حُدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوے حضرت کے پاس ایک باسن پانی کا تھا آپ نے
اُس سے وضو کیا اور اصحاب حضرت صلعم کی طرف جھکے اور عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی نہین جس سے
وضو کرین اور پیوین مگر یہی پانی جو آپکی چھاگل مین ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اُس برتن مین
ڈالا اور آپکی اُنگلیون کے درمیان سے پانی مانند چشمون کے جوش مارنے لگا۔ پھر ہمنے پیا اور وضو کیا
کسی نے جابر سے کہا کہ تم اُسدن کتنے تھے جابر نے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے تو سب کو کفایت کرتا لیکن
ہم اُسدن پندرہ سو آدمی تھے اور ایک معجزہ پانی کا حدیبیہ مین اور ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ صحیح بخاری
مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم (تخمیناً) چودہ سو آدمی تھے ہمنے چاہ حدیبیہ کا تمام پانی
119 کھینچ ڈالا کہ اُسمین ایک قطرہ باقی نہ رہا۔ حضرت کو یہ خبر پہونچی تو آپ تشریف لائے اور کنوین کے
کنارہ پر بیٹھ کر ایک باسن پانی کا منگوایا اور وضو کیا بعد ازان پانی مونہہ مین لیا اور دعا کی اور
آب دہن کنوے مین ڈالا اور فرمایا کہ ایکساعت اِسکو چھوڑ دو پھر تو لوگ اُس سے خوب سیر ہو کر
پیتے رہے اور سواریون کے جانورون کو پلاتے رہے یہانتک کہ وہان سے کوچ کیا اور صحیحین مین
عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک سفر مین لوگون نے حضرت صلعم سے پیاس کی شکایت کی آپ
اُترے اور حضرت علیؓ اور ایک اور کو پانی کی تلاش کو بھیجا یہ دونو صاحب چلے اور دیکھا کہ ایک
عورت اونٹ پر پانی کی دو پکھالون کے درمیان بیٹھی ہے اوسکو مع پکھالون کے حضرت کی خدمت
مین لائے اور بموجب حکم حضرت کے اُس پکھال مین سے ہم نے چالیس آدمیون نے خوب سیر ہو کر پیا اور
اپنی تمام مشکین اور چھاگلین بھر لین اور وہ پکھال پہلے سے زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی ف
اِس روایت کا تتمہ یہ ہے کہ حضرت نے اُس عورت کو کھانا اور غلہ دیکر رخصت کیا اور صحیح بخاری
مین ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر مین حضرت کے ساتھ پانی کی قلت ہوئی آپ نے فرمایا

کہ کسیکے پاس کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ ایک باسن حاضر کیا گیا جسمین تھوڑا سا پانی تھا آپنے اسمین
ہاتھ مبارک ڈالا اور فرمایا کہ جلد آؤ اوپر پانی پاک کرنے والے برکت والے کے اور برکت اللہ کی طرف
سے ہے - ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ آپکی انگلیون مین سے پانی نکلتا ہے اور کہا ہم تو
کھانے کے وقت طعام کی تسبیح بھی سُنا کرتے تھے **اور** صحیحینؔ مین انس رضؔ سے روایت ہے کہ زوراء
مین حضرتؐ کی خدمت مین ایک باسن حاضر کیا گیا حضرتؐ نے اسمین ہاتھ مبارک رکھا آپکی انگلیون
مین سے پانی نکلنے لگا لوگون نے اُس سے وضو کیا قتادہ تابعی ۱۲ نے انس صحابی ۱۲ سے پوچھا تم اُس روز کتنے تھے کہا
کہ تین سو تھے **اور** صحیحین مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ مین فرمایا کہ تم اس راتکے
اوّل اور آخر مین چلوگے انشاء اللہ تعالیٰ کل پانی پر پہونچوگے جب چلتے چلتے آدھی رات ہوئی آپ
نے راہ سے ایکطرف ہو کر آرام فرمایا فجر کی نماز کے وقت کسیکی آنکھ نہ کھلی دن چڑھے جاگے تو وہان
سے کوچ کیا جب آفتاب بلند ہوا تو اُترے اور فجر کی نماز ادا کی اور حضرت کے وضو کے بعد برتن مین
کچھ پانی رہ گیا تھا آپنے فرمایا اسکو نگاہ رکھیو اس سے ایک بڑی خبر ظاہر ہوگی جب دن بہت چڑھا ۱۲۰
اور گرمی کا وقت ہوا تو اُترے اور بعضے شخص قافلہ سے پہلے ہی جا اُترے تھے اور پانی کی فریاد تھی وہ کہتے تھے
اے رسول خدا کے ہم ہلاک ہوے آپنے اُنکی تسلّی فرمائی اور وہی بچا ہوا پانی منگوایا حضرتؐ
اُسمین سے پانی ڈالتے تھے اور مین پلاتا تھا لوگون نے اُسپر ہجوم کیا آپنے فرمایا کہ تہذیب اخلاق کرو
تم سب سیراب ہو جاؤگے جب سب پی چکے آپنے مجھکو فرمایا کہ تو پی مین نے کہا جب تک آپ نہ پیوگے
مین نہ پیونگا فرمایا کہ پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرتا ہے تو مینے پیا بعد ازآن حضرتؐ نے پیا **اور**
صحیحین مین انس رضؔ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؔ نے اُم سُلیم سے کہا کہ مینے سُنی ہے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی آواز ضعیف - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ بھوکے ہین تیرے پاس کچھ ہے بھی کہا
کہ ہان ہے اور کئی روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی نکالی اُسکی ایکطرف مین روٹیون کو
لپیٹ کر میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور ایکطرف اوڑھنی میرے سر پر لپیٹ دی اور مجھکو حضرتؐ کے
پاس بھیجا حضرت مع بہت آدمیون کے مسجد مین تشریف فرما تھے مینے السلام علیکم کی حضرت نے پوچھا کہ

ل یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم ۱۲

ل ام سُلیم انس رض کی ماں تھی ابو طلحہ انصاری نے ام سُلیم سے نکاح کیا تھا انس ابو طلحہ کے ربیب تھے ۱۲

تجھکو ابوطلحہ نے بھیجا ہے - مین نے عرض کیا کہ ہان - پھر پوچھا کہ کھانا دیکر بھیجا ہے مین نے کہا
کہ ہان - پھر حضرت صلعم نے تمام آدمیون سے فرمایا کہ اٹھو اور چلو - اور مین آگے آگے چلتا تھا - مین نے
ابوطلحہ کو اس حال کی خبر دی ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم حضرت بہت آدمیون کے ساتھ تشریف
لائے ہین اور ہمارے پاس کچھ ہے نہین کہ انکو کھلاوین - ام سلیم نے کہا اللہ و رسولہ اعلم یعنی اسمین
جو کچھ حکمت اور بھید ہے اسکو اللہ اور رسول خوب جانتے ہین ابوطلحہ استقبال کو نکلے حضرت
ابوطلحہ کے ساتھ ہمارے تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلیم لا جو کچھ تیرے پاس ہے - ام سلیم
وہی روٹیان حاضر کین اور بموجب حکم حضرت صلعم کے وہ روٹیان ریزہ ریزہ کی گئین - ام سلیم نے
کپی[له] کو نچوڑا جسقدر گھی نکلا اسکا لادن کیا - حضرت صلعم نے اسپر خیر و برکت کی دعا کی اور دس آدمیون
کو بلانیکا حکم دیا جب وہ دس پیٹ بھر کر کھا گئے دس اور بلائے گئے اسیطرح سب اسی آدمی تھے
جنھون نے پیٹ بھر کے کھایا **اور** صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم کا نکاح
بی بی زینب رض کے ساتھ ہوا تو میری ما ام سلیم نے کھجور اور گھی اور قروط کا مالیدہ بنا کر میرے ہاتھ
حضرت صلعم کی خدمت مین بھیجا مع سلام اور اس پیغام کے کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہماری طرف سے آپکے واسطے
ہے آپنے مجھکو فرمایا کہ اسکو رکھدے اور جا - فلانے فلانے فلانے کو اور جو کوئی تجھکو ملے اسکو بلا لا
مین نے ویسا ہی کیا - پھر کر دیکھا تو آدمیون سے گھر بھرا ہوا تھا - کسی نے پوچھا کسقدر تھے کہا کہ تین سو کے
قریب تھے آپنے اسمین ہاتھ رکھکر کچھ فرمایا اور دس دس آدمیونکو بلا کر کھلاتے اور فرماتے تھے کہ اللہ
کو یاد کرو اور اپنے اپنے آگے سے کھاؤ - سب شکم سیر ہوے - پھر آپنے فرمایا اے انس اسکو اٹھا -
مین نے اٹھایا اور مین نہین جانتا کہ وہ حلوا لا کر رکھنے کے وقت زیادہ تھا یا اٹھانے کے وقت
زیادہ تھا **اور** صحیحین مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ سفر تبوک مین جب صحابہ نہایت بھوکے
ہوے تو حضرت صلعم نے ایک دسترخوان چمڑے کا منگوا کر بچھوایا اور فرمایا کہ جسکے پاس کچھ توشہ بچا ہی
لے آوے - کوئی مٹھی چنے کی لاتا تھا اور کوئی کھجور اور ٹکڑا روٹی کا - چنانچہ تھوڑا ہی توشہ
جمع ہوا - تو آپنے برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ اس مین سے جتنا چاہو اپنے باسنون مین لیجاؤ -

له یعنی [illegible] ۱۲

چنانچہ تمام لشکر کے تمام باسن بھر گئے پھر لوگون نے اتنا کھایا کہ پیٹ بھر گئے اور توشہ باقی رہا پھر آپ
نے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون اِس
بات کی کہ اللہ کے سوائے کسیکی بندگی نہین اور گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ بیشک مین رسول
اللہ کا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی اِس کلمہ پر بغیر شک کے ایمان رکھیگا جنت سے روکا نجاویگا **ف** کہتے
ہین کہ اِس سفر مین آپکے لشکر کے لوگ لاکھ آدمیونکو پہونچ گئے تھے **اور** صحیحین مین انس رض سے
روایت ہے کہ ایام قحط مین بوقت خطبہ جمعہ کے ایک شخص نے حضرت سے درخواست مینہہ کی دعا کی کی
اپنے دعا کی حالانکہ آسمان مین ایک ذرہ ابر نتھا قسم ہے اللہ کی اوسیوقت ابر مثل پہاڑون کے
اٹھا اور بارش شروع ہوئی حضرت ابھی منبر پر تھے اور آپکی ریش مبارک پر مینہہ پڑتا تھا اور دوسرے
جمعہ تک برابر برسا اور دوسرے جمعہ مین عین خطبہ کے وقت اُسی شخص نے یا کسی اور نے مینہ کے
بند ہو جانیکی دعا چاہی آپنے دعا کی اور جدہر آپ اشارہ کرتے تھے اُدہر ابر کھل جاتا تھا جب ہم مسجد
سے نکلے تو دھوپ مین چلتے تھے **اور** مدارج اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ ایک اعرابی جنگل
سے گوہ پکڑ کر لایا راہ مین بہت لوگون کا مجمع دیکھا پوچھا کہ یہ لوگ کون اور کیون جمع ہوے ہین لوگون
نے کہا کہ محمدؐ بیٹا عبد اللہ کا دعوی پیغمبری کا کر رہا ہے لوگ اوسپر جمع ہوے ہین - اعرابی نے جماعت
مین داخل ہوکر حضرت سے کہا کہ قسم ہے لات اور عُزّٰی کی کہ تجھ سے زیادہ جھوٹا اور میرا دشمن کوئی
نہین ہے حضرت عمر رض نے چاہا کہ اُسکو گوشمالی کرین آپنے فرمایا اے عمر حلم کا درجہ درجہ نبوت سے
نزدیک ہے پھر حضرت نے فرمایا اے اعرابی قسم ہے اللہ کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار
ہون اور آدمیون اور فرشتون کے نزدیک سراہا گیا ہون اللہ سے ڈر اور بتونکی پرستش کو چھوڑ اور
اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان - اعرابی نے کہا قسم ہے لات اور عُزّٰی کی مین
تجھپر ایمان نہین لاتا جب تک یہ گوہ تجھپر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت کے آگے چھوڑ دیا گوہ بھاگنے
لگی حضرت نے فرمایا لے گوہ آگے آ گوہ ہٹ آئی حضرت نے فرمایا لے گوہ - گوہ نے خوش آواز سے کہا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ حضرت نے
فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہے - بولی اُس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہے آسمان مین

۱۲۲

اور اُسی کی حکومت ہے زمین مین اور بہشت مین اُسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اُسکا عذاب ہے
حضرتؐ نے فرمایا مین کون ہون - بولی تو رسول ہے رب العالمین کا اور خاتم ہے پیغمبرونکا - جو
کوئی تجھپر ایمان لاوے نجات پاوے - اور جو کوئی تجھکو جھٹلاوے دوزخ مین مبتلا ہو - اعرابی گوہ کی
زبان سے یہ سنکر حیران ہوا اور کہا کہ مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجھکو اتنی بات سے
آپکے سچے ہونے کا یقین ہوگیا - پھر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - اور کہا قسم ہے اللہ کی اے رسول خدا کے جب مین آیا تھا اُسوقت
آپ سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اب مین آپکو اپنے کان او رآنکھ اور ماں باپ اور اولاد سے زیادہ دوست
رکھتا ہون - حضرتؐ نے فرمایا الحمد للہ اور صحیح بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلعم ایک ستون مسجد سے کہ کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگاکر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر تیار کیا گیا
حضرت منبر پر تشریف لائے وہ ستون ایسا رونے اور چلانے لگا کہ گویا ابھی پھٹ جاتا ہے تو حضرت
۱۲۳ منبر سے اُترے اور اُس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون اسطرح رونے لگا جیسے
چھوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اُسکو پیار کرکے رونے سے چُپ کراوے اور وہ روتا رہے - آخر وہ
ستون خاموش ہوا - آپنے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سُنا کرتا تھا اُسکے غم سے رونے لگا تھا
اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ عقیل رضؓ نے بیان کیا کہ مین ایک سفر مین حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دو فرسنگ مین کئی معجزے دیکھے - ایک یہ کہ مین پیاسا
تھا حضرت سے پیاس کا حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ جا اور اِس پہاڑ سے کہہ کہ رسول کہتا ہے مجھکو
پانی دے - مینے بموجب فرمودہ حضرتؐ کے عمل کیا - پہاڑ مجھ سے بات کرنے لگا اور کہا کہ حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ مجھکو جب سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ ڈرو اور بچو دوزخ کی آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجھ
مین پانی باقی نہین رہا - دوسرا یہ کہ اُسیدن حضرتؐ نے چاہا کہ قضا حاجت کرین اور کوئی آڑ نتھی
وہان سے دور کئی درخت تھے حضرتؐ نے اُن درختون سے فرمایا کہ تم مجھکو چھپالو درخت گنبد کی مانند

جمع ہوے توآپ اُس پردہ مین قضاحاجت کو گئے ۔ تیسرا یہ کہ ایک مقام پر پہونچے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دو زانو ہو کر کہنے لگا اَلْاَمَان اَلْاَمَان اور اُسکے پیچھے ایک اعرابی تلوار کھینچے ہوے آیا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تو اِس بیچارہ سے کیا چاہتا ہے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے مین نے اِس اونٹ کو اسلیئے خریدا ہے کہ میرا کام کرے اور مجھکو اِس سے نفع ہو اب یہ میری نافرمانی کرتا ہے مینے یہ قصد کیا ہے کہ اسکو ذبح کرکے اِسکے گوشت سے نفع پکڑون حضرت نے اونٹ سے فرمایا تو کیون باغی ہوا ہے اونٹ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے مین اسواسطے اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مین نے سُنا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ پڑھے اُسکو اللہ کا عذاب[1] پہونچے اور یہ اعرابی مع اپنے قوم کی عشا کی نماز نہین پڑھتے ہین مین اسواسطے بھاگتا ہون کہ مبادا اِنکی شامت سے مجھے بھی عذاب پہونچے ۔ آپنے فرمایا اے اعرابی ایسا ہی ہے جو یہ کہتا ہے ۔ عرض کیا کہ ایسا ہی ہے پر مینے عہد کیا کہ پھر رات کی نماز مین سُستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بھی تاکید کرونگا پھر اونٹ اُسکا فرمانبردار ہوا اور معارج النبوۃ مین بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین مسلمان ہو کر آیا ہون مُجھکو ایک معجزہ دکھلائیے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو ۔ فرمایا کیا معجزہ چاہتا ہے ۔ عرض کیا کہ اِس درخت کو بُلائیے ۔ فرمایا کہ جا اور میری طرف سے درخت کو پیغام پہونچا کر بلا لا ۔ اعرابی درخت کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول تجھکو بُلاتا ہے درخت اپنے رگ و ریشہ کو زمین سے کھینچکر حضرت کی طرف روانہ ہوا اور حاضر ہو کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہے پھر بموجب حکم حضرت صلعم کے وہ درخت اپنی اُسی جگہ جا رہا اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین بہت بھوکا تھا حضرت نے میرا حال دیکھکر مجھکو اپنے گھر بلا کر ایک دُودھ کے پیالے سے تمام اہل صُفّہ[2] کو شکم سیر کیا پھر مُجھے پیٹ بھر کے پلایا پھر آپ پیا اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت صلعم کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ میرا بیٹا صبح اور شام دیوانہ بنجاتا ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اُسکے سینے پر لگایا اور دعا کی تو اُس بچہ کو قے آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کے اُسکے

[1] عذاب آنا کچھ عشا ہی کی نماز نہ پڑھنے پر موقوف نہین بلکہ ہر نماز کا ترک کرنا موجب عذاب کا ہے اس حدیث مین نماز عشا ذکر فرمانا شاید اسواسطے ہے کہ بعضے شخص عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہین اور نماز کے قضا ہو جانے کی پروا نہین کرتے اور اونکی نماز عشا قضا ہو جاتی ہے ۱۲

[2] صفہ ایک چبوترہ تھا مسجد والا سامنے تھا حضرت کے اسمین مسکین صحابہ رہتے تھے ۱۲

اندر سے نکلا اور چلا گیا اور لڑکا تندرست ہوا اور ترمذی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی
نے حضرتؐ سے کہا کہ مین کس دلیل سے جانون کہ تم نبی ہو۔ فرمایا یہ کہ مین بلاؤن اس کھجور کے درخت کے
اس خوشہ کو اور وہ میرے پیغمبر ہونے کی گواہی دے۔ پھر حضرتؐ نے اس خوشہ کو بلایا اور وہ درخت سے
اترنے لگا یہان تک کہ حضرت کی طرف زمین پر آپڑا اور گواہی دی حضرتؐ نے فرمایا پھر جا وہ پھر گیا جہان
سے آیا تھا وہان چلا گیا اور اعرابی اسلام لایا۔ اور صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے
ساتھ سفر مین ایک بڑے میدان مین اترے حضرت قضا حاجت کو گئے اور کوئی آڑ نتھی میدان کے
کنارہ مین دو درخت تھے آپنے ایکدرخت کی ایک شاخ پکڑکر کہا کہ فرمانبردار ہو میرا ساتھ حکم اللہ کے۔
درخت نے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوے کے گردن جھکائی پھر حضرتؐ نے دوسرے درخت کی شاخ
پکڑکر ویسا ہی فرمایا اسیطرح یہ درخت بھی فرمانبردار ہوا حضرتؐ نے ان دونون درختون کے نصف مین
آکر فرمایا کہ دونو مل جاؤ ساتھ حکم اللہ کے۔ وہ دونو درخت ملگئے یعنی خوب پردہ اور سایہ ہوگیا۔ جابرؓ
کہتے ہین کہ مین یہ امر عجیب دیکھکر اپنے دل سے باتین کر رہا تھا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت تشریف لائے
اور دونو درخت جدے جدے ہوکر اپنے اپنے مکانون پر جاکر قایم ہوے اور ترمذی اور دارمی
مین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نواح مکہ مین حضرتؐ کے ساتھ تھا جو پتھر اور درخت سامنے آتا کہتا تھا
السلام علیک یارسول اللہ اور جامع ترمذی مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ ابوطالب چچا حضرت
کے مع چند مشایخ قریش کے حضرت کو ساتھ لیکر شام کی طرف کو چلے اور حضرت اسوقت بارہ برس
کے تھے جب (بحیرا) راہب کے مکان پر پہنچے وہان اترے راہب انکی ملاقات کیلئے نکلا اور اس
سے پہلے جو قریش یہان اترا کرتے تھے تو یہ راہب کبھی کسیکے واسطے نہین نکلا کرتا تھا پس یہ راہب
انکے درمیان کسیکو ڈھونڈھتا ہوا پھرنے لگا یہانتک کہ آکر حضرت کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا یہ سردار ہے
سارے جہانکا یہ ہے رسول رب العالمین کا۔ اللہ تعالیٰ اسکو بھیجیگا سبب رحمت کا تمام جہان کے
واسطے۔ بعضے مشایخ قریش نے کہا تو اسکا حال کہان سے جانتا ہے کہا جسوقت تم پیش آئے اس
راہ سے کہ دونو پہاڑون مین ہے تو تمام درخت اور پتھر سجدہ مین پڑ گئے اور یہ سوائے پیغمبر کے کسیکو سجدہ

کیا کہ بن اترنے
سے فرمایا۔ جا لونو
اور درخت اور پتھر
مکلف بالشرع
نہین ہین اور
انسان مکلف ہین ۱۲

ہین کرتے اور مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مُہر نبوت کے کہ اُسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے مانند سیب کے۔ اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ راہب نے کھڑے ہوکر حضرت کو گلے لگایا اور لوگون سے حضرت کے احوال و صفات اور اخلاق پوچھے سب کو موافق اُسکے پایا جو اوسکی کتاب مین تھا) پھر راہب اپنے مکان مین گیا اور قافلہ کے واسطے کھانا تیار کرکے لایا اُسوقت حضرت صلعم اونٹون کے چرانے مین تھے راہب نے کہا اُنکو بلاؤ (جن پر مدار اس دعوۃ کا ہے) پس حضرت تشریف لائے اس حال مین کہ حضرت صلعم پر ایک ابر سایہ کئے ہوے تھا اور پہلے سے تمام لوگ درخت کے سایہ مین بیٹھے ہوے تھے اور سایہ مین جگہ باقی نرہی تھی حضرت ایکطرف آنبیٹھے تو درخت کا سایہ حضرت پر جھک گیا راہب نے کہا درخت کا سایہ خدا کے رسول پر جھک گیا۔ پھر راہب نے قسم دیکر پوچھا کہ تم مین اسکا ولی کون ہے لوگون نے کہا ابوطالب ہے راہب و بریک ابوطالب کو قسم دیکر کہتا رہا کہ محمد کو مکہ کی طرف پھیر دے تو ابوطالب نے حضرت کو مکہ مین بھیجدیا اسواسطے کہ مبادا روم کے نصاریٰ حضرت صلعم کو شہید کردین۔ کہتے ہین کہ اس سفر مین سات رومی حضرت کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور آپکے شہید کرنیکے درپئے تھے) اور سوا اسکے اور بہت معجزات آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوے جسکو زیادہ حال معجزات کا دریافت کرنا ہو کتب حدیث اور تواریخ کی طرف رجوع کرے اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے کہ باوجودیکہ عرب مین بہت شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ اپنی زبان آوری کے مقابلہ مین تمام جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہین اور انمین سے بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور تکبر کے تمنا رکھتے تھے کہ کسی طرح حضرت کو جھوٹ کا الزام دین اور اُنہون نے مارے غیرت کے حضرت کی دشمنی مین اپنے مال اور اپنی جانون کو تلف کیا۔ جب حضرت نے قرآن شریف کے مقابلہ مین ایک سورت[1] اُنکی تصنیف طلب کی اور یہ بھی فرمادیا کہ تم سے ہرگز نہ بن آویگی سو اُنسے نہ بن آئی اور اُنکی فصاحت اور شاعری اس جگہ گم ہوئی اور ایک سورت کے کہنے سے[2] عاجز ہوگئے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی اے لوگو اگر تم ہو شک مین اس کلام سے جو ہمنے اتارا

[1] چھوٹی سورت تین آیت کی ۱۲

[2] اگرچہ شیخی مارتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اگر چاہین تو اس قرآن کی مانند کہدین چنانچہ العیاذ باللہ فرمایا وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ

۱۲۶

لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ یعنی جب پڑھی جاتی ہین انپر ہماری آیتین کہتے ہین ہم سن چکے اگر ہم چاہین ہم بھی کہہ لین ایسا یہ ایسا دعوی کرتے تھے مگر مقابلہ کے وقت کچھ نہ کرسکتے تھے ۱۲

ہے اپنے بندے پر تو تم اس قسم کی ایک ہی سورت لے آؤ اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم
سچے ہو پھر یون فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ
الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ یعنی پھر اگر نہ کرو اور ہرگز نکرو گے تو بچو آگ سے جسکا ایندھن
آدمی اور پتھر ہین - تیار ہے منکرون کے واسطے اور فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ
مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ یعنی کیا لوگ کہتے ہین
یہ بنالایا - تو کہہ تم لے آؤ ایک سورة ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو - اور فرمایا
اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ یعنی کیا کہتے ہین
کہ باندھ لایا ہے اسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین ایسی باندھکر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے
سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نکرین تمہارا کہنا پھر جان لو کہ یہ اترا ہے اللہ کی خبر سے اور فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ
تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ یعنی یہ لوگ کہتے ہین ۱۲۷
کہ قرآن محمد نے بنالیا ہے بلکہ از راہ حسد و تکبر کے ایمان نہین لاتے پھر یہ لوگ اس قرآن کی مانند
کوئی بات تو لے آوین اگر سچے ہین اور فرمایا قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ۝ یعنی تو کہدے کہ اگر جمع ہو وین
آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہ
آیتین قرآن مجید کی حضرت کی تصدیق نبوت اور قرآن مجید کے کلام آلہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع
ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضا جناب پیغمبر علیہ الصلوة والسلام پیغمبری کے دعوے مین جھوٹے ہوتے
تو صدہا شاعران فصیح کے سامنے کبھی یون نہ فرماتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورت تم سے
اور تمہارے شاہدین اور مددگارون سے تمام جن اور آدمیون سے نہ بن سکیگی کیونکہ دعوی کرنے والا
جانتا ہے کہ جیسے اور آدمی ہین مین بھی آدمی ہون اگر مین یہ کہونگا کہ اس کلام کی مانند تم سے ہرگز
نہ بن آویگی تو شاید کوئی شخص اسکے مقابلہ مین ایسا ہی کلام کہکر لاوے تو مین شرمندہ ہو جاؤن

غرض بہر صورت جھوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہین ہو سکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق
ہین اور یہ کلام پاک بیشک اللہ کا کلام ہے اسواسطے پانچ مقام مین قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے
کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا۔ اور جاننا چاہئے کہ حضرت کے وقت سے آجتک ہر زمانہ مین دین اسلام
کے دشمن بہت ہوتے رہے ہین اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتے
ہین کہ کسی وجہ سے دین اسلام کو باطل ٹھیراوین اور اسواسطے طرح طرح کے علوم اور عربی زبان
کو بخوبی سیکھتے ہین لیکن کبھی کسی نے قرآن شریف کی مانند دو چار سطر کی عبارت بھی نہین لکھی۔
اور یہ ظاہر ہے کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور ہجر و وصل اور شراب و
کباب اور بزم و رزم اور باغ و چمن و صحرا و گلشن وغیرہ مضامین شاعرانہ جسمین فصاحت اور بلاغت
اور صنایع اور بدایع اور معانی اور بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہے سو قرآن شریف مین نہین ہے اور جھوٹ
اور مبالغۂ شاعرانہ سے بالکل خالی ہے بلکہ مبدء اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات
اور معاملات اور اخلاق مہلکات[1] اور منجیات[2] وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کے بیان مین ہے اور باوجود
اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کے اور رعایت قواعد علم بیان اور معانی بھی اسمین ہے پر آدمی منصف غور
کرنے والا چاہیے تاکہ تقلید کے پھندے سے بالکل باہر اور تحقیق اور قبول حق پر کمربستہ ہوکر ان دلائل
مین فکر کرے اور قرآن مجید کی عبارات اور مضامین کو خوب سمجھکر قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے
کو اور حضرت کے نبی برحق ہونیکو عقل سے سمجھے کہ عقل سلیم کے نزدیک اسبات مین ایک ذرہ بھر بھی
شبہ اور شک نہین ہے اور اگر کوئی اس سے بھی ہدایت نہ پاوے تو بدقسمتی ہے اور حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور اخلاق اور عادات بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھے کہ انکے
پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین ازانجملہ صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ مین نے
دس برس تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اتنے عرصہ مین کبھی مجھکو اُف نہین
فرمایا اور شعب الایمان مین ہے کہ انس رض کہتے ہین کہ مین آٹھ برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوا اور دس برس تک آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی چیز کے ضایع ہونے پر حضرت نے مجھے ملامت نہین

[1] مہلکات ہلاک کر ڈالنے والی جیسے تکبر اور عجب اور شہوت اور ریا اور حسد اور حرص اور غفلت اور طول امل اور حب دنیا اور غم وغیرہ ۱۲

[2] منجیات نجات دینے والی جیسے زہد اور تقوی اور تواضع اور اخلاص اور پیروی سنت اور خوف اور صبر اور شکر وغیرہ ۱۲

کی اور اگر کوئی آپکے گھر والون سے مجھکو ملامت کرتا آپ فرماتے کہ چھوڑ دو اسکو ملامت مت کرو جو کچھ تقدیر
مین ہے وہی ہوتا ہے اور بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت ایسے خوش اخلاق تھے کہ اگر ایک
لونڈی آپکا ہاتھ پکڑ لیتی جہان چاہتی لیجاتی اور صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت
سے بکریان مانگین اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کے تھین آپنے وہ سب بکریان اسکو بخشدین وہ
شخص اپنی قوم مین گیا اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ قسم ہے اللہ کی محمد صلعم بہت کچھ
دیتا ہے کہ محتاج ہوجانے سے نہین ڈرتا اور صحیحین مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے کبھی کسی سوالی
کو صاف جواب نہین دیا ؎ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز + مگر باشہدان لا الٰہ الا اللہ +
اور صحیحین مین ہے کہ انس رض نے کہا کہ مین حضرت کے ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹے کنارہ والی
چادر تھی ایک گنوار آ پہنچا اسنے آپکی چادر کو پکڑکر اسقدر سختی سے کھینچا کہ حضرت اسکے سینے تک
آ گئے اور چادر کا کنارہ آپکی گردن مین چبھ گیا اور اسکا نشان پڑگیا تھا اور اسنے کہا اے محمد یہ اللہ
کا مال جو تیرے پاس ہے اس مین سے مجھکو دلوا حضرت اسکی طرف دیکھکر مسکرائے اور اسکا سوال ۱۲۹
پورا کیا (بعض روایات مین یون آیا کہ اس گنوار نے کہا کہ اے محمد یہ مال تیرا نہین اور تیرے
باپ کا نہین اللہ کا ہے اسمین سے مجھکو بھی دلوا اور اسکے ساتھ دو اونٹ تھے حضرت نے ایک پر
جو اور ایک پر کھجورین لدوا دین) اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا اے
رسول خدا کے کافرون پر بد دعا کیجیے فرمایا کہ اللہ نے مجھکو برا کہنے کے واسطے پیغمبر نہین کیا بلکہ
مجھکو لوگون کے واسطے رحمت بھیجا ہے اور ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نہ تھے فحش بولنے والے اور نہ بازارون مین چلانے والے اور اگر کوئی آپسے بدی کرتا
اس سے بدلہ نہ لیتے معاف فرماتے اور شرح السنہ مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے
آپ کو اختیار دیا کہ چاہو تو پیغمبر بندہ ہو اور چاہو تو پیغمبر بادشاہ آپنے کہا کہ ہونگا پیغمبر بندہ - اسکے
بعد حضرت نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہین کھایا اور فرماتے کہ مین کھانا کھاتا ہون جیسے بندے کھایا کرتے
ہین اور بیٹھتا ہون جیسے بندے بیٹھا کرتے ہین اور دلائل النبوۃ مین حضرت علی رض سے

روایت ہے کہ ایک یہودی عالم کے کچھ دینار حضرت صلعم پر قرض تھے اُسنے حضرت صلعم پر تقاضا کیا آپ نے فرمایا اِس
وقت میرے پاس کچھ ہے نہین کہ تجھکو دُون - اُسنے کہا اے محمد جب تک تو میرا قرض ادا نہین کریگا
مین تجھ سے جدا نہین ہونیکا - آپنے فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا - سو حضرت اُسکے پاس
بیٹھے رہے اور نماز پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی یعنی اسقدر مُدت اُسی یہودی کے ساتھ
رہے اور حضرت کے اصحاب اُس یہودی کو جھڑکتے تھے - حضرت کو اصحاب کی یہ حرکت پسند نہ آئی
یارون نے عرض کیا کہ بھلا ایک یہودی آپکو روکے رکھے - حضرت نے فرمایا کہ مجھکو میرے پروردگار نے
منع فرمایا ہے اِس سے کہ ظلم کرون کسی پر - جب صُبح ہوئی اُس یہودی نے کہا اشھد ان لا آلہ الا اللہ
و اشھد انک رسول اللہ یعنی مین سچے دل سے گواہی دیتا ہون اِس بات کی کہ بیشک نہین بندگی
کسیکی سوا اللہ کے اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہو - اور کہا کہ میرا آدھا مال اللہ کی راہ مین تصدق
ہے سُنتے ہو مین نے جو آپ سے یہ گستاخی کی ہے صرف اسواسطے کی ہے کہ دریافت کرون آپکی تعریف
جو توریت مین ہے اور وُہ تعریف یہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اُسکی مکہ مین اور ہجرت گاہ اُسکا ۱۳۰
مدینہ - اور ملک یعنی عظمت اور شوکت اُسکی شام کے ملک مین - نہین ہے محمد بدزبان اور نہ سخت دل
اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہ اختیار کرنے والا وضع فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا - پھر کہا
اشھد ان لا آلہ الا اللہ و انک رسول اللہ اور کہا یہ میرا مال ہے موجب حکم اللہ کے جہان اسکا خرچ کرنا
مناسب ہو خرچ کر دیجیے اور مسند احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے ہوئے تھے جب اُٹھے تو آپکے بدن مبارک پر بوریا چبھکر نشان
پڑ گیا تھا ابن مسعود رضہ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے
لیئے نرم فرش بچھا دین اور سامان آسودگی کا کر دین - فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام ہے مجھے دُنیا سے
اِتنی غرض ہے جیسے کسی سوار نے ایک درخت کے نیچے کچھ آرام پکڑا اور چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا اور
صحیحین مین انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تھے فحش بولنے والے اور نہ لعنت کرنیوالے
اور نہ بُرا کہنے والے اور بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نہین دیکھا مین نے حضرت صلعم

کو بہت ہنستے ہوئے کہ تمام مُنہ کھل جاوے اور حضرت اپنے گھر والونکا کام خدمت بھی کیا کرتے

تھے اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس

واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہین لیا مگر جو کوئی اللہ کا گناہ کرتا اُسکی سزا جو ہوتی وہ دیتے اور ترمذی

مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت اپنی نعلین آپ گانٹھ لیتے اور کپڑا آپ سی لیتے اور اپنے

گھر مین کام کرتے جیسے اور لوگ کرتے ہین اور بکری کا دودھ آپ نکال لیتے اور اپنی خدمت آپ کرتے

(دوسرے کو کم فرماتے) اور ترمذی مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت جب کسی سے مصافحہ کرتے

اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے نہ نکالتے جب تک وہ نچھوڑتا اور اپنا موںھ اُسکے موںھ سے نہ پھیرتے جب تک

وہ اپنا موںھ نہ پھیرتا - اور مجلس مین سب کے برابر بیٹھتے زانو بڑھاکر نہ بیٹھتے اِس مقام مین حضرت

کے اخلاق کریمہ مین سے بہت ہی تھوڑا بیان ہوا ہے جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو تو کتب معتبرہ

احادیث اور سیر سے دریافت کرے - حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ حضرتؐ کا خلق قرآن ہے

131 یعنی جو کچھ قرآن مجید مین ہے وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین - اور حضرت کے اخلاق حمیدہ کی

اللہ تعالیٰ خود تعریف فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اور پیغمبرون سے پیچھے دین کی راہ بتلانے

والے پیغمبرون کے نایب ہوتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے دین محمدی لوگون کو پہونچا اور اللہ اور رسول کے

کلام پاک کا مضمون لوگون کو خوب سمجھاتے ہین چنانچہ حضرت کے اہل بیت اور اصحاب کبار اور

تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور محدثین اور اولیاء اللہ اور علماء متقین رضی اللہ عنہم اجمعین

ہین کہ گنتی اُنکی ہزارون اور لاکھون سے کم نہین ہے - اگرچہ ان نائبان پیغمبر کا گناہون سے بالکل پاک

ہونا شرط نہین ہے لیکن پھر بھی اُنکے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہین اور وہ بہت پرہیزگار

اور گناہون سے بچنے والے اور دین مبین کے پھیلانے والے اور عبادت آلٰہی مین مستغرق ہوتے

ہین اور اگر اُن مین سے کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُنکو جلد توبہ نصیب کر دیتا ہے اور اُنکے

افعال اور اخلاق بھی ایسے اچھے ہوتے ہین کہ جنکے بیان اور سُننے سے دل اور جان کو لذت

حاصل ہوتی ہے - بسبب اختصار کے یہان اُنکا ذکر نہین کیا گیا جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور

تواریخ معتبرہ سے دریافت کرے اور **ہندوون** کے دین کے پیشوا اور مذاہبی بہت ہوے ہین
پر اُنکے افعال اور اخلاق عجیب طرح کے ہین کہ جنسے عقل حیران ہے - بڑا پیشوا اُنکے دین کا برہما ہے
اُسکو رسول خدا اور خالق اور نائب خدا بلکہ خدا جانتے ہین اور اکثر ہندوونکا قول یہ ہے کہ چارون بید کلام الٰہی برہما کے
چار مونہہ سے برآمد ہوے اور چھ شاستر اور اٹھارہ پوران کہ بید کے فروعات ہین اور اٹھارہ سمرتی یہ سب
برہما نے بنائے ہین - پس برہما اُنکے پیشوا اونکا پیشوا ہے **مہابھارت** کے آدپرب مین لکھا ہے کہ
برہما سب دیوتاؤن کا اُستاد ہے اور مہادیو بھی اُس سے پیدا ہوا ہے اور اکثر ہندوون مین یہ بات
مشہور اور مُسلم ہے کہ برہما مخلوقات کا بنانے والا اور بشن پالنے والا اور مہادیو ہلاک کرنے والا ہے
اور کہتے ہین کہ سب سے پہلے برہما نے اپنی بیٹی سرستی بنائی اور کام دیو یعنی شہوۃ جماع کو پیدا کیا کام دیو
نے برہما سے یہ بردان یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل مین داخل ہو اُسکی عقل ماری جاوے
برہما نے اُسکو یہی بردان عطا فرمایا کام دیو اُسیوقت واسطے امتحان کے برہما ہی کے دل مین داخل
۱۳۲ ہوا برہما جی کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی سرستی سے قصد جماع کا کیا - سرستی نے مارے
شرم کے مونہہ پھرایا اُسطرف برہما کے ایک مونہہ ظاہر ہوا اسیطرح سرستی نے چارون طرف مونہہ پھرا
برہما جی کے بھی ہر طرف ایک مونھ ظاہر ہوتا رہا کہتے ہین کہ برہما جی کے چار مونھ اُسیوقت سے ہوے
ہین آخر کو سرستی بھاگ چلی برہما جی اُسکے پیچھے لگے سرستی زمین مین غائب ہوگئی - برہما جی ٹھہر گئے
جب نکلی اور بھاگی برہما جی پھر اُسکے پیچھے دوڑے اسیطرح سرستی کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوکر بھاگتی
تھی پر اُس جوانمرد نے پیچھا نچھوڑا دیوتاؤن مین یہ چرچا ہوا تو مہادیو نے برہما کا اوپر کا سر کاٹ
ڈالا بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی - سب دیوتے پوجے جاتے
ہین برہما کی پوجا کہین نہین کی جاتی **ف** مؤلف رسالہ کہتا ہے کہ اوّل تو پرستش کسیکی سوائے
ذات اللہ تعالیٰ کے درست نہین اور کفر ہے لیکن یہ تو فرمائیے کہ اور دیوتے کونسے معصوم تھے جنکا
ذکر فصل سوم مین ہو چکا ہے **اور** بعضے کہتے ہین کہ برہما نے مہادیو کی زوجہ سے آشنائی لگائی تھی
اسواسطے مہادیو نے اُسکا سر کاٹ دیا تھا **اور** شیو پوران اور اسکند پوران مین لکھا ہے کہ برہما نے

۵۷ چنانچہ تحفۃ الہند کتاب کے باب اول کی فصل اول مین بیان ہوا ہے صفحہ ۹ و ۱۲

۱۲۳

مہادیو کی خدائی کا اقرار نہیں کیا تھا اسواسطے اُسکا سر بھیرون ناتھ نے یا تجلّی نور نے کاٹ ڈالا چنانچہ
اِس کتاب کے صفحہ ۱۸ و ۱۹ مین دیکھو ۱۲

فصل اول مین مذکور[۱] ہو چکا ہے اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ سرستی نے ندی کی صورت مین ظہور کیا ہے کہ کُل چھیتر کی زمین مین کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب ہو کر چلتی ہے جسطرح کہ برہما کے ہاتھ سے بھاگ کر چلتی تھی سو اب تک اُس بات کا یہ نشان موجود ہے اور دین[۲] حق کی تحقیق مین متسیہ پوران سے نقل کیا ہے کہ برہما نے سرستی کو سو برس تک جورو بنا کر رکھا پھر اپنے بیٹے کسویم بھوہ سے بیاہ دیا اور شیو پوران سے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سرستی اب تک برہما کی عورت ہے چنانچہ فصل اول اور دوم مین مذکور[۳] ہو چکا ہے اِس مقام مین بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے ہین کہ برہما جی سامرتھی یعنی توفیق والے تھے اور سامرتھی کو گناہ ضرر نہین کرتا چنانچہ بھاگوت[۴] مین لکھا ہے کہ سامرتھی کیا نہین کرتے) سو اُسکا جواب یہ ہے جواب یہ ہے کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بے عقل ہو جاوے وہ سامرتھی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نے ضرر نہین کیا تھا تو مہادیو نے اُسکا سر کیون کاٹا اور گناہ کی شامت سے اُسکی پوجا کیون موقوف ہوئی ۔ اور بالفرض اگر سامرتھی کو گناہ ضرر نکرے تو بھی ضرور ہے کہ اللہ کا رسول گناہ سے پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت کرنی لوگون کو فائدہ نہین کرتی یعنے جو شخص آپ بُرے کام کرے اور دوسرونکو اُس سے منع کرے لوگ اُس سے مسخری کرینگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام بُرے ہین تو آپ کیون کرتا ہے اور اُسکی یہ مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص حلوا کھا رہا ہے اور لوگون سے کہتا ہے کہ اِس مین زہر ملا ہوا ہے تم مت کھاؤ ورنہ ہلاک ہو جاوگے تو لوگ اُسکے کہنے کا یقین نکرینگے اور کہینگے کہ اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیون کھاتا اور بعضے ہندو یہ کہا کرتے ہین کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ظاہر ہوئی تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ پرمیشر کی بھاوی یعنی خدا کی تقدیر ایسی غالب ہے کہ برہما سے بھی نہ ٹلی اور خدا کا ارادہ یہی تھا کہ برہما سے یہ حرکت ہووے ۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو تمہارے دین مین بموجب اکثر شاستروں کے خدا کا ارادہ کچھ چیز نہین ہے اور نعوذ باللہ خدا معطل ہے کچھ کرتا ہی نہین ہے چنانچہ فصل اول مین بیان ہو چکا اور انشاء اللہ کچھ بیان ہوگا دوسرے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے غالب ہونے کا ظاہر ہونا کچھ اسی

[۱] صفحہ ۱۸ و ۱۹ مین ۱۲
[۲] صفحہ ۱۴ – ۱۲
[۳] صفحہ ۱۵ کی حاشیہ ۱۲
[۴] بھاگوت اسکند ۱۰ ادہیاے ۳۳ ... ۱۲
[۵] صفحہ ۱۸ و ۱۹ ... ۱۲

بات پر موقوف نہین ہے کہ خدا کا پیغمبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جس مین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑتا ہے
بلکہ جاو رکسی طرح کا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑجاتا ارادۂ آلہی کا غالب ہونا اُس سے بھی خوب ظاہر
ہوجاتا اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والون کے نزدیک ہرطرح ثابت ہی ہے لیکن یہ
بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جایز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہوا ور ایک پنڈت بید انتی
نے اسبات کا یہ جواب دیا تھا کہ یہ کام برہما سے حقیقت مین سرزد نہین ہوا صرف ظاہر مین لوگون
کی نظرون مین معلوم ہوتا تھا کہ برہمانے یہ حرکت کی ہے - سو اِسکا جواب یہ ہے کہ ہر گنہگار کہہ سکتا
ہے کہ مین نے یہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑگئی ہے اور بالفرض اگر حقیقت مین برہمانے
یہ گناہ نہین کیا تھا تو مہادیو نے اُسکا سر کیون کاٹا تھا - اور اگر کہو کہ مہادیو نے بھی سر نہین کاٹا
یہ بھی نظرون کی غلطی ہے - تو بس معلوم ہوا کہ یہ تمہاری پوتھیون کی غلطی ہے کہ جسمین سراسر غلط
اور جھوٹ بھرا ہوا ہے تو اس سے تمہارا دین ہی غلط ٹھیرا - اور جو دین کہ ایسا غلط ہو اُس سے
نجات کی امید رکھنی محض غلط ہے اور فخر ہنود اندرمن نے اول تو بے سوچے سمجھے اس روایت ہی سے انکار
کیا چنانچہ لکھتا ہے[عہ] کہ تا وقتیکہ کسے از کتب معتبرۂ ہنود عیوب پیشوایان ہنود ثابت نخواہد کرد سخن او
ہمچون سگان خواہد بود - پھر جب دیکھا کہ اصل اس روایت کی ثابت ہے تو اقرار کیا یعنی[عہ] یون
لکھا کہ برہما کالبدے راکہ آلۂ این کار گردیدہ بود ترک دادہ کالبد دیگر گرفتہ بعبادت ہزاران ہزار سال
کفارۂ گناہ بجا آوردہ بدرجۂ خود رسید - سو اِسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات محض غلط اور بناوٹ ہے - تبلائیے کہ
کونسی کتاب معتبر ہنود سے نقل کرتے ہو بلکہ برہما کی نسبت یہ لکھا ہے کہ بسبب اِس کار ناشائستہ کے
برہما کی پرستش موقوف ہوگئی - اور کتب معتبرۂ[ف] ہنود سے ثابت ہے کہ ہنوز برہما کی عمر باقی ہے پس
دعویٰ چھوڑنے کالبد کا قطعًا باطل ہوا - اور یہ فرمائیے کہ مجرم کالبد ہے یا روح - اگر کالبد ہے تو پہلے
کالبد کی پاداش مین دوسرے کالبد کو تکلیف پہنچانا بیجا ہے - اور اگر مجرم روح ہے تو پہلے کالبد کے
ترک کرنے سے روح بری نہین ہوسکتی - اور کالبد کے ترک کرنے سے اگر یہ مراد ہے کہ مثل اور
شخصون کے موت سے مرگیا تو اسطرح سے تو ہر نیک اور بد مرتا ہے یہ موت موجب کفارۂ گناہ نہین ہے

ف یعنی برہمانے جس بدن مین یہ گناہ کیا تھا اُس بدن کو چھوڑ کر دوسرا بدن اختیار کرکے ہزارون برس عبادت کرکے اِس گناہ کا کفارہ بجالاکر اپنے درجہ کو پہنچا ۱۲

ف یعنی جنکو ہندو معتبر جانتے ہین ۱۲

134

عہ سوط الحجار جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ - ۱۲

عہ سوط الحجار جلد ۲ صفحہ ۱۲۷ - ۱۲

اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلے کالبد کو ہلاک کیا تو یہ امر خود گناہ عظیم ہے - اور یا سوا اُسکے اندرمن تحفۃ الاسلام
کے باب اوّل مین لکھتا ہے کہ آنچہ محمد صلعم بان ادّعا میکنند کہ گناہ از توبہ بخشیدہ میشود اصلے ندارد - پس
بقول اندرمن کے برہما کا کفارہ گناہ کا بجا لانا بے فائدہ ہے اور برہما جی سے سوائے اِس کام
کے اور کیسے کیسے افعال ظہور مین آئے - بارہا جھوٹا دعوی خدائی کا کیا اور بید کہ جسکو کلام خدا جانتے
(اس کتاب کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ مین دیکھو ۱۲)
تھے اُسکا حکم نمانا اسواسطے اُنکا سر کٹ گیا یا جل گیا - اور یہ بات قرار دی کہ جو کوئی لنگ کا آغاز و انجام
(اس کتاب کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ آئین مقام مین دیکھو ۱۲) (صہ ۱۶ و ۱۷ - ۱۲)
دیکھ آوے وہی خدا ہے اور جھوٹ کہدیا کہ مین نے لنگ کو چھو لیا ہے اور اِس بات پر دو گواہ جھوٹے
قایم کئے اور اپنی لڑکی باک اور سندھیا پر عاشق ہوے اور بُرے کام کا قصد کیا جسپر مہا دیو نے اُنپر
(صہ ۲۱)
ہزارہا لعنت کی اور دو بار اپنی پوتی کے نظارۂ جمال سے انزال فرمایا اور سندیا ور اسند کو خُدا کی عبادت
(صہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۶ - ۱۲)
سے باز رکھا اور مہادیو کے لنگ اور دیویونکی پرستش کی اور تارک بت کے لڑکون نے اُنکی پرستش کی اُسپر اُنکو
(صہ ۳۰ و ۳۱ - ۱۲)
انعام دیا اور تین شہرون کے باشندون سے جبرًا لنگ کی پرستش کرائی اور اندر کے گناہ کو بیگناہون کی گردن
(صہ ۳۱ -) (صہ ۳۶ و ۴۱ - ۱۲)
پر رکھدیا اور پانچوان حصہ اُنکے کلام کا جھوٹ اور فحش ہوا - چنانچہ یہ سب کچھ سند کے ساتھ فصل اول
(صہ ۳۶ - ۱۲)
مین مفصل بیان ہوچکا ہے **اب** یہ فرمائیے کہ اِن سب امور مین سے آپ برہما کی کس کس بات کا
اُنکار کروگے اور کس کس کام کے واسطے بجا لانا کفارہ کا ثابت کروگے ع تن شدہ جملہ داغ داغ پنبہ
کجا کجا نہی - اور جو شخص کہ ایسی صفات سے موصوف اور پانچوان حصہ کلام اُسکا جھوٹ اور فحش ہووے
ہرگز خدا کا رسول امین اور حامل وحی نہین ہوسکتا **ازانجملہ** ایک پیشوا اُنکے دین کا چاند ہے کہ وہ
برہما کا اُستاد ہے **مہابھارت** کے سانت پرب مین ہے کہ جب اول برہما نارائن کے دل سے پیدا ہوا تو
اعمال خیر (یعنی بید) خود بجا لایا پھر جب نارائن کی آنکھ سے پیدا ہوا تو اعمال خیر یعنی بید چاند سے
سیکھے - سو اُس چاند کا یہ حال ہے کہ اُسنے اپنے گورو برہسپت کی جورو سے زنا کیا جس سے بُدھ
پیدا ہوا اور جب مہادیو جی سزا دینے کو آئے تو اُنکے مقابلہ مین کھڑا ہوا اور اندر کے ساتھ ملکر گوتم
کی جورو سے زنا کرنے کو گیا چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہوچکا **ازانجملہ** ایک پیشوا اُنکے بشن جی ہین
(صہ ۶۲ و ۶۳ - ۱۲)
جنھون نے دھوکا دیکر برندا جلندھر کی جورو سے زنا کیا اور اُسکی بددعا سے پتھر بنگئے اور دھارتی اور
(اس کتاب کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین دیکھو ۱۲)

(حاشیہ:) مہابھارت کے ایک باب ... صہ ۲۵۳ - ۱۲ ... ۱۳۵ ... صفحہ ۱۶ تا ۲۶ و ۳۱ و ۳۶ و ۴۱ - ۱۲ ... تفسیر سین صہ ۲۱۸ - ۱۲

نسبی برہما اور مہادیو کی عورتوں پر فریفتہ ہوکر انکو ساتھ لیکر سُرگ کو چلے گئے اور بارہا مہادیو کے لنگ کی
اور ستی کے اعضا سوختہ کی پرستش کی اور کروڑ لنگ مٹی کے بنا کر اُنکی پوجا کی اور لنگ کو پوجتے
پوجتے خود لنگ بنگئے اور بارہا جھوٹا دعوی خدائی کا کیا اور باوجود اسکے ۴۶ روز تک ایک جانور
سے لڑے اُسکو مغلوب نکر سکے اور بید جسکو کلام خدا جانتے تھے اُسپر یقین نکیا اور قرار دیا کہ جو کوئی لنگ
کو چھو لے وہی خدا ہے اور بہت کوشش کی اور لنگ کو چھو نہ سکے اور کاشی اور تین شہروں کے
لاکھوں باشندوں کو بہکا کر ملحد اور بیدین کر دیا اور فتوی دیا کہ کوئی مالک جہان کا نہیں دوزخ
بہشت اسی جہان میں ہیں اور جورو اور حقیقی بہن اور ماں سب برابر ہیں سب کے ساتھ جماع کرنا
درست ہے اور راجہ دیوداس اور راجہ بل کو کہ دونوں بڑے عادل تھے دغابازی اور فریب کے ساتھ سلطنت
سے خارج کر دیا اور گنگا کو فرزند کشی کا فتوی دیا چنانچہ ایسے حالات اور اوصاف بشن جی کے فصل
اول میں بیان ہو چکے ہیں ازانجملہ ایک پیشوا انکے راجہ اندر صاحب ہیں جنکو بہشت کا اور تمام دیوتاؤن
کا بادشاہ جانتے ہیں اور انکا ہمنام اندر من لکھتا ہے کہ اندر دیوتا عارف کامل است و در ترویج
معرفت شب و روز کمر سعی بستہ دارد۔ اور مہابھارت اور رگ بید میں اندر کی نہایت تعریف لکھی
ہے سو اُنکے اوصاف سے تو شاستر اور پوران مالامال ہو رہے ہیں جنکے برابر کوئی فاسق معلوم نہیں
ہوتا اور جب کوئی عابد عبادت کرنے لگتا ہے تو اُنکو اپنا فکر پڑتا ہے کہ مبادا عبادت کے زور سے
یہ شخص میری بادشاہت لے لے اور جہانتک ہو سکے اُسکو عبادت سے باز رکھتے ہیں راجہ صاحب
سعی بلیغ فرماتے ہیں چنانچہ بعضی صفات اُنکی فصل دوم میں بیان ہو چکی ہیں ازانجملہ ایک
پیشوا انکے دین کا برہسپت ہے کہ تمام دیوتاؤن کا اُستاد اور مرشد ہے۔ اندبلی اُپنکھد بید کی شرتی
میں لکھا ہے کہ شو اندر کے بابا بایک مرتبہ برہسپت کا ہے جو اور وں کو تعلیم کرتا ہے سو اُسنے اپنی بھاوج
سے زنا کیا اور بچہ جو پیٹ میں تھا اُسکے حق میں بددعا کی۔ اور دیتوں کے پیر و مرشد شکر کی صورت
اختیار کر کے اس فریب کے ساتھ اور دیتوں کو بُرے علم پڑھا کر گمراہ کیا چنانچہ فصل دوم میں مذکور
ہو چکا ہے ازانجملہ ایک بڑا پیشوا ہندوؤں کا پراسر ریکھ اور اُسکا فرزند فرضی بیاس ہے

ہ چنانچہ ۱۱ تا ۱۳ و صفحہ ۲۶ و ۱۹۲ و صفحہ ۳۴ تا ۳۶ ۱۲

ہ راجہ بل کو فریب دینا بشن کا باون اوتار ہو کر بہنر وو میں مشہور ہے ۱۲

ہ سو طا جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ ۱۲

ہ چنانچہ باب اول کی فصل دوم میں مذکور ہو چکا صہ ۱۱ ۱۲

۱۳۶

ہ بعضے اوصاف اندر کے باب اول کی فصل دوم میں مذکور ہو چکے صہ ۶۰ تا ۶۵ ۱۲

ہ سو طا ابھار جلد اول صہ ۳۴ ۱۲

جنسے بید دن کا انتخاب اور شرح اور باب اور فصل مقرر کر دیے - اندر مٹن لکھتا ہے کہ بیاس مفسر اور
مجتہد دین ہنود کا ہے اور بھاگوت کے دوسرے اسکند مین لکھا ہے کہ بیاس بائیسوان اوتار ہے اور پراسر
اور بیاسمن کا یہ حال ہے کہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہے کہ راجہ اپرچر شکار کے لیے گیا اور
جنگل مین اپنی عورت کو یاد کیا تو اسکی منی نکل پڑی راجہ نے اُس نطفہ کو ایک پتے مین رکھکر باز
کے ہاتھ اپنی بیوی کے پاس بھیجدیا راہ مین ایک اور باز اس پتے کو طعمہ سمجھکر اس باز سے الٹیا
پتے مین سوراخ ہوگیا اور نطفہ پتے مین سے نکلکر پانی مین ایک مچھلی کے مونہہ مین جاپڑا مچھلی اُس سے
حاملہ ہوگئی بعد دس مہینے کے ایک مچھوے نے اُس مچھلی کو پکڑ کر جو شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک
لڑکی اُسکے شکم سے نکلے مچھوا اُنکو راجہ اپرچر کے پاس لیگیا - راجہ نے لڑکے کو اپنا فرزند بنا کر رکھا اور
لڑکی مچھوے کو واپس کر دی اُسنے لڑکی کا نام ستونتی رکھا جب جوان ہوئی اُسکے باپ یعنی مچھوے نے
ایک چھوٹی سی کشتی اُسکو دی اور وہ مسافرونکو بدون لینے اُجرت کے دریا سے پار کیا کرتی تھی -
اتفاقاً پراسر رکھ وہان آن پہنچا اُس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑا - لڑکی نے کہا مین بکر
ہون میری بکارت زایل ہو جاویگی تو فضیحتی ہوگی - پراسر نے کہا تیری بکارت پھر بدستور ہو جاویگی
اور جماع کیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام بیدبیاس ہے یعنی بیدون کو جدا جدا اور چار حصہ کرنیوالا
اتفاقاً راجہ سنتین اُس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکے باپ یعنی اُس مچھوے ملاح سے اُسکو چاہا -
اُسنے کہا اس شرط سے تجھکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد مین سے تیرا ولی عہد ہو - راجہ نے منظور
نکیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ میرے ایک بیٹا گنگا کے پیٹ سے ہو اُسکے ہوتے ہوے
ملاح کی اولاد کو حکومت دون - لیکن راجہ کے دل مین عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تھی -
بھیکم راجہ کا بیٹا جو گنگا کے پیٹ سے تھا اس حال سے واقف ہوکر ستونتی کے باپ یعنی ملاح
کے پاس آیا اور اس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد صاحب ریاست ہوگی ستونتی کو ملاح سے لیکر
اپنی گردن پر اُٹھا کر لایا اور باپ کے حوالہ کی اُس سے دو بیٹے پیدا ہوے راجہ سنتین کے بعد ستونتی کا بڑا
بیٹا حاکم ہوا اُسکے بعد چھوٹا بیٹا مسند نشین ہوا - بھیکم نے بنارس کے راجہ کی دو بیٹیون کو زبردستی

سے پکڑ لا کر اُس سے بیاہ دین لیکن اُس کی اولاد نہوئی جب مرگیا تو ستونتی نے بھیکم سے
کہا کہ تیرے بھائی کی دو جورویں موجود ہین تو اُنسے صحبت کرتا کہ نسل باقی رہے بھیکم نے منظور
نکیا۔ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بُلا کر فرمایا کہ تو اپنی بھابیون سے جماع کرتا کہ نسل باقی رہے۔
بیاس نے منظور کیا۔ بیاس پہلے ایک عورت کے پاس گیا اُسنے بیاس کی صورت دیکھی بال
سرخ اور سیاہ اُلجھے ہوئے آنکھین مشتعل (جلتی ہوئی ہین ۱۲) ڈاڑھی اور مونچھین سرخ۔ وہ عورت دہشت مین آگئی
اور آنکھین بند کرلین۔ بیاس نے اُس سے جماع کیا اور اپنی ماں ستونتی سے کہا کہ اس عورت سے
لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور عقلمند بادشاہ۔ لیکن اس عورت نے جو آنکھیں بند کرلین وُہ
لڑکا اندھا ہوگا۔ چنانچہ اُس سے راجہ دہرت راشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا۔ پھر بیاس دُوسری
عورت کے پاس گیا اُس عورت کو بیاس کی صورت سے ایسی دہشت ہوئی کہ اُسکا رنگ زرد ہوگیا
بیاس نے اُس سے جماع کیا اور کہا کہ اسکے ایک بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا چنانچہ اُس
عورت سے راجہ پانڈ پیدا ہوا تھا جسکے بیٹے پانچون پانڈون ہوئے تھے۔ اور ستونتی نے مکرر اُس ۱۴۸
عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اُس عورت نے بیاس کی ڈرانی صورت سے خوفناک ہوکر
اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اُس باندی نے بیاس کی بہت
تعظیم کی بیاس نے اُس سے جماع کیا اُس سے راجہ بدر پیدا ہوا۔ **ف** اندرمن (مراد آبادی کہ بڑا حامی
دین ہنود کا ہے) کہتا ہے کہ ہمارے دین کا یہ مسئلہ ہے کہ عورت بیوہ کو اگر تمنا اولاد کی ہو یا جس عورت
کا شوہر بسبب بیماری وغیرہ کے جماع پر قادر نہو اُسکو چاہیئے کہ اپنے دیور وغیرہ سے اولاد حاصل
کرے اور وُہ شخص اپنے بزرگ مثل باپ اور اُستاد سے اجازت لے اور اپنے بدن پر روغن ملے
اور بوسہ وغیرہ نہ لے اور اندھیرے مکان مین حمل ٹھیرنے کے دنون مین رات کو اُس عورت سے صحبت
کرے جب تک کہ حمل ٹھیر جاوے اور اگر اسطور نکریگا گنہگار ہوگا اور اس عمل کو نیوگ کہتے ہین چنانچہ
ستاچھرا (نام کتاب ۱۲) مین مرقوم ہے۔ اور منوسمرتی (نام کتاب ۱۲) مین ہے کہ یہ عمل کل جگ مین متروک ہے **اور** اسکا جواب
یہ ہے کہ اندرمن نے بیاس کو تو بچایا پر اپنی شریعت کو بٹا لگایا۔ سب عقلمند متفق ہین اسبات پر

سوط الحجار جلد ۲ صفحہ ۹۱-۱۲

که ایک عورت کئی مرد کا فراش نہین ہو سکتی اور جو اولاد ہو تو کسکی قرار دی جاویگی - باوجود اسکے
بیاس پر سے زنا کا اعتراض نہین اُٹھ سکتا کیونکہ عمل اُسکا مطابق شریعت ہنود کے بھی نہین ہوا
بیاس اُن عورتونکا دیور نتھا بلکہ اُنکے شوہر راجہ بچتر کا بھائی بھی نہ تھا - وہ برہمن یہ چھتری پراسر
کے نطفہ سے پیدا ہوا ولدالزنا - اور یہ سنتنین کا بیٹا - اور اُن عورتون نے خواہش اولاد کی نہین کی
تھی بلکہ اُنکو بیاس سے نفرت تھی اور بیاس نے اپنے باپ اور استاد سے اجازت نہین لی
اور جماع اندھیرے مین نہین کیا - عورتین بیاس کی صورت دیکھکر بیزار ہوئین ایک عورت نے
آنکھ بند کرلی دوسری کا رنگ زرد ہو گیا بیاس نے خوب دیکھا - اور باندی سے جو مجامعت کی تو کسی
طور عمل نیوگ نہین ہو سکتا پھر جب کہ تینون عورتون سے عمل نیوگ ثابت نہوا تو زنا بہر صورت
ثابت ہوا اور بموجب شریعت ہنود اور قانون عقل اور شریعت غرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بموجب
جمیع شرایع کے بیاس جی زناکار ٹھیرے - اور وہ جو اندر مین طعنہ نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کا
بی بی زلیخا سے لکھا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام حقیقت مین پیغمبرزادہ تھے نہ زلیخا کے غلام تھے
اور نہ عزیز مصر کے غلام تھے - اور بیاس نے ایک ایسے امر ناروا کا فتوی دیا کہ از روے تمام شرایع و
عقل تمام عقلا کے سخت ناروا ہے ایک عورت کا نکاح پانچ مردون سے کروا دیا اور اُسکا قصہ
نہایت مختصر یہ ہے کہ راجہ دروپد نے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی نشانہ پر تیر لگاوے دروپدی بیٹی راجہ
دروپد کی اُسی کی زوجہ ہے - ارجن نے (کہ پانچ پانڈون مین سے ہے) نشانہ پر تیر لگایا اور دروپدی
پانڈو لیکر آئے اور اپنی مان کُنتی سے عرض کیا کہ آج ہم ایک خوب چیز لائے ہین کُنتی نے کہا کہ پانچون
بھائی بانٹ کھاؤ - عرض کیا کہ ارجن بزور تیر اندازی ایک لڑکی لایا ہے کُنتی نے کہا یہ بات نادانستہ
میری زبان سے نکل گئی اب وہ کام کرو کہ میرا قول بھی سچا ہو اور تم گنہگار نہو - آخر یہ بات قرار پائی
کہ راجہ دروپد دروپدی کا باپ پانچون بھائیون مین سے جسکے ساتھ چاہے دروپدی کا نکاح کردے
اِس گفتگو مین راجہ دروپد نے پانچون پانڈو (یعنی پانڈو کے) کو طلب کرکے راجہ جدھشٹر سے کہا کہ اگر تو کہے
دروپدی کا نکاح ارجن سے کردون جدھشٹر نے (عہد کا لحاظ کچھ نکرکے) کہا کہ یہ کام بدون

حضور بیاس جی کے ہرگز نہین ہو سکتا - اس گفتگو مین بیاس جی تشریف لائے - راجہ درو پد نے عرض
کیا کہ بموجب شرط کے میری اِس لڑکی کا مستحق ارجن ہے اور لڑکی کا تعلق خاطر راجہ جُدھشٹر سے
پایا جاتا ہے آپ کیا فرماتے ہین - بیاس جی نے فرمایا کہ تقدیر مین ایسا ہے کہ یہ لڑکی اِن پانچون
بھائیون کی زوجہ ہو - دروپد نے کہا کہ آپ ہمارے پیشوا ہین آپکے ارشاد سے کچھ عذر نہین لیکن
یہ فرمائیے کہ اس قسم کا نکاح شاستر مین جایز ہے یا نہین اور کس کتاب مین لکھا ہے کہ ایک عورت
زوجہ پانچ شخصون کی ہو - یہ امر میری خاطر مین ہرگز قرار پذیر نہین ہوتا - اور دست من دروپدی کے
بھائی نے عرض کیا کہ میری بہن بموجب شرط کے زوجہ ارجن کی ہے - جُدھشٹر ارجن کا بڑا بھائی بمنزلہ
اُسکے باپ کے ہے - راجہ جُدھشٹر نے کہا کہ یہ بات سچ ہے (یعنی بیشک دروپدی زوجہ ارجن کی ہے اور
مین ارجن کا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہون) لیکن مین بیٹا دھرم کا ہون (یعنی دھرم دیوتا کے نطفہ سے
پیدا ہوا تھا) اگر کوئی امر خلاف رضا رضاء خدا کے ہو تو میری خاطر اُسپر ہرگز راضی نہوتی اور سوائے اِسکے
ہماری ماں کا یہی حکم ہے کہ پانچون بھائی بانٹ کھاؤ - ماں کے حکم کا خلاف کسطرح کرون (جب بیاس
جی کو میل طبیعت جُدھشٹر اور دروپدی کی اس امر نا مشروع پر معلوم ہوئی تو ایک نئی پرواز اُٹھائی اور ایک
قصہ طویل کہ نہایت مختصر کر کے لکھا جاتا ہے تصنیف کیا) بیاس جی راجہ دروپد کا ہاتھ پکڑ کر خلوت
مین لیگئے اور کہا کہ یہ پانچ پانڈو پانچ اندر تھے کہ بموجب حکم مہادیو کے پانچ دیوتون سے پیدا ہوے
ہین اور ایک رکھیشر کی لڑکی نہایت حسین اور شوہر اُسکا بدصورت تھا وہ عورت شوہر کے گھر سے
نکلکر مہادیو کی خدمت مین مشغول ہوئی - مہادیو نے کہا کیا چاہتی ہے اُس عورت نے پانچ بار
عبادت اور مناجات ۱۲
عرض کیا کہ شوہر خوب - مہادیو نے فرمایا کہ تو نے پانچ بار شوہر حسین طلب کیا تیرے پانچ شوہر
ہونگے اور تو پھر دنیا مین جاویگی (واہ سری مہادیو جی بھولے ناتھ) سو تیری لڑکی دروپدی وہی
نقول بیاس ۱۲
عورت ہے - اب تو فارغ دل ہو کر اپنی لڑکی کا نکاح اِن پانچون بھائیون سے کردے آج بہت
اچھی ساعت ہے - دروپدی کا نکاح پانچون پانڈون سے کردے ازانجملہ ایک پیشوا انکے پنڈت سکھدیو
جی ہین جنھون نے فتوا دیا کہ اگر کوئی عورت برہنہ تن پانی مین جاوے تو اس گناہ کا یہ کفارہ ہے

لے راجہ کو بھنڈوو پانڈون کا اور بہشت کا بادشاہ جانتے ہین ۱۲

لے یہ قصہ فصل ... ۱۲

۴۰

کہ وُہ عورت برہنہ تن غیر مرد کے سامنے ہووے - اور فرمایا کہ سامرتھی یعنی توفیق والے کو گناہ کرنا مُضر

نہین ہوتا - اور فرمایا کہ قصہ عیش کرنا گوپیون اور کرشن جی کا جو کوئی دل لگا کر سنیگا اُسکے کروڑ جنم کے

گناہ دُور ہونگے چنانچہ یہ سب بیان آگے آتا ہے ازانجملہ سب سے بڑے پیشوا ہندوُون کے دین کے

کرشن کنہیا جی ہین جنکو ہندو پورن برہم یعنی پورا خدا اور خدا کا رسول بھی جانتے ہین اور بھاگوت

مین اُنکے حالات کا بیان ہے اور گیتا کو اُنکے اقوال جانتے ہین - بلکہ بعضے مسلمانون کا بھی یہ گمان

ہے کہ کرشن کنہیا جی مُوحّد بلکہ پیغمبر تھے اور حج کر کے براہ دُوارکا ہند مین واپس آئے اور اُنکی نسبت

جو کتب ہنود مین افعال ناشائستہ لکھے ہین محض غلط ہے سو اسکا جواب محقق یہ ہے کہ ہم کرشن

کنہیا کے حق مین بے تحقیق کسی صفت اچھی یا بُری کا جزم نہین کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سپرد رکھتے

ہین - لیکن یہ افعال ناپسندیدہ اور حرکات شنیعہ جو ہندوُون کی کتابون مین بہ نسبت کرشن جی کے

لکھے ہین وُہ صفات قطعًا اور یقینًا عقل کے نزدیک ناپسند ہین - کرشن جی اپنی ذات سے اچھے ہون

یا بُرے ہون ہندوُون کے دین پر اعتراض اور الزام بہر صورت باقی رہتا ہے کہ کرشن جی کو اپنا

پیشوائے اعلیٰ اور پیغمبر بلکہ خدا جانتے ہین اور پھر ایسے افعال کو اُنکی طرف نسبت کرتے ہین - چنانچہ

کرشن جی کا شرک کرنا اور شرک کا حکم دینا یعنی خود برہمنون کی اور مہادیو کے لنگ کی اور بن پتھر بت

کی اور آگ کی پرستش کرنا اور دوسرون سے کروانا اور دیوتاؤن کے واسطے جگ کرنیکا حکم دینا فصل

اول مین بیچ بیان حال کرشن اوتار کے مذکور ہو چکا اور بھاگوت[۱۳] کے اسکند دہم مین لکھا ہے

کہ راجہ کنس کے دھوبی کپڑون کے بوجھے لیئے جاتے تھے کرشن جی نے بلدیو سے کہا کہ اُنسے

کپڑے چھین کر آپ پہرو اور اطفال گوال کو پہراؤ اور باقی کو لٹا دو یہ کہکر سب نے مِلکر جا کر دھوبی سے

(جھوٹ) کہا کہ ہمکو سفید کپڑے مانگے دو کہ راجہ سے ملاقات کر آوین دھوبی نے کہا کہ راجہ کے کپڑے

پہرنے کا مونہہ تو دیکھ - چلا جا نہین مار ڈالونگا - کرشن جی نے غضبناک ہو کر ایسا ہاتھ مارا کہ اُسکا

سر اُڑ گیا اور بھاگوت[۱۴] اسکند دہم ادھیائے ۵۲ مین لکھا ہے کہ جب نارد نے اوصاف حسن و جمال

رکمنی کے کرشن جی سے بیان کیئے کرشن جی اُسپر فریفتہ ہو گئے چنانچہ نظم منشی جگن ناتھ مین لکھا

۱۱ کرشن اور گیتا دونو مشہور ہین ۱۲ ۱۳ سورط جلد اول صہ ۱۶۱-۱۲ ۱۴ نظر نہین صہ ۱۹۱-۱۲

۱۴۱

ہے ۵ کنہیانے بھی حسن رُکمنی کا + سُنا تھا بار ہا اروسے چرچا + نگاہ شوخ کی تعریف
سُنکر + خدنگ عشق رکھتا تھا جگر پر + زبانی سُنکے وصف زلف جانان + سدا تھا صورت سنبل پریشان
فدائے قامت بیساختہ تھا + برنگ فاختہ دل باختہ تھا + سدا مشتاق روئے سہ تقا تھا + زبان پر ورد
نام دلربا تھا + جب سگائی رُکمنی کی سسپال کے ساتھ ہوگئی اور برات آئی اور کنگنا بھی بندھ گیا تو کرشن
جی رُکمنی کو لے اُڑے - ایکبار کرشن جی نے رُکمنی سے فرمایا کہ جو کوئی تمہارے لایق ہو اُسکے
گھر جا بیٹھو مین تم سے کچھ محبت نہین رکھتا - رُکمنی نہایت خفا اور غمناک اور پریشان ہوئی تو آپ
نے رُکمنی کو گلے لگا کر فرمایا کہ جب کوئی عورت حسین خفگی سے ناک بھوین چڑھاتی ہے تو عجب
دلربا نظر آتی ہے اسواسطے ہمنے تمسے یہ بات کہی تہی تاکہ تم خفگی فرماکر اپنی بھووین چڑھاؤ اور
نازوادا معشوقانہ ہمکو دکھاؤ (کیا مزہ وصل کا جب تک طلب بوسہ مین + بل جبین پر نہو چہرہ کی نہو چل
دور نہو) اور اسکند پوران کے کاشی کھنڈ ادھیاے ۸۴ مین لکھا ہے کہ نارد جی نے کرشن جی سے
کہا کہ یہ آپکا بیٹا سانت شوخ چشم اور حسن کا مغرور ہے یہ رانیان (یعنی کرشن جی کی ازواج) اُسکی
حسن کی طرف مائل ہوکر غلبۂ شہوت سے اُنکی منی زمین پر گر پڑی ہے دیکھ لیجیے - کرشن جی نے
سانت کو طلب فرماکر بددعا دی کہ تیرا حسن دیکھکر تیری مائین مائل ہوگئی ہین گناہ عظیم ہوا تجھکو برص
کا مرض لگجاوے تاکہ تو بدصورت ہوجاوے (اس امر مین سانت نہایت بیقصور تھا یہ وہی مثل ہوگئی
کہ کمہار پر بس نہ چلا گدھے کے کان کھینچے) اور بھاگوت اسکند ۱۰ ترجمہ گنپت راے مین لکھا ہے کہ
ایک دن گوپیان نوجوان کپڑے اُتار کر جمنا مین نہانے لگین کرشن جی اُنکے کپڑے چرا کر کدم کے
درخت پر جا بیٹھے - گوپیون نے عرض کیا کہ ہمارے کپڑے دیدو ورنہ ہماری کچھ آبادی نہین - فرمایا
کہ اکیلی اکیلی ہمارے سامنے آؤ کپڑے پہچانکر لیجاؤ - سب نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مہاراج جمنا کا پانی
سرد ہے اور مارے سردی کے ہمارا بدن کانپ رہا ہے - ہرچند خوشامد کی حضور نے ایک نہ مانی
تب عورتون نے ایک ہاتھ آگے اور ایک ہاتھ پیچھے رکھکر حاضر ہوئین - آپنے فرمایا اے سکھیو تمنے
پریت کی ریت کچھ نبھائی حجاب رکھا اور شرم کرکے ہاتھ آگے رکھ لیا - جب تک حجاب ہتا ہے محبت

ف اس سے معلوم ہوا کہ کنگنا ہندوؤن کی رسم [illegible] ۱۲
ف [illegible] ۱۲
ف اور لوگون کی [illegible] کی بیاریان ۱۲
ف [illegible]

سہیلی بھی کہتے ہین ۱۲

صادق نہین ہوتی - جب تک تم حیا ترک کر کے نہ آؤگی ایک کپڑا نہ ملیگا - ساری گوپیان حیا کی پھانسی توڑ کر ہاتھ جوڑ کر سامنے آئین اور عرض کیا کہ اَے سوہن دلبر ہم تمہاری لونڈیان ہین جو چاہو سو کرو - کرشن جی مہاراج نے تمام گوپیون کا بدن ملاحظہ فرما کر اُنکی محبت کے بس مین آئے اور کپڑے عنایت فرمائے (یہ ماجرا سُنکر) راجہ[له] پریچھت نے سُکھدیو جی سے کہا کہ وہ تو پورن برہم (یعنی پورے خدا) منصف ہین اُنکو یہ اَنیت (یعنی ظلم) کسطور بھایا سُکھدیو جی نے ارشاد کیا کہ اے راجہ جو عورت برہنہ تن پانی مین آتی ہے اُسکو بڑا پاپ ہوتا ہے اُسکا یہ گناہ جب دور ہوتا ہے جو برہنہ تن اَن پُرس (یعنی اجنبی مرد) کے سامنے آوے - یہ کرشن جی نے اُنکے گناہ کے کفارہ کی تدبیر کی تھی اور جو عورت اپنے پیارے سے ایسی تکلیف پاتی ہے باطن مین بڑا آرام پاتی ہے - ساری گوپیان اِس تکلیف سے شرمناک تو ہوئین پر باطن مین بہت آرام اور سرور اُنکو حاصل ہوا اور کرشن جی سے پورن سنیہ (یعنی پوری محبت) لگا کے دین اور مذہب کا ثواب اُنکو حاصل ہوا عضب سُنہ یہ ظاہر وہ دلمین چاہ + عیان آہ آہ اور نہان واہ واہ + (یہ مضمون مختصر کر کے پورا ہوا) اور اُسی اسکند مین ہے کہ (ایک رات) گوپیان کرشن جی کے ساتھ طرح طرح کے گیت گاے باجے بجاے - ناز اور کرشمہ سے آنکھین مٹکاتی کمر کو لچکاتی کرشن جی کے گردن مین ہاتھ ڈال رقص کرتی تھین اور کرشن جی گوپیون کو خصوص اپنی پیاری رادھکا کو بڑی لذت سے سینہ اور گلے سے لگا کر عیش کر رہے تھے آخر تمام گوپیون کو رِت دان[له] دیکر اُنکی خواہش پوری کی (یہ مضمون مختصر کر کے پورا ہوا) اور رِت دان کے معنی کسی پنڈت سے پوچھ لیجیئے) یہ حال سُنکر راجہ پریچھت نے کہا اے سکھدیو جی بڑا تعجب ہے وہ خداوند جنکا کلام بید ہے اور اُنھون نے دھرم کے واسطے اوتار لیا اُنھون نے ایسا کام کیون کیا جسکو سارے بد بُرا کہتے ہین - سکھدیو جی نے کہا اے راجہ اُس خداوند کی گت کو کوئی نہین پاسکتا اور کرشن اور گوپیون مین کچھ فرق نہین ہے (پس تمام گوپیان بھی بقول سُکھدیو جی کے مثل کرشن کے خدا ہوئین) دُنیا کے راجاؤن کا بھید پایا نہین جاتا تمام جہان کے خالق کا بھید کون پاوے اور وہ اوّل آخر اوسط مین ہے اُنکو کون کلنک لگا سکتا ہے اُس خداوند کو کچھ عذاب اور ثواب

(interlinear notes: گناہ ۱۲ under پاپ; برا ۱۲ under بد; درمیان ۱۲ under اوسط; الزام ۱۲ under کلنک)

[له] راجہ پریچھت جو سکھدیو جی سے اس قصہ کو سن رہا تھا ۱۲ [له] رت دان جماع کے بعد از حیض واقع میشود ۱۲

نہین اور اِس سرگزشت کو جو کوئی دِل لگا کر سُنیگا اُسکے کروڑ جنم کے گناہ دور ہو جاوینگے اور نجات ہو جاویگی (کیا اچھا کفارہ گناہون کا ہے واہ رے دین) اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ راجہ پریچھت نے سکدیو جی سے کہا کہ مہاراج پرائی استریون سے بھوک کرنا نہایت نکھد کرم ہے۔ کرشن جی نے ایسا کیون کیا۔ سکھدیو جی نے فرمایا کہ اے راجہ صاحب سامرتھی کیا نہین کرتے (یہ مضمون نہایت مختصر کرکے لکھا گیا ہے مُفصل بھاگوت ترجمۂ گنپت لال کے صفحہ ۲۲۰ مین دیکھو) اور کرشن جی کے فسق و فجور کے حالات ہندو اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹھہ خیال ٹپا چھند چھپا دھرپت کبت وغیرہ مین گاتے بجاتے اور کرشن جی اور اُنکی بیویون اور گوپیون کے سانگ بنا کر خوبصورت لڑکون کو اپنے سامنے نچاتے اور مزہ اُڑاتے ہین اُسکا نام راس لیلا ہے اور کرشن جی کا شرک کرنا اور شرک کا حکم دینا فصلِ اوّل مین بیان ہو چکا غرض ہندوؤن کے پیشواؤن اور رہنماؤنکا حال اُنکے شاسترون اور پورانون سے ایسا معلوم ہوتا ہے جسکو زیادہ دیکھنا ہو سوط الجبار اور سیف اللہ القہار اور ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب کو دیکھے کہ اُنمین نہایت طرزِ شائستہ سے بیان ہوا ہے اب ہندوؤن کو فرض لازم ہے کہ ان لوگون کی پیروی چھوڑین کہ ایسے لوگ لایق پیغمبری اور رہنمائی کے نہین ہوتے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ اِسوقت کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہین اُنکے اور اُنکے نائبون کے افعال اور اخلاق اور اطوار ملاحظہ کرین اور انصاف سے غور کرین کہ کیسکی متابعت سے اللہ تعالیٰ کے ملنے کی امید ہوتی ہے اور واللہ کہ یہ بات ہم ہمدردی اور ہندوؤن کی خیر خواہی سے کہتے ہین اللہ تعالیٰ ہدایت کرے

فصل پانچوین قیامت اور جزا سزاے اعمال کے بیان مین

ہم تمام مسلمان یقین رکھتے ہین کہ ایک دِن اِس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچھ نظر آتا ہے سب فنا ہو جاویگا کچھ نہ رہیگا۔ پھر حق تعالیٰ ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسی کے اچھے بُرے کامون کا حساب لیکر آپ عدل اور انصاف کریگا ظالمون سے مظلومونکا حق دلایا جاویگا۔ بعد ہونے انصاف کے اچھے لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا اور گناہون سے بچتے رہے ہین یا گناہون سے توبہ کی ہے اور ایمان کے ساتھ مرے ہین بہشت مین داخل کئے جاوینگے پھر کبھی وہان سے نہ نکالے جاوینگے اور نہ مرینگے

اور برے آدمی جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکالے جاوین گے نہ عذاب کم ہوگا اور جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کرکے بدون توبہ مر گئے کچھ مدت موافق گناہ کے سزا پاکر پھر بہشت مین داخل ہونگے اور جنکو اللہ تعالی چاہیگا یون ہی بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندون کے حق تلف کئے ہین جیسے چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بے عزتی رشوت خواری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حق کے نہ بخشے جاوینگے اور ایک کے عمل کی سزا دوسرے کو نہ دیجاویگی جسنے کیا وہی پاویگا - اور اُسدن موجب اذن اللہ تعالی کے اچھے لوگ - گنہ گار مسلمانون کی سفارش کرینگے اللہ تعالی قبول کریگا اور سوائے کفر اور شرک کے جس گناہ کو اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین کھانے پینے کے عمدہ لباس ستھرے مکان - یار و آشنا خویش قرابتی میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سب کی آپس مین ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی اسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف

۱۴۵

اور عذاب ہے آگ سانپ بچھو گرم پانی جیسے گلا ہوا تانبا کانٹے بدبو طوق زنجیر مارپیٹ فرشتون کی جھڑکی وغیرہ اللہ تعالی پناہ دے - اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب کا بڑی کتابون مین مندرج ہے - اور ہندوون کے دین مین قیامت کا قائم ہونا کہین نہین لکھا - کہتے ہین کہ جب کوئی گنہگار مرتا ہے تو جم راج جسکو ہندو دھرم راج اور دھرم راے بھی کہتے ہین اُسکے برقنداز گنہگار کی روح کو جم راج کے پاس لیجاتے ہین اور وہ جس سزا کے لایق ہوتا ہے اُسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہے اُس جسم مین اپنے اعمال کی سزا پاکر اس جسم سے نکلکر پھر کسی اور جسم مین داخل کیا جاتا ہے اسیطرح لکھ ہا جنم لیتا ہے یہانتک کہ مکھی اور مچھر اور چیونٹی اور سور اور کتا وغیرہ ہر طرح کے حیوان بلکہ درخت گھانس بوٹی بھی اور بعضون کے نزدیک پتھر بھی ہوجاتا ہے اور بہت سے جنم لیکر جب گناہون سے صاف ہوتا ہے تو اُسکی مکت یعنی نجات ہوتی ہے یعنی نیست و نابود ہوکر خدا کی ذات مین ملجاتا ہے - اور یہ بھی کہتے ہین کہ جب کوئی شخص سرگ (بہشت ۱۲) مین داخل ہوتا ہے تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے نکلکر پھر جنم لیتا ہے - بھاگوت کے اسکندھ مین لکھا ہے

که برہما دو سو جنم تک برہما رہتا ہے پھر مرکر سو جنم تک رودر یعنی مہادیو رہتا ہے اور یہ مسئلہ تناسخ[1] (اواگون ۱۲) کا بعضے حکما کی خیال بندی اور قیاس ہے که اب تمام ہندوؤں کا مذہب ٹھہر گیا ہے اور محض بے اصل ہے اسواسطے که کٹھولی[2] اپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے که نچکتا نے ملک الموت سے پوچھا که مُردون کے حق مین بعضے کہتے ہین که جسم تھا جب مرگیا کچھ نرہا جیوآتما یعنی روح کوئی شے نہین جسم کے ساتھ مانند اور قوتون کے فانی ہے - بعضے کہتے ہین که جیوآتما (روح ۱۲) عقل اور بدن اور حواس اور دل سے جدا ہے بعد مفارقت جسم کے جیسے عمل کئے ہوتے ہین ویسے مکان مین جاتا ہے تم کہو اصل اسکی کیا ہے ملک الموت نے جواب دیا که اسکی کیفیت واجبی برہما اور بشن اور مہیش (مہادیو ۱۲) بھی نہین جانتے اور انکو بھی باوجود اس فضل و کمال کے که عقل کل ہین نوع بنوع کے اپنے وہم و قیاس سے شک ہین - نچکتا نے کہا که اپنی راے کے موافق فرماؤ - ملک الموت نے جواب دیا که اور جو کچھ درکار ہو طلب کر اسکی حقیقت استفسار نکر که بعد مرنے کے کیا ہوتا ہے جو معلوم نہین وہ کیا کہون

اور کہتے ہین که بہشت مین بھی بہشتی سزا پاتے ہین چنانچہ مہابھارت کے آدپرب[3] مین لکھا ہے که راجہ ججات نے بہشت مین کہا که مین اپنے برابر کسیکو نہین جانتا - اندر نے اِس گناہ کے بدلے اُسکو بہشت سے دُنیا مین پھینک دیا - پھر اِس گناہ سے پاک ہوکر بہشت مین گیا اور اُسی مین لکھا ہے که ایک راجہ نیک کردار بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجہ بھی وہان حاضر تھا ہوا نے گنگا کا دامن اُٹھا دیا راجہ کی نظر گنگا کے زانو پر پڑی عاشق ہوگیا بہشت سے نکالا گیا

اور کہتے ہین که دنیا کی عورتون مین سے کبھی کوئی عورت حور بہشتی بنجاتی ہے اور حورون سے کبھی کوئی عیش کرتا ہے اور کبھی کوئی اگرچہ وہ حقیقت مین اُسکی محرم[4] ہو چنانچہ مہابھارت[5] کے بن پرب مین لکھا ہے که جب اندر ارجن[6] کو بہشت مین لیگیا راگ اور ناچ کی محفل آراستہ کی اُرسبی نام طوائف کی طرف ارجن بار بار دیکھتا تھا بعد ختم ہونے مجلس کے اندر نے اُرسبی کو زیور اور لباس کے ساتھ خوب آراستہ کرکے ارجن کے پاس بھیجدیا اُرسبی نے ارجن سے درخواست مباشرت کی کی - ارجن نے انکار کیا اور کہا مین جو مجلس مین تیری طرف دیکھتا تھا اسکا سبب یہ ہے که تو زوجہ راجہ پرورواکی[7]

[1] روح کا ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم مین داخل کیا جانا ۱۲

[2] سوط جلد اول صفحہ ۴۹۸ ۱۲

[3] محرم وہ عورت جس سے نکاح جائز نہین جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ۱۲

۱۴۶

[4] سوط جلد اول صفحہ ۳۰۰ ۱۲

[5] پانچون پانڈون مین سے ... کرشن جی کا ... اور پھوپھی کا بیٹا ۱۲

[6] ارجن کے بزرگون مین سے تھا اور اُرسبی ارجن کی دادی تھی ۱۲

ہے - میرے دل مین گذرتا تھا کہ ہم لوگ ایسی عورت کی نسل سے ہین - اُرسبی نے کہا کہ ہم حورین ہین یہ نہین کہ خاص ایک ہی مرد کی زوجہ ہون بلکہ جو کوئی یہان پہنچتا ہے ہمسے صحبت کرتا ہے بہت بیٹے راجہ پوروا کے جو بہت عبادت کرکے یہان پہنچے مجھ سے صحبت کرتے رہے ہین تو بھی مجھکو اپنی جورو جانکر مجھ سے صحبت کر اور یاری لگا - ارجن نے نمانا - اُرسبی نے ملول ہو کر ارجن کو بددعا دی ارجن خُنثی ہو گیا دیر پرہیز گاری کی سزا پائی بہشت مین اور یہ بہشت کیا ہوا رنڈیون کا چکلا ہوا اور ان اور جدہ سے تو دنیا کے لچّے بدمعاش بھی زنا نہین کرتے) اور یہ بھی ہندوونکا اعتقاد ہے کہ ایک گنہگار کے گناہ کی سزا مین دوسرے ناکردہ گناہ بھی پکڑے جاتے ہین اور عذاب پاتے ہین چنانچہ مہابھارت کے آدپرب مین ہے کہ ایک بڑا زاہد برہم چاری جو اُسنے اپنا بیاہ نہین کیا تھا وہان پہونچا جہان اُسکے بزرگ کنوئین مین لٹکائے ہوئے تھے اُسنے اُنسے پوچھا تم کون ہو بولے کہ ہم بڑے عابد اور جگ کرنے والے تھے بعد مرنے کے دوزخ مین ڈالے گئے اِس گناہ سے کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرواتا چنانچہ اُس برہم چاری نے باسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا اور پرس اُنکھند اتھربن بید مین لکھا ہے کہ جھوٹ بولنے اور بلوانے اور ترغیب دینے والے کی بہتر پشت جہنم کو جاتی ہین اور مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین ہے کہ اندر نے دو برہمنون کو مار ڈالا برہما جی نے اُسکے گناہ کو پانی اور خاک اور آگ اور سو رختون کی گردن پر رکھدیا اور فصل اول مین مذکور ہوچکا ہے کہ بشن جی نے جلندر کی جورو سے زنا کیا اُسکی شامت سے جلندھر مقتول ہوا اور ستی مہادیو کی زوجہ اور ایک ہزار گن نے نفس کشی کی مہادیو جی نے اُسکے قصاص مین بموجب حکم بید کے جگ کے برہمنون اور رکھیشرون اور دیوتاؤن کو قتل کروایا اور اسکند پوران کے کاشی کھنڈ ادھیائے ۸۴ مین لکھا ہے کہ کشن جی کی رانیون کو سانت کا حسن دیکھکر انزال ہوا کشن جی نے سانت کو بددعا دی کہ تجھکو مرض برص کا لگجاوے اور مہابھارت کے آدپرب مطبوعہ میرٹھ صفحہ ۸۴ مین لکھا ہے کہ ہر کس کہ فرزند نداشتہ باشد تا ہفت کرسی پدرانِ او بعذاب مبتلا شوند (فرزند کے نہ ہونے مین نہ اُسکا قصور نہ اُسکی ہفت کرسی کا) اور جہان کے آخر ہونے مین شاسترون کے قول مختلف ہین نیائے شاستر کہتا ہے

۱۴۷

یہ مسائل آئین اکبری مین تفصیل وار لکھے ہین ۱۲

کہ دُنیا کا کچھ ابتدا نہین انتہا ہوگا - اور فنا ہونا جہان کا دو طور پر ہے ایک یہ کہ برہما کی مُکت ہو جاتی
ہے اور سوائے دھرم اور ادھرم اور بھاونا سنسکار کے سب کچھ فنا ہو جاتا ہے جتنی مُدت جہان
خیر و صلاح ۱۲ شر و فساد ۱۲ خواہش و ارادہ ۱۲
موجود رہا تھا اُتنی ہی مُدت تک فنا رہتا ہے پھر اسی مخلوقات مین سے کوئی شخص برہما بن جاتا
ہے اور از سر نو اُسی طور بعینہ اُسی تمام مخلوقات کو جو فنا ہوگئی تھی پیدا کرتا ہے اور اِس طور جہان
کے فنا ہونے کا نام کھنڈ پرلے ہے اور یہ کھنڈ پرلے بہت بار ہوتی ہے اور دوسرا طور یہ کہ
تمام مخلوقات کی مُکت ہو جاتی ہے اور برہما اور تمام جہان اور کرم اور دھرم اور ادھرم اور بھاونا
اعمال ۱۲ خیر ۱۲ شر ۱۲
سنسکار بھی فنا ہو جاوینگے کچھ باقی نہین رہیگا اور چارون عنصرون مین سے پہلے زمین پھر
آگ پھر ہوا پھر پانی فنا ہوگا - اِسطور پر جہان کے فنا ہونے کا نام ہے مہا پرلے اور یہ ایک ہی بار
ہوگی **اور** بیدانت شاستر کا یہ قول ہے کہ دُنیا کا فنا ہونا تین قسم پر ہے - ایک قسم یہ کہ جب برہما
کی عمر مین سے ایک دن گذرتا ہے تو اکثر مخلوقات فنا ہو جاتی ہے - رات بھر فنا رہتی ہے
جب دن ہوا پھر پیدا ہوگئی - اِس قسم کی فنا اور پیدایش بار بار ہوتی ہے - اور دوسرا قسم یہ کہ تمام
مخلوقات اگیان یعنی بیدانشی مین آجاتی ہے اور سوائے اگیان کے ہر چیز فنا ہو جاتی ہے اور یہ
بے علمی ۱۲
ایکبار ہوگی اور تیسرا قسم یہ کہ اگیان بھی فنا ہو جاتا ہے اور گیان روشن ہوتا ہے یہ بھی ایک ہی بار
بیدانشی ۱۲ علم و دانش ۱۲
ہوگی - اور عنصر یون فنا ہوتے ہین کہ زمین پانی مین اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا
مین اور خلا مایا مین آکر فنا ہو جاتے ہین **اور** سانکھ شاستر کا یہ قول ہے کہ جب جہان کے فنا ہونے کا وقت
آتا ہے تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غایب ہو جاتے ہین اکاس شبد مین -
خلا ۱۲ آواز ۱۲
پوَن سپرس مین اگنی روپ مین جل رس مین پرتھی گندھ مین اور یہ پانچون تن ماترا اہنکار مین
ہوا ۱۲ مس یعنی چھونا ۱۲ آتش صورت ۱۲ پانی ۱۲ ذایقہ ۱۲ زمین ۱۲ بو ۱۲ انانیت ۱۲
غایب ہو جاتے ہین اور اہنکار مہاتت مین اور مہاتت پرکرتی مین ملجاتا ہے **اور** میمانسا شاستر کہتا ہے
کہ عالم ازلی اور ابدی ہے **اور** ویشیشک **اور** نیای ان دونو شاسترون مین کچھ صراحتہً نہین پایا جاتا -
اور کچھ بیان اِسکا نوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **غرض** یہ ہے کہ حالانکہ ہندوؤن کے
نزدیک تمام شاستر ست یعنی برحق ہین اور اگرچہ مصنف اِن شاسترون کے کئی شخص ہین لیکن حقیقت

---

۱ یعنی رات بھر برہما سوتا رہتا ہے صبح کو بیدار ہوتا ہے ۱۲

۲ اِس فنا کا نام ہے دَسے ئندن ۱۲

۳ اسکا نام ہے پراکرتی ۱۲

۴ اسکا نام ہے آتیتنک ۱۲

۱۴۸

۵ پانچون تن ماتر یہ ہین ... (حاشیہ)

اور نفس الامر مین سب شاسترونکا بنانے والا ایک ہی شخص یعنی برہما کو جانتے ہین جسکو رسول خدا بلکہ خدا
بھی جانتے ہین پھر بھی اِن شاسترون مین اِسقدر اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسرے کے قول کو رد
کرتا ہے اور باوجود اِسقدر مخالفت کے سب کو برحق جاننا پرلے سرے کی بے سمجھی ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص
کہے کہ آج پیر کا دن ہے۔ دوسرا کہے آج جمعرات ہے تیسرا کہے جمعہ ہے تو ہرگز نہین ہوسکتا کہ یہ تینون
سچے ہون **شاید** ہندوؤن کو اس مقام مین یہ شبہ پڑے کہ مسلمانون کے بھی بعضے مسائل مین کچھ اختلاف
ہے سو اِسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے جو بعضے مسائل مین اختلاف ہے تو فروع اعمال اور قیاسی مسائل مین
ہے نہ اخبار اور نصوص اور اصول دین مین۔ اور اس اختلاف مین ہم سب اقوال کو برحق نہین جانتے۔
(مراد حکم خدا و رسول ۱۲)
ایک کو حق اور اُسکے مخالف کو خطا جانتے ہین اور تمہارے اخبار اور اصول دین مین اختلاف ہے۔ اور تم
سب کو حق جانتے ہو۔ چنانچہ تمہارے عالم مین جو اختلاف ہے یہان بیان ہوچکا اور خدا کی ذات
اور صفات مین جو تمہارے بید اور شاسترون کا اختلاف ہے اس باب کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا
اور باقی حال اختلاف کا ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دنیا کی پیدائش کے حال مین
تمہارے بیدون اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہے **ازانجملہ** چند روایات مختلفہ بید کی فصل سوم قرآن
مجید کی تیسری خوبی مین بیان ہوچکی ہین **اور** منوشاستر مین لکھا ہے کہ پہلے اندھیرا تھا گویا نیند کی
حالت تھی سویم بھو نے دنیا ظاہر کرنیکے لیئے مہاتت اور بھوت وغیرہ کی صورت مین ظہور فرمایا تب برہم
پہلے جل کو پیدا کیا اور اُس جل مین اپنا بیج ڈالا اُس بیج سے سونے کا انڈا پیدا ہوا اُس انڈے سے
خلقت کا باپ برہما ہو کے پیدا ہوا بعد سال بھر کے اُسنے اُس انڈے کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور اُن دو ٹکڑون
سے زمین اور آسمان کو بنایا اور اُن دونو کے بیچ مین فضا اور آٹھ دشا بنائین اور پانی کی جگہ اور شبد
وغیرہ کو سوکھم سروپ (یعنی باریک صورت) مین مہابھوت آدک ملا کر پیدا کیا اور سب کا نام اور کام الگ
مقرر کیا اور آگ اور ہوا اور سورج اِن تینون سے رگ ججر شام یہ تینون بید کو جگ کے لیئے دوہا اور زمانے
کے دورہیے اور حصے اور نچھتر اور ستارے وغیرہ بنائے پھر تپ اور بولی اور شہوت اور غصہ وغیرہ کو بنا
اُسکے سوا دکھ سکھ جوڑا جوڑا بنایا اور اپنے مونہہ اور بازو اور ران اور پاؤن سے چارون برن یعنی برہمن

۱۴۹

چھتری بیش شودر پیدا کئے اور راماین کے اجودھیا کانڈ مین لکھا ہے کہ کشیپ کی استری منوسنت رچنا
سے چار برن پیدا ہوے برہمن اُسکے مونہہ سے چھتری اُسکی چھاتی سے بیش اُسکی جانگھ سے شودر
اُسکے پاؤن سے اور کرم پوران مین لکھا ہے کہ مین جو نارائن ہون سرشٹ کے پہلے تھا پر میرے
رہنے کو استھان نتھا تب اُو ننید سے ہو کر سیس ناگ کو پلنگ بنا کر آرام کیا اِس سے تیجھے میری مہربانی
سے بیچ مکھے برہما ناکاہ پیدا ہوا جو تمام دنیا کا دادا ہے پھر برہما نے اپنے من سے پانچ شخص پیدا کیے
سنک سناتن سنندن رودر سنت کمار الخ اور بشن پوران مین لکھا ہے کہ بشن نے پردھان
اور پرس سے ملکر سرشٹ کو اُتپن (یعنی پیدا) کیا اور بھاگوت مین ہے کہ بشن کی ناف سے کنول
نکلا اور اُسکے پھول سے برہما پیدا ہوا اور برہم دیوت پوران مین ہے کہ کرشن سرشٹ کا خالق ہے
اُسکی داہنی طرف سے بشن اور بائین طرف سے شیو (یعنی مہادیو) اور ناف سے برہما پیدا ہوا اور ان
تینون نے اُسکی پوجا کی اور متسیہ پوران مین ہے کہ برہما نے
مہادیو کو جو ترسول دھاری کہلاتا ہے پیدا کیا اور ناردیہ پوران مین ہے
کہ نارائن کی داہنی طرف سے برہما اور بائین طرف سے بشن اور بیچ سے شیو
یعنی مہادیو نکلا اور لنگ پوران مین ہے کہ شیو برہمانڈ سے نکلا اور صورت
پکڑ کے اپنی بائین طرف سے بشن اور لچھمی کو اور داہنی طرف سے برہما
اور سرستی کو پیدا کیا اور باراہ پوران مین ہے کہ برہما بشن مہیش سے ایک شکتی پیدا
ہوئی اور وہ شکتی تین حصے ہو کر لچھمی اور سرستی اور کالی ہو گئی اور شیو پوران حصہ اول ح ۱۶ تا ۱۷ مین
لکھا ہے کہ شکت (زوجہ مہادیو) نے بائین طرف دیکھا بشن ظاہر ہوا اور مہادیو نے اپنے داہنے
بازو سے برہما کو پیدا کیا اور اسکند پوران کے ادھیائے ۲۶ مین ہے کہ مہادیو نے اپنی آنکھ سے
آب حیات نکالا اور اُس سے ایک مرد بہت خوب کہ بشن ہے پیدا ہوا اور مہابھارت کے موچھ دھرم
سانت پرب مین ہے کہ کرشن گفت کہ چون چار ہزار جگ بآخر رسید بجز آفتاب دیگر چیز دیگر نماند آنوقت ازان
تاریکی گن یعنی اوصاف نداین بظہور رسید و شخصے ہرنام پیدا شد و آن شخص اول برہما آفرید انتہی مختصراً

بزرش و دو بیش ۱۲
قوم سیوم ہنود ۱۲
ترسول ہتھیار تین پھالے کا ۱۲ ترسول دھاری یعنی ترسول رکھنے والا ۱۲
لچھمی بشن کی جورو سرستی برہما
۱۵۰
سی جورو کالی مہادیو کی جورو ۱۲
شیو پوران مطبوعہ ... ۱۲
... ۱۲

اور آئین اکبری جلد سوم مطبوعہ مطبع نول کشور کے صفحہ ۸ تا صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے کہ پیدائش عالم کی
دین ہنود مین ۱۸ طور پر لکھی ہے **ازانجملہ** تین قسم کو بیان کیا ہے **ایک** قسم یہ کہ خدا تعالی نے
صورت انسانی اختیار کی جو برہما ہے - اُسکے چار فرزند ہوے سنک سنندن سناتن سنت کمار
اور انکو حکم دیا کہ مخلوق کو پیدا کرو اُنھون نے بسبب بہت مشغول ہونے ذات قدسی کے اِس حکم پر عمل نکیا
برہما نے خفا ہو کر اپنی پیشانی سے دوسری صورت پر ظہور کیا اسکا نام مہادیو ہوا اور اُس مین بسبب
تندمزاجی کے لیاقت پیدا کرنے کی نپائی تو برہما نے اپنے بدن سے دو شخص پیدا کیے ایک مرد
جسکا نام من ہے اور ایک عورت جسکا نام ست روپا ہے اور اُن دونو سے مخلوقات تولّد ہونے
لگی **دوسرا** قسم یہ ہے کہ خدا نے عورت کی صورت مین تجلی فرمائی جسکا نام مہالچھمی ہے اور اُسکی مین صفت
لازم ہین - ست یعنی قوۃ ملکی وعقلی - رج یعنی قوۃ بہمی - تم یعنی قوۃ غضبی
اور مہالچھمی نے بذریعۂ ست کے ایک صورت اختیار کی اُسکا نام سرستی
ہے - اور بذریعۂ تم کے ایک صورت اختیار کی جسکا نام مہاکالی اور مہامایا ہے پس یہ تینون ظہور
۱۵۱ ہوئین لچھمی سرستی مہاکالی اور لچھمی سے دو شخص پیدا ہوے برہما مرد اور ساوتری عورت اور سرستی
سے دو پیدا ہوے بشن مرد اور گوری عورت اور مہاکالی سے دو پیدا ہوے مہادیو مرد اور تریا عورت
اسکا نام مہاندیا بھی ہے جب یہ چھ تن موجود ہوے تو لچھمی نے تریا کو برہما سے بیاہ دیا اور ساوتری
کو بشن سے اور گوری کو مہادیو سے اور برہما اور تریا سے ایک انڈا پیدا ہوا - مہادیو نے اُسکو دو
ٹکڑے کر دیا اُس سے دیوتے اور دیئت اور آدمی اور حیوانات اور پہاڑ اور درخت اور نباتات پیدا
ہوئی **تیسرا** قسم یہ کہ کتاب سورج سدھانت مین کہ تصنیف کی ہوئی لاکھ برس کی ہے لکھا ہے کہ خدا
نے ایک زرین گنبد مین ظہور فرمایا جو آفتاب ہے - اُسنے برہما کو بنایا اور اُس سے اول چار بید پھر
چاند اُسکا اُس سے باد آگ پانی خاک پیدا ہوے اور اسکا اس سے برہسپت مشتری اور ہوا سے زحل اور آگ سے
مریخ اور پانی سے زہرہ اور خاک سے عطارد پیدا ہوے (فصل دوم مین بیان ہو چکا ہے کہ چاند نے
برہسپت کی زوجہ سے زنا کیا تھا اُس سے عطارد ولد الزنا پیدا ہوا) **او**ر سمرت کی بابت

له دین حق کی تحقیق مطبوعہ ۱۸۹۱ء ص ۲۴۹ و ۲۶۰ - ۱۲

بشن پوران مین لکھا ہے کہ نیچے سے موٹا اوپر سے پتلا گاؤدم چلا گیا ہے آور پدم پوران
مین لکھا ہے کہ دھتورے کے پھول کی وضع پر ہے آور بھاگوری کہتا ہے چار پہلو سا ورنی کہتا
ہے ہشت پہلو آتری کہتا ہے کہ صد پہلو ہے - بھرگ کہتا ہے ہزار پہلو گرگا کہتا ہے کہ گوندھے
چونے کی طرح آور بعضے کہتے ہین گول ہے آور متسیہ پوران مین ہے کہ سونے کا ہے چوڑ نگا
چوکھونٹا اور اونچا ہے - اور ہندؤن کے چار برن یعنی چار قوم مقرر ہونے مین جو اختلاف
عظیم ہے وہ تیسرے باب کی پانچوین فصل مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اب فرمائیے کہ
اسقدر اختلاف اصول اور اخبار مین انسان کسکو حق جانے اور کسپر ایمان لاوے اور
ہمارے دین مین اعتقاد کے بڑے اصول پانچ ہین اللہ تعالی کو معبود برحق اور سبکا خالق اور
مالک اور واجب الوجود اور اچھی صفتون سے موصوف اور بری صفتون سے پاک اور وحدہ
لاشریک اور قادر اور بے نیاز سمجھنا اور اُسکی ذات اور صفات اور عبادت مین اور کسیکو شریک
نکرنا اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا آور فرشتون کے وجود کو حق جاننا آور جو کتابین اللہ تعالی
نے پیغمبرون پر نازل کی ہین سب کو برحق جاننا آور قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا
سوا ان پانچون اصول مین مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اسلام کے ہین کسیکو اختلاف نہین
ہے اور مسائل فروعی مین اختلاف ہونا کچھ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف
ہے کبھی کسی روایت مین کسی راوی کو کچھ سہو ہوگیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنی سمجھنے مین کسی
مقام پر کسیکو کچھ خطا ہوگئی یا کوئی حدیث حضرتؐ کی کسی امام مجتہد کو ملی کسیکو نملی جسکو ملی اُسنے اُسپر عمل کیا
جسکو نملی اُسنے اُسپر عمل نکیا یا کسی اور وجہ سے بے قصد سہو کی راہ سے بعضے مسائل فروعی مین
کچھ اختلاف واقع ہوگیا اسکا مضائقہ نہین اور بڑے اصول اور اخبار مین اختلاف ہونا دین کو
چھوٹا ٹھیراتا ہے اور ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہین آول کلمہ شہادت کا اقرار کرنا دل اور
زبان سے دوسرے پانچ وقت کی نماز فرض پڑھنا تیسرے زکوٰۃ مال کی دینی چوتھے رمضان شریف
کے روزے رکھنا پانچوین بموجب توفیق کے ایکبار حج کرنا سوا ان پانچون امر کے حق ہونے پر

سارے فرقے اسلام کے ایک زبان ہین - برخلاف ہندؤن کے فرقون کے کہ کرم کانڈ والے ہر روز
کی عبادت سندھیا وغیرہ کو فرض جانتے ہین اور گیان کانڈ والے کچھ ضرور نہین جانتے بلکہ عبادات
اور اعمال ظاہری کو گوڑیا کا کھیل جانتے ہین چنانچہ ججر بید اور گیتا وغیرہ مین لکھا ہے اور اگر تم یہ
کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بھی نماز روزہ وغیرہ کو کچھ ضرور نہین جانتے ہین اور کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ
اعمال ابتدا مین فرض ہوتے ہین جبکہ آدمی عارف کامل بنگیا اُسکو نماز روزہ کی حاجت نہین
رہتی سو اِسکا جواب یہ ہے کہ ایسی باتین کہنے والے لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ بلاشبہ کافر
اور دین مسلمانی سے خارج اور اللہ اور رسول کے دشمن اور صرف نام ہی کے مسلمان ہین غرض
بہر حال ہمارے دین کے اصول اور بنا اور اخبار مین کچھ اختلاف نہین ہے **فصل چھٹی معبود
کے بیان مین** - معبود کہتے ہین اُسکو جسکی عبادت یعنی بندگی کیجاوے اور عبادت کی
حقیقت کیا ہے - معبود کی پرلے درجے کی تعظیم اور فرمان برداری کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے
آگے بہت ذلیل کرنا جیسے رکوع اور سجدہ کرنا اور اپنا مالک اور حاکم اور حاجت روا اُسکو سمجھ کر اپنی
دین اور دنیا کی حاجات اُس سے طلب کرنا اور اُسکی نذر منت ماننا اور اُسکے نام کا روزہ رکھنا
علی ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہین اُسکی تعظیم مین کرنا سو ہم مسلمانون کا معبود سوائے ذات
پاک اللہ صاحب کے اور کوئی نہین اور سوائے اللہ کے اور کسیکی تعظیم مین ایسے کام کرنے اور اللہ تعالے
کی صفات مختصہ خاص جیسے علم بسیط محیط کل شئے کا اور قدرت کاملہ کسی اور کے واسطے ثابت کرنا اسکا نام
شرک ہے اور جو کوئی سوائے اللہ کے کسیکو معبود اور عالم الغیب اور ہر چیز اور ہر کام پر قادر جانے وہ
کافر اور مشرک ہے اور ہمارے دین مین کفر اور شرک کے برابر کوئی گناہ نہین ہے اور ہندؤن کے
معبود بے شمار ہین اُن معبودون کے نام پر طرح طرح کے بت بنا کر اُنکی پوجا اور تعظیم مین یہ کام بجالاتے
ہین **اول** آباہن یعنی منتر پڑھکر اور چانول زمین پر ڈالکر معبود کی روح کو طلب کرنا ۲ سنگھاسن
یعنی سونا چاندی پیتل وغیرہ کی چوکی پر بت کو بٹھانا ۳ پانی ڈالنا بہ نیت قدم شوئی کے ۴
پانی ڈالنا بہ نیت مضمضہ کے ۵ صندل پھول سپاری نذر کرنا ۶ غسل دینا گھنٹا بجانا ۷

کپڑے سے خشک کرکے پوشاک پہرانا ۸ زنّار باندھنا ۹ بھوگ لگانا ۱۰ آچمان یعنی پانی پلانا ۱۱ تانبول یعنی پان وغیرہ چڑھانا ۱۲ بھوشن یعنی زیور پہنانا ۱۳ دھوپ یعنی خوشبو جلانا ۱۴ ادیپ یعنی چراغ دکھانا ۱۵ اسکے اور گھنٹا بجانا ۱۶ استُت یعنی مُنہ اسنا ۱۷ پرکما یعنی طواف کرنا ۱۸ اساشٹانگ ڈنڈوت یعنی ساٹھ اعضا سے سجدہ کرنا اور طلب حاجات کرنا ۱۹ ابسرجن یعنی منتر پڑھکر ہاتھ جوڑکر معبود کو رخصت کرنا **اِنصاف** کرنا چاہیے کہ اپنے خالق اور مالک اور قادرِ مطلق کو چھوڑکر اور ونکو پوجنا اور اُنسے حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بُت سے اور جانداروں کا پوجنا بیجان کو اور عقل والونکا پوجنا بے عقل کو اور قوت والون کا طلب حاجات کرنا ناتوان سے کیسی بے عقلی کی بات ہے **ع** عرضِ حاجت جو کہ پتھر سے کرین + انکی ایسی عقل پر پتھر پڑین + اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ معاملہ اصل مین اُن بزرگون سے ہے جن کا نمونہ یہ بت ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اکثر عوام بُت پرست کا معاملہ اور توجہ اور حضورِ قلب انہین بتون کی طرف ہوتا ہے اور اگر کسیکا یہ معاملہ اور توجہِ قلب خاص انہین معبودونکی طرف ہوا جنکا نمونہ یہ بت ہین تو یہ بھی کب جایز ہے - عبادت اُسکی کیجیے جسنے سب کچھ بنایا اور سب اُسکے محتاج اور سوالی اور اُسیکے پیدا کئے ہوئے ہین اور وہ سب کا مالک اور خالق اور سب کا سوال پورا کرسکتا ہے اور ہر چیز کو ہر وقت سنتا دیکھتا اور ہر چیز پر قادر ہے **ع** نار دوزخ کوارادے ٹھن گئے + جو کہ بندون کے بندے بن گئے + **اب** انکے بعضے معبودون کے نام سُنیئے **وشنو** یعنی بشن جنکے اوصافِ حمیدہ پہلی اور چوتھی فصل مین مذکور ہوچکے ہین حتی الگرام پتھر پر تلسی کا پتا چڑھاکر پوجتے ہین اور سبب اسکا فصل اول مین بیان ہوچکا یہ بشن جی کے عمل نیک کی نشانی ہے **کرشن** یعنی کنھیا بیٹا بسدیو کا جسکا ذکر فصل اوّل و چہارم مین ہوچکا مہابھارت کی فصل راج دھرم مین لکھا ہے کہ درخانہ بسدیو بشن پیدا خواہد شد ہر کہ او را پرستیدہ گوئیا برہما بشن مہیش را پرستیدہ **رامچند** دسرت کا بیٹا اور **سیتا** اُسکی بیوی اور **لچھمن** اُسکا بھائی - انکی مورتون کو پوجتے اور اُنکے آگے گاتے بجاتے ناچتے کودتے ہین - راگ اور باجے صرف کھیل اور تماشا اور ہوائے نفس ہین اُسکو عبادت جانتے ہین **گنپت گنیش** مہادیو کی بندجہ کا بیٹا جسکا ذکر پہلی فصل مین ہوچکا - صورت

اصل مین تہا سا شٹ انگ یعنی ساٹہ آٹھوا عضا سے ۱۲

یعنی ایک معبود ہندوؤن کا وشنو ہے ۱۲

صفحہ ۱۲ - ۱۲

یعنی ایک معبود ہندوؤنکا کرشن ہے ۱۲

۱۵۴

یعنی ایک معبود ہنگے ... ہے ۱۲

... یعنی ... ۱۲

اُسکی سرہاتھی کا باقی جسم آدمی کا اُسکی مُورت پوجی جاتی ہے یا سُپاری چھالیہ کو اُسکے نام پر پوجتے
ہین - اور تمام دیُوتاؤن کی پوجا سے پہلے اُسکی پوجا کو ضرور جانتے ہین **مہاکالی دیوی**
جس جس مقام مین اُسکا ظہور جانتے ہین جیسے جوالا مکھی[۱] کانگڑا چنت پور اشٹ بھوجی[۲] تجھدر
کالی منسا دیوی نینا دیوی وغیرہ اُن مکانون مین جاکر بدستور ندکور پوجا کرتے ہین اور دیوی
کے نام پر بکرے اور بھینسے قربانی کرتے ہین بعضے اپنی زبان کو کاٹ کر چڑھاتے ہین بعضے اپنی
گردن مین زخم لگاتے ہین - کالیکہ پوران کے رُدر داھائے[۳] مین ہے کہ آدمی کے چڑھانے سے
کالی دیوی ہزار برس خوش رہتی ہے - اور تین آدمی کے بل یعنی قربانی سے لاکھ برس تک اور
بھوشبہ پوران مین لکھا ہے کہ بھینس کے بلدان[۴] چڑھانے سے جسقدر دُرگا (یعنی دیوی) خوش
ہوتی ہے اُس سے ہزار درجہ آدمی کا سر چڑھانے سے خوش ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ سکھون
کے گورو گوبند سنگھ نے ایک سکھ یعنے اپنے مرید کا سر کاٹکر نینا دیوی کو چڑھایا تھا اور پنڈت رُدر
منی نے کانگڑہ یعنی نگرکوٹ مین ہوم کر کے اپنے آپکو ہوم مین جلا دیا تھا اور جوالا مکھی[۵] کے پوجنے والے
اُس مکان کو تمام تیرتھون سے افضل جانتے ہین اور جوالا مکھی کے مکان مین کئی شعلے آگ کے نکلتے
ہین اُسکو دیوی کی کرامات سمجھتے ہین یہ نہین خیال کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین مین سے کہین پانی
نکلتا ہے کہین سونا کہین چاندی کہین تانبا کہین لوہا کہین پتھر کے کوئیلے کہین نمک کہین کچھ کہین کچھ
اگر آگ نکلنے لگی تو کیا تعجب ہے بہت پہاڑ ایسے ہین کہ جن مین سے آگ نکلتی ہے اور دنیا مین
ایسے تعجبات بہت ہین اُنکے پوجنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم نہین دیا - دیا سلائیون سے آگ کا
شعلہ نکلتا ہے - چقماق کے پتھر سے آگ نکلتی ہے - انگریزی بندوق مصالحہ دار بدون آگ کے چلتی
ہے - بعضے وقت شب تاریک مین مصری کے چابنے سے آگ کے پتنگے نکلتے ہین - عرب مین سبز
لکڑی سے آگ نکالتے ہین[۶] - جس شخص کی ڈاڑھی گھنگی ہو تو بعض اوقات اُسمین رات کو کنگھی
کرنے سے آگ کے پتنگے نکلتے معلوم ہوتے ہین اور بعضے وقت رات کو کمبل کو جھاڑنے لگین
تو اُسمین سے بھی آگ کے پتنگے نکلا کرتے ہین - پس ایسے تعجبات کو دیکھکر پوجا کرنے لگجانا نہایت

۱؎ جوالا یعنی آگ اور مکھی یعنی مونہہ ۱۲

۲؎ اشٹ بھوجی یعنی آٹھ بازو والے ۱۲

۳؎ دین حق کی تحقیق صفحہ ۲۵۴ ۱۲

۴؎ یعنی قربانی کرنا ۱۲

۱۵۵

۵؎ جوالا یعنی آگ اور مکھی یعنی مونہہ یعنی دیوی کے مونہہ سے آگ نکلتی ہے ۱۲

۶؎ رگ بید مین لکھا ہے کہ اسے اگنی تو دو لکڑیون سے باہم رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

مجاور اور پوجاری ۱۲

کوتاہی عقل کی ہے اور جوالا مکھی کے بھوجکی ایک فریب بھی کرتے ہین کہ فجر سے ایک ایک پہر
کے بعد ایک پہر رات کے گذرنے تک جو دیوی کو بھوگ لگاتے ہین اور اسکام کے لیئے بارہ بھوجکی
مقرر رہتے ہین جنکو بڑے معتبر جانتے ہین اور بھوگ لگانے کے وقت سوائے اُنکے کسیکو دخل
نہین ہوتا یہی بارہ بھوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکر دروازہ بند کرکے بھوگ لگاتے ہین۔ اِس حجاب کے
کرنے سے یہ گمان ہوتا ہے کہ اُن آگ کے شعلون مین کچھ مصالحہ بھر دیتے ہون کہ ایک پہر تک
کافی ہو اور میلے اور ہجوم کے دنون مین کہ بعضے دن اور رات کو دیر تک آدمی اندر رہتے ہین مصالحہ
زیادہ بھر دیتے ہون۔ اور کہین یہ سنا بھی گیا ہے کہ یہ شعلے مصالحہ کے سبب سے روشن رہتے ہین۔
اور جب اُنمین سے کوئی شعلہ بجھ جاتا ہے تو دھوان نکلنے لگتا ہے تو اُسکو چراغ سے پھر روشن
کردیتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ اُس مکان مین پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے
محض غلط ہے۔ حقیقت اُسکی یہ ہے کہ اُس مکان مین ایک چھوٹا سا حوض یعنی گڑھا ہے جسکو
بھن کنڈ کہتے ہین۔ اُسکے ایک کونے مین زمین کے برابر پتھر سے پانی نکلتا ہے خدا جانے وہین سے ۱۵۶
نکلتا ہے یا دور سے آتا ہے اور پانی بہت تھوڑا نکلتا ہے اِسقدر کہ آٹھ پہر مین ایک پیالہ بھرے اور
اوس سے ذرا اونچے پر ایک شعلہ کے نکلنے کی جگہ ہے لیکن بسبب قرب پانی کے وہ شعلہ بجھا رہتا
ہے جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہے تو کپڑے سے اُس پانی کو خشک کرکے چراغ سے اُس شعلہ کو روشن
کیا جاتا ہے پھر اُسپر گھی اور تل اور شہد اور جو اور بادام اور کھوپرہ بہت کثرت سے ڈالتے ہین۔ اسی کام کا نام
ہوم ہے کہ دیوتا وغیرہ کی پرستش اور تعظیم مین یہ نعمتین آگ مین جلا دیتے ہین **القصہ** ان چیزون
سے وہ شعلہ خوب بھڑکتا ہے اور وہ پانی جو نیچے سے نکلتا ہے وہ نیچے ہی دبا رہتا ہے بھلا جہان
اسقدر آگ جل رہی ہو تو دو چار ماشہ پانی کی کیا تاثیر ظاہر ہو **الغرض** بہرحال آدمی کو چاہیئے کہ
ایسے تعجبات کو دیکھکر اپنا معبود اور عبادتگاہ نہ بنالے اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہے کہ
بلور کے ٹکڑے پر اسطور کے خط کھینچکر بت بناکر رکھتے ہین اور بدستور مذکور پوجا
کرتے ہین اور ایک طور یہ ہے کہ کمار کا یعنی کنواری لڑکی کی پوجا کرتے ہین اور اُسکے منہ پر صندل

وغیرہ سے نقش کھینچتے ہین اور اُسکو کھانا کھلاتے ہین اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت کی شرمگاہ کو بدستور مذکور پوجتے ہین اسطور کی پوجا کرنے والے بام مارگی کہلاتے ہین اور یہ لوگ اپنے مذہب کو دوسرے ہندوؤن سے چھپاتے ہین اور ایک طور یہ ہے کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلا کر اور دیوی کو وہان حاضر و ناظر سمجھکر اُسکو پوجتے ہین پاربتی مہادیو کی زوجہ اسکند پوران مین لکھا ہے کہ پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ اِس برت مین جو میرا اور اسا سا لک کی پرستش کا حکم ہوا ہے کاشی مین میسّر ہے دوسرے شہر مین کسطور کیا جاوے آپنے فرمایا کہ دوسرے شہر مین دو مورتین سونے کی بنا کر پرستش کرے اور وہ مورت برہمن کو دیجاوے اور شیو پوران سے فصل اوّل مین منقول ہو چکا ہے کہ جس جس مقام پر مہادیو کی زوجہ کے اعضائے سوختہ گر پڑے تھے وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہو گئین اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن نے اُنکی پوجا کی مہالچھمی بشن کی زوجہ سونے چاندی مال دولت کو اُسکا ظہور جانکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور یہ پوجا اکثر دیوالی کی رات مین ہوتی ہے سرستی ندی برہما کی زوجہ۔ اُسکی بڑی پوجا یہ ہے کہ اُسمین غوطہ لگانا گنگا جسکے حق مین گمان کرتے ہین کہ مہادیو کے سر کے بالون مین سے نکلی ہے۔ اسکند پوران کے ادھیاے ۸ مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے اپنی لڑکی یا بہو سے زنا کیا ہو ایک برس گنگا کے نامون کا وظیفہ کرنے سے یہ گناہ دور ہو جاتا ہے پراجتا دیوی اسوج کی چاندنی دسوین تاریخ کو گوبر کے دس اُپلے بنا کر بدستور مذکور پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ اسدن راجہ رامچندر نے پراجتا دیوی کی پوجا کر کے لنکا کو فتح کیا اور اسدن مین ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتے ہین جیسے تلوار کٹار ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اونٹ وغیرہ بہی پوتھی قلم دوات وغیرہ ایسی چیزونکو پوجتے ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتے جس نے ان سب چیزون کو ان کے قابو مین کر دیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے تو فرماتے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝ یعنی پاک ہے وہ اللہ جسنے ایسے قوی حیوان کو ہمارے قابو مین کر دیا اور ہم نہ تھے اسکی طاقت رکھنے

له یعنی مہادیو کا نام ہے ۱۲ ۲ه یعنی ایک معبود انکا پاربتی ہے ۱۲ ۳ه سو جلد ۱ ص ۲۱۶-۱۲ ۴ه صفحہ ۲۰۴-۱۲ ۵ه سو جلد ۱ ص ۵۹-۱۲ ۶ه جیسے گھوڑہ وغیرہ پر چڑھتے وقت ۱۲

واسطے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے ؎ یہ سادہ لوح برعکس اِن چیزون کو پوجتے ہین
جو اُنکے ہاتھ مین مسخر ہین بھلا اگر کوئی بزرگ کسی عاجز کو کھانا یا کپڑا دے تو اُس عاجز کو چاہیئے
کہ اُس بزرگ کا احسان مند ہو اور اُسکا شکریہ ادا کرے نہ یہ کہ اُس کھانے اور کپڑے کو تسلیمات
کرنے لگے اور اُس سے مدد طلب کرے اور جو کوئی ایسا کریگا اُسکو لوگ دیوانہ کہینگے مہادیو
جنکے اوصاف اور کمالات فصل اول مین مفصل بیان ہو چکے ہین **شیو پوران** کے کھنڈ
آٹھ ؎ حصہ دوم مین لکھا ہے کہ شیو (یعنی مہادیو) اُس مقام مین ظاہر ہوئے جنکے درشن کو ہجوم
دیوتون اور منیشرون کا ہوا تھا اور تمام تیرتھہ دوڑکر آئے بشن وغیرہ سب کے قول سے قرار پایا کہ
واسطے عبادت کے شیو سے زیادہ کوئی اور اعلی نہین کیونکہ یہی حکم پایا گیا اور فصل اول ؎ مین شیو
پوران سے منقول ہو چکا ہے کہ مہادیو نے برہما اور بشن کو حکم دیا کہ ہمارے لنگ کی پرستش
کرو تمام گناہ جل جاوینگے جو کوئی لنگ کی تعریف ہمارے نزدیک کریگا اُسکو دونو جہان مین
خوشی ملیگی اور اسکند پوران ؎ کے ادھیاے ۵۷ مین لکھا ہے کہ کسی نے برہمن کو قتل کیا یا
برہمن یا پیر کی عورت اور کنواری عورت سے زنا کیا ہو اور دوسرے گناہ کبیرے کیئے ہون تمام گناہ ایکبار
ترلوچن کی پوجا سے دور ہو جاتے ہین - اور ترلوچن ایک لنگ مہادیو کا تھا بنارس مین اور اسکند
پوران مین تمام لنگ کی پوجا بھری ہوئی اور اُسکے بہت اصول لکھے ہین اور اُسکی پوجا کا مشہور طریق
(قاعدے ۱۲)
یہ ہے کہ مہادیو کے لنگ کی صورت بنا کر اُسکو جلہری مین رکھکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور اُسپر
جل دھارا یعنی پانی کی دھار یا دودھ اور پانی ملا ہوا بہت دیر تک برابر ڈالتے رہتے ہین اور
مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکیان بہو بیٹیان جوان بوڑھیان سب لنگ اور جلہری کا درشن
یعنی زیارت کرتے ہین اور لنگ پوجا کے بہت سبب مختلف لکھے ہین کچھ ذکر اسکا فصل ؎ اول مین
ہو چکا اور بعضے کہتے ہین کہ ایکبار پاربتی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پھر
جماع کے وقت لنگ کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہو کر بشن کے آگے فریاد
کی بشن نے چکر سے انکا لنگ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوئے تو بشن نے مہادیو کی بہت خوشامد

١٥٨

ؔلہ صفحہ ۲ — ؎ اسوط جلد اول صہ ۴۷ — ۱۳ ؎ صفحہ ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۹ وغیرہ ۱۲

اور عاجزی کرکے اپنے آپکو بچایا اور اُسوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور اس امر مین روایتین اور طرح بھی آئی ہین جنکا ذکر کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ایسی بیحیائی کی باتون سے اللہ تعالی ہر کسیکو محفوظ رکھے ایکروز ایک پنڈت سے ذکر بُت پرستی کا آیا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتے بلکہ بت کو نمونہ بنا کر رکھ لیتے ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑے ایک مسلمان نے جواب مین کہا کہ جبکہ لنگ اور جلہری نظر مین ہوگی دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہوجاویگا گائے ہندو کہتے ہین کہ گائے کے بدن مین دیوتے جمع رہتے تھے اور اُسکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ سونے کے خول اُسکے سینگون پر اور چاندی کے سُم بنوا کر اُسکے پیرون کے پاس اور ایک پترا چاندی کا اُسکی پیٹھ پر رکھکر اور اُسپر جھول ڈالکر اُسکی پوجا بدستور مذکور کرکے برہمن کو دیدیتے ہین اور گائے کی بہت ہی تعظیم کرتے ہین اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو نہایت پاک اور پاک کرنے والا جانتے ہین اور پنچ گب یعنی گائے کا گوبر اور پیشاب اور دودھ اور دہی اور گھی ملا ہوا ان کے نزدیک اس سے زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہے جو ان مین بڑے بھگت ہین ہر روز پنچ گب کو پیتے ہین اور کہتے ہین کہ برہمن اگر بدون جنیئو (زنار ۱۲) کے کھانا کھالے تو اسکا تدارک یہ ہے کہ گایتری کا منتر پڑھے اور اُسدن سوائے گائے کے پیشاب کے کچھ نہ کھاوے اور برہمن اگر چنڈال (پنچ قوم ۱۲) کے تالاب کا پانی پی لے یا اُسمین غسل کرے تو گائے کا گوبر اور موت کھاوے تب پاک ہووے اور گودھوڑ یعنی گایون کے پیرون کی گرد کو نہایت پاک جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ملیچھ[1] کے مکان مین بیٹھکر کھانا پینا درست نہین پر جو اُس مکان مین گائے بندھی ہون تو درست ہے جیسے یہ اشلوک ہے۔

नीलप हेजले नक्के जो साला मलेछ मेहरे

نیل پٹے جلے تکرے گوسالا ملیچھ مندرے۔ یعنی نیل کا رنگ پہنا ریشمی کپڑے پر اور غیر قوم کا پانی پینا چھاچھ مین ملا ہوا اور ملیچھ کے مکان مین جہان گائین بندھی ہون کھانا پینا درست ہے سبحان اللہ آدمی جو اشرف المخلوقات ہے اُسکا موہنہ جس سے خدا کا نام لیا جاتا ہے اُسکو

[1] ملیچھ سوائے ہندو کے سب کو کہتے ہیں جو غیر قوم ہیں ۱۲

تو ناپاک جانتے ہین آور گائے کہ ایک حیوان ہے اور بقول مہادیوجی کے ایک گناہ کی شامت سے نجاست خوردا[له] ایسی ہوئی وُہ ہندوون کے معبود اور اُسکی نجاست اُنکے نزدیک نہایت پاک اور پاک کرنیوالی جسکا کھانا موجب نجات جانتے ہین آور تماشا یہ ہے کہ جس گائے کی پرستش اور اسقدر تعظیم کرتے اور گئو ماتا کہتے ہین جب وہ مرنے لگتی ہے تو بعضے ہندو اُسی ماتا کو اپنے گھر سے نکال دیتے ہین جب مرجاتی ہے اُسکو چوہڑ چمارون کے حوالے کردیتے ہین اور وہ اُسکو سربازار گھسیٹتے ہوے لیجاتے ہین بھلا ماتا کا جنازہ اِسی طور سے نکالنا مناسب اور زیبا ہے آور وہ چوہڑے چمار اُسکا گوشت کھاتے ہین اور بچا ہوا گوشت اور استخوان کوے اور کُتے کھاتے ہین اور اُسکے چمڑے کی جوتیان سب ہندو پہنتے ہین اب ہندو غیظ و غضب (غصہ ۱۲) اور تقلید کو چھوڑکر اور انصاف کرکے فرماوین کہ اُنکے دین مین گائے کس وجہ سے حرام ہوئی ہے اگر اسوجہ سے کہ پلید اور خبیث ہے تو اُسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتے ہین۔ اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو ایسا پاک اور پاک کرنیوالا کیون جانتے ہین۔ اور اگر اِس وجہ سے کہ اشرف ہے تو اُسکے چمڑے کا استعمال کرنا کیون جایز رکھتے ہین آور بعد مرنے کے اُسکی ایسی رسوائی کیون کرتے ہین **سورج** اور **چاند** جنکے اوصاف حمیدہ دوسری فصل مین (بہ بہ) بیان ہوچکے۔ ہندو ہمیشہ نہاکر سورج کے سامنے پانی ڈالتے ہین اور بعضے چاند اور سورج کی مورت بناکر پوجتے ہین **اسگند پوران** کے ادھیائے ۹ (۴۲) مین لکھا ہے کہ جو کوئی سورج کی پوجا چھوڑکر دوسرے دیوتاؤن کو پوجتا ہے دوزخ مین جاتا ہے بید کے جاننے والے کو سورج کی پرستش ضرور ہے۔ جو کوئی سورج کو آدھے نکلتے وقت پانی دیتا ہے اور سجدہ کرتا ہے بڑا ثواب اور سورج سے دعا نیک پاتا ہے اسواسطے کہ اِسوقت مندیہ نام دیت سورج سے لڑنے کو آتا ہے سورج کو پانی پہونچنے سے قوت پہونچتی ہے دیت ہٹ جاتا ہے۔ **ایضاً** اور سورج اور گایتری ایک ہے۔ سورج کے پوجنے والے عالم بالا کو پہونچتے ہین۔ جسوقت پوجا اور صدقہ اور جپ اور ہوم آفتاب کا کرتے ہین تو دنیاوی مقاصد پاتے ہین آور اُسی کے ادھیائے ۵۲ مین ہے کہ سورج کی پرستش سے تمام مرادین فی الفور حاصل ہوتی ہین آور تمام دیوتے سورج مین رہتے ہین۔ یہ مضمون مختصر پورا ہوا **انصاف** کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ

[له] دیکھو فصل اول صفحہ ۱۶ سطر ۱۲ مین بیان ہوا ہے ۱۲

له سکند جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ - ۱۱ - ۱۲

ایسا مہربان ہے کہ اُسنے اپنے بندون کے لیئے چاند اور سورج ایسے دو چراغ روشن کر دیے ہین کہ سارے جہان مین اُنکی روشنی پہونچتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا یعنی اور کیا ہمنے چراغ روشن۔ اور فرمایا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا یعنی اور کیا آسمان مین چراغ اور چاند اُجالا کرنیوالا۔ اِس نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرنا چاہیئے نہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کرین۔ مثلاً اگر کوئی کسی شخص کی راہ پر اندھیرا دور کرنیکو چراغ روشن کرے تو اُس شخص کو اُس چراغ والے کا احسانمند ہونا چاہیئے نہ یہ کہ اُس چراغ کو سلام اور مجرا کرنے لگے اور سواے چاند اور سورج کے بعضے اور اجرام فلکی کو بھی پوجتے ہین جیسے بُدھ یعنی عطارد جسکو کہتے ہین کہ چاند کے نطفہ سے برہسپت کی جورو کے پیٹ سے ولد الزنا پیدا ہوا چنانچہ فصل دوم مین بیان ہو چکا شُکر یعنی زہرہ جسکو دیتون کا پیر و مرشد جانتے ہین منگل یعنی مریخ اُسکی پوجا اکثر واسطے رفع فساد خون کے کرتے ہین برہسپت یعنی مُشتری جسکے کمالات فصل دوم کے آغاز مین مذکور ہو چکے ہین اُسکو تمام دیوتاؤن کا پیر و مُرشد جانتے ہین سنیچر یعنی زحل راہ کیت یعنی راس اور ذنب اور ستارون کی پوجا اِسلیئے کرتے ہین کہ ستارے اُنکی خواہش کے موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست کو ان سے باز رکھین۔ اتنا نہین سمجھتے کہ اول تو ستارون کی نحوست اور سعادت ثابت نہین ہے اور اگر ہو تو ایسی ہوگی جیسے کہ دوائیون مین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہے اور جب وہ دوا کسیکے استعمال مین آتی ہے اُسوقت اللہ تعالیٰ اگر اُس سے نفع یا نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہے تو بموجب اُس استعداد کے گرمی یا سردی یا خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے۔ سو اُس تاثیر کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے نہ کوئی اور۔ مثلاً کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالیٰ نے سردی کی استعداد رکھی ہے پھر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین ہے کہ اپنی تاثیر کو بدل ڈالین اب جو کوئی اِن دوائیون کی خوشامد کرے اور چاہے کہ یہ دوائیان بموجب اُسکی خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہے۔ سوا سیکے اگر حق تعالیٰ نے برہسپت یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد

رکھی ہو تو انکو کیا طاقت ہے کہ کسیکی خوشامد اور التجا کرنے سے اپنی تاثیر کو بدل ڈالین - دو رست جانو سورج مین گرمی کی تاثیر یقینی ہے اگر کوئی عین دھوپ کی شدت کے وقت سورج کی ہزار خوشامد اور التجا کرے کہ اپنی گرمی اور دھوپ کو مجھ سے باز رکھ سورج کو کچھ اختیار نہین کہ اسکی خوشامد کرنے سے اپنی گرمی کو سردی سے بدل دے - ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ تعالی کے قابو مین ہین انمین جو خاصیتین اللہ تعالی نے رکھی ہین جیسے سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی - سو فرشتون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتے سب اللہ تعالی کے قبضۂ قدرت مین ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب اللہ تعالے کے حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہے وہ ذات کہ اسکے ہاتھ مین ہے ملکوت ہر شے کی اور اسی کی طرف تم الٹے جاوگے - راجہ اندر جنکے اوصاف کے بیان مین پوران کے پوران بھرے ہوئے ہین[1] بعضے اوصاف انکے فصل دوم مین بیان ہو چکے اگنی یعنی آگ اور ورن یعنی پانی سمندر اور دھرتی اور آکاش یعنی خلا اور ہرووت دیوتا یعنی ہوا - ان ساتون کی پوجا کا بیان تیسری فصل مین رگ بید سے بیان ہو چکا اور رگ بید مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین اور اسرب انکھد رگ بید مین ہے کہ روح کی پرستش کر اور برہارن انکھد ججر بید مین ہے کہ سرخی اور سیاہی اور سفیدی آنکھ کی اور بینائی اور دونو پلک اور پانی آنکھ کا بموجب بید کے ان چیزون کی پوجا کرنی چاہئے اور چھانڈوک انکھد سام بید مین لکھا ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دھیان اور گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ و اکاس اور سمرن اور آرزو سے نا یافتہ ان چیزون کو خدا سمجھکر پرستش کرے - چنانچہ یہ تینون روایات فصل تیسری مین بیچ بحث ساتوین خوبی قرآن مجید کے مفصل بیان ہو چکی ہین ف آریا مذہب والے بڑے گھمنڈ اور زور شور سے کہا کرتے ہین کہ بید مین شرک اور غیر خدا کی پرستش نہین اب دیکھئے

[1] مہابھارت مین ہے کہ جب جنگ مین برہمن استر کے تیر سے آگ نکلی اور پانڈون کے لشکر مین شعلہ زن ہوئی تو کرشن جی نے پانڈون کو حکم دیا کہ لباس ہتیار اتار کر بڑی عاجزی سے اس آگ کی پوجا اور سجدہ کرو نہین تو یہ آگ جلا دیگی

[illegible] ۱۲

[2] [illegible] ۱۲

کہ کسقدر روایات بید کی شرک اور غیر خدا کی پرستش مین مذکور ہوچکے اور مفصل تیسری فصل مین بیان
ہوچکا اور مختصر تاریخ ہند کے صفحہ ۴۶ مین لکھا ہے کہ رگ بید مین دس ہزار پانسو اسی شلوک مین
سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے اور صفحہ ۱۵۹ مین لکھا ہے کہ پورانون مین پندرہ لاکھ مصرعے
ہین مگر وہ صرف بشن اور مہادیو کی پرستش کا رخ دکھاتے ہین اور گیتا کے اشلوک ۱۶۳ مین ہے
کہ جو کوئی دیوتاؤن کو پوجتا ہے اسکا حشر ان کے ساتھ ہوتا ہے اور اسی مین ہے منقول
بھاگوت سے کہ سرگن کی پوجا اسکو چاہیئے جو نرگن کے پوجنے کی بدھ نہین رکھتا اور اسی
مین ہے کہ سرگن کا پوجنے والا بیراٹ روپ کو پوجے اور شرح گیتا مین بھاگوت کے اسکند ۱۲
سے منقول ہے کہ جب تک اگیان رہے بیراٹ روپ یا سورج کی پوجا کرے الغرض ہندؤن
کے معبودونکا بیان کہانتک کیا جاوے اعلی سے ادنی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہین
اور انکو حاجت روا اور نفع ونقصان دینے والے سمجھتے ہین - افسوس اصل مالک کو بھول گئے
اور اسکی مخلوقات کو پوجنے لگے اس سے زیادہ کیا گمراہی ہے اس مقام مین ہندؤنکا یہ
یہ سوال ہے کہ اے مسلمانو تمنے جو ہمارے دین پر اعتراض کیئے یہ تمام اعتراض تمہارے دین
پر بھی آتے ہین اور سوائے خدا کے اورونکو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع ونقصان کا
مالک ومختار اور ہر چیز سے ہر وقت خبردار سمجھنا تمہارے دین مین بھی ہے ہم اکثر مسلمانون کو
دیکھتے ہین کہ کوئی کسیکی قبر کو پوجتا ہے ناک رگڑتا ہے طلب حاجات کرتا ہے چڑھاوا چڑھاتا ہے
اور وہ قبر والونکا چڑھاوا مثل آب زمزم کے تبرک بنکر دور دور پہونچتا ہے چنانچہ خواجہ صاحب کی
قبر کا صندل اور دیگ کے چاول وغیرہ اور کوئی سید سلطان کا روٹ کرتا ہے اور سلطان کے
نام پر بکرا اور بھیرون کے نام پر مینڈھا ذبح کرتا ہے اور مسجدون کے ملان مسلمانون کے
الا نام اس بکرے اور مینڈھے کو اللہ کے نام سے ذبح کرتے ہین اور کوئی امام ضامن کا پیسا بازو
پر باندھ کر انکو اپنا نگہبان جانتا ہے اور کوئی اپنی حاجت روائی اور فراخی رزق کے واسطے پیر
دستگیر کی گیارھوین کرتا ہے اور پیر صاحب کے نام پر چراغ جلا کر ہاتھ باندھکر کھڑا ہوتا ہے اور پیر

۱۶۲۳
اور سوطا الجار جلد اول کا صفحہ ۲۹۱ مین مفصل [illegible]
سوط جلد ۲ صفحہ ۱۸۶
سوط جلد ۲ صفحہ ۱۸۶

صاحب کو حاضر ناظر جانتا ہے کوئی اُنکے نام جھنڈا نشان کھڑا کرکے اُسکی تعظیم کرتا ہے کوئی پیر
صاحب کی قبر کی طرف مونہہ کرکے دست بستہ گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے یا شیخ عبد القادر
شیئًا للہ یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہے ع یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر +
اور کوئی کہتا ہے ع دُکھ دُور کرو دستگیر و کا یا غوث اعظم جیلانی + اور کوئی کہتا ہے ع بوہڑ[له]
شتاب خبر لے میران کیون اتنا چر لایا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے اول محی الدین آخر محی الدین
ظاہر محی الدین باطن محی الدین۔ اور کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے فلان ولی کی ولایت چھین لی
اور ملک الموت کے ہاتھ سے قبض ہوئی ارواح کو چھین لیا۔ اور کوئی کہتا ہے اولیاء اللہ خدا
کی تقدیر کو بدل دیتے ہین۔ اور کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے خدا کو دھمکا کر ایک عورت کو سات
بیٹے دلائے اور کوئی تعزیہ سے رزق اور اولاد وغیرہ حاجات طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالار
اور شاہ مدار سے اپنی حاجات مانگتا ہے اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے اولاد اور مال اور
زر اور جورو طلب کرتا ہے اور خواجہ صاحب کی قبر کے مجاور خواجہ صاحب کی طرف سے پروانے
لکھدیتے ہین اور صدہا ہندؤن سے بھی قبر کی پوجا کرواتے ہین اور کوئی پیرون سے نفع کی
امید اور نقصان کا خوف کرکے اُنکی نذر نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید کی کھچڑی۔ شاہ عبد الحق کا
توشہ۔ حضرت علیؓ کا کونڈا۔ حضرت بی بی کی صحنک۔ حضرت عباس کی حاضری۔ پیر نصیر
کی نیاز تین کوڑی کی پیر پنوتی کا نمک تبدگی صاحب کی قبر کا غلاف پیر بٹیلے کا مرغا سخی سرور
کی ریوڑیان۔ کسی پیر کا اڑھائی دمڑی کا بیا بوعلی قلندر کی سہمنی خواجہ معین الدین کی
دیگ۔ حضرت شیخ صدر الدین مالیری کا بکرا۔ حضرت امام حسین کا گنج۔ اصحاب کہف کا توشہ
شاہ عنایت ولی کے چراغ۔ اور کوئی کسی پیر کی مُٹھی اور کسیکی چونگی نکالتا ہے اور کوئی کسیکے
حق مین جب دعا کرتا ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ اورون کے نام ملا دیتا ہے کوئی کہتا ہے اللہ
اور رسول تجھپر فضل کرین۔ اللہ اور پنجتن تجھکو راضی رکھین اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین
اللہ اور غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی کہتا ہے الٰہی تیری پناہ تیرے دوست کی

۱۶۴

[له] یہ لفظ پنجابی ہے یعنی جلد و شتاب خبر لے اے پیر میرے کیون اتنی دیری کی ہے ۱۲

پناہ اور کوئی اللہ کا نام بھی نہین لیتا اتنا ہی کہہ دیتا ہے کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش رکھے - اور بعضے پیرزادے کہتے ہین دادا پیر تجھکو خوش رکھے - جد پاک تیری مشکل آسان کرے کوئی کہتا ہے تینون[1] پیران دیان رکھان پیر صاحب تیرے پردے کجے رکھے - اور کوئی اللہ کے نام کی طرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہے جیسے یا علی - یا حسین - یا میران - یا بھیکہ - یا شیخ عبد القادر - یا ترک پانی پتی وغیرہ - اور یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بزرگ اولیاء اللہ ہمارے حال سے ہر وقت خبردار اور ہماری فریاد کو ہر وقت سنتے ہین - اور بعضے لوگ اپنے پیر کی صورت کا تصور کرتے اور پیر کو اپنے حال سے مطلع جانتے ہین اور کوئی جانتا ہے کہ یہ اولاد مجھکو فلانے پیر نے بخشی ہے اور اپنی اولاد کی صحت اور زندگی پیرون سے مانگتا ہے اسواسطے اپنی اولاد کو پیرون کی طرف نسبت کرتا ہے اور اپنی اولاد کا نام رکھتا ہے پیر بخش - امام بخش - میران بخش - سالار بخش مدار بخش - محبوب بخش - قلندر بخش - بوعلی بخش - نبوئی بخش - سلطان بخش - فرید بخش - ابدال بخش صابر بخش - مخدوم بخش - پیران دتا - نگاہیا - دسوندھی - سلطانی - حسین بخش - حسن بخش - علی بخش رسول بخش - بندہ علی - بندہ حیدر - کلب علی - کلب حسین - نبی بخش - عبد النبی - عبد الرسول - محمد بخش - اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھتا ہے - کسیکے نام کی بدھی اور کوئی کسیکے نام کی ہنسلیان گلے مین ڈالدیتا ہے - کوئی اپنی اولاد کو زندہ رہنے کے واسطے حضرت امام کا فقیر بناتا ہے گلے مین سرخ ڈورے ڈالتا ہے سبز کپڑے پہناتا ہے تعزیہ کے نیچے کو نکالتا ہے اور پانو مین بابا فرید کی یا خواجہ خضر کی بیڑیان ڈالتا ہے اور کوئی کسی کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے اور کوئی کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی اپنے فرزند کو پیر کی قبر پر چڑھا کر پھر مجاورون سے اسکو خرید کرتا ہے اور اسکا نام بیخار رکھتا ہے اور کوئی بچہ کی قیمت مقرر کر کے اسمین سے دسوان حصہ پیر کے نام کا نکالکر اسکا نام دسوندی رکھتا ہے اور کوئی لڑکے کے ناک مین نتھ ڈالتا ہے تاکہ حضرت ملک الموت اسکو لڑکی سمجھکر چھوڑ جاوین اسواسطے لڑکے کا نام بھی نتھو رکھتا ہے اور لڑکے کو چھاج مین ڈالکر اسکا نام چھجو رکھتا ہے اور بعضے مسلمانون کی جورتین لڑکون کی بیماری

[1] یہ لفظ پنجابی ہے جسکا معنی ہے پیرون کی حفاظت اور پناہ ۱۲

مین سیتلا کو پوجتی ہین اور لڑکون کو چھڑی اور تعزیہ کے پاس لیجاکر سجدہ کرواتی ہین اور انکے مرد
دیوث انکو منع نہین کرتے - کوئی عورت سید سلطان یا میان زین خان یا شیخ سدو کی بھیک دیتی
ہے اور ڈھولکی بجواکر سر کو ہلاتی ہے اور دوسری عورتین اگر اُس سے کچھ کچھ پوچھتی ہین اور وہ انکا
غیب کی خبرین تبلاتی ہے - اور بعضی عورتین بی بی غرض اور بی بی مُراد اور بی بی ترت پُھرت
اور بی بی آس اور بی بی ناپید کا روزہ سوا پہر کا رکھتی ہین - اور بعضے مرد اور عورت جانورون کی
آواز سے یا کسی اور طرح سے بدشگنی لیتی ہین - اور بعضے مُلّان مسجد کے امام فال دیکھکر کسیکو
تبلاتے ہین تجھپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطے تیرا لڑکا بیمار ہے یا فلانے پیر کی خفگی ہے اسواسطے
تجھپر رزق کی تنگی ہے فلانے پیر کی نیاز دیا کر یا سیاہ پری اور لال پری کی خفگی تبلاتے ہین
پھر ایسے مشرکون کے پیچھے مسلمان نماز پڑھتے ہین اور ہم (یعنی ہندو) جو اپنے معبودون کے نام پر
سالگرام اور لنگ وغیرہ دھر لیتے ہین ایسا ہی مسلمان اپنے پیرون کے نام پر چھڑی اور جھنڈا
اور تعزیہ کھڑا کرتے ہین اور جیسے ہندو اپنے معبودون کی مورتین بناکر پوجتے ہین ایسا ہی مسلمان ۱۲۷
قبرون کی صورتین بناکر پوجتے ہین جیسے تعزیہ اور پیرخانہ اور کسی
پیر کا چلہ وغیرہ اور وہان جاکر سجدہ کرتے اور چڑھاوا چڑھاتے اور
روشنی کرتے ہین - اور ہندو دیوی کے نام پر جوت جگاتے ہین
مسلمان بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہین - اور ہندؤن کے ٹھاکر
کا چبوترا ہے تو مسلمانون کے امام کا چبوترا ہے اور ہندؤن کا ٹھاکر دوارا ہے تو مسلمانون کا امام باڑہ
ہے اور جیسے ہندو مہادیو کی پوجا مین کہتے ہین بم مہادیو ایسا ہی بعضے مسلمان فقیر شاہ مدار کی
تعظیم مین کہتے ہین دم مدار - اور جیسے ہندو رام چندر اور کشن جی کی تعظیم مین گاتے بجاتے ناچتے
کودتے ہین ایسے ہی مسلمان پیرون کے نام کی مجلسین تیار کرکے ڈھولک سارنگی طبلہ بجواکر
راگ سنتے اور ناچتے کودتے ہین اور بڑے بزرگ صوفی اسطور کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہین اور اس
مجلس مین وضو کرکے بیٹھتے ہین بلکہ بعضے مسلمان تو قبرون پر کسبیون کا ناچ بھی کرواتے ہین اور پھر

تمنے اعتراض کیا کہ ہندو کھیل اور تماشا کو عبادت سمجھتے ہین اب دیکھئے کہ یہ مجالس اور ڈھولک
اور طبلہ اور سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہے یا نہین پھر جیسا کہ یہ سب قباحتین
اور سواے خدا کے اوروں کو نفع نقصان دینے والا سمجھنا اور اُنسے رزق اولاد اور بیمار کی صحت
اور تمام حاجات طلب کرنا اور اُنکو مثل خدا کے حاضر ناظر اور ہر کام پر قادر سمجھنا اور ایسے اور کام شرک
کے تمہارے دین مین بھی موجود ہون پھر ہم پر تمہارا اعتراض بیجا ہے سو اسکا جواب یہ ہے
کہ یہ سب تمہاری گفتگو دین کے امر مین ہے اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہے اور
تمہارے بید اور شاستر اور پران ہین سو ہمنے اس مقام مین جو کچھ لکھا ہے تمہارے دین کی کتابون
سے لکھا ہے اور وہ سب کام تمہارے بید اور شاستروں مین روا بلکہ ضروریات سے ہین اور تمنے
جو ہمپر اعتراض کیا کہ مسلمانون کے دین مین سوا‌ے خدا کے اورونکو معبود ٹھیرانا درست ہے اور
بہت سی باتین جو بے سمجھ مسلمانونمین رائج ہین اُنپر تمنے اعتراض کیئے یہ اعتراضات ہمارے
دین پر نہین آسکتے ان باتون مین سے ہمارے دین مین ایک بھی روا نہین اور یہ کام سب
قرآن اور حدیث کے برخلاف ہین کوئی شرک ہے کوئی بدعت کوئی کفر کوئی حرام کوئی مکروہ تفسیر
فوز کبیر مین لکھا ہے کہ شرک وہ ہے کہ اللہ تعالی کی خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوے
یعنی اگر سواے خدا کے کسی اور کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ وہ جو چاہے اُسیوقت ہو جاوے
یا اُسکو بغیر حواس جیسے دیکھنے اور سُننے وغیرہ کے اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام
کے علم حاصل ہوتا ہے یا وہ شخص جس شخص پر خفگی اور پھٹکار کرے وہ شخص تنگدست یا بیمار یا اور آفت
مین مبتلا ہو جاوے اور جس شخص پر رحمت کرے وہ شخص تندرست یا فراخ گزران ہو جاوے یا وہ کبھی بیمار کو شفا بخشدے
تو اس عقیدے سے شرک لازم آتا ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ سواے اللہ کے کوئی
کسیکے نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان نہین ـ تمام مخلوقات مین اشرف اور اعلی حضرات
انبیا علیہم السلام ہین وہ بھی یہ صفت نہین رکھتے تھے کہ جو چاہین سو کر ڈالین یا وہ ہر چیز سے
ہر وقت مطلع ہون یا وہ اللہ تعالی پر زور ڈالکر جو چاہین کروالین بلکہ وہ حضرات خود اپنی حاجات

۱۶۷

بڑی عاجزی اور رغبت اور خوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اور باوجود معصوم ہونے کے
اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے اور اپنے قصور کا اقرار اور استغفار کیا کرتے تھے اور یہ بات قرآن اور
حدیث سے ثابت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے مدت تک گریہ وزاری کے ساتھ استغفار اور اپنے قصور
کا اقرار کیا حضرت نوح علیہ السلام نے بڑے رنج اور غم میں اللہ تعالیٰ کو پکارا اللہ تعالیٰ نے انکو نجات
بخشی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے نہایت شدت مرض میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ
نے انکو شفا بخشی حضرت ذکریا علیہ السلام نے اپنا بہت عجز اور ناتوانی عرض کرکے اللہ تعالےٰ
سے فرزند مانگا اللہ تعالیٰ نے انکو فرزند ارجمند یحییٰ علیہ السلام عنایت کیا حضرت یونس علیہ السلام
نے اپنے قصور کا اقرار اور بہت عاجزی اور تسبیح کی اللہ تعالیٰ نے انکو غم سے نجات بخشی اور فرمایا
کہ اسی طرح ہم ہر مؤمن کو نجات دیا کرتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معافی چاہی اللہ
تعالےٰ نے معاف فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ شریفہ اولاد کے ہونے سے ناامید
ہوگئی تھیں اللہ تعالیٰ نے انکو اسحاق علیہ السلام فرزند عنایت کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ سراہیے اللہ تعالیٰ کو جسنے مجھکو بوڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عنایت فرمائے
اور فرماتے ہیں کہ رب العالمین نے مجھکو پیدا کیا وہی مجھکو ہدایت کرتا ہے اور کھلاتا پلاتا اور جب
بیمار ہو جاؤں تو شفا بخشتا ہے وہی ماریگا پھر وہی زندہ کریگا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے
اپنے ایک فرزند نالایق کے غرق نہونے کی دعا کی جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اسکے بچانے
کا نہیں فی الفور استغفار کی اور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب کچھ
مشکل پیش آتی تھی تو جناب باری تعالیٰ میں دعا کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان
فرماتا اور قیامت کے دن جب آپ تمام اولین وآخرین کے واسطے شفاعت کرینگے تو اول سات
دن تک سربسجدہ ہو کر بہت مناجات اور اللہ تعالیٰ کی خوشامد کرکے واسطے شفاعت کے اجازت
الٰہی حاصل کرینگے اور بعد حضرت کے فرشتے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحا شفاعت کرینگے
اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے اسپر کہ سوائے اللہ کے اور کی تعظیم میں جانور

ذبح کرے اور جو کوئی آوے خبر بتانے والے کے پاس (یعنی جیسے کاہن اور نجومی اور رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے یا برہمن وغیرہ کے پاس) پھر پوچھے اُس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اُسکی نماز چالیس رات تک - اور جانورون وغیرہ کی آواز سے شگون لینا شرک ہے - اور جسنے قسم کھائی سوائے خدا کے اور کسیکی تو بیشک اُسنے شرک کیا - اور ایک شخص نے حضرت صلعم سے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ اور تم چاہو سو ہو جاوے - آپنے فرمایا تو نے مجھکو اللہ کا شریک ٹھیرایا یون نہین ہے بلکہ وہی ہوگا جو چاہے اللہ اکیلا - اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مانند اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور اپنے فرزند کو نام رکھنے مین سوائے اللہ کے کسی اور کا بندہ مقرر کرنا اور سوائے خدا کے اور کے نام پر جانور ذبح کرنا یا کسیکی نذر منت ماننا یا بلا کے دور ہونے کے واسطے کسیکو پکارنا اور نفع اور نقصان اُس سے سمجھنا یہ سب کام شرک کے ہین اور در مختار مین لکھا ہے کہ عالمون اور بزرگون کے سامنے زمین بوسی کرنی حرام ہے اور کرنے والا اور اُسپر راضی ہونے والا دونون گنہگار ہوتے ہین - اور قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین مین لکھتے ہین کہ چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ - یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست اور کھیل اور تماشے کی مجلس ہمارے دین کی بات نہین - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوڑ دے اُن لوگون کو جنہون نے ٹھیرایا دین اپنا کھیل اور تماشا اور بھولا دیا اُنکو دُنیا کی زندگی نے اور فرمایا کہ بعضے آدمی ایسے ہین کہ خریدتے ہین کھیل کی باتون کو تا بچلا دین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھیراوین اُسکو ہنسی - اُن لوگون کو ذلت کا عذاب ہے - اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھکو میرے رب نے واسطے مٹا دینے اُن باجون کے جو ہاتھ سے اور موہنہ سے بجائے جاتے ہین - اور فخر صوفیہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھتے ہین کہ طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبورا اور شین اور شبابہ اور جعفران جنکے ساتھ ترک کھیلتے ہین یہ سب حرام ہین اس مقام مین جینی اور سرا اوگی اور سیوڑے اگر کہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوائے خدا کے کسیکو سزاوار پرستش کا نہین جانتے ہم

نہ کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا اور جمنا کو نہ کسی اور کو **تو** اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے
نزدیک بھی خدا دو طور پر ہے ایک نرگن پرمیشر جسکی کچھ صفت نہین اور وہ محض معطّل ہے۔ اور دوسرا
شاکار پرمیشر[1] کہ بقول تمہارے انہین آدمیون مین سے کوئی شخص بسبب شائستہ کرداری کے
ہمہ دان بنجاتا ہے اور ایسے پرمیشر تمہارے نزدیک چوبیس[۲۴] آدمی ہوے ہین کہ پہلا اُنکا آدناتھ
اور پچھلا مہاویر ہے پھر جنکے نزدیک پچیس[۲۵] پرمیشر ہون اُنسے بڑھکر مشرک کون ہوگا اور پارس ناتھ
جو بعضون کے نزدیک تیسوان پرمیشر ہے اُسکی مُورت سونے کی بناکر اُسکی پوجا کرتے ہو اور
اُسکی سواری بڑی دُھوم سے نکالتے ہو۔ **اور بعضے** ہندو نانک پنتھی یہ گُمان رکھتے ہین کہ
وُہ مشرک نہین ہین اسواسطے کہ بابا نانک اور دُوسرے گروُون نے شرک نہین کیا **تو** اسکا جواب
یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت تمہارے گرُون نے شرک نہین کیا لیکن قوم مشرکین سے بیزار اور علحدہ
کیون نہ ہوگئے اور شرک سے بچنا بھی جب ہی فائدہ مند ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرے ۔ اور یہ جو بعضے شخص کہتے ہین کہ بابا نانک نے حضرت رسول اللہ
صلعم کی اور کلمۂ شہادت کی تعریف کی ہے یہ بات تمہاری کسی پوتھی سے ثابت نہین صرف بعضے
سِکھون سے سُنا گیا ہے اور حقیقت مین اگر یہ بات سچ ہے تو تم بھی کہ بابا نانک کے چیلے ہو اُنکے
قول پر عمل کرو اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور تمہارے گرُون کے
آخر گورو گوبند سنگھ نے تو ظاہر شرک کیا کہ بُت پرستی یعنی نینا دیوی کی پوجا کی اِس آرزو پر کہ اپنا
مذہب نیا جاری کرے اور ہوم[۲] کیا اور اپنے ایک سِکھ[۳] یعنی چیلے کا سر کاٹ کر بلدان یعنی دیوی کے نام
پر قربانی کیا اور ہوم[۴] مین جلا دیا۔ کہتے ہین کہ پہلے اپنے لڑکے کو دیوی کے نام پر قربانی کرنا چاہا تھا
جب لڑکے کی والدہ نے اِس امر سے انکار کیا تو کہا سِکھان[۳] پُوتان اِکو جیہان [illegible]
[illegible] یعنی سکھ اور فرزند ایک ہی سے ہین اور دیوی کی مناجات مین یون کہا ہے
کشن بشن کب ہو نہ دھیاؤن + جو پھل چاہون تم سے پاؤن + اس کلام سے صریح شرک معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر دیوی سے مُرادین طلب کین اور تمہاری دس گرنتھی پوتھی مین لکھا ہے

[1] پرم ایشر کی اصل ہے یعنی پرمیشر یعنی بڑے سے بڑا خداوند ۱۲

[۲] ہوم بواو مجہول دیوتاؤن کی نذر و نیاز کو آگ مین جلا دینا ۱۲

[۴] ہوم بواو مجہول گھی اور میوہ جات وغیرہ دیوتاؤن کی نذر کرکے آگ مین جلا دینا ۱۲

۱۷۰

[۳] سکھ بیای مجہول یعنی شاگرد چیلا اور مرید ۱۲

۵ پرتھمی بھگوتی سمر کے گورونانک لئے دھیائے + یعنی اوّل دیوی کو پوجکر گورونانک نے

اُس سے مدد مانگی + انگت گورتے امرداس رامداسے ہوئی سہائے + یعنی دیوی گورو انگت اور

رامداس کی مددگار ہوئی + سمرو ارجن ہرگوبند سمرو سری ہررائے + یعنی اے لوگو ارجن اور

ہرگوبند اور ہررائے کا نام جپو + سری ہرکشن جی دھیائے + جس ڈٹھے سب دکھ جائے +

یعنی جناب ہرکشن جی کو یاد کرکے مدد چاہیے جسکے دیکھنے سے سب دکھ جاتا رہے + تیغ بہادر

سمریے گھر نو ندھ آوے دھائے + یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیئے تاکہ گھر مین نعمت آوے

دوڑکر + جی سب تھائین ہوی سہائے + یعنی اے ممدوح ہر مقام مین مدد کیجیو۔

ਪ੍ਰਿਥਮੈ ਭਗਉਤੀ ਸਿਮਰਕੈ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਲਈ ਧਿਆਇ ।

ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈ ਸਹਾਇ ।

ਸਿਮਰੋ ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਸਿਮਰੋ ਸ੍ਰੀ ਹਰਰਾਇ ।

ਸ੍ਰੀ ਹਰਕਿਸਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭ ਦੁਖ

ਜਾਇ । ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰੀਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧ ਆਵੈ

ਧਾਇ । ਜੀ ਸਭ ਥਾਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ ।

دیکھو یہ کلمات تمام شرک کے بھرے ہوے ہین اور اندرمن مرادآبادی مصنف تحفۃ الاسلام نے واسطے دفع کرنے الزام شرک کے چند جواب مضطرب دیے ہین چنانچہ اُنکا رد کتاب سوط الجبار جلد دوم مین صفحہ ۱۸۲ سے تا صفحہ ۲۰۹ خوب لکھا گیا ہے اور نہایت مختصر یہان لکھا جاتا ہے[۵۱] اندرمن اول لکھتا ہے کہ مباحثہ علمار در کتب دینی میرود نہ در اطوار جہال - اور کہین لکھتا ہے[۵۲] در بید ہم جائے عبادت غیر را امر نفرموده یعنی ہندؤن مین جو لوگ جپ اور تپ دیوتون کے لئے کرتے ہین اور غیر اللہ کی پرستش کرتے ہین وہ سب جاہل ہین یہ اطوار اُنکے ہندؤن کے کسی کتاب دینی سے ثابت نہین - پھر جب یہ دیکھا کہ اس امر کے انکار کی گنجایش نہین ہے اور یہ امور ہندؤن کی کتب دینی سے بخوبی ثابت ہین تو یون لکھا[۵۳] کہ پوجا کے معنی سنسکرت مین عبادت اور تعظیم کے

[illegible] ۱۸۱

اور حقہ پینا اور بیٹا کوکا استعمال حرام کردیا اور فتح کلی کرکے ملک پنجاب شروع کیا آخر مسلمانون کے ہاتھ سے بھاگ کر دکھن کو عظیم آباد مین جا رہا اور یہان ہی دنیا سے گذر گیا ۱۲

۵۲ سوط جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ سطر ۱۴ - ۱۲

۵۳ سوط جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ - سطر ۱۴ - ۱۲

۵۳ سوط جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ - ۱۲

دونو آئے ہین یعنی جس مقام مین سوائے اللہ تعالی کے اور چیزون کی پرستش آئی ہے وہان
مراد اُن چیزون کی تعظیم ہے نہ عبادت - اور کہین یہ عذر کیا کہ اِن[٢] چیزون کی عبادت مقصود
نہین ہے بلکہ اِن چیزون کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا جاتا ہے اور کہین یہ لکھا کہ سوائے[٣] صورت اور ان
کے کسیکو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کفر کے درجہ مین ہے - اور کہین یہ لکھا کہ آفتاب[٤] قبلہ عبادت کا[٥]
ہے سو اِن باتونکا جواب یہ ہے کہ اس امر کو ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ غیر اللہ کو پوجنا اور غیر اللہ
کی نذر نیاز دینا اور اُنکے نام کا وظیفہ کرنا اور اُنکے نام پر جگ اور تپ کرنا اور اُنسے دعا مانگنا جاہلون
کا کام اور نہایت جہالت بلکہ کفر ہے اور جس دین مین یہ امور شایع ہون اور اُس دین کے پیشوا
ایسے کامون کے خود مرتکب ہون اور اورون کو ایسے کامون کی ہدایت کرتے ہون اُس دین کو بالیقین
سمجھنا چاہئے کہ حق نہین بلکہ عین گمراہی ہے آب آپ ہی غور کرکے بنظر انصاف دیکھئے
کہ ایسے کامونکا فعل نیک اور دھرم اور ثواب ہونا دین ہنود مین اور ایسے کامونکا خود مرتکب ہونا
برہما اور بشن اور مہادیو اور رام چندر اور کرشن اور تمام دیوتون اور رکھیشرون اور منیشرون کا اور
دوسرون کو ہدایت اور تاکید کرنا اِن افعال بد کی - بلکہ بعضے اوقات[٦] ایسے امور کے نکرنے پر قتل کرنا - جو بید
اور اسگند پوران اور مہابھارت اور رگ بید اور ججر بید اور اتھربن بید سے اِس باب کی فصل پہلی
اور تیسری مین اور کچھ اسی فصل کی ابتدا مین مقامات متعددہ اور متفرقہ مین مذکور ہو چکا ہے -
ہندؤن کے دین کی کتابون اور اُنکے بڑے اکابر پیشواؤن کے قول اور فعل سے ثابت ہے یا
نہین اور جو افعال اور اعمال کہ مخصوص واسطے عبادت کے ہین جب کہ ہندؤن
کے دین کی کتابون سے اور اُن کے بڑے اکابر پیشواؤن کے اقوال اور افعال
سے واسطے غیر اللہ کے ثابت ہو چکے اب آپ پوجا کے لفظ کے معنی کتنے
ہی بنائیے آپ کو کچھ مفید نہین - اور حقیقی[٧] معنون کو چھوڑ کر مجازی معنی
لینے کے واسطے قرینہ قوی کا ہونا ضرور ہے - اور ہندؤن
کے دین مین تو پرستش غیر اللہ کی اسقدر کثرت سے ہے کہ اگر

[١] سوط جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ - ۱۲
[٢] سوط جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ - ۱۲
[٣] تحفۃ الاسلام مطبوعہ بلند شہر صفحہ ۲۳۹ مین لکھا ہے کہ مشرق آفتاب کہ در سندھیا قبلۂ عبادت ہندوان باشند بہر کیف روشنی از آفتاب بسمت ۱۲
[٤] سوط جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ - ۱۲

[٥] صفحہ ۱۴ و ۱۲ و ۱۸ و ۲۵۴ و ۲۶ - و ۲۸ - و ۲۶۵ و ۲۶ - و ۲۱۹ و ۲۶ - و ۲۹ و ۲۳ و ۲۶ - و ۱۵ - ۱۲
[٦] و
[٧] منتخب کلی ۱۲

پوجا کے معنی حقیقی بھی تعظیم کے ہوتے جب بھی قرینہ قوی عبادت ہی کے معنون پر دلالت کرتا تھا اور اسکند پوران مین تمام پوجا لنگ کی بھری ہوئی ہے اور اُسمین بہت اصول اور قاعدے لنگ کی پوجا کے لکھے ہین اور ایسا ہی شیو پوران ہین - اور مہابھارت کا کوئی پربؔ شاید پرستش غیر اللہ کے بیان سے خالی ہوگا - اور رگ بید مین تمام دیوتون اور عنصرون کی پرستش بھری ہوئی ہے - اور سوا اسکے اور کتابون مین - مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب انریبل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب مین کہ بدون رعایت کسی مذہب کے بطور تحقیق کے لکھی گئی ہے لکھا ہے کہ رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسّی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے اور پورانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین مگر وہ وشن اور شیو (یعنی بشن اور مہادیو) کی پرستش کا صرف رخ دکھلاتے ہین اور ایک جہان کے ہندوؤن وضیع و شریف مین یہ عمل ناشائستہ مروج ہے اور سوا اسکے بہت مقامون مین

173 توصریح لفظ عبادت اور نذر اور قربانی کا آیا ہے (چھوٹے اور بڑے ۱۲) جسکی تاویل ممکن نہین ہے - اور اگر خواہ نخواہ پوجا کے معنی تعظیم ہی کے فرض کئے جاوین اور ہندوؤن کے معبودون کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا جاوے تو ایسے شخص جنکے ایسے افعال اور اخلاق مثل شرک اور زنا اور مکر اور فریب اور ظلم اور بیحیائی وغیرہ ہندوؤن کی کتابون مین مذکور ہین اور تصویرین اور لنگ اور جلہری اور گوبر وغیرہ لائق تعظیم کے اور قبلہ عبادت ہونے کے نہین ہوتے چہ جائے آنکہ برہما اور بشن اور مہادیو اور کشن اور رامچندر وغیرہ جنکو ہندو خدا یا رسول جانتے ہین ایسے شخص ایسی چیزونکی عبادت یا تعظیم کرین یا اُنکو قبلہ عبادت کا بناوین اور قبلہ عبادت کا اُسکو کہتے ہین جسکی طرف مونہہ کر کے خدا کی عبادت کی جاوے لیکن جسکی طرف عبادت مین دل سے متوجہ ہون اور خود اُس سے حاجات اور دعائین مانگین اور اس عمل عبادت سے خود اُسکے سامنے عجز اور نیاز منظور ہو تو اُسکو ہرگز قبلہ عبادت کا نہین کہا جاتا بلکہ وہ عین معبود ہے اور ہندو سب اپنے معبودون سے ایسا ہی معاملہ کرتے ہین - اور اگر سوائے اوتارون کی مورت کے اور کو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کفر کے درجہ مین

صفحہ ۱۱۵ مین ۱۲

یعنی پوجا کے اصلی معنی پر

یعنی تعظیم پر ۱۲

ہے چنانچہ اندرمن لکھتا ہے تو تمام ہندو جو سوائے مورت اوتارون کے اور چیزون کو یعنی مہادیو
اور سورج اور چاند اور ستارے اور لنگ وغیرہ کو پوجتے ہین وہ سب کفر کے درجہ مین داخل ہوے
اور کرشن جی نے اور اُنکے والد نے بن پربت کو اور کرشن جی نے آگ کو اور برہمنون کو اور لنگ کو
اس کتاب کے صـ ۵۶ مین دیکھو ۱۲
اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن نے لنگ کو اور مہادیو جی نے گنیت کو پوجا تو بقول اندرمن
صـ ۶۸ ۱۲ — صـ ۲۹ و ۳۳ و ۳۴ ۱۲
کے نوبت کفر کی کہانتک پہنچتی ہے بلکہ اندرمن نے خود آفتاب کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا ہے چنانچہ
مذکور ہو چکا حالانکہ آفتاب اوتارون مین نہین ہے اور بغیر اجازت معبود حقیقی کے کسی چیز کو
اوتار کی مورت ہو یا کوئی اور چیز ہو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کب درست ہے - قبلہ عبادت کا ٹھیرانے
کے لیئے اجازت معبود حقیقی کی شرط ہے - چہ جائے آنکہ تصویر بنائی ہوئی کسی سنگتراش یا
سُنار یا سادہ کار یا کمہار یا معمار یا نجار یا مصور دستکار یا صورت مچھلی یا کچھوا اور فیل اور خوک اور
بندر کی یا صورت مکان مخصوص کی یا گوبر کے اُپلے - اور اُنکے آگے سجدہ ڈنڈوت کرنا اور نذر
و نیاز دینا اور دعا اور طلب حاجات وغیرہ عبادت کے کام کرنا - پس ایسے کامون کے مرتکب اپنے
ہی دل مین سوچ لین کہ رتبہ مین اِن چیزون سے نہایت کمتر ہین یا نہین اب بتلائیے کہ
ہندوؤن کو اسقدر کثرت سے اور ایسی چیزون کو قبلہ بنانے کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی
اور اگر کہو کہ بید سے ہوئی تو اول تو بید کا کلام الٰہی ہونا ثابت کیجیئے پہر وہ بید کی عبارتین جنسے
ایسی چیزون کے قبلہ بنانیکی اجازت ثابت ہو نقل کیجیئے اور اِس زمانہ مین آریا سماج کہ ہندوؤن
مین ایک نیا فرقہ[سلہ] ہوا ہے بڑے غرور اور نخوت اور تکبر کے ساتھ اپنے ہی آپکو فرقہ ناجیہ جانتے
بجات پانے والا ۱۲
ہین اور بڑے زور و شور سے کہتے ہین کہ ہم سوائے پرمیشر کے کسیکو معبود نہین جانتے اور ہمارے
مذہب مین شرک نہین ہے اور تمام شاستر اور پوران جن مین شرک اور مضمون واہیات بھرے
ہوے ہین ہمنے چھوڑ دیے ہم صرف بید کو مانتے ہین جو خدا کا کلام ہے اور بید مین شرک کا
مضمون نہین ہے تمہارا اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے مذہب مین تو اسقدر شرک ہے کہ کسی مذہب
مین نہوگا آگ اور پانی اور ہوا اور زمین جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کے خادم کیا ہے اِن

[سلہ] نیا فرقہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اکثر اصول اُنکے بحیثیت مجموعی تمام فرقہا سے قدیم ہنود سے مخالف ہین اور اکثر شاستر و بیدون اور پورانون کو جھوٹے اور واہیات سمجھتے ہین اور بانی اس فرقہ
۱۷۴
[illegible]

چیزون کی پرستش کا ذکر بید سے فصل تیسری مین ہو چکا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہم سب دیوتاؤن
کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین - اور ہندوؤن مین ۳۳ کروڑ دیوتا مشہور ہین ۳۳ کروڑ تو یہی خدا کے
شریک ہوئے اور تمہارے مذہب کا اصول ہے کہ تین چیزین انادی یعنی قدیم اور غیر مخلوق
ہین ایک پرمیشر یعنی خداوند تعالی دوسری جیو یعنی تمام ارواح انسانون اور حیوانون کی -
تیسری پرکرتی یعنی تمام اجسام کا مادہ جسکے ذرات ارب کھرب سے زیادہ اور بے شمار ہین - پھر
جب ان گنت اور بے انتہا چیزون کو صفت قدامت اور ہستی حقیقی اور غیر مخلوق ہونے مین
خداوند کریم کے برابر اُوسکا شریک ٹھیرایا تو اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا اور ایک اصول تمہارا یہ
ہے کہ نیست سے ہست کرنا پرمیشر سے نہین ہو سکتا دیکھو اس امر سے کسقدر حقارت ذات
پاک حق سبحانہ وتعالی کی لازم آتی ہے - لیکن ان دو مسئلون کو آریا لوگ اب بہت چھپاتے
ہین اور عند الاستفسار جواب شافی نہین دیتے بلکہ اغماض کر جاتے ہین لہذا ہم اُن سے
بڑی کوشش کے ساتھ سوال کرتے ہین کہ یہ دونو مسائل جیسے تمہارے مذہب مین ہین مع
سند عبارت بید ترجمہ کرکے چھپوا دیجئے اور جن شاسترون اور پورانون کو تمنے شرک کے بھرے
اور مضمون واہیات جانکر چھوڑا اور بید کو اختیار کیا ہے وہ شاستر اور پوران تو اُسی بید کے فروعات
ہین چنانچہ اس امر کو ہم بید ہی سے فصل اول مین ثابت کر چکے ہین - اور خاص بید مین شرک
اور مضمون واہیات کیا کم ہے چنانچہ کسیقدر فصل اول اور سیوم اور پنجم اور ہفتم مین مذکور ہوا ہے
اور مختصر تاریخ ہند سے ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ تمام رگ بید مین دیوتاؤن کی طرف خطاب ہے
اور پورانون مین بشن اور مہادیو کی پرستش بھری ہوئی ہے - آپ ذرا کمر ہمت کی باندھکر اپنے
اکابر کی تقلید کو چھوڑو اور جیسا کہ تم لوگون نے شاسترون اور پورانون کو شرک اور مضمون
واہیات سے بھرے ہوئے جانکر چھوڑا ہے ایسا ہی بیدون کو بھی ترک کرو کہ یہ بھی شرک اور
مضامین واہیات سے بھرے ہین اور ہرگز کلام الٰہی نہین ہین - اور قرآن مجید کو اختیار کرو
کہ قطعاً کلام الٰہی اور توحید اور نصایح سے بھرا ہوا ہے اور ایک التماس مکرر کرتا ہون کہ جسقدر

حصے بید کے تم لوگون کے پاس موجود ہون سب کو اردو سلیس مین ترجمہ کرکے چھپوا دو تاکہ
بیدون کی قلعی اچھی طرح کھل جاوے اور ہمکو بھی بیدون کی جھوٹی تعریف اور اسقدر تکلف کرنیکی حاجت
نرہے اسواسطے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید و السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ +

فصل ساتوین مذہبون کے اختلاف مین - ہمارے دین اسلام کے تہتر فرقے مشہور
ہین بعضے مسائل فروعی اور قیاسی ان سب فرقون کے آپس مین مختلف ہین مگر اصل الاصول
اعتقادیات جنکو ضروریات دین کہتے ہین اور اُنکا منکر دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اکثر
مسائل کلیہ مین سب فرقون کا اتفاق ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا خالق اور مالک اور وحدہ لاشریک اور
جامع جمیع صفات کمال اور تمام نقصان کی صفتون سے پاک ہونا اور سواے اللہ تعالیٰ کے اور
کی عبادت کو کفر جاننا اور سب پیغمبرون کو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوے برحق ماننا اور فرشتون کے
وجود کو برحق جاننا اور جسقدر کتابین اللہ تعالیٰ نے پیغمبرون پر اُتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور
قیامت کے حساب کے ہونے کو اور بہشت اور دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانونکا ہمیشہ بہشت مین رہنا 176
اور کافرونکا بہشت سے بے نصیب اور دوزخی ہونا اور سترہ رکعت نماز دن اور رات مین اور
ایک مہینے کے روزے سال تمام مین اور مال کی زکوٰۃ اور کعبہ کا حج صاحب توفیق پر فرض ہونا اور
مان باپ کی خاطرداری اور اطاعت اور اپنایت والون اور ہمسایون بلکہ ہرکسی سے مروت کرنا
اور خدا کی رحمت کے امیدوار اُسکے عذاب کا خوف رکھنا اور شریعت اور کتب آسمانی اور حضرات
انبیاء و ملائکہ کا ادب رکھنا اور زنا چوری ظلم رشوت ستانی حرام خوری شراب نوشی قماربازی حسد
غیبت ریا تکبر رعونت عجب وغیرہ گناہان ظاہر اور باطن کو بُرا سمجھنا ایسی باتون پر تمام فرقے اسلام
کے متفق اللسان (ایک زبان ۱۲) ہین کسیکو کچھہ اختلاف اور انکار نہین اور بعضے مسائل فروع اور جزئیات مین
کچھہ اختلاف ہے اور سبب اس اختلاف کا یہ نہین کہ اللہ اور رسول کے کلام سے مختلف ہو گئے
ہین - اللہ اور رسول کے کلام مین تو ذرا بھی اختلاف نہین ہے اور اگر کہین ظاہر مین اختلاف
معلوم ہوتا ہے تو مطابقت دینے سے اٹھہ جاتا ہے اور اس مقام مین ہماری مراد اختلاف ہے

تناقض ہے یعنی دو مضمون باہم ایسے مخالف ہون کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرے اور آپس مین
کسی طرح مطابقت نہ ہو سکے نہ وہ اختلاف جیسے کہ قرآن مجید سات قراءتون پر نازل ہوا ہے عہ
اور جیسے کہ حدیث مین بعضی نماز نفل اور بعضی دعائین اوقات مختلفہ مین کئی طور پر وارد ہوئی ہین
کہ ایسے اختلافات مین کچھ حرج اور ضرر دین کا نہین اور یہ اختلاف مسائل فروعی کا جو حضرات
مجتہدین مین واقع ہوا ہے اس اختلاف کا یہ سبب ہے کہ بعضی آیت اور حدیث کے معنی کسیکے
سمجھ عہ مین کچھ آئے اور کسی کی دانست مین کسی طرح - یا کسی حدیث کے راوی کو کچھ سہو ہو گیا
اُسنے غلطی سے کسی اور طرح بیان کر دیا اور صاحب مذہب نے اُسکو روایت معتبر جانکر اُسپر عمل
کیا - یا کوئی حدیث کسیکو ملی اُسنے اُسپر عمل کیا جسکو نہ ملی یا اُسکے نزدیک اُسکی روایت صحیح نہوئی
اُسنے اُسپر عمل نہ کیا - یا کوئی مسئلہ صریح حدیث سے معلوم نہوا لاچاری کو اُنمین مجتہدون نے
قیاس صحیح کیا تو کسیکے سمجھ اور قیاس عہ مین کچھ آیا اور کسیکی سمجھ اور قیاس مین کچھ اور سواے
اسکے بعضے سبب اس اختلاف کے اور بھی ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور
رسول کے کلام مین کچھ اختلاف نہین - اور اسپر بھی تمام فرقے متفق ہین کہ اللہ اور رسول کے
کلام مین کچھ اختلاف (یعنی تناقض ۱۲) نہین بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہے پھر اس اختلاف مین ہم سب
کو حق پر نہین جانتے بلکہ یون جانتے ہین کہ حق وہی ہے جو موافق قرآن اور حدیث کے ہے
اور ان سب فرقون مین سے اہل حق وہی لوگ ہین کہ حضرت ؐ کی سنت اور حضرت کے اصحاب عہ
کے چال چلن جن مین موجود ہے اور حضرت کی سنت اور چال چلن سے کمی بیشی نہین کرتے
اسی واسطے اُنکو اہل سنت کہتے ہین - اور جو مسائل کہ ائمۂ مجتہدین اہل سنت نے لاچاری
کو بسبب نہ معلوم ہونے مسئلہ کے قرآن اور حدیث سے قیاس صحیح کرکے قرآن اور حدیث ہی
سے نکالے اور اُن مین اختلاف پڑ گیا تو اس قیاس کرنے اور اختلاف پڑ جانے مین وہ
گنہگار نہین ہوے اُنکو تو قیاس کرنیکی محنت پر بہر صورت ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ صواب
کو پہنچین یا خطا کرین لیکن صواب کو پہنچنے والے کو خطا کرنے والے سے دو چند ثواب ہوتا ہے

عہ جیسا کہ صحابہ کرام مین [illegible] قرآن [illegible] واقع ہوا اور [illegible] ہر کسی [illegible] ۱۲

عہ جیسا کہ وقت ملنے نماز کے ایک نے نماز پڑھی اور دوسرے نے نہ پڑھی [illegible] ۱۲

177

عہ اسواسطے کہ صحابہ کرام خاص شاگرد حضرت ؐ کے ہین اور حضرت ؐ نے فرمایا ہے ما انا علیہ واصحابی یعنی نجات پانے والے وہ ہین جو میرے اور میرے اصحاب کے چال چلن پر ہونگے ۱۲

اور ہندوون کے دین مین فرقے تو بیشمار ہین لیکن آئین بڑے مذہب چھہ شاستر مین اور اُن چھہ شاسترون کے اصل الاصول اور اخبار اور کُھلے کُھلے مسائل مین بڑا اختلاف ہے حالانکہ بقول انکے سب شاستر حقیقت مین ایک شخص کا کلام ہے جسکو خدا یا رسول جانتے ہین چنانچہ جوگ بسشٹ کے استت پرکرن چہارم مین لکھا ہے کہ برہمانے چار بید اور اٹھارہ سمرتی اور چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے کہ ہر کوئی اس آئین کے موافق نیک عمل کرے اور باوجود اِسقدر اختلاف کے ہندو ان چھئون شاسترون کو ستّ یعنی حق مانتے ہین اور یہ بات عقل کے نزدیک محال ہے کہ باوجود ایسے اختلاف کے سب برحق ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تھوڑا سا بیان اسکا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہوچکا ہے اب صرف اُن شاسترون کے نام اور بعضے اخبار اور اصول مسائل اختلافی بیان کرتا ہون **پہلا بیدانت** شاستر اور اس شاستر والے لوگ بیدانتی کہلاتے ہین انکے نزدیک سواے خدا کے کوئی چیز موجود نہین اور تمام مخلوقات مثل خواب اور خیالات کے ہے - کہتے ہین کہ جب برہم یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا اور ایشر تین قسم ہوا رج گن (قوت بہیمی) کے پیوند سے برہما ہوا اور ست گن (قوت ملکی و عقلی) کے پیوند سے بشن ہوا اور تم گن (غضب) کے پیوند سے مہادیو ہوا - برہما پیدا کرنے والا اور بشن پالنے والا اور مہادیو ہلاک کرنے والا - اَبِدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی تمام جاندار خود برہم یعنی خدا ہین ابدیا یعنی بیدانشی کے سبب سے اپنے آپ کو جیو سمجھ رہے ہین - اور برہم اور ایشر اور جیو سب کچھ ایک ہی وجود ہے اور ابدیا کو اگیان بھی کہتے ہین اور اگیان انکے نزدیک دو قوتین رکھتا ہے ایک بچھیپ شکت یعنی پیدا کرنے کی قوت جسکے سبب سے سب جیو پیدا ہوے دوسری آورن شکت یعنی عقل کی دبا لینے کی قوت - اور مکت (نجات) اُن کے نزدیک یہ ہے کہ اگیان دور ہو جاوے اور جو کہ بسبب اگیان کے اپنے آپکو جیو سمجھ رہا ہے اپنے تئین برہم سمجھ لے تاکہ جنم لینے اور مرنے سے چھوٹ جاوے - اور ابدیا کے حق مین بیدانتی دو مذہب رکھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک ہے اُنکے نزدیک مکت کسیکو حاصل نہین ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ ابدیا بہت ہین اُنکے نزدیک

بہتون کو نکت حاصل ہوچکی ہے کیونکہ نکت اُنکے نزدیک حاصل ہونا گیان کا اور دور ہونا اگیان یعنی
نادانی کا ہے جسکو گیان حاصل اور اُسکا اگیان دور ہوا اُسنے اپنے اپ کو خدا سمجھ لیا اُسکی نکت ہوگئی اور قیامت
کے باب مین جو اُنکا مذہب ہے وہ پانچوین فصل مین بیان ہوچکا **دوسرا میما نسا شاستر** اس شاستر والے خدا کو
خالق نہین جانتے کہتے ہین کہ جو کچھ رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ
ہوتا ہے کرم یعنی عملون سے ہوتا ہے اور مثل بیدانتیون کے تینون اشخاص ملعون کو نائب اور
مظہر خدا نہین جانتے اور کہتے ہین کہ انہین آدمیون مین سے کوئی برہما بن جاتا ہے کوئی
مہادیو (بھاگوت کے اسکند ۳ مین لکھا ہے کہ برہما وشنو جسم تک برہما رہتا ہے پھر مرکر رودر
یعنی مہادیو بنجاتا ہے) اور جہان کا ابتدا اور انتہا نہین مانتے اور جسمون کو ترکیب ہونا اجزا کے
صغار سے جانتے ہین جزو لا یتجزی سے منکر ہین اور نکت کا وسیلہ انکے نزدیک گیان اور
کرم دونو ہین اور آدمی کو اپنے عملون کا مختار جانتے ہین اور پدارتھ انکے نزدیک دس ہین
۱۷۹ اور پدارتھ کا ذکر آگے آتا ہے **تیسرا نیاے شاستر** - اس شاستر مین اکثر بیان ہے حکمت
فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا - اس شاستر والے کہتے ہین کہ خدا اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت
سے تعلق پکڑتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے ایک کتاب بھیجتا ہے جسکی چار قسم ہین رگ بید ججر بید
سام بید اتھربن بید - اور بہشت اور دوزخ مین ہمیشہ رہنا نہین مانتے اور کہتے ہین کہ جو موجودات
ہے سولہ پدارتھ یعنی اصل سے باہر نہین اور سولہ پدارتھ کا بیان دراز اور سمجھنا اسکا تفصیل وار مشکل
ہے اسواسطے یہان صرف اُنکے نام لکھے جاتے ہین - پرتجھہ (مشاہدہ) پرمان (سند) پرمیئے (مسند) سنشئی (شک) پریوجن (غرض) درشٹانت (مثال)
سدھانت (خلاصہ رای مناظرین) اوئیو (اجزای) ترک (اعتراض) نرنے (حصول یقین) باد (تعقیہ بحث) جلپ (مناظرہ) بتنڈا (علامت ناقص) ہیتوابھاس (مغالطہ) چھل (کلام بغرض عام) جاتی
نگرہستان (مقصد سخن) کہ ان سولہ چیزون کو دریافت کرلینا وسیلہ نکت کا ہے اور عالم (جہان) انکے نزدیک قدیم ہے
لیکن فنا ہو جاویگا **چوتھا بیشیشک** شاستر - اکثر مسائل مین نیاے شاستر کے موافق ہے اور
بموجب اس شاستر کے پدارتھ سات ہین درب (جوہر) گن (عرض) کرم (عمل) سامان (جنس) بسیکھ (نوع) سمواے (نسبت اصل و فصل)
ابھاو (نفی) **پانچوان سانکھ شاستر** اس شاستر والے خدا کو خالق نہین جانتے بلکہ ہر چیز کی

پیدائش پرکرتی سے جانتے ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتے ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین
اور فنا ہونا کسی چیز کا نہین مانتے ـ کہتے ہین کہ معلول علت مین آجاتا ہے اور اس شاستر مین
بڑی بحث چار چیز کی ہے جنکو چار تت کہتے ہین **پہلا تت** پرکرتی کہ ہر چیز کی کارن یعنی سبب
ہے اور صفت اُسکی یہ ہے جو ہر قدیم پیدائش ہر جگہ موجود رج گن والی تم گن والی ست گن والی
دوسرا تت بکرتی بکرتی کہ بعضی چیزون کے کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی چیزون کے
کارج یعنی مسبب ہوتی ہے اور یہ تین قسم ہے ایک مہاتت جسکو بدھ کہتے ہین دوسرا آہنکار تیسرا
تن ماتر اور وہ پانچ ہین شبد (آواز ۱۲) سپرس (مس یعنی چھونا ۱۲) روپ (شکل ۱۲) رس (ذائقہ ۱۲) گندھ (بو ۱۲) **تیسرا تت** بکرتی کہ کارج یعنی
مسبب ہوتی ہے اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہ دو قسم ہے **ایک** اندری یعنی حواس
اور بعضے اعضا دوسرے پانچون عنصر اور یہہ پانچون عنصر
پانچون تن ماتر سے موجود ہوے ہین اکاش (خلا ۱۲) شبد (آواز ۱۲) سے پون (ہوا ۱۲) سپرس (مس ۱۲) سے اگنی (آگ ۱۲) روپ (صورت) سے جل (پانی ۱۲) رس (ذائقہ ۱۲)
سے پرتھی (زمین ۱۲) گندھ (بو ۱۲) سے **چوتھا تت** نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ علت ہے نہ معلول یعنی نہ سبب ہوتا
ہے نہ مسبب اور اُسکو پُرکھ اور آتما بھی کہتے ہین اور وہ دو قسم ہے ایک جیو آتما یعنی روح دوسرا
پرماتما یعنی خدا ـ اور کہتے ہین کہ جب پرکرتی کا پیوند آتما سے ہوتا ہے تو جہان کی پیدائش ہوتی
ہے اور آتما یعنی پورکھ لنگڑا ہے اور پرکرتی اندھی ہے ـ یہ دونو بغیر پیوند ایک دوسرے کے کچھ نہین
کر سکتے ـ اور کہتے ہین کہ وقت پرلے یعنی فنا ہونے جہان کے تینون عرض یعنی رج گن اور ست
گن اور تم گن برابر ہوتے ہین اور وقت پیدا ہونے کے ست گن غالب ہوتا ہے تب مہاتت پیدا
ہوتا ہے اور مہاتت سے آہنکار اور آہنکار سے گیارہ اندری یعنی حواس اور پانچ تن ماتر پیدا ہوتے
ہین اور پانچ تن ماتر سے پانچون عنصر پیدا ہوتے ہین چنانچہ بیان ہو چکا اور وقت فنا ہونے
جہان کے پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین غائب ہو جاتے ہین اور پانچون تن ماتر آہنکار مین
اور آہنکار مہاتت مین اور مہاتت پرکرتی مین غائب ہو جاتا ہے **خلاصہ** مطلب اس شاستر کا
یہ ہے کہ پیدائش عالم کی پرکرتی سے ہے کہ جو ہر قدیم پیدائش ہے اور پرکرتی علت اولی ہے اور

مادہ تمام اجسام ۱۲

پانچ تن ماتر یہ ہین شبد یعنی آواز سپرس یعنی چھونا روپ یعنی صورت رس یعنی ذائقہ گندھ یعنی بو ۱۲

پانچ عنصر یہ ہین اکاس یعنی خلا پون یعنی ہوا اگنی یعنی آتش جل یعنی پانی پرتھی یعنی خاک ۱۲

١٨٠

شبد ہین آواز ۱۲ سپرس ہین چھونا ۱۲ روپ ہین صورت ۱۲ رس ہین ذائقہ ۱۲ گندھ ہین بو ۱۲

مادہ اجسام عالم ۱۲

خداتعالی نعوذ باللہ نہ علت ہے نہ معلول بلکہ معطل محض ہے **چھٹا پاتنجل** شاستر اکثر باتون مین سانکھ شاستر سے موافق ہے اور بقول اس شاستر کے مکت بدون جوگ یعنی ریاضت کے حاصل نہین ہوتی **اور تین شاستر** اور ہین کہ وہ برہمنون کے نزدیک مردود ہین ایک **جین شاستر** اس شاستر والے اعتقاد رکھتے ہین کہ آدمی نیکوکاری سے ہمہ دان ہنجاتا ہے پھر اُسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہے اور اُسکو شاکار پرمیشر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسے چوبیس آدمی ہوئے ہین پہلا اُنکا آدناتھ اور پچھلا مہاویر اور پارس ناتھ تیئیسوان ناتھ ہے اور خدا کو نرگن یعنی بے صفت اور معطل جانتے ہین اور کہتے ہین کہ عورت کی مکت نہین ہوتی جب تک مرد کے جنم مین نہ آوے۔ اور بعضے اُنہین سے ثواب کی امید پر کھانا پینا ترک کرکے مرجاتے ہین۔ اسکا نام ہے سنتھارا **دوسرا بودھ** شاستر کہتے ہین کہ اس مذہب کا بانی بدھ ہے جسکا نام شاک مُن بھی ہے بیٹا راجہ سدھودن کا حاکم ملک بہار کا۔ اور اُسکی مان کا نام مایا۔ اور کہتے ہین کہ ناف سے پیدا ہوا تھا۔ اور برہمن اُسکو دس اوتارون مین سے نوان اوتار جانتے ہین اور اس مذہب کو اُس سے نہین جانتے۔ اور اس مذہب والے خدا کو خالق نہین جانتے اور جہان کا ابتدا انتہا نہین مانتے اور کہتے ہین کہ ہر آن مین پیدا ہوتا ہے اور ہر آن مین فنا ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ نہانا دھونا بہت کرتے ہین۔ مُردار کو کھالیتے ہین کہ یہ خدا کا مارا ہوا ہے۔ زمین سے گھانس نہین اُکھاڑتے عورت سے صحبت کرنا مکروہ جانتے ہین **تیسرا مذہب ناستک** اس مذہب والے سوائے عنصرون کے کسی چیز کو موجود نہین جانتے اور کہتے ہین کہ سب کچھ انہین عنصرون سے ہوا ہے۔ انکے نزدیک جو چیز حواس سے معلوم ہو اُسی کو موجود جانتے ہین معقولات پر یقین نہین رکھتے۔ خدا کا ہونا نہین مانتے۔ بہشت اور دوزخ سے منکر ہین کہتے ہین کہ بہشت یہ ہے کہ خواہشین اور مرادین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہ کہ غیر کا محکوم ہو۔ اور ثمرہ زندگانی کا صرف عیش و عشرت اور نام آوری کو جانتے ہین **خلاصہ نو مذہب** مشہورہ ہندوستان کا پورا ہوا اور سوائے ان شاسترون کے اور بیدون اور پورانون مین جو جو اخبارات اور اصول دین کے اختلاف ہے اُسمین سے کسیقدر اس

آٹھواں مقام اختلاف

باب کی فصل اول مین بیچ شناخت ذات اور صفات خالق کے اور ولادت اسکے اور گیتت کے
صـ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ صـ ۴۱ تا ۴۵
اور کچھ فصل دوم مین بیچ حکایات مختلفہ حالات راجہ اندر کے اور کچھ تیسری فصل کی تیسری اور پانچوین
صـ ۶۱ تا ۶۵
خوبی مین اور کچھ پانچوین فصل مین تھوڑا تھوڑا بیان ہو چکا ہے اور اس رسالہ کے ان آٹھ مقامون کے سوا مین بھی کہین کہین مطالعۂ روایات سے اختلاف معلوم ہوگا اور دین اسلام کے بعضے مسائل فروعی اور قیاسی مین جو قدرے اختلاف ہے اُسکا سبب اور اُسکا مضر نہ ہونا ہم اس فصل کے آغاز مین بیان کر چکے ہین ہان اس مقام مین اگر کسیکو یہ شبہ ہووے کہ جب کہ یہ اختلاف مسائل فروعی اور قیاسی کا دین کو کچھ مضر نہین ہے تو اس زمانہ مین مسلمان اس اختلاف کے سبب سے آپس مین لڑتے اور جھگڑتے اور ایک دوسرے کو کیون برا کہتے ہین اور خاص تقلید اور رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ چند مسائل کے اختلاف سے اسقدر فساد اور آپسمین عداوت ہو رہی ہے جسکا حد و حساب نہین اور ایک دوسرے کو بد مذہب جانتے ہین اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہین پڑھتے اور رات دن ایک دوسرے کی غیبت کرتے ہین جو زنا سے بدتر ہے اور ایکدوسرے کو مسجدون سے نکالدیتے ہین اور قطع رحم اور قطع صحبت کر دیتے ہین اور دنیا مین بعضے مسلمان ایسے کام کرتے ہین جو اُنکے مذہب مین جائز نہین جیسے زنا چوری حرام خوری قطع رحمی ظلم شراب خواری سونے چاندی کے زیور اور ریشمی لباس پہننا مردونکو سونے چاندی کے باسنون مین کھانا پینا رشوت ستانی سود لینا دینا بھنگ اور چنڈو اور گانجھا نوش کرنا مرغ لڑانا رمضان مین بے عذر کھانا پینا نماز فرض نہ پڑھنا جو ان سب سے بدتر ہے غیر اللہ کے نام جانور ذبح کرنا تعزیہ اور چھڑی کو پوجنا اور دوسرے کام شرک کے کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن ایسے بُرے کامون کے سبب سے مسلمانون مین باہم اسقدر بغض اور عداوت اور فساد اور جھگڑا واقع نہین ہے جتنا کہ ان چند مسائل اختلافی کے سبب سے واقع ہو رہا ہے اور ہر طرف سرکاری کچہریون اور عدالتون مین ایسے مسائل خصوص آمین پکار کر کہنے کے مقدمات دائر رہتے ہین جسمین ہزار ہا روپیہ طرفین کا ناحق صرف ہوتا ہے اور دشمنی بڑھتی چلی جاتی ہے اب دیکھو کہ ان سب امور سے کسقدر ضرر اور نقصان دین کا ہے پھر باوجود اسکے یہ کہنا تمہارا کہ مسائل

فساد و عداوت وغیرہ ۱۲

یعنی تقلید شخصی اور رفع یدین اور آمین پکار کر کہنا وغیرہ ۱۲

یعنی فساد اور عداوت

اور لڑائی اور بغض اور جھگڑا اور غیبت اور قطع صحبت اور کچہریون مین مقدمات دائر ہونا اور ناحق روپیہ خرچ ہونا ۱۲

فروعی قیاسی کا اختلاف دین کو کچھ ضرر نہین کرتا کسطرح درست ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ
امور بیشک دین کو سخت مضر ہین لیکن ان امور کے ظہور کا سبب یہ اختلاف نہین ہے بلکہ محض لوگون
کی نفسانیت سے ان امور کے کرنیکا حکم خدا اور رسول کا نہین بلکہ نفس اور شیطان کا حکم ہے یہ لوگ
نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہین اور ضد اور نفسانیت اور اپنی بات کی پچ نہین چھوڑتے
اور اللہ اور رسول کے کلام پاک اور سلف صالح کے چال وچلن کی طرف دھیان نہین کرتے اللہ
اور رسول کا ہرگز یہ حکم نہین کہ بسبب اس اختلاف کے آپس مین بغض اور عداوت اور جھگڑا کرین۔
یہ چند مسائل تو جن پر اسقدر فساد ہو رہا ہے اختلافی ہین اور فساد اور بغض اور عداوت اور نزاع
باہمی بالاتفاق حرام ہے یہ لوگ بسبب اتباع اور اغواے نفس اور شیطان کے اختلافی امور کے
واسطے اتفاقی گناہون مین پڑے ہین صحابہ کرام اور مجتہدان عظام اور خاص حضرت ابو حنیفہ
اور انکے شاگردون مین مسائل فروعی کا اختلاف تھا لیکن نزاع اور بغض اور فساد نہ تھا اور اس
اختلاف پر خوش اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور ایک دوسرے کے اعمال کو باطل
نہین جانتے تھے اور کوئی کسیکو مسجدون سے نہین نکالتا تھا اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَنَازَعُوا
فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ یعنی آپسمین جھگڑا مت کرو کہ بزدل ہو جاوگے اور تمہاری ہوا
جاتی رہیگی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے جزیل المواہب
جلال الدین سیوطی رح مین لکھا ہے کہ صحابہ کرام رض مین اختلاف واقع ہوا اور وہ بہترین امت تھے
سو انمین کوئی ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا نہین اور نہ آپس مین انکے عداوت تھی اور میزان الشعرانی
مین ہے صہ ۵۹ کہ بیشک واقع ہوا تھا اختلاف فروعی مسائل کا صحابہ کرام مین اور وہ بہترین
امت تھے ہمنے کبھی نہین سنا کہ ان حضرات مین کسی نے اپنے قول کے برخلاف کہنے والے
سے جھگڑا کیا ہوا اور نہ انمین عداوت تھی اور نہ ایک دوسرے کو خطاکار اور بیوقوف کہتے تھے اور
صحابہ کرام کی تعریف مین اللہ تعالی خود فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی صحابہ ایک دوسرے پر رحم دل
ہین اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین باوجود اختلاف کے ایک دوسرے کے

(حاشیہ:)
یعنی فساد اور نزاع اور بغض وغیرہ اور بغض آپس مین ۱۲
یعنی بالاتفاق ہیگ
بسبب ۱۲
عبارت سیوطی کی ہے جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب وقد وقع الاختلاف فی الفروع بین الصحابۃ وہم خیر الامۃ فما خاصم احد منہم احدا ولا عادی احد احدا
بالاتفاق ۱۲
۱۸۳
میزان کی عبارت یہ ہے وقد وقع الاختلاف فی الفروع بین الصحابۃ وہم خیر الامۃ فما بلغنا ان احدا منہم خاصم من قال بخلاف قولہ ولا عاداہ ولا نسبہ الی الخطاء ولا القصور نظر ۱۲
وہ یعنی ہذا فکان بعضہم یصلی خلف بعض ۱۲

کے پیچھے نماز پڑھتے تھے - اور مظاہر حق ترجمۂ مشکوٰۃ کے باب التیمم مین ہے کہ دو شخصون نے
سبب نہونے پانی کے سفر مین تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر وقت ہی مین پانی ملا ایک نے وضو کرکے
نماز پھیری دوسرے نے نہ پھیری (لیکن آپس مین جھگڑے نہین) پھر جب حضرت کی خدمت
مین آئے یہ ذکر کیا حضرت نے فرمایا نہ پھیرنے والے کو کہ تو سُنت کو پہنچا اور کافی ہے تجھکو تیری
نماز اور فرمایا پھیرنے والے کو کہ تیرے لیے دو چند ثواب ہے (دیکھو حضرت صلعم بھی اس اختلاف پر
خوش رہے) اور صحیح بخاری مین اور مسلم مین ہے کہ جب حضرت صلعم نے صحابہ رضہ کو طرف بنی قریظہ
کے بھیجا فرمایا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ یعنی عصر کی نماز کوئی سوائے
بیچ بنی قریظہ کے ہرگز نہ پڑھے - بعضون نے راہ مین نماز پڑھی بلحاظ اسبات کے کہ حضرت
کی غرض اس حکم سے یہ تھی کہ چلنے مین دیر نہ کرین نہ یہہ کہ نماز کو وقت سے فوت کردین اور
بعضون نے بموجب ظاہر لفظ حدیث کے راہ مین نہ پڑھی وقت سے فوت کردی حضرت نے دونون سے
کسی پر انکار نہین فرمایا (اور نہ صحابہ نے آپسمین نزاع اور غصہ کیا) اور سفر السعادۃ مین ہے کہ حضرت ۱۸۴
منا سے طرف عرفات کے متوجہ ہوے بعضے صحابہ تکبیر کہتے تھے اور بعضے لبیک - حضرت نے کسی پر انکار
نہین کیا (اور نہ صحابہ نے ایک دوسرے پر انکار کیا) اور مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ سفر مین حضرت
کے ساتھ بعضے صحابہ رمضان کے روزہ رکھتے تھے بعضے نہین رکھتے تھے اور کسی نے کسی پر عیب
نہین کیا (اور نہ حضرت نے کسی پر انکار کیا) اسطرح کی روایات باہم اختلاف ہونے کی اور نزاع اور
فساد نہ ہونیکی بہت ہین اور اگر کسی مسئلہ مین اتفاقاً کسی سے نزاع خفیف ہوجاتا تو حضرت اُس سے
منع فرماتے چنانچہ مشکوٰۃ مین صحیح بخاری اور مسلم سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضہ ایک شخص کو غلط خوان
سمجھکر حضرت کے پاس پکڑ لائے اور عرض کیا کہ یہ سورہ فرقان پڑھتا ہے سوائے اُس قرات کے
جو آپنے مجھکو پڑھائی ہے آپنے فرمایا چھوڑدے اسکو اے عمر اور اُسکو فرمایا پڑھ اُسنے ویسا ہی
پڑھا جو عمر رضہ کے سامنے پڑھا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسیطرح اُتری ہے پھر بموجب حکم حضرت کے
عمر نے پڑھا آپنے فرمایا اسیطرح اُتری ہے اور فرمایا کہ بے شک یہ قرآن سات قراتون پر نازل

سبب اختلاف انفرادی بین ع

حدیث شریف مین الفاظ یہ ہین کہ ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تیسر منہ

ہوا ہے سو پڑھو جو ہو سکے اور ابن مسعود رضؓ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا برخلاف اسکے کہ حضرت
سے سُنا تھا اُسکو حضرتؐ کی خدمت مین لاے اور حال عرض کیا آپ نے فرمایا تم دونو اچھا پڑھتے
ہو لیس اختلاف یعنی ایک دوسرے پر انکار مت کرو تم سے پہلون نے اختلاف کیا یعنی ایک دوسرے
کو جھٹلایا تو ہلاک ہوے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ
يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ یعنی اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدون مین ذکر الٰہی سے
کسیکو منع کرے پس ثابت ہوا کہ فساد بسبب نفسانیت کے ہے نہ بسبب اختلاف مسائل
فروعی کے **فصل آٹھوین** دعوت کے بیان مین۔ دعوت سے مُراد ہے دوسرے دین والون
کو دین حق کی طرف بلانا۔ سو ہمارے دین مین ضرور ہے کہ دوسرے دین والون کو خبر کر دین
اس بات کی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہین جو
کوئی اُنکی متابعت اختیار کریگا وہ اللہ تعالیٰ کی امان مین آجاویگا اور جو کوئی نہ مانیگا ہمیشہ کا دوزخی
١٨٥ رہیگا۔ پھر جو کوئی مسلمان ہونا چاہے تو لازم ہے کہ اُسکو کلمۂ شہادت پڑھا دین اور کلمۂ شہادت
کا مضمون اُسکو اچھی طرح سے تلقین کرین اور اُس سے اقرار کرا دین کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے
کسیکی بندگی نہین ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود برحق اور حاکم اور مالک حقیقی نہین
ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول یعنی بھیجے ہوے ہین اور جو حکم
اللہ تعالیٰ کے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم لائے مین نے سب قبول کیے اور حضرت محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور دین مسلمانی کو مین نے اختیار کیا اور سوائے دین اسلام کے تمام
دینون سے بیزار ہوا۔ پس جس شخص مرد یا عورت نے سچے دل سے اس بات کا اقرار کیا تو اُسکی
جان اور جسم شرک اور کفر کی نجاست سے پاک ہو جاتے ہین اور واسطے دور کرنے نجاست عارضی
کے اُسکو غسل دیا جاتا ہے اور اس سے پہلی حالت کے گناہ اُسکے بخشے جاتے ہین اور اللہ
تعالیٰ کے نزدیک اُسکا مرتبہ بلند ہوتا ہے اس واسطے کہ اُسنے تقلید فاسد کو چھوڑا اور پایۂ تحقیق
کو پہنچا اور لذات نفسانی اور اتباع شیطانی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہوا اور اسی واسطے

عن النزال بن سبرة ... كلاكما محسن لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا رواه البخاري ١٢

تمام مسلمان اُسکی خاطر اور عزت کرتے ہین اور اگرچہ وہ شخص اول کسی قوم رزیل مین تھا لیکن بسبب
حاصل ہونے شرف اسلام کے اُسکو اپنا بھائی سمجھتے ہین اور اُسکے ساتھہ میل ملاقات اور باہم ملکر
کھانے پینے سے پرہیز نہین کرتے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
یعنی سب مسلمان بھائی ہین اور صفات ایمان کے اور جو عقاید ضروری تمام مسلمانون کے ہین اُسکو
تلقین کئے جاتے ہین اور جو عبادات فرض اور نفل جیسے نماز روزہ ذکر تسبیح درود وغیرہ سب
مسلمان کرتے ہین وہ سب اُس سے بھی ادا کروائے جاتے ہین اور ہندؤن کے دین مین دوسرے
دین والون کو دعوت کرنا اور اپنے دین مین ملانا ہرگز درست نہین بلکہ ہندؤن کی جو چار قوم
مشہور ہین اُنمین سے بھی ایک قوم دوسری قوم مین مل نہین سکتی یہان مین ہندؤن سے دو
سوال کرتا ہون - پہلا سوال یہ کہ تمھارا دین خدا کیطرف سے ہے یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سے
نہین تو اس دین کو چھوڑ دو - اور اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہے تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت
عام ہوتی ہے اور جو دین کہ خدا کی طرف سے ہو - چاہیے کہ ہر کسیکے لیے عام ہو پھر کیا وجہ ہے کہ ۱۹۷
سوائے ہندؤن کے اور سب اس رحمت سے بےنصیب رہین کسیکو اسمین دخل نہو دیکھو دین
مسلمانی کہ بیشک کہ اللہ کی طرف سے ہے ہر کسیکے لیے عام ہے - یہودی نصرانی مجوسی برہمن کھتری
بیش شودر بھنگی چمار جو کوئی اس دین مین آوے گناہون سے پاک ہوجاوے - تمھارا دین
کیا کامل ہوا کہ جسمین سوائے ہندؤن کے اور کسیکی گنجایش نہین ہے بلکہ ہندؤنکی چار قومون
مین سے بھی ایک دوسری مین داخل نہین ہوسکتا - دوسرا سوال یہ کہ تمھارے نزدیک دین
مسلمانی اور یہود اور نصارٰی وغیرہ کے دین خدا کی طرف سے ہین یا نہین اگر کہو کہ سب خدا کی طرف
سے ہین تو اول دین اسلام ہی کا ایک مسئلہ پکا متفق علیہ سنو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ
یَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ مطلب اسکا
یہ ہے کہ سوائے دین اسلام کے اللہ تعالی کے ہان کوئی دین مقبول نہین اب تمکو چاہیے کہ مسلمان
ہوجاؤ ورنہ ہمیشہ کو جہنم کی آگ مین جلوگے اور جبکہ ایک دین کا حق ہونا ثابت ہوگیا تو باقی جتنے

دین کہ اسکے مخالف ہین باطل ہونگے کیونکہ حق کے مقابلہ مین باطل اور ناحق ہی ہوتا ہے اور اگر
کہو کہ سوائے دین ہندوں کے کوئی دین حق نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ اگر بفرض محال ایسا ہی
ہے تو ہندؤون کے سوائے دوسرے دینون والے اب کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنے کو کونسا
دین اختیار کرین آیا تمہارے ہندؤون کے دین مین کوئی طریق خدا کی عبادت کا اُنکے واسطے لکھا ہے
یا نہین - اگر کہو کہ لکھا ہے تو بتلاؤ کہ کیا لکھا ہے اور کون سی کتاب مین لکھا ہے - اور اگر کہو کہ نہین
لکھا تو مین پوچھتا ہون کہ سوائے ہندؤون کے اور دین والونکا کیا حال ہوگا - تم سوائے اپنے
دین کے اور کسی دین کو خدا کی طرف سے نہین جانتے ہو اور تمہارے مین کسی غیر کی گنجائش
نہین کیا سوائے ہندؤون کے تمام جہان کو خدا نے عبث پیدا کیا ہے جنکے واسطے کوئی دین اور
طریق عبادت کا مقرر نہین ہے اس مقام مین آریہ مذہب کہ ہندؤون مین ایک نیا فرقہ ظاہر
ہوا ہے برخلاف تمام ہندوان قدیم وجدید کے اور بدون سند کسی بید اور شاستر کے کہا کرتے ہین
۱۸۷ کہ ہم ہر قسم کے مذہب والون کو اور ہر کسی کو اپنے مذہب اور بید کی دعوت کرتے ہین اور ہر کسیکو
اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین اور جو کوئی بید مقدس پر ایمان لاتا ہے اُسکو ہم پاک اور صاف اور
اپنا بھائی جانتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو یہ دعویٰ تمہارا محض جھوٹ ہے کیونکہ
اگر کوئی غیر قوم ہنود مین سے ناواقف اور غافل اس بات سے کہ بید مین کفر اور شرک بھرا ہوا ہے
اور بجز اس امر سے کہ قرآن مجید کے ساتھ پہلے دین سب منسوخ ہو گئے ہین آریون کے اغوائے
کے سبب اپنے مذہب قدیمی سے کہ حق تھا یا باطل تھا دست بردار ہو جاوے اور آریہ مذہب کو اختیار
کرے تو آریہ مذہب والے نہ تو اُسکو ازروئے بید کے کوئی طریق عبادت کا تبلاتے ہین اور نہ اُسکو اپنی
عبادات مین اور نہ اُسکو اپنے ساتھ کھانے پینے مین شامل کرتے ہین بلکہ اُسکے ہاتھ سے لیکر
پانی بھی نہین پیتے اور اُسکو مثل کُتے کے ناپاک ہی جانتے ہین - اس دعوےٰ مین ہم آریہ مذہب
والون کو سچا جب جانین کہ اگر کوئی چمار یا بھنگی بید پر ایمان لاکر انکے مذہب مین داخل ہو جاوے
تو فی الفور اُسکو اپنا بھائی جانکر اپنی عبادات مین اور اپنے ساتھ کھانے پینے مین اُسکو شامل کرین

ڪ دعوت کرکے اور غیر کو اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین ۱۲

اور شل تمام برہمنان آریہ مذہب کے اُنکو پھوٹ جاتین - چونکہ ایسا نہین کرتے ہین تو اس سے صریحاً
معلوم ہوتا ہے کہ آریون کے نزدیک بھی کوئی شخص آریہ ہوکر پاک و صاف نہین ہوتا اور دعوت
کا دعویٰ صرف باطل اور جھوٹ ہے اور اگر اُسکو پاک وصاف جانتے ہین تو اُس سے پرہیز کیون کرتے ہین
اور اس امر مین اریہ لوگ بہت سے جھوٹے عذر کیا کرتے ہین اور بہانے لایا کرتے ہین جنکو
عقل سلیم ہرگز قبول نہین کرتی اور ما اگر آریہ لوگ اب غیرت کھاکر اپنے مذہب کو ترمیم کرکے تمام
آریون کو خواہ کسی قوم کے ہون اپنے ساتھ عبادات مین اور کھانے پینے مین شامل بھی کرلین
تو بھی کیا حاصل - جس بید کی طرف دعوت کرتے ہین اُس بید کا کلام الٰہی ہونا اور محفوظ اور غیر
منسوخ ہونا ہی ثابت نہین اور اُس مین شرک اور جھوٹ اور مضمون واہیات بھرے ہوے
ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہرگز کلام ربانی نہین ہوسکتا چنانچہ یہ تمام امور فصل
تیسری مین بیان ہوچکے ہین - اور اگر فرضاً یہ بید کلام الٰہی ہوتا اور محفوظ بھی ہوتا تو بھی اُسکے
بعد جو توراۃ اور انجیل اور زبور اور دوسرے صحیفے کتب آسمانی جو حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل
ہوئی ہین اُنکے ساتھ بید منسوخ ہوگئے اور اُسوقت مین خدا کی مخلوق کو اُن کتابون پر عمل واجب
تھا اور سب کے بعد قرآن مجید حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا اب تمام مخلوقات
کو اس حکم اخیر پر عمل کرنا فرض ہوگیا اور سوائے اِسکے کسی کتاب پر عمل کرنیکی حاجت نرہی
اور ہندوؤن مین ایک نیا فرقہ سکھ ہین جنکا کچھ ذکر فصل ۶ مین ہوا ہے اُنمین بھی اگر کوئی غیر
قوم ہنود کی ملنا چاہے تو اُسکو بعض اپنے مذہب کے پاٹ بھجن تو پڑھا دیتے ہین لیکن کھانے
پینے مین شامل نہین کرتے اور اسکے ہاتھ سے لیکر کھانا پانی نہین کھاتے پیتے **ف** جب ہندوؤن
کو دین اسلام کی طرف دعوت کی جاتی ہے یا کسیطرح کی اور گفتگو دین کے باب مین آجاتی ہے
تو بعضے ہندو کہا کرتے ہین کہ ہم اپنے اُجّل یعنی روشن دین کو چھوڑکر تمہارے گھوڑ[1] یعنی میلے دین
مین کیون آوین - سو اسکا جواب یہ ہے کہ اُجّل تو دین ہمارا ہے جسمین توحید بھری ہوئی ہے
اور گھور دین تمہارا ہے جسمین شرک بھرا ہوا ہے اور جس دین مین گوبر اور موت کا کھانا اور پینا

[1] بضم کاف فارسی وہائے مخلوط و واو مجہول وسکون را ۱۲

اور لنگ اور جلہری کی پوجا کرنی اور دوسرے کام بیحیائی کے درست بلکہ ثواب لکھے ہون تو وہ دین اجھل کہان رہا اور باقی اور باتین اجھل اور گھور ہونے ہمارے اور تمہارے دین کی اس تمام کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکھو تا معلوم ہو کہ کون اجھل ہے اور کون گھورا اور بعضے یون کہا کرتے ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی از روے دلائل عقلی کے غالب ہے لیکن ہماری پوتھی گیتا مین لکھا ہے کہ اپنا دھرم اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کے دانہ برابر ہو اور دوسرا دین پربت سمان یعنی پہاڑ کے برابر ہو جب بھی اپنا دھرم چھوڑنا نچاہیے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہے پھر اُسپر قایم رہنا محض بیوقوفی ہے اور اگر گیتا مین ایسا لکھا ہے تو اس سے تمہاری گیتا بھی باطل ٹھیرتی ہے جسمین ایسی کم فہمی کی بات لکھی ہے کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو گیا کہ مین زہر کھا رہا ہون اور پھر اُسکو کھائے جاوے تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور دھرم وہی ہوتا ہے جو حق ہو ناحق کو دھرم نہ کہنا چاہیے۔ اور جب تمنے دین اسلام اختیار کر لیا تو یہی دین تمہارا دھرم ہو جاویگا پھر اُسکو مت چھوڑیو اور بعضے یہ کہا کرتے ہین کہ مسلمانون کا دین ہے تو بہت اچھا کہ سواے ایک رب کے کسیکو اپنا مالک اور معبود نہین جانتے اور ہندوون کے دین مین تو ہزارون رب مقرر ہو رہے ہین۔ لیکن یہہ لوگ اپنے بڑون کی تقلید مین پھنسے ہوے ہین اتنی ہمت نہین کرتے کہ اپنے دین کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کر لین اور بعضے یہ عذر لاتے ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور اور پسند ہوتا تو ہمکو ہندوون کے گھر کیون پیدا کرتا سو ہم تو پہلے ہی سے ہندو پیدا ہوے ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کس طرح بدل ڈالین۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ خدا تعالی کا منظور اور پسند ہونا معلوم ہوتا ہے اُسکے رسول کی زبان مبارک سے سو حضرت کے ارشاد سے بخوبی معلوم ہو چکا ہے کہ اب اللہ تعالی کو سوائے دین اسلام کے کوئی دین پسند نہین اور یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جو شخص جس قوم مین پیدا ہو وہ اُسی قوم کی چال چلن پر رہے بلکہ ضرور ہے کہ اپنی عقل سے دین حق کی تلاش کرے اور جو دین کہ اللہ کی طرف سے ہے اُسپر قایم ہو صرف باپ دادا ہی

149

کی تقلید پر قناعت نکرے - اور تمکو بھی خدانے ہندوؤن کے گھر اسلئے نہین پیدا کیا کہ تم ہندو
ہی رہو بلکہ اسلیئے پیدا کیا ہے کہ عقل سنبھالکر دین حق کی تلاش کرکے ایمان والے ہوجاؤ تاکہ مرتبہ
تمہارا اللہ کے نزدیک سب مسلمانون سے زیادہ ہو اور بسبب چھوڑ دینے تقلید اور برے چال
چلن باپ دادا کے کہ یہ کام نہایت جوانمردی کا ہے تمکو ثواب عظیم حاصل ہو اور دین اسلام کے
طفیل سے تمہارے دل کا اندھیرا دور ہو حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی اللہ تعالیٰ دوست اور کارساز ہے ایمان والونکا نکالتا ہے
انکو اندھیرے مین سے طرف نور کے اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم اول ہی سے ہندو پیدا ہوے ہین یہ بات
بھی غلط ہے کیونکہ جسدن تم جنم مین آئے تھے تم مین کوئی بات ہندوپن کی نہ تھی نہ تم اسوقت
رام لچھمن کو پہچانتے تھے اور نہ برہما اور بشن سے واقف تھے نہ تمہارے گلے مین جنیو تھا نہ تم سندھیا
سے واقف تھے نہ ترپن سے تم تو پیچھے سے ہندو بنگئے ہو - اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم خدا کی پیدایش
کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرنے سے ۱۹۰
خدا کی پیدایش کا تغیر کرنا لازم نہین آتا بلکہ یہ عین مرضی خدا تعالی کی ہے مثلاً اگر ایک بادشاہ اپنی
فوج کو ایک قلعہ مین رکھکر انکی پرورش کرے پھر کسی وقت وہ بادشاہ اپنے معتمد کی زبانی اس
فوج کو کہلا بھیجے اور ساتھ ہی اپنا فرمان بھی اسکے ہاتھ بھیجے اور صاف حکم دیوے کہ اس قلعہ سے
نکلکر فلانے شہر مین جاؤ اور اس ہمارے اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تم پر مہربان ہوکر تمکو
بہت انعام بخشین پھر اگر وہ فوج کے لوگ کہنے لگین کہ ہمکو بادشاہ نے جس قلعہ مین پہلے سے رکھا ہے
ہم تو وہان ہی رہینگے اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانے شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلے سے اس
قلعہ مین کیون رکھتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چھوڑ جاوین تو بادشاہ کے حکم کا تغیر لازم آویگا تو اس فوج
کے لوگ بڑے بیوقوف گنے جاوینگے کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتے ہین اور بادشاہ کے
قہر مین گرفتار ہونگے - سو اسیطرح حق تعالی نے تمکو اول ہندوؤن کے گھر پیدا کیا جب تمنے تربیت
پاکر عقل سنبھالی تو تمکو زبانی اپنے معتمد یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام بھیجا اور اپنے

نمبر ایک عبادت فریضہ دین محمود کا کوئی وقت [illegible] ہین اور عذر سب اسکا ذکر آتا ہے [illegible]

فرمان عالیشان یعنی قرآن مجید مین حکم فرمایا کہ تم اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو اور دین
اسلام اختیار کرو تاکہ تم ابدالآباد بہشت مین رہو اور ہم تمسے خوش رہین سواب اگر تم مسلمان
ہوگے کو خدا کی پیدائش کا تغیر کرنا سمجھو تو بڑا ہی افسوس ہے تمہاری دانائی پر کہ بجا آوری حکم خدا
کو بدل ڈالنا پیدائش خدا کا سمجھتے ہو اور اگر یہی بات ضرور ہوئی کہ جو کوئی جسکے گھر مین پیدا ہووے
اُسی کے طریق پر رہے تو چاہیے کہ جو کوئی مفلسون کے گھر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بنجاوے تو اُسکو
وہ مال و دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اُسکے باپ دادا کی چال چلن تھی مفلسی اور تنگدستی اور
فاقہ کشی ہے۔ اُسنے اُسکا خلاف کیون کیا اور چاہیے کہ جسکے باپ دادا اندھے ہون تو اُنکی
تقلید کر کے یہ بھی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے اور جسکے باپ دادا مجذوم یا کسی اور مرض مین مبتلا
ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوے تو باپ دادا کی تقلید کر کے اولاد کو اُس بیماری کا علاج
کرنا حرام ہے حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر عمل کرنے والا نہین دیکھتے ہین اور جو تم یہ کہو کہ
191 اِن باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس کرنی درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین بلکہ اپنی عقل
کو خرچ کرنا ضرور ہے تو دین کے کامون مین کہ سب سے مقدم ہین اپنی عقل کو زیادہ تر خرچ
کرنا ضرور ہے اُنکو کسیکی تقلید پر ہرگز نہ رکھنا چاہیے اور نہین تو یہ بات لازم آویگی کہ جسکے باپ
دادا چوری اور رہزنی اور ظلم اور زناکاری اور شرابخواری اور دوسرے ایسے کام بددینی کے
کرتے ہون تو اولاد کو بھی اُنکی تقلید کر کے ایسے ہی بددینی کے کام کرنا ضرور ہو حالانکہ یہ
بات کسیکے نزدیک درست نہین ہے اور ذرا سوچو تو سہی کہ خدا نے تمکو آنکھ دی دیکھنے
کو۔ کان دیے سُننے کو۔ زبان دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کے لیے دی ہے آپ
فرمایئے کہ عقل کہ اِن سب چیزون سے افضل ہے کس لیئے دی ہے آخر عقلمند لوگ یہی کہینگے
کہ عقل خدا نے اسواسطے دی ہے کہ اُسکے ساتھ اپنے خالق اور مالک کو پہچانے اور دین حق اور
راہ حق [illegible] تاکہ اللہ کی رضامندی مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کرے پھر اللہ کی بخشش

ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چھوڑ دینا اور حق و باطل کی تمیز صرف اورون کی تقلید پر چھوڑ دینا سخت
کبیرہ گناہ ہے- اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہر کسیکو
جُدی جُدی عقل کیون دیتا۔ ہر کسیکو جدی جدی عقل اللہ تعالیٰ نے اسی واسطے دی ہے کہ
ہر کوئی دین حق کی تحقیق آپ کرے نہ یہ کہ باپ دادا یا کسی اور کی لیک اور چال چلن پر اندھون
اور باولون کی طرح چلا جاوے اور کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے ؎ لیک لیک گاڑی
چلے لیکین چلین کپوت + تینون لیک بچلتے سور سنگھ سپوت + تمہارے شاستر ون سے
(بہادر ۱۲ شیر ۱۲ فرزند لائق مند ۱۲)
ثابت ہے کہ جو باپ دادا کا مذہب برا ہو اُسکا چھوڑ دینا ضرور ہے چنانچہ بقول تمہارے ہرن کسب
کا یہ مذہب تھا کہ وہ بدبخت اپنے آپکو خدا کہلاتا تھا اور اُسکے فرزند پرہلاد نے اُسکے مذہب کو برا
جانکر چھوڑ دیا- اور تمہاری کتابون مین پرہلاد کی بہت تعریف لکھی ہے اسیواسطے کہ اُسنے باپ کا
طریق برا جانکر چھوڑ دیا - اور اگر تم یہ کہو ہرن کسب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تھا
اور دین مذہب دونو کا ایک ہی تھا سو اِسکا جواب یہ ہے کہ دین اور مذہب کے بدلنے مین 194
بھی تو اعتقاد اور چال چلن ہی کا بدلنا ہوتا ہے اور کچھ نہین بدلتا۔ سو جیسے پرہلاد نے اپنے باپ کے
برے اعتقاد اور چال چلن کو چھوڑ کر اچھا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا تھا اسیطرح تم بھی برا اعتقاد
یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی پرستش جایز اور درست سمجھنا اور برا چال چلن یعنی غیر اللہ کی پرستش
چھوڑ کر اچھا اعتقاد یعنی خاص ایک ذات پاک حق سبحانہ وتعالیٰ کو معبود برحق اور مالک اور حاکم
اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو راہ نما اور اپنا پیشوا جاننا اور اچھا چال چلن یعنی خدا پرستی
چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہ کہو کہ پرہلاد نے ہرن کسب کا مذہب اسواسطے چھوڑ دیا
تھا کہ ہرن کسب نے اپنے باپ دادا کا اچھا مذہب چھوڑ کر دعوی خدائی کا کیا تھا اور حقیقت مین
پرہلاد کا وہی مذہب تھا جو اُسکے قدیمی بزرگون کا تھا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض ایسا ہی
ہے جو تم کہتے ہو تو اسی طرح تمہارے باپ دادا نے بھی حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام
اپنے بزرگون کا اصل مذہب قدیمی یعنی توحید کو چھوڑ غیر اللہ کی پرستش اختیار کر لی تھی تو تم بھی

اُن کا یہ مذہب جدید چھوڑ کر قدیمی اپنے بزرگون کا یعنی حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کا یعنی توحید
کہ یہی مذہب ہے تمام پیغمبرون کا اور پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرو اور جو تم
یہ کہو کہ حضرت آدم اور نوح ہمارے بزرگ نہ تھے بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہ قول تمہارا محض غلط
ہے اگر تم برہما کی اولاد ہوتے تو برہما کی طرح تمہارے بھی چار مونہہ ہوتے بلکہ ہم تم سب بنی آدم
ہین اور تم جو خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سے باہر ہو کر برہما غیر جنس کی اولاد بنتے ہو تو انہیں
تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی وہ یہ ہے کہ برہما سے ایسے بُرے کام صادر ہوے ہین کہ اگر
تم تھوڑا سا فکر کرکے دیکھو تو تمکو بھی اُن کامون سے نہایت نفرت اور کراہیت اور عار آوے اور تمہارے نزدیک
باپ دادا کی تقلید ضروری ہے پھر تمکو برہما کی تقلید کرکے وہی کام کرنے پڑینگے اور بعضے ہندو
بعضے نومسلمون کو کہا کرتے ہین کہ تو نے جو اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ دیا کیا تیرے باپ دادا
بے عقل تھے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا ہے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ پرہلاد نے جو اپنے باپ
ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور تمہاری کتابون مین پرہلاد کی تعریف اور ہرن کسب کی ہجو لکھی ہے
اس مقام مین کہنے والا یون کہہ سکتا ہے کہ کیا ہرن کسب بے عقل تھا جو اپنے آپکو خدا کہتا تھا
پرہلاد ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا جسنے ہرن کسب کی تقلید چھوڑ دی اور اس مقام مین تمہارے
دین پر ایک اور بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون بُرا
جانتے ہو اور دُشٹ یعنی دشمن خدا کہتے ہو۔ آخر اسی واسطے کہ اُسنے بندہ اور مخلوق خدا ہو کر
دعواے خدائی کا کیا۔ اب مین پوچھتا ہون کہ تمہارے رامچندر اور پرسرام اور کرشن وغیرہ یہ لوگ
بھی تو بندہ اور مخلوق ہو کر خدا کہلائے ہین اُنکو بھی بُرے اور دشٹ کیون نہین جانتے ہو
برعکس اُنکو خدا کا اوتار کہتے ہو اُنکو بھی بُرے جانو اور اُنکی متابعت چھوڑ دو حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلاتے بلکہ خدا کے بندہ اور رسول کہلاتے
ہین بلکہ بندہ ہونے کو اپنا فخر اور شرف سمجھتے ہین اور تاکید سے فرما گئے ہین کہ میری تعریف
مین حد سے مت بڑھ جائیو مجھکو اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہیو اور ہر نماز مین کہا جاتا ہے

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی بیشک حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول ہین
اور جو یہ کہو کہ اُن بیچارون نے تو دعوی خدائی کا نہین کیا ہم ہی اُنکو خدا کا اوتار جانتے ہین
(اور شاید واقعی یون ہی ہو) تو پھر تم اُنکو زبردستی کیون خدا بناتے ہو اور جو یہ کہو کہ ہمارے اکابر
دین کے اور ہمارے شاستر یہی کہتے چلے آئے ہین کہ لوگ خدا کے اوتار تھے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
اپنے اکابر اور شاسترون سے پوچھو کہ جیسا کہ ہرن کسب بھوکھ پیاس نیند موت وغیرہ عوارض
بشری مین مبتلا اور عاجز تھا ایسے ہی رامچندر اور کرشن وغیرہ بھی تھے چنانچہ یہ بات تمہاری
پوتھیون سے خوب ثابت ہو چکی ہے اور جو کوئی ایسے عوارض مین مبتلا ہو اُسکا خدا ہونا محال
ہے اور ہرگز جایز نہین اور اُسکو عدم الوہیت یعنی خدا نہونا لازم ہے پھر جب کہ رامچندر اور کرشن اور
پرسرام وغیرہ اور ہرن کسب یہ سب ان عوارض اور عجز او رناتوانی مین مبتلا ہون پھر کیا وجہ ہے
کہ ہرن کسب کا خدا ہونا تو محال سمجھا جاوے اور اُسکو بسبب دعوی خدائی کے دشٹ کہا جاوے
اور رامچندر اور کرشن وغیرہ کو خدا سمجھا جاوے اور ہرن کسب تمہارے نزدیک مردود ہو اور رامچندر 194
اور کرشن معبود پس رامچندر اور کرشن وغیرہ نے اگر خود دعوی خدائی کا کیا ہے اُنکو بھی ہرن کسب
کی طرح دشٹ کہو اور اگر اُنہون نے نہین کیا تو جن لوگون نے اُنکو خدا ٹھیرایا ہے اُنکو دشٹ اور
دشمنان خدا جانو غرض کہ بہر صورت اپنے باپ دادا اور بڑونکی چال چلین اگر اچھی ہے تو فبہا المراد
اور اگر بُری ہے تو اُسکو بلا تامل ترک کر دینا چاہیئے اور طریق حق کو اختیار کرنا چاہیئے اور جو اس
مقام مین ہندو یہ کہین کہ بعضے مسلمان بھی باپ دادا بلکہ اپنے قوم کے لوگون کی چال چلن اور رسم
کو اگرچہ خلاف شرع ہو نہین چھوڑتے جیسے بیاہ شادی وغیرہ مین سہرا اور کنگنا باندھنا اور بھاجی
کرنی اور مرنے مین سوم چہلم ششماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات وغیرہ
کی بدعات اور سوائے انکے جن کامون کی شرع مین کچھ اصل نہین بلکہ بعضے مسلمان ایسا کہا کرتے
ہین کہ فلان کام اگرچہ خلاف شرع ہے لیکن ہمارے بزرگون کی اور ہماری برادری کی رسم ہے ہم
اُسکو کس طور ترک کرین تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین مین یہ بات ہرگز درست نہین ہے کہ

یعنی بالاتفاق رامچندر اور کرشن وغیرہ ۱۲۵

اپنے بڑونکی یا قوم کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہوں اُنکو نہ چھوڑین بلکہ ہماری شرع شریف مین یون
آیا ہے کہ جو رسم باپ دادا کی یا قوم کی یا اُستاد مولوی کی یا پیر و مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی
اور کی بخلاف شرع شریف کے ہو اُسکو چھوڑ دینا لازم ہے اور جو کوئی کسیکی رسم کو شرع شریف پر مقدم
جانے اور شرع کے حکم کو ناپسند کرے تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ دین اسلام سے خارج
ہو جاتا ہے ہم لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہین یعنی اُنکے دین مین ہین
اور اُنکی تابعداری کرتے ہین باپ دادا اور قوم یا اُستاد مولوی یا پیر و مرشد اور حاکم اور بادشاہ یا
کسی اور کا کلمہ نہین پڑھتے بزرگون کی چال چلن وہی اچھی ہے جو موافق شرع کے ہو اور اُستاد
اور پیر مرشد اور مولوی صاحبون سے ہم دین محمدی سیکھتے ہین ان صاحبون کو پیغمبر نہین جانتے
یہ بزرگوار ہم لوگون کو اللہ اور رسول کا حکم بتلانے والے اور خدا و رسول کے حکم پر چلانے والے ہین
جب انہین صاحبون کی کوئی بات مخالف طریقۂ محمدی کے ہو اُسپر کسطور عمل کیا جاوے اور ہمارے
دین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطا ہرگز نہین ہوئی اور استاد اور مولوی صاحب اور پیر و
مرشد اور بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہے اور اس تقریر سے اگر کسیکو یہ شبہ پڑے
کہ مسلمان کلمہ تو پڑھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دعوی کرتے ہین کہ ہم سوائے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے کسیکی تابعداری نہین کرتے پھر باوجود اس بات کے حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور
قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور اشعری اور ماتریدی وغیرہ
کیون کہلاتے ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم لوگ
اپنے آپ کو ان بزرگون کی امت اور انکے دین مین نہین جانتے یہ بزرگوار بھی حضرت پیغمبر
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور حضرتؐ کے دین مین ہین اور ہم لوگ بھی حضرتؐ کے
امتی اور آپکے دین مین ہین ہان اتنا فرق ہے کہ یہ لوگ بہ نسبت ہم لوگون کے قرآن اور حدیث
کے معنی خوب سمجھتے تھے اور اُنہون نے قرآن و حدیث کے معنون مین فکر سلیم کو خوب صرف
کرکے قیاس صحیح کے ساتھ قرآن اور حدیث سے مسایل احتیاجی نکالے سو جس مسلمان کو

جس بزرگ سے زیادہ حسن ظن اور اعتقاد ہوا اُس سے طریق محمدی کو سیکھنے لگا اسواسطے اپنے
آپکو اُسکی طرف نسبت کیا اور جس مُلک مین جس امام کے مذہب کی کتابین پہونچ گئین اُس
ملک کے باشندون نے اُسی مذہب پر عمل شروع کیا ورنہ اللہ تعالی کی طرف سے کسی مسلمان کے
واسطے کسی خاص امام اور مجتہد کی تخصیص نہین ہوئی اور ان بزرگوارون کی تقلید ہم انہین مسائل
مین کرتے ہین جو اللہ اور رسول کے کلام پاک سے ہمکو صریحًا معلوم نہین ہوے اور جو مسئلہ بالتصریح
اللہ اور رسول کے کلام سے اچھی طرح معلوم ہو جاوے اُسمین کسیکی تقلید نہین کرتے اور اسطرح کی
تقلید کی اجازت قرآن مجید سے بھی پائی جاتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط یعنی اگر تم نہین جانتے ہو تو اور سمجھ والون اور یاد والون سے پوچھ لو
اور باوجود اس بات کے جس مسئلہ مین ہمکو معلوم ہو جاوے کہ فلان امام کا فلان قول قرآن یا حدیث کے
مخالف ہے تو ہم یہ گمان کرتے ہین کہ اس مسئلہ مین امام کو قیاس کرنے مین خطا ہوئی ہے یا
امام کو یہہ حدیث نہین ملی یا ملی ہو لیکن اُسکی روایت امام کے نزدیک صحیح نہوئی پھر اُس مسئلہ ١٩٦
مین ہم امام کے قول پر عمل نہین کرتے اسواسطے کہ اللہ اور رسول کے کلام مین خطا ہرگز نہین ہوتی
اورون کے کلام اور قیاس مین خطا کا ہو جانا محال نہین ہے اور اس خطا ہو جانے مین امام کا
ذرا بھی قصور نہین حضرات ائمہ مجتہدین کو تو مسئلہ نکالنے مین صواب اور خطا[له] پر بھی ثواب ہی
ملتا ہے چوک اور خطا ہو جانی کسیکے اختیار مین نہین ہے اور اسیواسطے ہمارے امامون پیشواؤن
نے فرمایا ہے اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو قول ہمارے تمکو حدیث کے برخلاف معلوم ہون
اُنکو ترک اور حدیث پر عمل کرو۔ اور اگر وہ حضرات یہ کہہ جاتے تو بھی ہم اُنکے قول پر جو مخالف حدیث
کے ہے عمل نکرتے غرض بہرحال ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے حکم کے برخلاف کسیکا
قول ہو اُسکی متابعت درست نہین چنانچہ یہ بات قرآن شریف سے ثابت ہے اور اللہ تعالی
فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ط یعنی اے
ایمان والو تابع ہو اللہ کے اور رسول کے اور اُن لوگون کے جنکا تم پر اختیار ہے یعنی بادشاہ اور فوج کا

له خطا پر ایک ثواب اور صواب پر دو ثواب ۱۲

افسر اور اُستاد یا اور کسی طرح کا امیر جیسا کہ قوم کا سردار یا چودھری - پھر آگے یون فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی پھر اگر
تم مین اور ان لوگون مین اختلاف پڑے یعنی تم کچھ کہتے ہو اور یے تمہارے امیر اور حاکم کسی اور
طرح کہتے ہون تو اُس بات کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت
کے ہونے پر - یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا حکم ہو اُسپر چلو - اگر تمہاری راے کے موافق ہو اپنی
راے کو سچ جانو اور اگر اِن امیرون کی راے کے موافق ہو تو اُنکی راے کو درست جانو غرض ہر صورت
اللہ اور رسول کے حکم کو مقدم رکھو - اور پھر آگے یون فرمایا ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنی یہ بات
بہت نیک اور بہتر تحقیق ہے اِس مقام مین اگر کسی کو یہ وہم پڑے کہ دیوان حافظ مین یون لکھا
ہے ؎ بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مُغان گوید * یعنی اگر کسی کا پیر خلاف شرع کچھ حکم کرے
اُسکو بھی ماننا اور اُسپر عمل کرنا چاہیئے سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ اول تو اِس قول کا مطلب
کچھ اور ہی ہے معنی ظاہری مُراد نہین ہین - دوسرے دیوان حافظ ہمارے دین کی کتاب ۱۹۷
نہین ہے جسکی سند پکڑی جاوے اور اُسمین بہت کثرت سے اشعار خراب مضمون کے ہین اور اللہ
اور رسول کے حکم کے برخلاف جبکہ کسی امام مجتہد کے قول پر عمل نہین کیا جاتا چنانچہ بیان ہو چکا
تو بیچارا حافظ شیراز کس گنتی اور شمار مین ہے جسکے قول کی سند پکڑی جاوے اور ہمارے
یہان ایک یہ قاعدہ شرعی ٹھیر رہا ہے کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچھ عبارت ظاہر مین
برخلاف شرع شریف کے معلوم ہو تو اُسکی تاویل صحیح کرکے اُسکے معنی موافق شرع کے درست
کئے جاتے ہین یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اسکے معنی اصلی جو مصنف کی مُراد ہے ہماری سمجھ مین
نہین آئے لیکن اسکے ظاہری معنی جو مخالف شرع کے معلوم ہوتے ہین قبول نہین کئے جاتے
یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کلام اُس بزرگ کا نہین کسی بدمذہب فاسق نے کہکر اُس بزرگ کے ذمہ
لگا دیا ہے اور یہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہے یہانتک کہ بہت سی حدیثین لوگون نے آپ بنا کر حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام منسوب کر دی ہین اور یا یہ بات کہ یہ کلام غلبۂ حال اور بیہوشی

مین اُس بزرگ سے صادر ہوا ہوگا اور ایسی حالت کا کلام قابلِ سند پکڑنیکے نہین ہوتا اور یا یہہ کہ
آخر کسی وقت مین اُس بزرگ نے اس قول سے رجوع اور توبہ کر لی ہوگی غرض بہر صورت بخلاف
شرع کے کسیکے قول کی سند نہین پکڑی جاتی کوئی کیسا ہی بزرگ اور پیشوا ہوا اور ایسے شعرونکی سند پکڑنے
کو تو اللہ تعالیٰ پسند نہین فرماتا چنانچہ فرمایا ہے وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ یعنی شاعرون کی
بات پر وہی چلتے ہین جو بے راہ ہین اور اس زمانہ مین بعضے اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی
کی ہین کہ بعضے تو صریح بے ایمانی اور کفر کے کلمات ہین جنکا پڑہنا اور رغبت سے سُننا کفر ہے اور
بعضون سے وہم کفر کا ہوتا ہے اور اُنکے پڑہنے سُننے پر بھی خوف کفر کا ہے چنانچہ بعضے اُنمین
سے بطور نمونہ کے بیان کئے جاتے ہین ۵ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف
گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ۵ ہوے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین + حرم کے
رہنے والو تم سے عشقِ اللہ کرتے ہین ۵ دنیا مین تو انکا جو طلبگار رہو گا محشر مین خدا کا اُسے
دیدار نہ ہو گا ۵ داد کو پہنچا نہین فرہاد ناحق مرگیا + دیکھ لی ہمنے خدا تیری خدائی واہ واہ ۵
شخصے آمد کہ من رسولم + گفتا تو برو کہ من خدایم + ۵ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال + کہ
من از خدا بیش بودم دو سال + من آنوقت کردم خدا را سجود + کہ ذات و صفات خدا ہم نبود +
۵ سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک + ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولیٰ ترک ترک + ۵ کوئے جانان
سے خاک لائینگے ہم + اپنا کعبہ نیا بنائینگے ہم ۵ کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست + ہر رگِ من
تار گشتہ حاجتِ زُنار نیست ۵ حقا کہ نہین بود کہ می آمد و میرفت - ہر قرن کہ دیدی + در عاقبت
آن شکل عرب وار بر آمد - وارائے جہان شد + ۵ تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل + سلماے
حدوث تو و لیلائے قدم را ۵ چو آن بیچون درین چون کرد آرام + بپے رو پوش کردہ یوسفش
نام ۵ دل از مہر محمد ریش دارم + رقابت با خدائے خویش دارم ۵ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار
۵ بھلی ہوئی ہر بیسرے سے ٹلی بلاے + الیکا ایکی کر گئے دو تیا گئے مٹاے ۵ ہر نے نفرک
بیسرک فرمایا + گورسے آواگون مٹایا + ایسے گور پرتن من واروں + ہر چھا ڈون پر گور نہ بساروں

حاشیہ: اس شعر کے اردو مین معنی الٰہی مجھ سے حب کا دہلوی ... سے یہ قول ... بزرگ سے ... قابل ... کیا ۱۲

حاشیہ: جاہل فقیرون نے السلام علیکم کی جگہ عشق اللہ کا لفظ اختیار کیا ہے ۱۲

198

حاشیہ: اس شعر کے ... [illegible] ... حاجت زنار نیست ... [illegible]

حاشیہ: یعنی محمد صاحب ہوا خدا ... بھولا ۱۲

حاشیہ: یعنی ... [illegible] ۱۲

؎ دلا طواف دلان کن اگر خدا خواہی + وگرنہ کعبہ و بتخانہ ہر دو جا سنگ ست ؎ نہ پوچھو بات کچھ دیر و حرم کی + یہان وہان دونو جا پتھر پڑے ہین ؎ مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست ؎ مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست + بدانستی کہ دین در بت پرستی است + پنجہ در پنجۂ خدا دارم + من چہ پروائے مصطفٰے دارم ؎ بلا میم احمد کو پوچھو سدا + صفت کیا کرے کوئی اسکے سوا + یہ تحقیق پہنچی ہے ہمکو سند + احد ہے سو احمد ہے احمد احد ؎ خدا سے ملے سو خدائی کرے + دمادم انا اللہ کا دم بھرے ؎ من خدایم من خدایم من خدا + فارغم از کبر و کینہ و زہوا + اور کسی نے جھوٹ اور زنا اور فسق کے قصوں کو مزہ دار بنایا جیسے بہار دانش اور بدر منیر کے بعضے مقامات کہ صریح کفر اور فسق ہین اور کسی نے لوگون کو گناہ پر دلیر کیا چنانچہ یہ اشعار ؎ یہ حسن جوانی یہ جوش و خروش + غفور ست ایزد تو ساغر بنوش ؎ چہ فرخ کسے کو بہنگام شب + بہم آتش تہد پیش ہم مرغ و مے اور کسی نے اچھون کو برا کہا جیسے شیعون کے تبرے اور رفیع السودا اور دوسرے شاعرونکی بنائی ہوئی ہجوین اور کسینے القاب و آداب مین بہت زیادتی کی لوگون کو لکھا کعبہ دارین قبلہ کونین - اداب بندگی پرستندگی سجدات عبودیت اور کسیکے کلام سے حضرات انبیا و ملائکہ کی حقارت نکلتی ہے - جیسے یہ اشعار ؎ بہار و نیش خضر و موسٰی دوان - مسیحا چہ گویم بموکب روان + مصر جاہش از کنعان رسیدہ + غلامے بود یوسف زر خریدہ ؎ خضر اسکی سرکار کا ابدار + زرہ ساز داود سے وہان ہزار + مسیح اسکی خرگاہ کا پارہ دوز + تجلی طور اسکی مشعل فروز ؎ جو دیکھے وہ انگیا جواہر نگار + فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار ؎ ز شرح شوقم آتش در پر روح الامین افتد + اگر غمنامۂ ہجر تو بر بندم ببال او + اور کسینے باوجود منع فرمانے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی اور اولیاء اللہ کی تعریف مین افراط کی جیسے یہ اشعار ؎ آپ احد نے احمد کو اپنے گھر کا مختار کیا ؎ علی جو چاہین تو مطلب کو سر براہ کرین + گدا کو چاہین تو اک پل مین بادشاہ کرین ؎ یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر اور کسی نے واسطے حاصل کرنے لذت مضمون شعر کے

سنی کیا اچھا شخص ہے ... [illegible]

199

قال اللہ تعالٰی انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین ۱۲

محل اور بے محل کا خیال نکیا چنانچہ بی بی زلیخا زوجۂ حضرت یوسف پیغمبر علیہ السلام کی تعریف مین کہا
ع سرینش کوہ اما سیم سادہ + چو کوہے کز کمر زیر اُفتادہ + بدان نرمی کہ گر افشر دلیش مُشت خمیر
آسا برون رفتے ز انگشت + ز دست افشار زرمیش خمش شو + بیا این سیم دست افشار بشنو + زریر
ناف تا بالائے زانو + نگویم ہیچ نکتہ کہنہ بانو - اور شب وصل کے حال مین یون لکھا ع کمر بستہ طلب
چابک و چست + ازان گنج گہر درج گہر جست + نہادش پیش آن سرو گل اندام + مقفل حقۂ از نقرۂ
خام + کلید حقہ از یاقوت تر ساخت + کشادہ قفل و در وے گہر انداخت + نعوذ باللہ منہا - اور پیر
کی تعریف مین اتنا مبالغہ کیا کہ پیر کی شان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
بڑھادی ہے چنانچہ کہا ہے ع ازان دانہ کز وآدم بناکام + ز بستان بہشت آمد درین دام +
ہزارش مزرعہ در زیر کشت است + کہ زاد رفتن راہ بہشت است + ع بہ بقاتیش چون داری مسلم
بدان ماند کہ گوئی روح اعظم + کمال روح اعظم زین چہ باشد + بجز ذم وے این تحسین چہ باشد +
۲۰۰ اور تعجب تو حضرت سعدی شیرازی رح سے آتا ہے کہ حالانکہ اُنکی نظم و نثر سراسر نصیحت آمیز اور اکثر
موافق قرآن و حدیث کے ہوتی ہے باوجود اسکے بعض اشعارون مین اُنسے بھی مُبالغہ بیجا واقع ہوا
ہے چنانچہ یہ اشعار ع ہر کہ در سایۂ عنایت اوست + گنہش طاعت است و دشمن دوست ع
تو ئی سایۂ فضل حق بر زمین + پیمبر صفت رحمۃ العالمین ع تری گر گشد مخنث را + نتری را دگر
نباید گشت + اور گلستان کے باب پنجم مین بعضی ایسی حکایات لائے ہین کہ موجب خرابی طبیعت جوانان
نو عمر کی ہین اور سوائے اسکے بہت اقسام بُرے شعرون کے ہین کہ ہم ایسے کلام کو اچھا نہین جانتے
اسواسطے کہ مخالف شرع شریف کے ہین اور اُنکا لکھنا پڑھنا سُننا سبب خرابی دین کا ہے بلکہ بعضے
تو صریح کلمے کفر کے ہین نعوذ باللہ - لیکن بسبب اُنہین احتمالات کے جو مذکور ہو چکے ہین کتاب کے
مصنف کو بُرائی سے یاد نہین کرتے **غرض** بہر صورت کسیکے قول پر عمل کرنا مخالف حکم خدا اور
رسول کے درست نہین ہے **اور** اس مقام مین اگر کوئی کہے کہ مولانا روم رح بموجب حکم اپنے پیر شمس
تبریزی کے شراب کا باسن اٹھالائے تھے پیر نے کہا ہمکو معشوق مطلوب ہے تو اپنی زوجہ کو لے آئے

احتمال غلطی مال کا یا توبہ کر لینے کا یا یہ کہ سہواً مصنف کتاب کے کسی اور مفسر نے یہ کلام اس کتاب مین ملا دیا ہے ۱۲

مرشد نے کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہیے تو اپنے بیٹے کو حاضر کیا تو مرشد نے فرمایا کہ ہم تیرا حسن عقیدت آزماتے تھے - سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی حکایات جھوٹ اور غلط محض اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بھی لکھی ہون تو کسی بیدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سے ہوتی ہین جب کہ لوگون نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا اور ہزارون حدیثین جھوٹی بنا کر اپنا موہنہ کالا کیا ہے تو اگر کسی نے کسی ولی پر جھوٹ باندھا تو کیا تعجب ہے بیدین لوگون نے ایسے بہت جھوٹے قصے بنائے بلکہ رسالون مین لکھ دیے مین ایسی واہی حکایات سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ سے اتفاقاً کوئی کام خلاف شریعت ثابت بھی ہو جاے تو وہی احتمالات کہ اوپر مذکور ہو چکے وہان بھی جاری ہو سکتے ہین **غرض** کہ ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے برخلاف کسیکو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکے قول فعل کی سند پکڑنا درست نہین اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلہ مین کسیکے حکم کو پسند کرے وہ شخص کافر و مرتد اور دین اسلام سے خارج ہے

اور بعضے کہا کرتے ہین کہ ہندو اور مسلمان مین کیا فرق ہے خدا نے ایک حد بنا دی ہے سو اپنی اپنی حد پر قایم رہنا چاہیے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان مین زمین و آسمان کا فرق ہے چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اسی فرق کا آیا ہے اور یہ حد تمنے آپ ہی مقرر کر لی ہے خدا نے حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہان دین اسلام قبول کر کے اس حد پر قایم ہونا چاہیے اور اس سے باہر ہونا نچاہیے **اور** بعضے کہا کرتے ہین کہ رام اور رحیم ایک ہی کچھ ہے وہی رام وہی رحیم سو اسکا جواب یہ ہے کہ رام بیٹا راجہ جسرت کا جسکی بیوی کو راون پکڑ لیگیا اور اُسنے بڑے تردد اور فکر سے ہنومان وغیرہ بندرونکی مدد کے ساتھ اپنی بیوی کو چھوڑایا اور طرح طرح کے غم اور رنج اور تکالیف اُٹھائین چنانچہ بیان ہو چکا - اور رحیم خالق اور مالک سب کا جو بےنیاز ہر چیز پر قادر ہے اور سب اُسکے بندے اور مخلوق ہین **غرض** کتنے ہی حیلے اور بہانے اور عذر کرو لیکن دین اسلام قبول ہی کرنا پڑیگا اگر نجات اخروی اور ہمیشہ کی خوشی اللہ کے حضور مین چاہتے ہو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرو ورنہ پچھتاوگے اور دوزخ کے عذاب کی تاب نہ لاوگے تقلید اور تعصب کو چھوڑو سوچ سمجھ کر غور کرو تحقیق کرو انصاف کرو والسلام علی من اتبع الھدی

باب دوسرا بیچ بیان عبادات کے اس باب مین سات فصلین ہین فصل

پہلی بیچ بیان دور کرنے نجاست کے ۔ ہمارے نزدیک نجاست کئی قسم ہے ایک ناپاک ہونا دلکا ساتھ برے اعتقاد اور برے اخلاق کے اور دلیر ہونے کے گناہون پر ۔ یہ ناپاکی سب ناپاکیون سے بدتر ہے اور اسکے دور کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ اعتقاد اپنا مطابق ظاہر قرآن اور حدیث کے رکھے اور مختصر بیان اعتقادات کا اس کتاب کے پہلے باب مین بیان ہو چکا ہے اور برے اخلاق اور گناہون سے بچے چنانچہ اس بات کا بیان کتب حدیث اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت وغیرہ کتب سلوک اور فقہ مین مفصل لکھا ہے وہان سے دریافت کرے دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑے وغیرہ کا اور یہ ناپاکی دو طور پر ہے ایک حقیقی دوسری حکمی ۔ نجاست حقیقی جیسے گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر کوئی چیز پاک اسطرح کی نجاست کے لگجانے سے ناپاک ہو جاوے تو اسکے پاک کرنیکا یہ طور ہے کہ اس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سے دھو ڈالین یہانتک کہ نجاست باقی نرہے اور بعضی چیزین رگڑنے سے بھی پاک ہو جاتی ہین جیسے تلوار اور تانبے وغیرہ کا باسن صاف غیر منقش اور آئینہ وغیرہ کیونکہ ان چیزونکا جسم سخت ہے مسام نہین اور نجاست انکے جسم مین سرایت نہین کرتی کہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہو بلکہ نجاست رگڑنے ہی سے دور ہو جاتی ہے ۔ اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکھ ہو جاوے یا نمک مین ملکر نمک ہو جاوے یا زمین مین ملکر مٹی ہو جاوے یا اور طرح سے اسکی ماہیت بدل جاوے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے اور سوا اسکے اور مسائل جزئی اسکے فقہ کی کتابون مین لکھے ہین اور نجاست حکمی یہ ہے کہ مثلاً کسیکی منی شہوت کے ساتھ نکلے یا سوتے مین منی نکلے یا جماع کرے تو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتے ہین اور اگر وضو ٹوٹ جاوے تو اسے حدث کہتے ہین اور کسی عورت کے رحم سے عادت معہودہ لہو جاری ہو تو اسکو حیض کہتے ہین اور کوئی عورت بچا جنے اور اسکے اندر سے لہو نکلے تو اسکو نفاس کہتے ہین سو جنابت کی ناپاکی سارے بدن کے دھونے سے دور ہو جاتی ہے اور حدث کی ناپاکی وضو کرنے سے جاتی رہتی ہے اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہوا سو ت عورت غسل کرے تو یہ نجاست جاتی رہتی ہے پر اس نجاست حکمی سے آدمی کا بدن ایسا نجس نہین ہوتا ہو اسکے چھونے سے یا اسکے پسینے سے کوئی چیز

۲۰۲

ناپاک ہو جاوے بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہے یعنی اس حالت مین نماز پڑھنی اور بعضے احکام منع ہو جاتے
ہین اور ایسی ناپاکی کے دور ہونے کو کچھ دھونا گدڑنا شرط نہین ہے بلکہ جب وضو اور غسل کر لیا اسوقت
حدث اور جنابت جاتی رہی اور جب حیض و نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور ہندوان
کے دین بھی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہے ایک حقیقی دوسری حکمی اور ناپاکی حقیقی کئی
قسم ہے ایک قسم جیسے گو موت وغیرہ اگر کپڑے وغیرہ کو لگجاوے تو پانی سے دھوتے ہین اور بدن
کو لگجاوے تو مٹی ملکر پانی سے دھوتے ہین اور کانسی یا پیتل کے برتن کو لگجاوے تو اسکو آگ چھوا کر
اور مٹی لگا کر پانی سے دھوتے ہین دوسرا قسم جیسے ہندو کا مونہہ اگر کانسی کے یا پیتل کے باسن کو لگجاوے
تو آگ ملکر دھوتے ہین اور چاندی یا سونے کے برتن کو لگجاوے تو صرف پانی سے اور بعضے کہتے ہین کہ
سونے کا برتن ہوا سے پاک ہو جاتا ہے اور جو کسی غیر قوم کا مونہہ برتن کو لگجاوے تو آگ چھوا کر اور
مٹی لگا کر دھوتے ہین ف آدمی کا مونہہ جس سے کھانا کھایا جاتا ہے اور اللہ کا نام لیا جاتا ہے
۲۰۴ ہندوون کے نزدیک ناپاک اور گھوڑے کا مونہہ اور گائے کا گوبر اور موت پاک اور پاک کنندہ ہے۔
تیسرا قسم یہ کہ کپڑا بدن سے اترا ناپاک ہوا اسکو جب پاک کرلین تو اس سے پوجا پاٹ کرین اور اسکو پاک
یون کرتے ہین کہ سفید کپڑا سوت کا دھویا جاوے اور رنگدار کو چھینٹا دینا کافی ہے اور ریشمی ہوا کہ
سے اور ریشمی سورج کے سامنے کرنے سے پاک ہو جاتا ہے چوتھا قسم یہ جو زمین کو واسطے پوجا کرنے
یا طعام کھانے کے پاک کرنا ہو تو گوبر یا نرا پانی مل دین اور جو کوئی جا ضرور سے باہر نکلے تو اول بائین
ہاتھ کی انگلیون کی سیدھی طرف دس بار پھر اسی ہاتھ کی پیٹھ دس بار پھر دونو ہاتھون کو ملا کر سات
بار مٹی اور پانی سے دھووے پھر بارہ کلیان کرے۔ اور نجاست حکمی انکے نزدیک یہ ہے کہ جب رات
کو سو کر صبح کو اٹھا ناپاک ہوا بدون غسل کئے پوجا وغیرہ نکرے کھانا نکھاوے اور جب آسن یعنی پوجا کی
جگہہ سے جدا ہوا ناپاک ہوا ہاتھ پاؤن دھو کر کلی کرے تب پوجا کرے اور جب کسی عورت کو حیض آیا
اسکا تمام بدن حقیقی ناپاکی سے ناپاک ہوا ایسا کہ اسکا دیکھا تو بھی کپڑے اور برتن اسکے چھونے سے
لیتے چھ دن کے بعد غسل کرے تو پاک ہو اور جب کسی عورت نے بچا جنا تمام بدن اسکا نجس ست

... کو ہاتھ لگانا اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا اور مسجد میں آنا ۱۲

حقیقی ناپاک ہوا بلکہ اُسکے خاندان کے تمام مرد اور عورت جہان کہین تھے جن کو یہ خبر پہنچی سب ناپاک ہوگئے اور اُنکو سندھیا جو ہر روز کی پوجا مشہور ہے اور ترپن یعنی مُردون کو پانی دینا ناجایز ہوگیا اور اُن کے ہاتھ کا پانی پینا دوسرے ہندؤن کو نادرست ہوا۔ اس ناپاکی کا نام ہے **سوتک** پھر یہ عورت جننے والی چالیس دن کے بعد غسل کرے اور گائے کا گوبر اور پیشاب ڈالکر سر کو دھووے اور گوبر اور پیشاب پیوے اور اُسکے خاندان کے مرد اور عورت اگر برہمن ہین تو گیارھوین دن اور جو کھتری ہین تو تیرھوین دن پاک ہوتے ہین غسل کرین یا جنیئو بدلین گنگا جل پیوین اور جو بیش یعنی بنئے وغیرہ ہین تو پندرھوین دن اور شودر یعنی نجار لوہار وغیرہ تیس دن کے بعد پاک ہوتے ہین اور سوتک کے دنون مین مٹی کے برتن جو استعمال مین آتے ہین پھر اُنکو اتار دیتے ہین **عجب بات ہے** کہ ایک عورت نے بچہ جنا تمام خاندان ناپاک ہوا اور عجیب تر یہ کہ ناپاکی خبر کے ساتھ دوڑتی اور پھر پاک بھی ہوئے تو کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین پاک ہوے اور اُنکی ناپاکی بھی بڑی عقلمند ہے کہ ہر قوم مین بموجب شرافت اور رذالت اُنکی کے رہتی ہے اور جب کوئی ہندو مرجاتا ہے تو اسیطرح اُسکے بھی تمام خاندان کے مرد اور عورت ناپاک ہوجاتے ہین اس ناپاکی کا نام **پاتک** ہے اور اکثر احکام اس ناپاکی یعنی پاتک کے اور پھر پاک ہونے ہر خاندان کے ویسے ہی ہین جیسے سوتک مین بیان ہوے ہین کسی حکم مین کچھ تھوڑا سا فرق بھی ہے اور جنازہ کے ساتھ جتنے آدمی جاتے ہین اگرچہ غیر خاندان کے ہون سب ناپاک ہوجاتے ہین نہاوین اور کپڑون کو پاک کرین اور اس مُردہ کے مرنے کے بعد دس روز پھر تمام قوم اُسکی مرد اور عورت شہر سے باہر کسی تالاب پر جاکر غسل کرین اور کپڑے دھووین اس رسم کا نام دسا ہے **پناہ خدا کی** ایسی ناپاکی سے کہ اپنے تمام خاندان کو ناپاک کرکے اور قومون تک پہنچے

اور ایک قسم ہندؤن کی ناپاکی کا اور ہے کہ اگر کسی چمار یا چوہڑے یا حیض والی یا جنی ہوئی عورت اور مردہ اور کُتا اور گدھا اور بلی اور کوا اور مرغا اور خوجہ اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا بدن اُنکے ایک عضو سے لگجاوے تو کپڑون سمیت غسل کرین تو پاک ہووین اس ناپاکی کو ہم تحقیقی کہہ سکین نہ حکمی یہان عقل حیران ہے۔ اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کھانا کھاتا ہے تو بموجب حکم شاستر کے

۲۰۴

اول زمین کو گوبر وغیرہ سے چونکا دیکر اور سوائے دھوتی کے اور کپڑون کو اتار کر کھانا کھاتا ہے
پھر اُسکے کھانا کھاتے ہوئے اگرچہ اُسکا سگا بھائی باہر سے اگر اُسکے چونکے مین کپڑون سمیت چلا
جاوے یا ایک قدم رکھے یا اُسکے بدن کو ہاتھ لگاوے تو اُسکا چونکا بھرشٹ یعنی ناپاک ہوا اور اُس طعام کا
کھانا اُسپر حرام ہوجاتا ہے - یہان ناپاکی کی ایسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکے مین قدم رکھنے سے یا
ہاتھ لگانے سے سب کچھ ناپاک ہوگیا - اور انگرکھہ پگڑی چادر کہ اوپر کے بدن پر پہنتے ہین اُنکو ناپاک
جانکر کھانے کے وقت الگ کردیتے ہین اور دھوتی کہ نیچے کے بدن مین ہوتی ہے اور دو مخرج نجاست
کے اُسکے اندر ہوتے ہین اسواسطے اکثر اوقات اُسکے ناپاک ہونیکا احتمال ہوتا ہے اور زمین سے
بھی اگر پیشاب یا ناپاک پانی کا چھینٹا پڑے تو بہ نسبت اور کپڑون کے دھوتی پر پڑنیکا احتمال زیادہ
ہوتا ہے کہ وہ زمین سے نزدیک ہوتی ہے اُس دھوتی کو پگڑی اور انگرکھہ اور چادر سے زیادہ تر پاک
سمجھتے ہین - اور اسکند پوران کے ادھیائے ۸ مین ہے کہ یہہ چیزین ہمیشہ پاک رہتی ہین چارپائی اُنکی
۲۰۵ پان عورت کی آنکھ اور موہنہ کشتی پر جا کے برتن بہتا پانی میوہ نیم خوردہ جانور کا جو درخت سے
گر پڑے عورت وقت جماع کے گوشت شکار کا جو کتے نے موہنہ مین پکڑا ہے (نام گھانس کا ہے) گائے کی پیٹھ بکری اور
گھوڑے کا موہنہ کبھی ناپاک نہین ہوتا دونو پاتو برہمن کے نہایت پاک ہین جس عورت سے جبرًا زنا کیا ہو
بعد حیض کے پاک ہوتی ہے جو لڑکی حرام سے حاملہ ہو بعد لڑکا دینے حمل کے پاک ہوتی ہے **فصل**
دوسری نماز کے بیان مین اللہ تعالی نے اپنے بندون پر دن اور رات مین ایک عبادۃ فرض کی
ہے جسکا نام صلوٰۃ ہے پانچ وقت اُسکے مشہور ہین اور اُسمین دل اور زبان اور تمام بدن سے اللہ تعالی
کی ہی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہے دل سے یہ خیال رکھنا کہ اللہ مجھکو دیکھتا ہے اور لفظون کے معنی
سمجھکر اللہ کی تعظیم دل مین ٹھہانی اور اُسکے عذاب کا ڈر اور رحمت کی امید رکھنا اور زبان سے اللہ کی بزرگی
اور پاکی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور استغفار اور دعا مانگنا اور بدن سے اللہ کی تعظیم مین
ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا پھر جھک جانا پھر سر کہ تمام بدن مین اعلی اور اونچا ہے اللہ کی تعظیم مین زمین
پر رکھ دینا پھر نہایت ادب سے دوزانو ہوکر بیٹھنا اور بندون سے کوئی مین دن اور رات مین ایک

عبادت فرض ہے اُسکا نام سندھیا ہے اور وقت اُسکے تین ہین پرات کال مین وقت سورج نکلنے
کا مدہیان مین وقت دوپہر کا سایان کال مین وقت سورج ڈوبنے کا اور سندھیا مین دل بیچ
برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہے آنکھین اور ناک بند کرکے ان تینون کی صورت
کا دھیان کرنا بشن کی تصویر اپنی ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتھ ایک ہاتھ مین سنکھ ایک ہاتھ
مین چکر ایک ہاتھ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنے سینے مین خیال کرنا چار موہنہ سرخ پوشاک کنول
کے پھول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنے دماغ مین تصور کرنا پانچ سر تین آنکھین سفید پوشاک
ماتھے پر ٹیکا اور زبان سے گایتری کا جپ کرنا اور بعضے اور منترون کو بھی پڑھنا جو کسی مین اللہ
تعالیٰ کا نام تک نہین ہے اور صبح کی سندھیا مین سورج کے طلوع کی طرف موہنہ کرکے کھڑے ہونا اور
دونو ہاتھون سے دعا مانگنا اور شام کی سندھیا مین ایسا ہی مغرب کی طرف موہنہ کرکے کرنا اور دوپہر
کی سندھیا کہ آفتاب اونچا ہوتا ہے دونو ہاتھ بلند کرنے اور اس سندھیا مین کہ ہندوون کے دین
مین اس سے بڑھ کر کوئی پوجا نہین اللہ صاحب کا نام بھی نہین ہے اور گایتری کا پڑھنا انکے نزدیک
نہایت ثواب اور تمام ہندوونکا اتفاق ہے اس بات پر کہ گایتری کے برابر اور کوئی منتر نہین ہے اسیواسطے
گایتری کو مول منتر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر برہمن ہزار بار گایتری کا جپ کرے کبیرہ گناہ سے پاک
اصل منتر ۱۲
ہوجاتا ہے جیسا سانپ کینچلی سے جدا ہوجاتا ہے اور ایسا کوئی کام نہین جو گایتری کے طفیل سے
نہو سکے اور برہما اور بشن اور مہادیو اور بید گایتری سے ہوئے ہین اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ پنڈت
گایتری کے پڑھنے سے بیشک مکت حاصل کرتا ہے اگرچہ اور کام اپنے مذہب کا نکرے اور اسکند پران مین
ہے کہ بید مین گایتری سے زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اُسکے برابر نہین جیسے کوئی شہر کاشی کے
برابر نہین اور گایتری بید اور برہمنون کی ما ہے اور وہ اپنے پڑھنے والون کی حفاظت کرتی ہے سوجس
گایتری کا یہ وصف ہے وہ یہ ہے اوْن بھوہ بھوَہ سُوَہ تت سب
تر برینے بھرگو دیوسے دھیمہی دھیو یو نہ پرچودیات

ॐ भूर्भुवः स्वः तत सवितुर्वरेण्यं भर्गो

देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात ॥

اور اسکے معنی یہ ہین کہ لفظ اُوْن یا اوم مرکب ہے اڑھائی حرفون سے ایک اکار دوسرا اکار اور آدھا میکار اور اکار نام ہے بشن کا اور اکار نام مہادیو کا اور مکار نام شکتی یعنی دیوی کا ہے اور بعضون کے نزدیک اِس لفظ کے معنی لَبَّیْکَ ہین پھر دوسرا لفظ ہے بھو اسکے معنی ہین زمین پھر تیسرا لفظ ہے بھُوہ اِسکے معنی ہین اکاس چوتھا لفظ ہے سُوہ اِسکے معنی ہین سُرگ اور سواے اِن چار لفظون کے باقی جتنی عبارت گایتری کی ہے اُسکے یہ معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتے وہ ہمارے دل کی رہنمائی کرے دیکھو جس گایتری کی تعریف مین ہندوون کے یہان اتنی دھوم دھام ہے اور اُسکو ایسا چھپاتے ہین کہ سواے برہمن اور کھتری کے کسیکو نہین پڑھاتے اور انکو بھی آہستہ کان مین سُناتے ہین اُس گایتری کا مضمون کیسا کچا اور شرک آمیز ہے

ف اِس مقام مین شاید ہندوون کے خیال مین آوے کہ بعضے مسلمان بھی سواے اللہ کے اورون کے نام کی نماز پڑھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ فرض نماز خدا کی اور سُنت رسول کی اور بعضے صلواۃ الخلوات پیر صاحب کے نام کی پڑھتے ہین جسکو ضرب الاقدام اور صلوٰۃ غوثیہ کہتے ہین اور بعضی عورتین حضرت بی بی کی نماز پڑھتی ہین تسو اسکا جواب یہ ہے کہ سُنت رسول اللہ سے مُراد یہ ہے متابعت حضرت رسول اللہ کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز پڑھتے تھے ہم اُنکی سُنت ادا کرتے ہین نہ یہ کہ یہ نماز بندگی حضرت رسول اللہ کی ہے اور اگر کوئی شخص سُنتین پڑھتا ہوا یہ جانے کہ مین حضرت رسول اللہ کی بندگی کرتا ہون تو وہ مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہو گیا فرض اور سُنت سب نماز اللہ کی ہے اور فرض اور سُنت مین یہ فرق ہے کہ نماز فرض کی نہایت تاکید ہے اور جو کوئی نہ پڑھے مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے اور اُسکا منکر کافر ہے اور جو نماز سُنت نہ پڑھے تو مستحق حجت کی اور ملامت کا ہوتا ہے بیچ روز قیامت کے اور جو لوگ صلواۃ الخلوات پڑھتے ہین نماز تو اللہ ہی کے نام کی پڑھتے ہین لیکن بعد نماز کے چند قدم بغداد کی طرف چلتے ہین اور اِس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین سے جانتے ہین لیکن ہمارے دین مین اِسکی کچھ اصل نہین جاہل صوفیون نے شیطان کی تلقین سے اِس امر کو اختراع کیا

ہے چنانچہ اس کام کے ناجایز اور حرام ہونے کا فتویٰ علمائے ہمعصر حضرت نظام الدین اولیا رح نے لکھا تھا اور عنقریب ایک فتویٰ اسی امر مین مفتی صدر الدین دہلوی رح نے لکھا تھا جسپر علماے دہلی ولاہور وامرتسر وغیرہ کی مُہرین ہین اور حضرت بی بی کی نماز خدا جانے وہ کون کمبخت بدبین عورتین پڑھتی ہین ہمارے دین مین اللہ کے سوا اور کسیکی عبادت جایز نہین

فصل تیسری

بیچ بیان روزہ کے - ہمارے دین مین روزہ کہتے ہین اس کام کو کہ صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے بند رہے اور رات کو قوت حلال سے جو میسر ہو کھالے تمام برس مین ایک مہینا رمضان کے روزے رکھنے فرض ہین اور سوائے رمضان کے بعضے اور دنون مین روزہ نفلی ہین اور روزہ بڑی عبادت ہے اور سوائے اللہ کے اور کے نام کا روزہ رکھنا کفر ہے اور ہندو اپنے معبودون اور دیوتا کے نام پر روزے رکھتے ہین اور اُسکو برت کہتے ہین - ایکادشی یعنی گیارھوین تاریخ کا برت بشن کے نام کا رکھتے ہین - چودس کو مہادیو کا - منگل کے دن ہنومان کا - اتوار کو سورج کا - ہفتہ کے دن سنیچر یعنی زحل کا - بھادون کی اشٹمی کو کشن کا - دیوالی کے دن لچھمی کا - چیت اور اسوج کی نوراتون مین دیوی کے برت - اور بعضی عورتین کالکا کا برت رکھتی ہین اور اُس روز جھگری یعنی چھوٹی ہنڈیا کی پوجا کرتی ہین اور سوائے اسکے بعضے اور معبودون کے نام کے روزے رکھتے ہین اور بعضی غذائین حلال اناج وغیرہ کا کھانا بعضے برتون مین حرام جانتے ہین - بعضے برتون مین رات اور دن مین کچھ نہین کھاتے بعضے دن مین کھاتے ہین تھوڑا سا رات کو بھی کھا لیتے ہین اور اللہ کے نام کا روزہ انکے دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اور دون ہی کے نام کے ہین اور اگر اس مقام مین ہندون کو یہ شبہ پڑے کہ بعضے مسلمان مخدوم جہانیان کا روزہ رکھتے ہین اور بعضے حضرت مرتضیٰ علی کا اور بعضے محرم کی دسوین تاریخ کو ظہر کے وقت تک حضرت امام حسین رض کا اور بعضی عورتین کسی بی بی کے نام کا روزہ سوا پہر کا اور بعضی عورتین جھگری عہ کا برت رکھتی ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ عام کالانعام گمراہ اور خلاف شرع ہین اُنکے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا یہ تمام کام ہمارے دین مین ناجایز اور کفر کے کام ہین ہمارے دین مین سوائے اللہ کے اور کی تعظیم مین نماز روزہ وغیرہ عبادت کے کام کرنا حرام ہو

عہ جھگری ... ہنڈیا کو کہتے ہین کالکا دیوی کا برت رکھکر اسمین جھگری کو پوجتی ہین

٢٠٨

کفر ہے اور تمہارے دین مین ایسے کام غیر اللہ کی تعظیم مین بجالانے جائز بلکہ موجب ثواب لکھتے ہین

فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کے جاننا چاہئے کہ عبادت دو قسم پر ہے بدنی اور مالی - بدنی
وہ جو بدن سے کی جاوے جیسے نماز روزہ تسبیح تہلیل وغیرہ اور مالی وہ جو مال سے ادا ہو یعنی اپنے مال
مین سے کچھ مال اللہ کے نام پر نکالنا جیسے مال کی زکوۃ فرض ہے اہل نصاب پر اور صدقہ عید الفطر کا
اور قربانی عید الضحی کی واجب ہے اہل توفیق پر اور سوائے انکے اور صدقات نفلی - سو یہ ہر قسم کی
عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتے ہین اور اللہ ہی سے امید رکھتے ہین
کہ ان کامون کے کرنے سے اللہ تعالی ہمسے خوش ہوگا اور اللہ ہی سے ڈرتے ہین کہ جو عبادات
ضروری ہین اگر ہم ادا نکرین مبادا ہمارا مالک خالق ہم سے ناراض ہو ؎ چہ امر زین بتر تواند بود +
کہ بود از خدائے ناخوشنود + غرض ہر طرح کی عبادات مالی ہون یا بدنی اللہ ہی سے قرب حاصل کرنے
کو اور اللہ ہی سے خوف اور امید رکھکر ہم لوگ کرتے ہین اور ہندو لوگ سوائے اللہ کے اورون کی قربت
اور رضا حاصل کرنیکو یا انسے ڈر کر عبادات بدنی اور مالی کرتے ہین - عبادات بدنی جیسے سندھیا اور ۲۰۹
گائتری وغیرہ منتر پڑھنا اور برت رکھنا اور جگ وغیرہ کرنا - اور عبادت مالی جیسے دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا
یا مار ڈالنا اور دیوتاؤن کے نام پر اپنے مال مین سے حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا اور
جو کوئی ہندو یہ کہے کہ بعضے مسلمان بھی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنے مال مین سے نکالتے
ہین اور بعضے اپنی اولاد کو پیر کا دسوندھی بناکر اسکی قسمت مقرر کرکے اسکا دسوان حصہ پیر کے نام پر
دیتے ہین اور بعضے اپنے اناج مین سے حضرت علی رضی کی جنگی یا کسی پیر کی مٹھی نکالتے ہین اور بعضے کسیکے
نام پر زیور دھو کر رکھ چھوڑتے ہین اور بعضے پیرون سے ڈر کر اور انسے نفع کی امید رکھکر انکی نذر نیاز کرتے
ہین اور بعضے پیرون کے نام کی منت مانتے ہین اور بعضے پیرون کے نام پر جانور ذبح کرتے ہین یا زندہ
چھوڑ دیتے ہین بعضے قبرون پر بکرا مالیدہ ریوڑی اور طرح طرح کے چڑھاوے چڑھاتے ہین سو اسکا
جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ جاہل اور گمراہ اور شریعت کے احکام سے ناواقف ہین ان کامون سے ہمارے
دین مین ایک بھی جائز نہین اور تمہارے دین مین سب درست ہین ہمارے دین مین عبادت بدنی

ہو یا مالی سوائے اللہ کے اور تقرب حاصل کرنے کو اور اُسنے خوف اور امید رکھکر کوئی درست نہین بلکہ تمام
شرک سے ہے **فصل پانچوین** بیچ بیان حج کے ہمارے دین مین ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو
راہ کا خرچ اور سواری رکھتا ہو اور جنکا نان نفقہ اُسپر واجب ہے اُنکو دے سکتا ہو اور راہ کا بھی امن ہو ایک
مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہے اور کعبہ ایک مبارک مکان ہے مکہ معظمہ مین اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ
جب کوئی نماز پڑھے کعبہ کی طرف مونہہ کر کے ادا کرے اور سوائے اُسکے اور طرف کو مونہہ کر کے سجدہ کرنا
منع ہے اور یہ سجدہ اُس مکان کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہے اُس مکان کی طرف مونہہ کر کے اللہ تعالیٰ
کو سجدہ کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس مکان کو سب مسلمانون کے واسطے قبلہ عبادت کا ٹھیرا دیا ہے
بسبب شرف اور بزرگی اُس مکان کے پھر ہم مسلمان لوگ وہان جا کر خوب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہین
اور اپنی عاجزی اور اُس مبارک مکان کا طواف کرتے ہین اور کعبہ شریفہ سے چند کوس کے فاصلہ پر ایک
عرفات میدان ہے عرفہ کے دن وہان جا کر کھڑے ہوتے اور ٹھیرتے ہین اور یہ بڑا رکن حج کا ہے اور
۲۱۰ اُس مقام مین اللہ تعالیٰ کی بہت صفت اور ثنا اور اپنی نیازمندی اور دعا اور عرض حاجات کی جاتی
ہے اور جو کوئی حج کرتا ہے اِس سے پہلے جو اِس شخص نے اللہ کی تقصیرات اور گناہ کیئے تھے اُنکو اللہ
تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور سوائے خانہ کعبہ کے اور کسی مکان کو حج کی نیت سے جانا اور اُسکی طرف سجدہ
کرنا اور اُس مکان کا طواف کرنا درست نہین بلکہ شرک ہے اور ہندوؤن کی زیارتگاہ اور تیرتھ مختلف
ہین اپنے معبودون کے نام پر مقرر کر لیئے ہین اُن مکانون مین جا کر نہانا دھونا اور اپنے معبودون کی پرستش
اور طلب حاجات کرتے ہین سو وہ زیارتگاہ صدہا ہین جیسے کل چھیتر گنگا ۔ جمنا ۔ جوالامکھی ۔ کانگڑا
چنت پورنی منسا دیوی نینا دیوی بھدرکالی اٹھسٹھ بھوجی بندرابن متھرا دوارکا کاشی جگن ناتھ
بدری کدار پہکر وغیرہ بے شمار لیکن اُن مکانون مین جانے اور دور دراز کا سفر کرنے سے اللہ کی
عبادت اور تقرب حاصل کرنیکا پتا بھی نہین لگتا ہے ہر سو دود آنکس ز در خویش براند + وانرا کہ بخواند
بدر کس نرواند + اور اگر اِس مقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کے بھی ایسے ہی زیارتگاہ مختلف
اور بہت ہین جیسے بزرگون کی قبور ہین چنانچہ اجمیر سرہند پاک پٹن سدھورہ ملتان پور بہرائچ ٹھسکہ گھڑام

پیران کلیر گنگوہ شیخوپورہ برناوہ امروہہ سنام اور سوائے انکے بہت ہین اور دور دور سے مسلمان لوگ حاجات مانگنے کو بڑے بڑے سفر طویل اُٹھاکر اِن مکانون کو جاتے ہین اور پاک پٹن مین ایک دروازہ مین کو نکل کر جانتے ہین کہ اب قطعی جنتی ہوگئے سو ایسے اعتراضونکا جواب ہم کئی بار دے چکے ہین کہ جاہلون کے قول فعل کا اعتبار ہرگز نہین کیا جاتا اصل یہ ہے کہ ہمارے دین مین قبرون کی زیارت کا بہت فائدہ لکھا ہے اسطور پر کہ وہان جاکر اہلِ قبور کو بطور مسنون سلام کہے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہوجاوے اور گناہون سے نفرت اور نیک کامون سے رغبت حاصل ہو اور اہلِ قبور کے واسطے بہتری کی دعا کرے نہ یہ کہ برعکس اُسکے اپنی بہتری چاہے اور اس کام کے واسطے سفر طویل کی مشقت اُٹھاوے اور زر کثیر ناحق صرف مین لاوے اور ہمارے دین مین تو اس امر کا ایسا انتظام ہے کہ کسی قبر کا طواف کرنا یا قبر کو سجدہ کرنا یا بوسہ دینا اور اہل قبور سے طلب حاجات کرنا اور قبر پر چراغ جلانا اور قبر پر عمارت بنانا اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور قبرستان مین کھانا پینا سونا گانا بجانا اور سوائے اسکے کوئی کام غفلت کا کرنا ایسے کام سب منع ہین کوئی شرک ہے کوئی بدعت کوئی حرام کوئی مکروہ اور ۲۲۱
پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہے اُسکی کچھ اصل نہین ہے بلکہ سراسر جہالت اور حماقت کی بات ہے بہشت مین داخل ہونے کا سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور ایمان اور اعمال نیک ہین نہ کسی در و دیوار کے نیچے کو گزرنا اور ہمارے دین مین قطعی جنتی یا قطعی دوزخی کہنا کسیکو جایز نہین سوائے اُنکے جنکا جنتی یا دوزخی ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہوا ہے پھر جب کہ خود بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو قطعی جنتی نہین کہا جاتا تو اُنکی قبر پر ایک دروازہ مین داخل ہونے والے کو کسطور جنتی کہا جاوے

فصل چھٹی

مُردون کو ثواب پہنچانے کے بیان مین جاننا چاہئے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو عمل کرنے سے رہ جاتا ہے پھر جو کوئی زندہ اُس مُردے کے لئے عمل نیک کردے یعنی نیک عمل کرکے اسکا ثواب مُردے کو بخشدے یعنی جو اُس عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کی جناب سے اُسکو ملتا وہ اُس مردے کو دلا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ثواب مُردے کو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہ عمل اللہ کی خوشنودی کے لئے کیا ہو اور جو نام آوری کے واسطے یا بدنامی سے ڈر کر کیا ہے تو کچھ ثواب نہین ہوتا نہ کرنے والے کو نہ مردے کو اور ثواب پہنچانے کا یہ طور ہے

کہ جب کوئی عمل نیک کرنے لگے تو ابتدا مین یہ نیت کرے کہ مین فلان کس کی طرف سے نایب ہو کر یہ عمل کرتا ہون اور بعد کرنے اُس عمل کے دعا کرے کہ اے پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنے فضل سے فلان مرد یا عورت کو بخشدے اور اس ثواب پہنچانے کے واسطے کوئی دن مقرر نہین ہے جبدن اور جسوقت چاہے پہنچادے لیکن بعضے دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوئی ہے چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کھانا اور کوئی عمل کسیکے لیئے خاص نہین جوکچھ مین آوے سو کردے لیکن مال حلال شرط ہے اور یہ بھی مقرر نہین کہ اس قسم کے کھانے کو فلان لوگ کھاوین اور فلان نہ کھاوین بلکہ ہر کسیکو کھلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور ناتے دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور ایسون کو کھلانا اور دینا بہت ہی اچھا ہے اور یہ ثواب پہنچانا ایک مروت ہے مردون کے ساتھ اور نہ یہ کہ اُنسے ڈر کر یا اُنسے حاجت برآری کی امید رکھکر اُنکو ثواب پہنچاوین اور یہ بھی نہین کہ وہ مردے غیب دان ہین اور ثواب پہنچانے کے وقت اُنکی روح حاضر ہوجاتی ہے بلکہ جہان ہوتی ہے وہین ثواب پہنچ جاتا ہے اور یہ ثواب پہنچانا فرض اور واجب نہین کہ قرض لیکر بھی کسیکی روح کو ثواب پہنچایا جاوے بلکہ قرض چڑھا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچھا نہین ہے بہتر یہ ہے کہ اپنے زن و فرزندان کے خرچ سے جو زائد ہو اُسمین سے خیرات کرکے ثواب پہنچادے اور ثواب پہنچانے کے لیئے اگر کھانا طیار کیا جاوے تو اُسکے لیے نئے باسن لگانے ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنے مین آتے ہین وہی کافی ہین اور کھانے کے ساتھ پانی کا رکھدینا بھی ضرور نہین اور ثواب پہنچانے سے پہلے اُس کھانے مین سے اگر کوئی کھالے تو درست ہے منع نہین اور ہندوؤن کے دین مین ثواب پہنچانے کا یہ طریق ہے کہ مثلاً کھانا یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہونچانا ہو تو اُسکا سنکلپ یعنی نیت یون کرے کہ ثواب پہنچانیوالا اپنے ہاتھ مین پانی لیکر شاستری زبان مین یہ کہے کہ اب جو فلان مہینا فلان تاریخ فلان دن ہے تو مین فلان شخص فلان قوم کا فلان فلان چیز فلان شخص کے لیے صدقہ کرتا ہون پھر اُس پانی کو زمین پر ڈالدے اور بعضے وقت ثواب پہنچانے کے واسطے بعضے دن بھی مقرر کرنے ضرور جانتے ہین چنانچہ ایک دن واسطے کریا کرم کے مقرر ہے جسدن مُردے

ـکے نام کا کھانا پوشاک پلنگ لحاف توشک زیور باسن چھتری گھوڑا وغیرہ بموجب اپنے مقدور کے خاص
مہابرہمن یعنی چیا برہمن کو دیتے ہین اور اسکی کرم کے واسطے برہمن کے مرنیکے بعد گیارھوان دن اور کھتری کے
مرنے کے بعد تیرھوان اور بیس یعنی بنیے کے مرنیکے بعد پندرھوان یا سولھوان اور شودر یعنی
جاٹ اور بڑھئی وغیرہ کے مرنے کے بعد تیسوان یا اکتیسوان مقرر ہے ازانجملہ ایک چھماہی کا دن ہے
اور ایک برسی کا دن ہے اور اس دن مین گائے کو کھانا کھلاتے ہین اور ایک دن شدھ کا ہے مردے کے
مرجانے کے چار برس بعد ازانجملہ اسوج کے مہینے کے نصف اول مین ہر سال جس تاریخ کو کوئی مرا ہے
اُسی تاریخ مین اُسکو ثواب کھانے کا پہنچانا ضرور جانتے ہین اور کھانے کے ثواب پہنچانیکا نام سرادھ
ہے اور جب سرادھ کا کھانا تیار ہوجاتا ہے تو اول برہمن اُس کھانے پر بید پڑھتا ہے وہ برہمن انکی
زبان مین اچھشر من کہلاتا ہے اور اسی طرح پر بعضے اور دن مقرر ہین اور جب اپنے معبودون کی روح
کے واسطے کچھ کرتے ہین تو وہان ثواب پہنچانے کی نیت نہین ہوتی بلکہ اُنسے ڈر کر یا کچھ نفع کی امید
رکھکر یا بطور نذر منت کے انکی بھینٹ دیتے ہین اور انکے واسطے بھی دن مین اور بعضون کے واسطے
بعضے کھانے بھی مقرر ہین چنانچہ دیوی کو حلوا یا گوشت اور شراب کا بھوگ لگانا اور مہادیو کو دھتورے
کا پھول اور بیل کا پتا اور ہنومان کو چورما یعنی مالیدہ اور ستارون کے نام پر انکے ہمرنگ چیزین جیسے
چاند کے نام پر چاندی اور مریخ کے نام سرخ کپڑا اور مشتری کے نام سونا یا چنے کی دال اور زرد کپڑا اور
زحل یعنی سنیچر کے نام اُڑد اور تیل اور لوہا وغیرہ وغیرہ اور کہتے ہین کہ بعضے مُردے پریت یعنی خبیث ہوکر
اپنی اولاد کو ایذا دیتے ہین اسواسطے انکی بھی نذر نیاز دیتے ہین اور جو کسی مردے یا معبود کے نام پر
سنکلپ کرکے دیا جاوے اُسکا لینا اور کھانا سوائے برہمن کے درست نہین جانتے اگرچہ برہمن مالدار اور دوسرے
محتاج ہون اور زحل یعنی سنیچر کی نذر نیاز ڈکوت کو دیتے ہین اور گہن کے وقت کے ڈکوت یا گجراتی برہمن
کو اور اپنے معبودون اور دیوتاؤن کے نام پر میوہ ۔ جانتے ہین جو تل اور گھی اور شہد ایسی نعمتون کو آگ مین
جلاکر ضایع کردیتے ہین اسکا نام ہوم ہے اور ہر روز صبح کے سندھیا کے برہما بشن مہادیو اور بعضے
بھگتون اور اپنے بزرگون کو پانی دیتے ہین تو انکا نام لے لیکر پانی گراتے چھینٹے جاتے ہین اسکا نام

۲۱۳

سے تر ہیں **ف** اس اسراف اور ناحق اللہ کی ان نعمتوں کے ضایع کر دینے اور پھینک دینے پر امید
ثواب کی رکھتے ہیں اور جسدن کسی معبود یا مردے کے نام پر کھانا تیار کیا جاتا ہے تو اُسدن جب تک برہمن
نہ کھالیوین اسوقت تک اُس کھانے مین سے کسی اور کو کھانا درست نہین جانتے اگرچہ لڑکے بالے بھوک کے
عذاب مین گرفتار ہون لیکن اُسمین سے اُنکو بھی نہین کھلاتے **ف** اس مقام مین اگر ہندو یہ اعتراض
کرین کہ مسلمانون کے بھی ثواب پہنچانے مین یہی تمام رسوم ہندوؤن کی موجود ہین بعضے مسلمانون نے
ثواب پہنچانے کے واسطے دن مقرر کر لیے ہین جیسے مردہ کا سوم دہم چہلم ششماہی سالیانہ اور پیر صاحب
کی گیارھوین یا سترھوین اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شب برات اور حضرت امام حسین کا عشرہ محرم کا وغیرہ وغیرہ اور
ہر بزرگ کا فاتحہ اُسکی وفات ہی کے دن کرتے ہین اور بعضون کی روح کے لیے بعضے کھانے بھی مقرر
کر لیے ہین جیسے شاہ عبدالحق کا توشہ حلوے کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکے کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
کا کونڈا میٹھے چاولونکا اور اُسکا کھانا بھی گرماگرم ضرور جانتے ہین اور شاہ بوعلی قلندر کا مالیدہ اور حضرت
امام حسین کا حلیم اور شربت اور بابا فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر بنوی کا نمک اور سید سلطان کا روٹ یا لوڈیان
وغیرہ وغیرہ اور فلان بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی اور فلانکی پانچ پیسے کی اور کسیکا روٹ سوا من کا کسیکا
پانچ سیر کا کسیکی نیاز تین کوڑی کی اور مُردے کا اسقاط قرآن مجید کا اور سات آدمیون کے ہاتھون مین
اُسکو پھرانا اور بعضون نے ان نیازون کے کھانے والے اور لینے والے مقرر رکھے ہین جیسے شاہ عبدالحق
کا توشہ وہی کھاوے جو حقہ نہ پیتا ہو اور وہ بھی وضو کر کے کھاوے اور حضرت بی بی کی صحنک عورتین ہی
کھاوین اور وہ بھی جسنے دوسرا خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کی نیاز سید ہی کھاوین اور کندوری کی
نیاز کنواری لڑکیان کھاوین اور اصحاب کہف کا توشہ سات آدمی باوضو اور ایک کتّا بھی کھاوے اور
بعضے دنون کے لیے بعضے کھانے مقرر کر رکھے ہین جیسے شب برات کو حلوی اور محرم کو حلیم اور عید کو سویان
اور بعضے مسلمان پیرونکی نیاز اس امید پر دیتے ہین کہ وہ ہمارے رزق یا اولاد مین ترقی یا کوئی اور مراد پوری
کر دینگے اور ڈرتے ہین کہ اگر ہم اُنکی نیاز نہ دین گے تو وہ ہمارا کچھہ نقصان کر دینگے اور بعضے لوگ ثواب پہنچانے
کو فرض کی مانند جانتے ہین کچھہ ہو لیکن گیارھوین قضا نہو اور گیارھوین کے ترک کرنیوالے کو ملامت

ف یعنی مردہ وغیرہ کو مثل خدا کے متصرف سمجھکر پوجتے ہین ۱۲

اور طعنہ دیتے ہین اور بعضے نیاز وغیرہ کے دن نئے باسن لگاتے ہین اور جیسے ہندو سرادھ کے کھانے پر
اُلٹا (؟) اکثر من سے بید پڑھواتے ہین ایسے ہی مسلمان ثواب پہنچانے کے کھانے پر مُلاّن سے قرآن پڑھواتے ہین
اور جب تک اُس کھانے پر ختم نہ دیا جاوے اُسمین سے کسیکو کھانے نہین دیتے اور ہندو سنکلپ کے وقت داہنے
ہاتھ مین پانی لیتے ہین مُسلمان ختم کے وقت پانی کا پیالہ رکھنا ضرور جانتے ہین اور ہندو اپنے بزرگون کو
پانی دیتے ہین ویسے ہی مسلمان محرم مین پانی کی مشکین زمین بہا دیتے اور جیسے ہندو دیوتاؤن کے نام
پر گھی وغیرہ جلا کر ہوم کرتے ہین مسلمان بزرگون کے نام روشنی کرکے اُسمین بہت تیل جلاتے ہین اللہ کی
نعمت کو ضایع کرتے ہین اور بعضے ختم کے وقت ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہین اس اعتقاد سے کہ بزرگون
کی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضے ختم کے وقت چراغ بھی جلاتے ہین اور سوا اسکے بہت ایسے رسوم
مسلمانون مین مروج ہین سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ ایسے کام ہمارے دین کی کتابون سے ثابت نہین ہین
بے سمجھ لوگون نے شاید ہندوؤن کی ریس کرنے کو یہ باتین نکالی ہین اور ہمارے دین مین دوسرے دین
والونکی ریس کرنی اُنکی رسوم مختصہ مین منع ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
یعنی جسنے ریس کری کسی قوم کی وہ اُنہین مین سے ہے اسواسطے یہ رسوم باطلہ جو مذکور ہوچکی ہین اِن سبکو
ہم بدعات اور مشابہت دین ہنود مین سے گنتے ہین اور بعضی انمین سے مکروہ ہین بعضی حرام بعضی شرک ان باتون سے
ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا **سوال** دوسرے دین والے کھانا کھاتے ہین پانی پیتے ہین سو ہمین انکو کھانا کھلانا چاہیے ان
کامونکو بھی چھوڑ دو **جواب** دوسرے دین والونکی بھی رسم منع ہے جسکی اصل ہمارے دین مین نہو اور انہین کی خصوصیات مین سے ہو اور جو
کام ہمارا اور دوسرے دین والونکے مشترک ہین وہ منع نہین ہے **سوال** دوسرے دین والون کے تہوار
جیسے دسہرہ دیوالی ہولی وغیرہ کی سیر اور تماشے مین مسلمان کیون شامل ہوتے ہین بلکہ اس سے بڑھکر بعضے مُلاّن
دوسرے دین والون کے تہوارون کی تعریف مین اشعار لکھکر اپنے شاگردونکو دیتے اور اسکے عوض مین
عیدی کے پیسے لیتے ہین **جواب** یہ لوگ فاسق ہین اور ایسے مُلاّن دو چار پیسے پر اپنے تقوے کو بیچ دیتے
اور دین کو خراب کرتے ہین ان لوگون کے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا **فصل ساتوین**
گناہون کے کفارہ کے بیان مین **بموجب** ہمارے دین کے بڑا کفارہ گناہونکا توبہ ہے جس سے صغیرے کبیرے

سب گناہ بخشے جاتے ہین اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے کیے ہوے گناہون پر اللہ تعالیٰ کے عتاب اور عذاب
سے ڈر کر اور پشیمان ہو کر آیندہ کو دل سے سچا عہد کرے کہ اب گناہ نکرونگا اور نمازین اور روزے رمضان کے
اور زکوٰۃ اور حج جو قضا ہو گئے تھے ادا کرے اور حقوق العباد کو ادا کرے یا معاف کروا دے اور اللہ تعالیٰ کے آگے
بھی توبہ کرے اور جو گناہ کفر کی حالت مین کیے تھے اسلام لانے سے بخشے جاتے ہین بشرطیکہ پھر اُنکا
مرتکب نہو اور سواے اسکے بعضے اقسام کفارہ گناہون کے ہین جنسے صغیرے گناہ بخشے جاتے ہین چنانچہ
نماز صدقہ خیرات روزہ حج وضو تسبیح تہلیل حمد تکبیر درود شریف استغفار قرآن مجید کی تلاوت اور
ہر نیکی ایک گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے اور بموجب دین ہنود کے کفارہ گناہون کے بہت اقسام ہین ازانجملہ
له جیتی عورت کا شوہر مرے کے ساتھ جل جانا ازانجملہ برف کے پہاڑ مین گل جانا ازانجملہ الہ آباد مین جہان گنگا
جمنا ملتی ہین خنجر کے ساتھ کٹ جانا ازانجملہ بنگالہ کے پرے سرے پر جہان گنگا ہزار دھار ہو کر سمندر مین
ملتی ہے اپنے گناہونکو یاد اور مناجات کر کر لقمہ حیوانات دریائی کا ہو جانا ازانجملہ خشک گوبر کو پیسکر اُسکا
لحاف اور بچھونا کرکے پانو کی طرف سے آگ دینا آہستہ آہستہ تاکہ موت آپہنچے ازانجملہ گنگا جمنا وغیرہ صدہا
تیرتھون پر جانا ازانجملہ ٢ عه منو شاستر مین لکھا ہے کہ شودر جو بوجہ مارا جاے تو اُسکے قتل کا کفارہ وہی ہے جو بلّی
کُتّے چھپکلی مینڈک وغیرہ کے مار ڈالنے کا کفارہ ہے ازانجملہ شیو پوران کے کھنڈ اول کے ادھیاے ہفتم مین
ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ آفت کے وقت ہمارے لنگ کی پرستش کرنا تمام گناہ جل جاوینگے ازانجملہ ٣ عه سکند پوران
کے ادھیاے ۱ مین لکھا ہے کہ کسی نے مرشد کی جورو یا اپنی ماں سے زنا کیا چھ برس لنگ کی پرستش سے
گناہ برطرف ہو جائیگا ایضاً ادھیاے ۲۱ کشن بھگوان نے دہرو کو فرمایا کہ استوتر تیرا جو کوئی پڑھیگا سنیگا
تمام گناہان بلکہ برہم ہتیا سے بھی پاک ہو جاوینگا ایضاً نامیک برہمن بڑا فاسق زناکار دغا باز کبیرہ گناہ
کرنے والا تھا جب مر گیا تو جم نے اُسکو دوزخ مین داخل کرنیکا حکم لگا دیا اور بعد موت کے اُسکا جسم بھیڑیے
کھا لیا تھا ایک ٹکڑا اُسکے گوشت مین سے گدھ نے اُٹھا لیا وہ ٹکڑا گوشت کا گنگا مین جا پڑا اُسکے گناہ بخشے گئے
اور بڑی عزت کے ساتھ بہشت مین داخل کیا گیا ایضاً ادھیاے ۵ برہمن اور گاے اور عورت اور طفل اور
ماں باپ اور دوست کو قتل کرنا حمل ساقط کرنا سونا چرانا اُسکے گھر کو آگ لگا دینا شراب پینا زہر دینا کسیکو

له دین حق کی تحقیق مین صفحہ ۱۸۳ رگ بید اور مہابھارت اور برہم پوران وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جو عورت اپنے مردے کے ساتھ جل مرتی ہے اُسکو دوزخ مین سے یون کھینچ لیتی ہے جیسے مداری سانپ کو بل مین سے اور اُسکے ساتھ بہشت مین عیش کرتی ہے اور اپنے خاوند کے خاندان کو پاک کرتی ہے اگرچہ اُسکا شوہر برہمن کا قاتل اور ناشکر اور دوست کا قاتل ہو اُسکے سب گناہ مٹ جاتے ہین

٢١٦ [illegible]

٣ عه [illegible]

٤ عه [illegible]

٥ عه [illegible]

فریب کے ساتھ قتل کرنا کسیکا احسان نماننا اور مرشد کی دولت دغا سے لوٹ لینا اپنی لڑکی اور بہو سے زنا کرنا یہ
سب گناہ گنگا کے نام لینے سے دور ہو جاتے ہین (یہ گنگا دہی ہے جسنے اپنے سات بیٹون کو قتل کیا تھا۔
چنانچہ پہلے باب کی فصل اول مین بیان ہو چکا ہے) **ایضا** ادھیائے ۱۴ بشن جی فرماتے ہین کہ ایک بار
مہادیو کے نام لینے سے کروڑ بار برہم ہتیا دور ہوتے ہین **ایضا** آٹھ ہزار جنم کے گناہ ایک بار بھیرون ناتھ کے
دور ہوتے ہین **ایضا** ادھیائے ۷ برہمن کو قتل کرنا مرشد اور برہمن کی زوجہ اور کنواری عورت سے زنا کرنا اور
دوسرے کبیرہ گناہ ایکبار ترلوچن جی کی پرستش کرنے سے دور ہو جاتے ہین (ترلوچن ایک لنگ تھا بنارس
مین مہادیو کے لنگون مین سے) **ایضا** ادھیائے ۷ انسان چوراسی لاکھ جنم لینے سے نہین چھوٹتا کبھی کیڑا
کبھی خوک کبھی گھانس بوٹی وغیرہ کا جسم پاتا ہے لیکن ایکبار ترلوچن کا دیدار کر کے جنم لینے سے چھوٹ
جاتا ہے **ایضا** ادھیائے ۱۰ اندر نے بموجب حکم مہادیو کے دھرمیشر لنگ کی پرستش کی۔ گناہ برہم ہتیا کا
دور ہو گیا اور رنگ اُسکا کہ گناہ کی شامت سے سیاہ ہو گیا تھا ہزار فور سے مبدل اور پہلے سے زیادہ روشن
ہو گیا از انجملہ بھاگوت کے اسکند ۱۰ مین ہے کہ جو عورت برہنہ تن پانی مین آوے اُس گناہ کا یہ کفارہ ہے کہ
برہنہ تن غیر مرد کے سامنے آوے چنانچہ باب اول کی فصل چہارم مین کرشن جی کے حالات مین مذکور ہو چکا
از انجملہ بھاگوت کے اسکند ۱۰ مین ہے کہ کرشن جی کا گوپیون کے ساتھ مزہ عیش کرنا جو کوئی دل لگا کر سنے
اُسکے کروڑ جنم کے گناہ دور ہو جاوین اور نجات ہو جاوے از انجملہ شیو پوران حصہ اول صہ مین ہے کہ جو
لوگ برہمنون کی زمین چھین لیتے ہین اور برہمن کے قاتل اور شراب خوار اور روزہ رکھکر توڑ دینے والے
ایسے لوگ مہادیو کا نام لیکر عذاب جہنم سے بری ہو جاتے ہین **ایضا** صہ ۲۹ جم نے اپنے گنون کو
حکم دیا کہ تینون جہان مین جو شخص بدن مین بھسم لگائے ہوئے یا رودراکش پہنے ہوے یا لنگ کو پوجتا
یا شیو کا نام لیتا یا تعریف کرتا یا سنتا یا شیو کے مقام کی زیارت کرتا اگرچہ ریا اور دغا کے ساتھ یا مرتے وقت
دغا سے شیو کا نام لیا اُن سب کو چھوڑ دینا (یعنی دوزخ مین مت داخل کرنا) اور اُنکی خدمت گذاری مثل
غلامان کے سمجھنا از انجملہ شیو پوران حصہ اول صہ ۲۶ شیو کی پرستش کی وجہ سے دیت مرد اور عورت
کیا گناہ نہین کرتے مگر انکو کچھ گناہ مؤثر نہین ہوتا **شاید** اِس مقام مین کسیکو یہ اعتراض کرنا ہو جیسے

کہ بعضے مسلمانون نے بھی ایسے آسان آسان اور نامعقول کفارے گناہون کے بہت ٹھیرا رکھے ہین ازانجملہ
کربلائے معلّٰی اور خواجہ معین الدین رح کی قبر کی زیارت کرنے سے حج کا ثواب اور گناہونکی بخشش ہونا
ازانجملہ پاک پٹن کے جنّتی دروازہ مین سے نکلکر دوزخ سے امن مین آجانا اور بعضون نے اور
بزرگون کی قبرون پر جنتی دروازے بنا لیئے ہین ازانجملہ بڑے پیر کی گیارھوین کرنا بلکہ بعضے
کہتے ہین کہ گیارھوین کے کھانے کی ایک ہڈی کوے نے اُٹھا کر ایک گھر مین ڈالدی تھے اُس
گھر کے سب مردون بخشے گئے ازانجملہ عُرس کی دعوت کرنا اور راگ باجے بجانا اور عرس کی
دعوت کھانا - چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎ ہست این لقمہ مایۂ برکات + ہرکہ این لقمہ خورد یافت نجات
ازانجملہ حضرت امام حسینؓ کی محبت کی جہت سے تعزیہ بنانا اور اُنکے غم مین رونا پیٹنا چنانچہ کسی نے
یہ شعر کہا ہے ؎ رونے والونکی نہین قدر کہی جاتی ہے + مرحبا رُوح پیمبر بھی فرماتی ہے +
بدعمل کرتے ہین شیعی تو یہ کہتا ہے خدا + کیا سزا دون انہین اب مجکو شرم آتی ہے + ازانجملہ بعد مرنے
کسیکے قرآن مجید کو سات آدمیون کے ہاتھون مین پھرانا جسکا نام حیلہ اسقاط ہے اور کہتے ہین کہ
اس حیلے کے کرنے سے مُردے ذمّہ سے تمام نمازین اور روزے فرض اور زکوٰۃ اور حج ساقط
ہوجاتے اور تمام گناہ بخشے جاتے ہین ازانجملہ رمضان شریف کے آخری جمعہ کو بعوض تمام عمر کی
نمازون کے چار رکعت نفل قضائے عمری پڑھنا ازانجملہ ڈھیلون پر قل ہو اللہ پڑھکر قبر مین رکھنا
اور سوا اسکے اور ایسے کفّارے نقل کرتے ہین سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ ایسے کام ہمارے دین
مین نہین ہین بددین آدمیون نے اپنی طرف سے بنا کر مشہور کر رکھے ہین اور بعضے جاہلون نے ایسے جھوٹے
کفّارون کی امید پر نماز روزہ وغیرہ اعمال حسنہ چھوڑ کر شیوہ بددینی کا اختیار کرلیا ہے اور ایسی باتون
کے بنانے والے بدعتی لوگ ہوتے ہین اور بدعتی اُسکو کہتے ہین کہ جان بوجھ کر اپنی عقل سے
دین مین ایسی باتین ایجاد کرے جو اللہ اور رسول نے نہین فرمائین اور حدیث شریف[له] مین آیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ نماز صدقہ حج عمرہ جہاد توبہ فدیہ کوئی عمل قبول نہین کرتا اور بدعتی دین اسلام
سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے اور بدعت کی مذمت مین

له حدیث شریف کے الفاظ یہ ہین لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلاۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً ویخرج من الاسلام کما ۲۱۸ یخرج الشعر من العجین رواہ ابن ماجہ

اور حدیثین بہت آئی ہین اور تمہارے واہیات کفارے گناہون کے ہمنے تمہارے دین کی کتابون سے نقل کیئے ہین جنکو برہما کی بنائی ہوئی جانتے ہو ۔

باب تیسرا بیچ معاملات کے

اور اس باب مین چھ فصلین ہین

فصل پہلی نکاح اور حاصل کرنے اولاد کے اور اقسام اولاد کے بیان مین

ہمارے دین مین نکاح وہ چیز ہے کہ کوئی عورت اپنے آپکو کسی مرد کے عقد مین دے اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہون تو کوئی ولی اُنکا جیسے باپ یا بھائی اُسکا نکاح کردین پھر اس اقرار کے واسطے دو شخص ایمان والونکا گواہ ہونا ضرور ہے اور عورت کے نفس کا کچھ عوض بھی مرد پر ٹھیر جاتا ہے اسواسطے کہ وہ بیچاری آیندہ کو مرد کی قید مین آجاتی ہے اس عوض کا نام مہر ہے اور وقت نکاح کے خطبہ پڑھنا سنت ہے اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرتؐ کی رسالت کا بیان اور کچھ نصیحت کا مضمون ہوتا ہے اور دولہ دولہن کے حق مین دعا کرنی بھی سنت ہے اور بعد نکاح کے مرد کو چاہیئے کہ اس نعمت کے شکر مین درویشون اور دوستون کی ضیافت کرے اسکا نام ولیمہ ہے اور نکاح مین دولہ اور دولہن کو اچھے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانی واسطے ستھرائی کے نہ واسطے نام آوری اور فخر کے درست ہے اور دف کی آواز سے نکاح کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے یا کسی عورت کا شوہر مر جاوے تو اُس عورت کو بعد گذر جانے ایام عدت کے کسی اور مرد سے نکاح کر لینا جایز بلکہ بڑا ثواب ہے ۔

۲۱۹

اور واسطے کتخدائی کے جھوٹ بولنا یعنی مرد کے عیبون کو چھپاکر اور اُسکی صورت اور سیرت اور قوت اور طاقت اور حسب اور نسب کی جھوٹی تعریف عورت اور عورت کے اولیا کے پاس کرکے یا عورت کے عیبون کو چھپاکر اور اُسکی صورت سیرت حسب نسب کی جھوٹی تعریف مرد کے پاس کرکے یا اور کسیطرح کا دھوکہ دیکر رشتہ کروا دینا حرام ہے اور ہندوؤن کے نزدیک نکاح مشہور اور مروج وہ چیز ہے کہ عورت کا والی جیسے باپ وغیرہ اُس عورت کو سنکلپ[1] کرکے کسی مرد کو دیدے اور مرد اُس عورت کو قبول کرے اس لفظ سے سُوَسْتْ پھر اس اقرار کے واسطے آگ کو گواہ پکڑتے ہین یعنی آگ جلاکر دولہ دولہن کو آگ کے گرد پھیرے دیتے ہین نہین معلوم کہ آگ کے گواہ کرنے مین کیا فایدہ ہے اگر کوئی شعور والا گواہ ہو تو اُسکی گواہی وقت حاجت کے کام بھی آوے اور آگ تو ایک چیز بیجان ہے اور جو ہندو یہ بات

[1] سنکلپ کا بیان آگے دوسرے اسی کی چوتھی فصل مین ہووےگا ۱۲

یہ کہین کہ آگ کا دیوتا بسنتر تو شعور والا ہے ہم اُسکو گواہ کرتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ آدمیون کے گواہ کرنے
سے تو یہ فائدہ ہے کہ بر تقدیر اگر حاکم کے سامنے جھگڑا جاوے تو اُسوقت یہ گواہی کام آوے اور دیوتا کی گواہی کہ
امر موہوم ہے اور نظر سے غائب ہے کس کام آوے اور سوا اِسکے جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتے ہین اُنسے
عقل حیران ہے از انجملہ دولہ دولہن کی عجب طرح کی صورت بنا لیتے ہین سر پر موڑ ہاتھ مین کنگنا موہنہ پر سیہرا جیسے
گھوڑے اور بیل کے موہنہ پر کھیرا ہوتا ہے اور پوشاک کچھ اور ہی وضع کی اور برادری کی عورتون نے جمع ہو کر دولہ
اور دُولہن کے سات دن تک عورتون کے ہاتھ سے بٹنا لگانا
اور طرح طرح کے بیحیائی کے گیت گانا تیل چڑھانا تنی کڑاہی اور سانت کرنا چوک پورنا اور فخر
اور تکبر کے واسطے ڈہکاؤ کرنا اور اُس مین بہت مال اور دولت زمین پر پھینک کر اللہ تعالی کی نعمتون کو ضایع
کر دینا اور آتش بازی چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجے بجوانا بندوقین سر کرنا سمدھیون کا
آپسمین ملکر ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور شیرینی کی کھورلی بنا کر براتیون کو ڈنگرون کی طرح اُسپر بٹھانا اور جوان عورتین
نامحرم کا نوشہ کے گردا گرد ہو کر ٹھٹھا اور مسخری اور بیحیائی کی باتین کرنا اور لونگ الایچی مانگنا اور چھین کھانا ۲۲۰
اور سہرے اور سوہرے فحش کے مضامین کے پڑھنا اور عورتون کا مردون کو راگ مین فحش کی گالیان دینا
جسکو سیٹھنا کہتے ہین اور دولہ سے دُولہن کی جوتی کو سجدہ کروانا اور دولہ کے اعضا کو سرخ ڈورے سے
ناپنا اور محض فخر کے واسطے بھاجی وغیرہ کر کے قرضدار اور زیربار ہو جانا اور سوا اِسکے بہت رسمین
ہر ہر قوم کی جدی جدی ہین کہ جنسے سواے ضایع کرنے مال اور حصول بیحیائی کے کچھ فائدہ نہین ہے اور
اگر ہندو اس مقام مین یہ کہین کہ ایسی رسوم تو بعضے مسلمانون مین رواج پا رہی ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ
آپ صاحبونکی صحبت کا یہ اثر ہے اور تم لوگون کی ریس کر کے بعضے بے سمجھ مسلمانون نے ان رسمون کو
اختیار کیا ہے ورنہ ہمارے دین مین سواے اُن امور کے جو مذکور ہو چکے تمام رسوم باطل اور مردود ہین اور
ہمارے علماء محقق اور صاف گو رسوم کے پابند ہونے پر سخت انکار کرتے ہین کیونکہ ہمارے دین مین سواے
شرع شریف کے کسی چیز کا پابند ہونا جایز نہین اور تمہارا کوئی پنڈت رسوم کے پابند ہونے پر انکار نہین
کرتا اور کسطرح اور کس مُنہ سے انکار کرین ایسی رسوم تو تمہارے دین سے ثابت ہین اور تمہارے دین کے

بڑے اکابر کا شعار تھا کبر اور فخر اور رعونت برہما بشن مہادیو نے کیا کہ ہر کسی نے ناحق دعوی خدائی کا کیا اور ہنومان کے تولد ہونے پر تمام دیوتون نے باجے بجائے اور بیاہ مین عورتون کا سیٹھنا مہابھارت مین جائز لکھا ہے اور مہادیوجی کے بیاہ مین ہوا اور تمام دیوتاؤن کی عورتین اور دیسٹیون نے مہادیوجی کے ساتھ ٹھٹھا اور مسخری اور بیحیائی کا کلام کیا اور عورتون نے مہادیوجی کو خوب لات گھوسونسے ماری اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوے یا عورت کو طلاق دیدے تو پھر اُس عورت کا دوسرا نکاح کرنا ہندوؤن کے دین مین بمذہب باشم ہو ردرست نہین جانتے مگر ان مین جو لوگ رزایل ہین وہ لوگ البتہ رانڈ عورت کو کسی کے گھر مین جورو بناکر بٹھا دیتے ہین اور جو لوگ اشراف کہلاتے ہین وہ ہرگز یہ بات روا نہین رکھتے اگرچہ وہ بیچاری چھوٹی عمر مین بیوہ ہو جاوے دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوے تو فی الفور اُسکا نکاح کردین بلکہ اُس عورت کے مرض موت ہی مین اُسکے شوہر کے واسطے دوسرے نکاح کا فکر کرنے لگتے ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتے ہین کہ اُسکو دوسری دفعہ خاوند کرنے نہین دیتے وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کے ٹھنڈے سانس بھرے اور ان ظالمون کی جان پر صبر کرے اور سوائے اسکے عورت کے بے شوہر رہنے مین یہ قباحت کتنی بڑی ہے کہ بہت عورتین بے شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اگر ظاہری شرم وحیا کر کے زنا سے بچی بھی لیکن خیالات فاسدہ سے بچنا تو نہایت ہی مشکل اور محال ہے اور حکمت الٰہی کو سمجھنا چاہئے کہ نکاح مین کتنا بڑا فائدہ ہے کہ بنی آدم دنیا مین پھیل پڑین اور اللہ کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث بے نکاح چھوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حق تعالی کے ہے **مثلاً** ایک سردار اپنے غلامون کو کسیقدر زمین واسطے کھیتی کرنے کے سپرد کرے اگر وہ لوگ اُس زمین کو بے تردد چھوڑ دین اور اُس مین کھیتی کرنے کو اچھا نجانین تو اُن غلامون پر بے شبہ مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ تعالی نے عورتون کو اسلیے پیدا کیا ہے کہ مرد اُنسے نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پھر جو کوئی عورتون کو بے نکاح چھوڑ دیگا وہ بھی اللہ کے قہر مین مبتلا ہوگا اس مقام پر شاید ہندوؤن کے خیال مین یہ اعتراض گذریگا کہ اکثر اشراف مسلمان بھی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین کرنے دیتے اور اسکو عیب اور موجب ناک کٹائی

۲۴۱

فصل اول مین بیان ... صفحہ ۲۲ ۱۲

فصل اول صفحہ ۲۶ ۱۲

کا جانتے ہین سو اِسکا جواب یہ ہے کہ نکاح دوسرا ہمارے دین مین سنت ہے بلکہ بعضے وقت واجب
ہوجاتا ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور تمام عرب اور روم اور شام اور فارس اور ترکستان وغیرہ تمام
جہان کے سب اشراف مسلمانون مین رانڈون کے نکاح کی رسم جاری ہے مگر بعضے مسلمان اہل ہند از راہ حماقت
کے رانڈ عورتون کا نکاح مکرر نہین کرتے یہ بھی ہندؤن ہی کے قرب اور جوار کی شامت اور وبال ہے اور اکثر
اشراف مسلمانان قوی الایمان نے تو اس رسم بد کو توڑ ڈالا ہے اور نکاح ثانی کی رسم نیک کو جاری کردیا ہے
اور جو لوگ کہ عورت بیوہ کے نکاح ثانی کو ہونے نہین دیتے اور اُسکو عیب اور موجب ناک کٹائی کا سمجھتے
ہین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندؤن کے بھائی ہین اور اُنکو اشراف لکھنا چاہیئے بلکہ اجلاف ہین
ہمارے تمام علماء اہل اسلام کا اتفاق ہے اسپر کہ عورت بیوہ کے مکرر نکاح ہونے کو یا کسی اور سنت حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا کسی اور پیغمبر علیہ السلام کی کسی سنت کو ناپسند کرے وہ مسلمان نہین ہوتا
اور ہندؤن کے دین کا ایک اور عجیب مسئلہ ہے کہ بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ کردینا
ایسا گناہ ہے جیسے گئوہتیا اور سوا ے راجہ کے اور کسی کو دو عورتین اپنے نکاح مین لینا درست نہین جانتے
اور کتخدائی کی سعی مین جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا یعنی کسی مرد کے عیب چھپا کر اور اُسکی صورت سیرت
حسب نسب قوت طاقت کی جھوٹی تعریف کرکے عورت کو یا عورت کے اولیا کو دھوکہ دینا یا کسی عورت کے
عیب چھپا کر اور اسکی صورت سیرت حسب نسب وغیرہ کی جھوٹی تعریف کرکے مرد کو دھوکہ دینا اور اسطرح
کا دھوکہ دیکر رشتہ اور نکاح کروا دینا جایز بلکہ ثواب جانتے ہین چنانچہ مہابھارت[1] اور اسگند پوران[2] سے معلوم
ہوتا ہے اور ہندؤن کے دین مین آٹھ نو طرح کا نکاح لکھا ہے ازانجملہ ایک قسم یہ بھی ہے کہ چھتری
کسی کی لڑکی کو زبردستی سے پکڑے جیسے بھیکم نے اپنے بھائی کے لیے بنارس کے راجہ کی بیٹیان زبردستی
سے پکڑ لین چنانچہ باب اول کی فصل چہارم مین مذکور ہوچکا اور بعضے اقسام نکاح کے اور اولاد حاصل
کرنیکے روایات آیندہ سے معلوم کرلینا چاہیئے مہابھارت مطبوعہ میرٹھ کے آدپرب صفحہ ۱۴۸ مین لکھا
ہے کہ ہرکس کہ فرزند نداشتہ باشد تا ہفت کرسی پدران او بعذاب مبتلا باشند ایضا صہ ۲۹ راجہ پاند نے
اپنی زوجہ کنتی سے کہا کہ میرے اولاد نہین اور لاولد بہشت مین نہین جاتا تو میرے واسطے کسی برہمن سے

[1] مہابھارت کے آدپرب مین ... ہنگام گریستن یا در حین گفتن کہ راست گفتن بیکوست ... جا دروغ گفتن ... باشد اول جائیکہ کتخدائی کرده بوده باشد بجہت برآمدن کار او دوم بازن خود وقت صحبت داشتن سوم بجہت خلاص ... چہارم وقت تاراج شدن ... پنجم بجہت برآمدن کار برہمنان پس ... دروغ گفتن نیک ... امریکہ بظاہر ... نشود

۲۲۲

[2] اسگند پوران ... جا ... دروغ ... ... شادی ... ۱۲ اسرط جلد ۲ ...

اولاد حاصل کرا **ایضا** از ہر کس کہ ترا فرزند شود بہ بیش او برو دو فرزند برای من پیدا کن **ایضا** ہمارے مذہب
مین بارہ طور سے فرزند حاصل کرنا جایز ہے از انجملہ آٹھوان قسم یہ ہے کہ کسیکی عورت نناسے فرزند حاصل کر (مقولہ راجہ پانڈو ۱۲)
راجہ من نے فرمایا ہے کہ اگر کسیکو برادن بیش آوے اور اسکی عورت اسکے بھائی سے فرزند حاصل کرے وہ فرزند
بہتر فرزند شوہر سے ہے **ایضا** صہ ۱۹۰ - ایک مرد اولاد حاصل کرنے پر قادر نتہا اسکی عورت کو شوہر اور والدین (یعنی اولاد قریب ہو ۱۲) (مقولہ راجہ پانڈو ۱۲)
اور دوسرے اقربا نے اجازت دی کہ کہین سے اولاد حاصل کرا سنے جب قمر سرطان مین ہوا غسل کر کے (چاند ۱۲) (نام برج ۱۲)
چوراہہ مین آبیٹھی ناگاہ ایک برہمن صاحب تشریف لائے اور حسب التماس اُس عورت کے اسکو گھر مین
لیگئے اور اُس سے ہوم کروایا اور وقت معین مین اُس سے مباشرت فرمائی اُس سے تین بیٹے حاصل
ہوے **ایضاً** صہ ۱۹۱ - اودالک نام ایک بڑا عابد زاہد پاک نہاد تھا ایک برہمن اُسکا مہمان ہوا اُسنے
نہایت خدمت اور تعظیم کی اور اُسکا لڑکا بھی خدمت مین حاضر تھا تذکرہ مین اودالک نے کہا کہ اس لڑکے
کی مان میری زوجہ نہایت پارسا اور مجھ سے بہت محبت رکھتی ہے - برہمن صاحب نے عورت کا ذکر
سنتے ہی فرمایا کہ مین نے تو آجتک عورت کا منہ نہین دیکھا اب میرا منہ اور بینائی بہت ضعیف ہوگئی
اور اولاد حاصل کرنیکا فرض مجھپر باقی ہے مین چاہتا ہون کہ تیری زوجہ کہ نجیب و شریف ہے اُسکے بطن
سے اولاد حاصل کرون - یہ کہا اور عورت کا ہاتھ اُسکے شوہر اور فرزند کے سامنے پکڑکر ایک طرف کو
تشریف لیگئے لڑکا ناخوش ہوا اُسکے باپ نے کہا ایسا خشمناک مت ہو یہ تو قدیمی روش ہے اور دنیا مین برہمن
چھتری بیس شودر چارون قوم کی عورتین شوہرونکی قید مین نہین ہین سر خود ہی ہین - لڑکے نے
نمانا اور مان کا ہاتھ پکڑکر کھینچا برہمن نے خوشامد شروع کی اور کہا کہ مین لاولد ہون اور اپنے واسطے
اولاد چاہتا ہون - تیرا باپ تو فرض ادا کرچکا ہے اور مین ہنوز اس فرض کا زیربار ہون اور تو بھی
جانتا ہے کہ مجھکو اس عمر مین کوئی بیٹی جوان نہ دیگا - چھوڑدے کہ اس صدف عظمت سے ایک گوہر
حاصل کرون - لڑکا خفا ہوا اور قاعدہ قدیم منظور نہ کیا **ایضا** صہ ۱۹۲ - اور راجہ دیوداس نے ترمینی
نام اپنی زوجہ کو واسطے حاصل کرنے اولاد کے بسشٹ نام عابد صاحب کمال کے پاس بھیجا اُس سے (مقولہ راجہ پانڈو ۱۲)
اسمک نام لڑکا پیدا ہوا - راجہ پانڈو اپنی زوجہ کنتی کو یہ حکایات سنا کر کہتے ہین کہ امیری پیدایش نے

اگر اولاد نہوتی ہو تو سکی بیوی کی بابت اس نے بہن کی بابت اودالک سی تقول اس برہمن کی سے نیوگ اس برہمن کی نیوگ سے - اور تقول راجہ پانڈو کے گھرنے عورت کو بھیجا سے کر اولاد حاصل

۲۲۳

کی تمکی از عجب و بیگانہ برہمن اودالک کی بیوی پس مثال درست نہ آئی ۱۲

سُنی ہوگی کہ بیاس سے کس طور ہوئی تھی (یعنی راجہ پانڈ کے چچا بیاس نے راجا پانڈو کی ماں سے
جماع کیا تھا جس سے راجا پانڈ پیدا ہوا چنانچہ پہلے باب کی چوتھی فصل مین مذکور ہو چکا) میری غرض
یہ ہے کہ یہ سرگزشت بزرگان قدیم کا لحاظ کرکے میری صلاح سے تو باہر نہو کے (یعنی میرے واسطے
کہین سے اولاد حاصل کر) کُنتی نے کہا یہ تو کبھی نہوگا لیکن ایک منتر مجھکو دُرباشا رکھ نے بتلایا ہے اُس سے
دیوتاؤن کو بُلا کر اولاد حاصل کرونگی آخر کُنتی نے دیوتاؤن کو بلا کر اُنسے صحبت کر دا کر راجہ پانڈ کے
بیٹے اولاد حاصل کی کہ اُسکی تفصیل پہلے باب کی دوسری فصل مین لکھی گئی ہے اور مجموعہ منوجی
مین ہے کہ ایک بیٹا اِس قسم کا ہے کہ شوہر کی مُدت گھر سے باہر رہنے کی حالت مین نامعلوم باپ کے
نطفہ سے پیدا ہوا ہو اور ایک قسم کا بیٹا وہ بھی ہے جو اُسکی بیوی کے پیٹ مین زمان شادی مین
تھا اور اُسکو خبر نہ تھی اور اِنہین قسمون مین وہ بیٹا بھی داخل ہوتا ہے جو کسی شخص کی بیوی کا حرامی
بیٹا ایسے شخص کے نطفہ سے ہو جس سے وہ آخرکار شادی کرلے یا ایسی عورت منکوحہ کا بیٹا جسنے
اپنے خاوند کو چھوڑ دیا ہو یا ایسا جو کسی بیوہ سے پیدا ہوا ہو اور اسگند پوران کے کاشی کھنڈ ادھیا ۱۱
میں ہے کہ ایک قسم بیٹے کی یہ ہے کہ زوجۂ خود برہمن کے نطفہ سے بچہ جنے اور مہابھارت کے
آد پرب مین ہے کہ در ایام گزشتہ در عالم چھتری نماند زنان چھتریان بعد طہارت از حیض غسل کردہ پیش
برہمنان می آمدند و برہمنان با ایشان صحبت میداشتند و از انہا فرزندان پیدا میشدند ہمچنان بار دیگر از
برہمنان چھتریان پیدا شدند اور ایک عورت کے پانچ شوہر ہونے کا قصہ دروپدی کا مشہور ہے
جسکا ذکر پہلے باب کی چوتھی فصل مین ہو چکا ہے اور لالہ اندرمن صاحب صمصام ہند مین تحریر فرماتے
ہین کہ بھاگوت کے چوتھے اسگند ادھیاے ۳۰ کے موافق بعضے علماء ہنود کہتے ہین کہ جو چند اشخاص
باہم اتحاد دلی رکھتے ہون اُنکے لئے اسطرح کا عقد یعنی چند مردون کو ایک عورت کا عقد مین لانا روا
ہے چنانچہ سپت رشی (یعنی سات عابدونکا) بھی زن واحد سے نکاح کیا گیا تھا باوجودیکہ وہ ہفت
کس ہین۔ اسیطرح پراچین برسی راجہ کے دس بیٹے تھے جنکو پرچیتا کہتے ہین دسون کے نکاح مین
ایک عورت آئی تھی اور اسگند کاشی کھنڈ ادھیا ۸ مین ہے کہ زنان شوہر گزاشتہ با ہر کہ دل را غب

شلوک
طوز بین ۱۲
شلوک
طوز بین ۱۲
شلوک
سیوف العرب
۱۲
شلوک
۱۲

میشد می ہو پیستند وہمان قسم مردان نیز بعمل می آوردند اور جوگ بششٹ مین ہے کہ ایک وقت ایسا تھا کہ ایک
عورت غیر مرد کے ساتھ ہم بستر ہونے سے پتیبرتا یعنی پاکدامن مطیع شوہر کہلاتی تھی اور مہابھارت
کے آدپرب مین ہے کہ جو کوئی عورت حیض سے پاک ہوا ور کسی آدمی کو اپنی طرف طلب کرے اور وہ
شخص اُسکے پاس نجاوے تو ایسا ہے جیسا ناحق خون کیا اور اسکند پوران اُدھیا ۵۸ کاشی کھنڈ
مین لکھا ہے کہ آنہا کہ در زوجہ و ہمشیرہ و دختر تفاوت می پندارند محض بیدانش ندہمہ زن یکسان باید دانست
زیرا کہ یک صورت وہمان اعضائی وگوشت واستخوان در ہمہ است - ہمہ مرد و زن با ہر کدام رغبت دارد
بفراغت حظ نفس بردارد اور اسرب اپنکھد رگ بید مین لکھا ہے کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
شوہر نطفہ کی صورت بنکر رحم مین جورو کے آتا ہے اور حمل کی مُدت تک جورو خصم کی محافظ رہتی ہے
جب بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہیئے کہ شوہر خود بمرتبۂ ثانی کے تولد ہوتا ہے اور شیو پوران کے
جد کھنڈ اُدھیاے ۴۵ - اور ۴۶ مین ہے کہ مہادیو کے گنون نے دیتون کو قتل کیا دیتون کے مرشد شکر
نے مقتولون کو زندہ کیا مہادیو نے شکر کو پکڑ منگوایا اور اپنے شکم مین ڈالا شکر بعد سو برس کے شیو
جوگ کرکے ذکر کے سوراخ سے باہر نکلا اور مہادیو جی کی حمد کرنے لگا آپنے فرمایا چونکہ تم شکر لینے کی
راہ سے پیدا ہوئے ہو تمہارا نام شکر ہوگا تم ہمارے لڑکے ہوا اور مہابھارت مطبوعہ میرٹھ صہ ۱۰۶ مین
ہے کہ بھرد واج رکھیشر نے ایک اپسرہ کو دیکھا منی نکل پڑی منی کو ایک درونہ مین ڈالکر پرورده کیا بعد نو
ماہ کے اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام درونہ چارج ہے اور وہ برہسپت کا اوتار ہے اور اُسی مین ہے
کہ گوتم رکھیشر سے ایک روز منی جدا ہوئی اُسکو ایک بانس پر رکھا آدھی ایکطرف کو اور آدھی دوسری طرف
کو ہوگئی ایک طرف سے لڑکا اور دوسری طرف سے لڑکی ہوئی لڑکے کا نام کرپا اور لڑکی کا نام کرپی رکھا
اور راجہ درو پد جگ کر رہا تھا - جو زمین کہ واسطے ہوم کے ملاست کی گئی تھی وہان سے ایک لڑکی
مانند سیماب کے ظاہر ہوئی اور بولی کہ اے راجہ مین تیری بیٹی ہون اُسکا نام درو پدی رکھا اور جب اُس
زمین مین آگ جلائی گئی آگ مین سے ایک لڑکا تیر اور کمان لیے نکل آیا اور بولا کہ اے راجا مین تیرا
بیٹا ہون اُسکا نام دھشت دمن رکھا اور صہ ۲۱۰ راجہ پانچال فرزند کی طلب مین جنگل مین عبادت

۵۸ بخیر صہ ۱۲۹ ۱۲
۵۹ بخیر صہ ۱۳۲ ۱۲
۶۰ بخیر صہ ۲۲۲ ۱۲
۶۱ شرح چھوٹے دیوتا یعنی کالو، تؤیا، بیزاری ، سیارے، پاچی، اور ، اثر چوپایہ کے ۱۲
۶۲ وید بعنی جن ۱۲

کر رہا تھا مینکا نام اپشرہ گنگا مین نہانے آئی دیکھتے ہی راجہ کی منی نکل پڑی راجہ نے منی پر قدم
رکھا تاکوئی دیکھے نہین جب قدم اُٹھایا ایک لڑکا نکل آیا اُسکا نام درویدر رکھا اور پیدا ہونا جلندھر کا
مہادیو کے غصہ سے اور پیدا ہونا بشن کا تسکت کے نگاہ سے اور برہما کا مہادیو کے بازو سے اور
بشن مہادیو کی آنکھ سے اور مہادیو برہما کی ابرو سے اور برہما کی اولاد اُسکے چند اعضا سے اور گنپت
گنیش مہادیو کی گرپڑی منی سے یا پاربتی کے جسم کی میل سے اور اسگند مہادیو کی گری پڑی
ہوئی منی سے اور ہنومان مہادیو کی گرپڑی ہوئی منی سے انجنی کے پیٹ سے پہلے باب کی
فصل اول مین اور پیدا ہونا ہنومان کا مہادیو اور پرپھنجن دیوتا سے مشترک فصل دوم مین اور پیدا
ہونا چارون قوم ہنود کا ایک عورت کے چار اعضا سے پہلے باب کی فصل پنجم مین مذکور ہوچکا ہے
اور اسطرح کے عجائبات اقسام اولاد کے اور بھی لکھے ہین **فصل دوسری** بیچ بیان بعضی
چیزون حلال اور حرام کے - ہمارے دین مین جو چیز زمین سے اُگے چنانچہ ترکاریان اور ساگ اور
ہر طرح کا اناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کے بدن کو مضر اور مہلک اور نشے والی
نہو یعنی زہریات اور افیون اور بھنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات اور مٹی یہ سب حرام ہین اور جو چیز
بدبودار ہو جیسے کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہے اور ہندوؤن کے دین مین اناج اور ترکاریون
مین سے مسور اور شلجم اور گاجر بھی مثل لہسن اور پیاز کے ابھکش یعنی غیر ماکول ہین حالانکہ یہ چیزین
نہ آدمی کو مضر اور مہلک ہین نہ ان مین نشا ہے نہ بدبو ہے اور ہمارے نزدیک ہر طرح کی شراب
ہر کسی پر حرام ہے اور ہندوؤن کے نزدیک شراب تین قسم کی ہے ایک وہ کہ چانول وغیرہ اناج سے بنائی
جاوے دوسری وہ کہ میوجات وغیرہ سے بنائی جاوے تیسری وہ کہ گوڑ سے بناوین برہمن کو
تینون حرام ہین اور چھتری اور بیس کو پہلی اور دوسری حرام ہے - اور شودر کو تینون حلال ہین -
اور بام مارگیون کے نزدیک ہر قسم کی شراب ہر کسیکو حلال ہے اور جوگ بسشٹ مین لکھا ہے کہ
ایک وقت ایسا تھا کہ شراب کا پینا شریفون کو روا تھا اور رزیلون کو نا روا اور وقت قسم کھانے کے
زہر کا کھانا بھی حلال جانتے ہین چنانچہ آگے آویگا **ف** عقل سلیم کے نزدیک شراب جو حرام ہے

تو نشے کے سبب سے حرام ہے کیونکہ نشے مین عقل ماری جاتی ہے اور عقل ہی پر تمام امور دنیا و دین
کا مدار ہے سو ایسی چیز کہ جس سے عقل جاتی رہے حرام ہی ہونا چاہئے اور یہ بات تجربہ مین آئی ہے کہ بعضے
شخصون کو شراب کے نشے مین جورو اور بہن کی تمیز نہین رہتی اور اس سبب سے حرام نہین ہوئی کہ
انگور اور چانول وغیرہ میوجات اور اناج اور گوڑ سے بنائی جاتی ہے کیونکہ یہ سب چیزین کھانے
مین آتی ہین اور انکو کوئی حرام نہین جانتا اور اسواسطے بھی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہے کیونکہ اگر یہ
ہوتا تو پانی بھی حرام ہوتا کہ وہ بھی اسیطرح پتلا ہے اور وہ بھی بالاتفاق حلال ہے جب کہ یہ بات
ثابت ہوئی کہ شراب بسبب نشے کے حرام ہے تو چاہئے کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو حرام ہو کیونکہ
ہر قسم کی شراب مین نشا ہے اور نشا عقل کا دشمن ہے اور عقل ہر آدمی رکھتا ہے پھر اس خصوصیت
کی کیا وجہ ہے کہ فلان قسم کی شراب فلان شخص کو حرام ہے اور فلان شخص کو حلال اور آدمی کو قصداً زہر کھلانا کیسی بری بات
ہے اور ہمارے دین مین ہر پیشہ ور کے گھر کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ انکا مال حرام کے پیشے سے
پیدا ہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکے
گھر صرف حرام کی وجہ سے مال آتا ہے سو انکے گھر کا کھانا حرام ہے اور ہندوؤن کے دین مین لوہار
صیقلگر سنار جولاہہ دھوبی دباغ سلاح فروش سراج شکاری طبیب ان لوگون کے گھر کا کھانا
منع ہے حالانکہ ان لوگون کے کسب عقلاً برے نہین ہین اور ہمارے دین مین حلال حیوانات کا
دودھ پینا حلال ہے اور ہندوؤن کے نزدیک جس گائے کا بچھڑا مر جاوے اُس گائے کا دودھ پینا درست
نہین۔ اس مین بھی ناحق اللہ کی نعمت کا ضایع کرنا ہے اور ہمارے دین مین جادو کرنا اور ایسے
افسون پڑھنا جن مین غیر اللہ سے التجا ہو یا اُس سے کسیکو ناحق ضرر پہنچانا مقصود ہو حرام ہے اور ہندوؤن
کے دین مین جادو اور ایسے کام حلال ہین اتھربن بید مین دشمنون کے مار ڈالنے کے بہت منتر
ہین اور انمین بلدان (یعنی قربانیون) کا ذکر ہے جو بھگوتی دیوی کو چڑھا کر اپنے دشمنون کو مار ڈالے
چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے کہ جسکو مار ڈالنا منظور ہو اُسکی تصویر کاغذ پر بنا کر اُسکا سر کاٹ ڈالے اور
اتھربن بید اور رگ بید اور بہت کتابون مین ایسے منتر ہین جنمین غیر اللہ سے التجا ہے بعضے انمین سے

له دیکھو تحقیق ص ۳۲۶-۲-۱۲

پہلے باب کی تیسری فصل مین مذکور ہوچکے ہین - اور تمام منترون سے اعلیٰ منتر گایتری ہے اُسمین
بھی آفتاب[له] ہی کی طرف التجا ہے اور ہمارے دین مین سواے اپنی عورت کے شہوت رانی اشدّ حرام ہے
کہ جسکے بعضے اقسام پر سنگسار کردینے کی سزا مقرر ہے اور ہندوؤن کے دین مین دیوتاؤن اور برہمنون
اور سادھو بھیون کو بیگانی عورتون سے شہوت رانی مطلق حلال ہے چنانچہ پہلے باب کی فصل اول مین
پدم پوران اور شیو پران سے بشن جی کے اوصاف مین اور تین مقام مین مہادیو جی کے حالات مین
اور شیو پوران سے بیچ قصۂ راجہ بھدرانگھ کے اور فصل دوم مین مہابھارت سے بیچ بیان حال برہسپت
اور سورج دیوتا کے اور اولاد حاصل کرنے کُنتی زوجہ راجہ پانڈ کے دیوتاؤن سے اور اسکند پوران سے بیچ
بیان عیش کرنے دیوتون کے ہندوؤن کی عورتون سے اور مہابھارت سے بیچ قصۂ سودرشن برہمن
کے اور شیو پوران سے بیچ قصۂ پر بھنجن دیوتا کے اور فصل چہارم مین بیچ ذکر خیر کرشن جی مہاراج کے
اور تیسرے باب کی فصل اول مین بیچ گفتگو راجہ پانڈ کے اپنی زوجہ کُنتی سے اور جماع کرنے برہمنون کے
مقتولون کی عورتون سے بیان ہوچکا اور دیور کو بھابی سے جماع کرنا بعضے مواقع پر حلال ہے
چنانچہ پہلے باب کی فصل چہارم مین بیاس جی کے حالات مین مذکور ہوچکا اور سُت جُگ کے زمانہ
مین جسکو نہایت خیر اور صلاح کا زمانہ جانتے ہین یہ کام مطلقاً حلال اور جایز تھا چنانچہ اودالک عابد کے
قصہ مین تیسرے باب کی فصل اول مین مذکور ہوچکا اور جوگ بسشٹ[له] مین ہے کہ ایک وقت ایسا تھا
کہ عورت غیر مرد کے ساتھ ہم بستر ہونے سے پتبرتا (یعنی پاکدامن اور پارسا) کہلاتی تھی اور وہ جو بشن جی
نے ایک کتاب تصنیف کی تھی چنانچہ پہلے باب کی فصل اول مین اسکند پوران اور شیو پوران سے منقول ہوچکا
تو بموجب اُسکے ہندوؤن کو نہایت عیش اور کامرانی کی گنجایش ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ بیٹی اور بہن
اور جورو مین کچھ فرق نہین جس سے دل چاہے مزہ کرے

فصل تیسری

بیچ بیان تحیت ملاقات
کے - ہمارے دین مین بڑا ثواب ہے کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین کھلے ملتے ملین اور آپسمین سلام
کرین - ایک کہے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - دوسرا کہے وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ - جو پہلے
سلام کرے اُسکو بڑا ثواب ہے اور جو پہلے سلام کرنے سے عار کرے وہ بخیل ہے اور یہ سلام سب مسلمانون

له باب دوم کی فصل اول مین مذکور ہوچکا ۱۲

له جوگ بسشٹ صفحہ ۱۶۹ - ۱۲

کا ساجھا ہے جوان بوڑھا لڑکا امیر فقیر اُستاد شاگرد پیر مرید میان خادم آزاد غلام واقف ناواقف
مرد عورت ان سب کو آپس مین سلام کرنا چاہیے کوئی کسیکو اول سلام کرنے سے عار نکرے اور اول
سلام کرنا سنت[1] علی الکفایہ اور جواب دینا واجب[2] علی الکفایہ ہے اور سلام کے ساتھ پشت خم کرنا اور ہاتھ
اُٹھانا بدعت ہے اور مصافحہ کرنا (یعنی محبت کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملانا) سنت اور موجب مغفرت ہے
اور ہندوؤنکی تحیت ملاقات کے مختلف ہین - اور اُنکے نزدیک جو چھوٹا ہے وہ پہلے بڑے کو ماتھا ٹیک[3]
یعنی تسلیمات کرے اور خادم مخدوم کو اور چیلا گرو کو اور شاگرد اُستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اُسکے جواب
مین دعا دیوے اور برہمن اشیرباد اور چرنجیو[4] کے لفظ سے دعا دیتے ہین - اور دوسری قوم برہمن
کو ماتھا ٹیک کرین یا کہین پالاگن - اور سنیاسی فقیرون کو نمونارائن اور براگی فقیرونکو جے مہاراج
کہتے ہین اور سکھ لوگ واہ گوروجی کی فتح کہتے ہین - اور برہمن اور فقیر اور بڑے ان کے مارے تکبر
کے اورون کو اور چھوٹون کو تحیت مین ابتدا نہین کرتے اگر اس مقام مین کوئی یہ کہے کہ مسلمانون زمین
سے بھی بعضے اِس زمانہ کے صاحبزادے اور مشایخ پہلے آپ سلام کرنا گوارا نہین کرتے اور السلام علیکم
کی جگہ اپنے مریدون سے کہلاتے ہین حضرت سلامت - اور مصافحہ کی جگہ پر گھٹنون کو ہاتھ لگواتے
ہین بلکہ قدمبوسی کو بھی روا رکھتے ہین اور اول اپنے مریدون کو سلام نہین کرتے - اور چھوٹے
لڑکونکا السلام علیکم کہنا اور لڑکون کو اول سلام کرنا پسند نہین کرتے - اور بعضے لوگ صاحب سلامت
کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین میانجی سلام - اور بعضے اپنے اُستادون اور بڑون کے آگے پشت
خم ہوکر زمین بوسی کرتے ہین اور اُنکے اُستاد اور بڑے اِس بات سے خوش ہوکر اُسکے جواب مین کہتے
ہین زندہ باش جیتا رہ عمر دراز اور بعضے فقیر السلام علیکم کی جگہ کہتے ہین یاد اللہ عشق اللہ یا علی
مدد کرم مرتضی اور فضل حق - اور کچھ یون کہ حاضر باش کہتے ہین بندگی آداب مجرا اور بعضے اتنا ہی
کہدیتے ہین آیئے حضرت جناب عالی قبلہ حاجات حضرت سلام - اور بعضے صرف ہاتھ ہی کا
اشارہ کرکے تکھی سی اُڑا دیتے ہین اور عورتون کا تحیہ ملاقات کا یہ ہے کہ چھوٹی بڑی کے آگے سر
جھکاتی ہین یا قدمونکو ہاتھ لگاتی ہے[5] یا یون کہتی ہے کہ پگّے لاگون اور اگر یہ خاوند والی ہے

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] ماتھا ٹیک سر کے یعنی زمین پیشانی رکھدینا یعنی سجدہ کرنا ۱۲

[4] چرنجیو یعنی بہت مدت زندہ رہ ۱۲

[5] یعنی قدمون کو لگتی ہوں ۱۲

تو وہ اِسکے جواب مین کہتی ہے ٹھنڈی سوہاگن ہ اور اگر رانڈ ہے تو کہتی ہے تیرا ایمان قایم رہے (یعنی
تجھکو نکاح کرنا نصیب ہو) اور جب کوئی کہین دُور سے آوے تو اُسکا تحیہ یہ ہے کہ گلے لگا کر چلّا چلّا کر
رووین اور بعضی قومون مین رواج ہے کہ مرد اگرچہ بڑے ہون یا چھوٹے عورتونکو اگرچہ بڑی ہون یا
چھوٹی اوّل سلام کرتے ہین ان الفاظ سے آ آن سلام مائی سلام بی بی سلام سلام کرتا ہون سلام
کہتا ہون - اور عورتین اُسکے جواب مین کہتی ہین جیتارہ تیرا بچہ جیوے یا اور طرح کی دعا دیتی ہین
سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تمام کام ہمارے دین مین ناجائز اور خلاف سنت ہین اور یہ لوگ بُرا کرتے
ہین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکون کو اول آپ سلام فرمایا ہے اور جو کوئی السلام علیکم ہا
کسی اور سنت نبوی سے ناخوش ہو وہ بڑا خبیث اور گمراہ ہے سو ایسے جاہلون کی بات کا اعتبار
نہین اور تمہارے دین مین قدیم سے ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے بڑونکی تعظیم با فراط
کرین اور تمہارے تو غیر اللہ کی عبادت بھی جایز ہے چنانچہ پہلے باب کی فصل ششم مین بیان ہو چکا

فصل چوتھی بیچ بیان شروع کرنے کامون کے ہر کام کے پہلے اللہ کا نام لینا اور اُسکی تعریف کرنی ۲۳۰
موجب ثواب اور برکت کا ہے - سو ہم لوگ ہر کام کے پہلے کہتے ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی
کام مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا اور بعضے کامون کی
ابتدا مین اتنا ہی کہنا آیا ہے بسم اللہ اور بعضے کامون کی ابتدا مین بعضی اور دعائین بھی حدیث
مین آئی ہین جنسے صرف اللہ کی خداوندی اور بندونکی عاجزی اور بیچارگی معلوم ہوتی ہے اور
ہندوؤن کے دین مین ہر کام کی ابتدا مین گنیش کا نام لینا آیا ہے بلکہ ہر دیوتا کی پوجا کرتے ہوے
اول گنیش کی پوجا آئی ہے اور گنیش وہی مہادیو اور گورجا کا فرزند ہے جسکا سر ہاتھی کا سا ہے
اور اُسکا نام گنپت بھی ہے جسکا ذکر پہلے باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہے سو ہندو ہر کام کی ابتدا
ص ۲۹ تا ۳۰
مین کہتے اور ہر تحریر کی ابتدا مین لکھتے ہین سری گنیسای نمہ یعنی جناب گنیش جی کو میری نمسکار
یعنی تسلیمات کورنش ہے اور بعضے یہ بھی لکھتے ہین اُون نمہ سدھمّا یعنی تمام سدھون کو
نمسکار کرتا ہون سبکا خالق اور مالک اور تمام نعمتون اور سب کامونکی قوت بخشنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے

ل۱ گن یعنی دیوتا اور پت یعنی عزت یعنی گنیش ہر دیوتا کی عزت اور فخر ہے ۱۲

ل۲ سدھ بکسر سین و تشدید دال و ہا ہے حفی یعنی مرد کامل ۱۲

اور یہ لوگ ہر کام کی ابتدا مین غیر اللہ کو یاد کرتے ہین بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جسکا کھائیے اُسیکا گائیے شاید
اس بات پر بھی ہندو اعتراض کرین کہ بعضے مسلمان بھی اکثر کامونکی ابتدا مین اور اپنے اُٹھنے
بیٹھنے مین بسم اللہ کی جگہ کہتے ہین یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا محی الدین یا محبوب اور بعضے اہل
اہل حرفہ اپنے کام کے شروع مین کہتے ہین اُستاد پیر لقمان حکیم - اور بعضے پنجابی بستی کے دروازے مین
داخل ہوتے ہوئے کہتے ہین کھیڑا بادشاہ اور ملّاح کشتی چلانے کے وقت حضرت خواجہ خضر کو پکارتے
ہین اور بعضے کہتے ہین مدد بہاء الحق اور اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے بہت کام لوگون نے اپنی طرف
سے ایجاد کر لیئے ہین ہمارے دین مین ناجائز اور خلافِ سُنّت ہین بلکہ اگر کوئی سوائے اللہ کے کسیکو
ہر وقت حاضر ناظر جانکر پکارے تو کفر ہے **فصل پانچوین** بیچ بیان شرافت اور رذالت قومون
کے اور اختیار معاش ہر ایک کے - ہمارے مُسلمانون کے دین سے ثابت ہے کہ شرافت اور رذالت ہر
کسیکی دو جہت سے ہے **ایک** اعمال کی جہت سے یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور
۲۳۱ گناہون سے بچنے والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کے نزدیک اشرف
ہے اُسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بد اعتقاد اور بدعتی اور بد اخلاق اور فاسق ہو وہ اللہ کے
نزدیک ارذل ہے اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی چیز ہے وہ چاہے بُرے کو اچھا کر دے غرض کہ
اللہ کے نزدیک شرافت اور رذالت بسبب اعمال کے ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ
اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار تر ہے **اور** دوسرے بسبب قرابت
انبیاء اور اولیاء کے یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سے قرابت رکھتے ہون اُنکو شرف ہے دوسرے قومون سے
جیسے سیّد اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسماعیل دوسری قومون سے افضل ہین لیکن یہ شرف
قوم کا بھی موقوف ہے ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی
کام نہین آتی اور ہمارے دین مین جو کسب حلال ہے سو سب قومون کو کرنا درست ہے جیسے کھیتی اور
ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور جولاہگی اور درزی گری اور معماری اور سوائے انکے اور کسی اور
مسلمان کو کبھی کسب حلال سے عار نہین ہے اور جو کسب حرام ہین سو سب قومون کو حرام ہین جیسے

شراب کشی اور خنیا گری اور قلتبانی اور مزامیر اور معازف نوازی اور سوا اسکے اور ہر مسلمان سمجھ والے کو ان کاموں سے عار ہے اور یہ نہین کہ فلان پیشہ فلان قوم کو تو درست ہے اور فلان کو منع ہے اور ہندوؤن کے دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کے بھی ہے لیکن انکے نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہے ۔ تمام ہندوؤن کے چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسرے چھتری تیسرے بیس چوتھے شودر سوان چارون مین برہمن کو سب سے اور چھتری کو بیس اور شودر سے اور بیس کو شودر سے اشرف جانتے ہین منوشاستر مین لکھا ہے کہ برہمن کے نام مین دو لفظ چاہیین پہلے کے معنی پاکیزگی اور دوسرے کے معنی اقبالمندی ہون اور چھتری کے نام مین بھی دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی قدرت دوسرے کے معنی حفاظت اور ویش کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی مال دوسرے کے معنی پرورش کرنا اور شودر کے نام مین دو لفظ چاہئین پہلے کے معنی حقارت دوسرے کے معنی عاجزی سے خدمت کرنا اور ہر قوم کے لیئے جدے جدے پیشے مقرر ہین برہمن کے لیئے بدیا یعنی علم پڑھنا پڑھانا جگ کرنا کروانا صدقہ دینا لینا کھتری کے لیئے بدیا پڑھنا نہ پڑھانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا ۔ برہمن کی خدمت ملک کی حفاظت کی اجرت لوگون سے وصول کرنی دین کی حفاظت بدکارون سے جرمانہ لینا اور انکو سزا دینا ۔ مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتھی گھوڑا بیل خادمون کی خبر رکھنا سوال نکرنا ۔ نیکونکا اعتبار زیادہ کرنا بیس کے لیئے علم پڑھنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کھیتی سوداگری بیل چرانا شودر کے لیئے برہمن اور چھتری اور ویش کی نوکری کرنا اور انکے اترے ہوئے کپڑے پہننا اور انکا جھوٹا کھانا مصوری زرگری درودگری نمک شہد دودھ دہی گھی اناج کی سوداگری کرنا اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہے تو اسکی زبان کاٹی جاوے کیونکہ شودر برہما کے پانو سے پیدا ہوا ہے اور پانو سارے اعضا سے ادنیٰ ہے اور جو کوئی کم ذات اشرف ذات کے آسن پر بیٹھ جاوے تو راجا اسکی کمر پر داغ دلوا کر اسکو ملک سے نکال دے یا اسکے چوتڑ مین زخم کر دے اور اگر شودر برہمن کو دھرم کی بات بتاوے تو اسکے منہ اور کانون مین کھولتا تیل ڈالا جاوے اور شودر

دین حق کی تحقیق صہ ۲۲۱ و تحفۃ الہند صہ ۹۵ - ۱۲

تبیین اکبری و تحفۃ الہند صہ ۹۵ - ۱۲

کھتری و چھتری دونو لفظ ہین ۱۲

چند روایات منو شاستر سے نقل ہین ... اور دین حق کی تحقیق ہین ... شاستر ... اور تحفۃ الہند ... منقول ...

جو بے وجہ مارا جاوے تو اُسکے قتل کا کفارہ وہی ہے جو بلّی کتے چھپکلی مینڈک وغیرہ کا ہے اور شودر
کو نہ دھرم اُپدیس (یعنی دین کی ہدایت) اور نہ برت (یعنی روزہ) اور لکھا ہے کہ برہمن کو قتل کی سزا
دینی جایز نہین اور خداتون کو جایز ہے — برہمن نے اگرچہ سب سے زیادہ گناہ کیا ہو اُسکو قتل کرنا نچاہئے
بلکہ مع مال اور اسباب کے مُلک سے نکال دیجیے برہمن کا بدن دیوتاؤن کے رہنے کی جگہ ہے اگر وہ
مارا جاوے تو اُنکا کہان ٹھکانا - اور برہمن شودر کا مال بیدھڑک لیلے کیونکہ شودر کا کچھ بھی نہین ہے
اُسکا مال و اسباب اُسکے آقا کا ہے یعنی برہمن کا - غرض برہمن انکے نزدیک سب کا آقا اور چھتری
اُسکا سپاہی اور بیس اُسکا سوداگر اور شودر اُسکا غلام ہے اور مہادیوجی اور دھرم دیوتا فرماتے
ہین کہ برہمن کے آگے اپنی جورو کو بھی حاضر کر دینا چاہئے چنانچہ پچھلے باب کی فصل پہلی اور
دوسری مین بیان ہو چکا اور ان چارون قومون کے سوائے تمام خلقت کو ملیچھ جانتے ہین
اور اِن چارون قومون کے مقرر ہونے مین روایات مختلف ہین تمام بید وغیرہ سے معلوم ہوتا
ہے کہ برہمن برہما کے مونہہ سے اور چھتری برہما کی باہون سے اور بیس اُسکی رانون سے اور
شودر اُسکے پانو سے پیدا ہوے اور بعضے کہدیتے ہین کہ ملیچھ بیل سے پیدا ہوئے ہین اور راماین کے
اجودھیا کانڈ مین لکھا ہے کہ منوست روپا کسپ کی عورت سے چارون برن پیدا ہوے - برہمن
مونہہ سے چھتری چھاتی سے بیس ران سے شودر پاؤن سے اور بھاگوت مین ہے کہ برہما نے اپنے
آپکو دو حصہ کر ڈالا داہنا حصہ مرد بنگیا جسکا نام سویم بھوہ ہے اور بایان حصہ ست روپا عورت -
اور اُنہون نے اپنی اولاد کو چار قسم پر کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ چارون قوم راجہ شونک کے وقت
سے مقرر ہوئی ہین اور اسکند پوران کے ادھیاے ۹ مین لکھا ہے کہ جسکے گھر لڑکی بارہ برس کی بن بیاہی
ہو اُنپر گناہ استقاط حمل کا ہوتا ہے اور لڑکی اگرچہ برہمن کی ہو شودر ہو جاتی ہے اور جو کوئی اُس سے
بیاہ کرے وہ بھی شودر ہو جاتا ہے - اور مہابھارت مین ہے کہ بسوامتر کا باپ چھتری تھا وہ کثرت
عبادت سے برہمن ہو گیا اور اندرمن لکھتا ہے کہ بسوامتر بھی عبادت کر کے برہمن بنگیا اور برہمن
کی تعریف مین یہ اشلوک کہا گیا ہے ـــ دیوادھی نان جگت سربا منترا

بیاتے ہجول ۱۲ — نون شنو ۱۲

دیہی نت دیوتا + تے منترا براہمنا دہی نا براہمن تسمات دیوتا

یعنی دیوتون کے تابع تمام جہان ہے اور دیوتے منترون کے تابع ہین اور منتر برہمنون کے تابع ہین پس برہمن میرا دیوتا ہے —

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवता॥

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीना ब्राह्मणो मम देवता॥

فصل چھٹی بیچ بیان بعضے مسائل عدالت اور انصاف کے ہمارے دین مین انصاف کا طریق یہ ہے کہ مدعی سے دو گواہ عدل طلب کیے جاوین اگر ایسے دو گواہ اُسکے دعوے پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کے نزدیک سچا ہوتا ہے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوے اگر وہ اللہ کی قسم کھاکر مدعی کے دعوے کا انکار کر دے وہ سچا ہوجاتا ہے اور کبھی مدعی کو بھی قسم دیجاتی ہے اور سوائے اللہ کے اور کسیکے نام کی قسم کھانی درست نہین اور جسپر کوئی جرم ثابت ہوجاوے اُسکی سزا اُسی مجرم کو دیجاتی ہے نہ کسی اور کو اور ہندوؤن کے بیوہار شاستر مین یون لکھا ہے کہ مدعی چار یا تین گواہ لاوے اور گواہ عدل ایک بھی کافی ہے اور قسم مدعی پر ہے یا حاکم جسکو چاہے قسم دے اور قسم انکے نزدیک عجیب طرح کی ہے کہ اُسکی بنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیہ پر ہے اور بعضی قسم ایسی ہے جس سے آدمی ہلاک ہوجاوے اور قسم دینا انکے نزدیک آٹھ قسم پر ہے پہلا قسم یہ کہ قسم کرنیوالے کو ایک پلّہ ترازو مین بٹھاوین اور کچھ منتر پڑھین اگر اُسکا پلّہ اونچا ہوجاوے تو اُسکو سچا جانین اور نہین تو جھوٹا اور یہ قسم خاص برہمن کے لیے ہے دوسرا قسم یہ کہ سات خط مدوّر زمین پر کھینچے جاوین اور قسم کھانے والے کو غسل دیا جاوے اور کچھ منتر بھی پڑھا جاوے اور سات پتّے پیپل کے اسکے ہاتھ پر رکھکر کچا سوت اُسپر لپیٹا جاوے اور لوہا آگ مین سرخ کرکے اُن پتّون پر رکھدین اور وہ شخص اسی طرح سے اُن دائرون کے قدم رکھتا ہوا چلے جب آخری دائرے مین پہنچے لوہے کو گرا دے اِس عرصہ مین جو اُسکے ہاتھ کو آنچ نہین پہنچے تو اُسکو سچا جانتے ہین اور یہ قسم خاص چھتری کے لیئے ہے تیسرا قسم یہ کہ قسم کھانے والے کو ناف کے برابر گہرے پانی مین رو بمشرق کھڑا کرکے غوطہ دیا جاوے اور اُسکے

غوطہ لگانے کے ساتھ ایک شخص ایک سو چھ انگل کی کمان مین تیر بے پیکان رکھکر چلاوے اور
ایک شخص تیز قدم اُس تیر کے اُٹھانے کو جاوے تیر کو اُٹھا کر لانے تلک اگر وہ غوطے خور پانی مین اپنا
دم قایم رکھے تو جانین کہ سچا ہے اور یہ قسم خاص برہمن کے لیئے ہے **چوتھا** قسم یہ کہ تھوڑی سی زہر
ہلاہل گھی مین ملا کر اور اُسپر منتر پڑھکر قسم کھانے والے کو روبجنوب کرکے کھلاوین اور ملا رومشرق
یا روبشمال ہو پانسو تالی بجانے کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نہ کرے تو اُسکو سچا جانین پھر زہر کے دفع
کرنیکی دوا اُسکو کھلاوین اور یہ قسم خاص شودر ہی کے لیے ہے **پانچوان** قسم یہ کہ ایک بت کو
غسل دیکر اُسکے دھوون مین سے تین چلو قسم کھانے والے کو پلاوین اگر چودہ دن سے
اُسکو کچھ تکلیف نہ پہنچے تو جانین کہ سچا ہے **چھٹا** قسم یہ کہ ساٹھی کے چانولون کو رات بھر مٹی
کے برتن مین رکھ چھوڑین اور کچھ منتر پڑھکر قسم کھانے والے کو رومشرق کرکے کھلاوین پھر
اُسکا تھوک پیپل کے پتے یا بھوج پتر پر گرا یا جاوے اگر کچھ لہو نکلے یا اُسکے موہنہ پر کسی طرف ورم
ظاہر ہو جاوے یا کانپنے لگجاوے تو جانین کہ جھوٹا ہے **ساتوان** قسم یہ کہ ایک مٹی یا کانسی کے
برتن مین کہ سولہ انگل لمبا اور اسیقدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کے گھی یا روغن
کنجد کو خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اُسمین ڈالدین اور قسم کھانیوالا اُس سونے کو دو انگلیون
کے ساتھ نکال لے اگر اُسکا ہاتھ نہ جلے تو اُسکو سچا جانین **اٹھوان** قسم یہ کہ دھرم کی صورت
چاندی سے اور ادھرم کی صورت لوہے سے بنا کرکے کوزہ مین ڈالین یا دھرم کی صورت
سفید پرچہ یا بھوج پتر پر اور ادھرم کی صورت سیاہ پرچہ پر لکھکر کوزہ مین ڈالدین اور قسم کرنیوالا
اُن دونو مین سے ایک کو نکال لے اگر دھرم کی صورت اُسکے ہاتھ مین آوے تو اُسکو سچا جانین
یہ چارون پچھلے قسم ہر قوم کے لیئے درست جانتے ہین اور بعضے وقت حسب مصلحت اکابر
کے گناہ کی سزا چھوٹے درجہ والون کو دیجاتی ہے چنانچہ برہماجی نے اندر کے گناہ کی سزا چار
بیگناہ عاجزون کو دی چنانچہ پہلے باب کی فصل اول اور دوم مین مذکور ہو چکا اور دشن کے
گناہ کی شامت اور سزا مین جلندھر مارا گیا اور مہادیو جی کی زوجہ ستی اور ایکہزار گن نے خودکشی

کی اُنکے قصاص مین بموجب حکم بید کے بہت کھیشتر اور برہمن مقتول ہوے چنانچہ پہلے باب
کی فصل اول مین بیان ہو چکا ہے اور اسکندپوران کے ادھیائے ۸۹ کاشی کھنڈ مین لکھا ہے
کہ کرشن جی کی رانیون کو کرشن جی کے فرزند سانت کا حُسن دیکھکر غلبۂ شہوت سے انزال ہوگیا
کرشن جی نے سانت کو بددعا دی کہ تجھکو برص کا مرض لگجاوے چنانچہ باب اول کی فصل چہارم
مین کرشن جی کے حالات مین بیان ہو چکا ہے **باب چوتھا** بیچ جواب بعضے اُن اعتراضون
کے کہ بعضے ہندو دین اسلام پر کیا کرتے ہین - سو ہم پہلے اُن سب اعتراضون کا جواب کلی
دیتے ہین اور پھر اُنکے جوابات جزئیہ لکھتے ہین **جواب کُلی** یہ ہے کہ ہمارے دین کی جو باتین ہین
سو بموجب حکم حضرت حق سبحانہ وتعالی کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہمکو
پہنچی ہین اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل آپکے خوش اخلاق اور
نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہے چنانچہ باب اول کی فصل چہارم مین بیان ہو چکا اور آپکے
۲۳۶ حضرت کے ارشاد کا بجالانا فرض ہے سو تم ہمارے دین کی جس بات پر اعتراض کرو اُسکے جواب
مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت کرتا ہے کہ ہمکو جسطرح ہمارے پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمادیا وہ ہم کرتے ہین اور جو اسکے جواب مین تم یہ کہو کہ ہمارے ہندوؤن
کے دین کی جو باتین ہین وہ بھی بموجب حکم خدا کے برہما اور دوسرے دیوتاؤن اور رکھیشرون کی زبان
سے معلوم ہوئی ہین اور جیسے تمہارے پیغمبر صاحب سے معجزات ظاہر ہوے ویسے ہی ہمارے بزرگون
سے خرق عادت ظاہر ہوئی جیسے کہ برہما جی کی خواہش سے اُنکے چار مونہہ ہوگئے تھے اور کشن جی
اپنی کرامت سے جلندھر کی صورت پر ہوگئے اور مہادیو جی نے اپنے ایک مونہہ کے پانچ مونہہ کر لیے
تھے اور اسطرح کے بہت خرق عادات ہمارے بزرگون سے ظاہر ہوئے اور جیسے معجزات کا ظاہر
ہونا تمہارے پیغمبر صاحب کی صداقت کی دلیل ہے ایسے ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا
ہمارے بزرگون کی صداقت کی دلیل ہے اور جیسے تمکو پیغمبر صاحب کے ارشاد کی بجاآوری
ضرور ہے ہمکو بھی اپنے بزرگون کے ارشاد کی بجاآوری ضرور ہے اور ہم بھی جو کام دین کے

[Margin notes:] [illegible] ۱۲ — باب اول کی فصل چہارم مین مذکور ہے ۱۲ — باب اول کی فصل اول مین مذکور ہے [illegible] ۱۲ — [illegible]

کرتے ہین اُنہین کے بتلائے ہوے کرتے تھے پھر تم ہمارے دین پر کیون اعتراض کیا
کرتے ہو جیسے تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتے ہو ایسے ہی ہم برہما بشن مہادیو وغیرہ کی متابعت
کرتے ہین سو اِسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معجزات ظاہر ہوے ہین ہمکو نہ
معتبر روایات سے ثابت ہوے ہین اور اُسکے ساتھ ویسی ہی معتبر روایتون سے حضرت صلعم کے خوش
اخلاق اور نیک افعال بھی ثابت ہین اور راویون کی راست گوئی اور معتبری کے ثبوت کے
واسطے ہمارے یہان جو قاعدہ مقرر ہے وہ باب اول کی فصل سیوم پانچوین خوبی قرآن مجید مین
بیان ہو چکا ہے اور تمہارے بڑون کی خرق عادات تمہارے ہی شاسترون اور پورانون سے
معلوم ہوتے ہین اور تمہارے شاستر اور پوران قابل اعتبار کے نہین ہین کیونکہ تمہارے دین
مین راویون کی تحقیق اور تفتیش نہین ہے بلکہ جو کچھ کسی نے لکھدیا وہی مذہب ٹھیر گیا اور بالفرض
والتسلیم اگر تمہاری پوتھیون کی روایات کی تصدیق کر کے تمہارے بڑون کی خرق عادات کو
۲۴۷ سچ بھی جان لین تو بھی وہ اُنکی کرامات اور معجزات نہین ہو سکتے کیونکہ اُنہین پوتھیون کی
روایات سے تمہارے بڑون کے اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین چنانچہ کسیقدر اُسمین سے اِس
کتاب مین بھی بیان ہو چکے ہین اور جس شخص کے اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اُسکے
ہاتھ پر کچھ خرق عادات ظاہر ہو جاوین تو اُنکو کرامت اور معجزہ نہین کہتے بلکہ استدراج کہتے ہین
اور جسکے ہاتھ سے کوئی خرق عادت بطور استدراج کے ظاہر ہو جاوے تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین
ہوتا سو بقول تمہارے بڑون کے افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتھیون مین لکھے ہین اگر سچ
ہین اور اُنسے خرق عادات بھی ظاہر ہوے تو وہ استدراج ہین نہ معجزات اور کرامت اور استدراج
والے کی بات کا اعتبار نہین ہوتا اور اگر یہ کہو کہ بعضے فقیر مسلمان بھنگی اور شرابی اور بے نمازی
فاسق ہوتے ہین اور اُنکے ہاتھ سے کوئی خرق عادت ظاہر ہو جاتا ہے اور مسلمان اُنکو نیک بخت
اور ولی اور سائین لوگ اور اللہ والے اور اُنکے خرق عادات کو کرامات کہتے ہین تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ ایسے لوگ ہمارے نزدیک نیک بخت اور ولی نہین ہین بلکہ بدبخت اور شقی ہین اور

اُنکا خرق عادت کرامت نہین بلکہ استدراج[1] ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خرق عادت اگر پیغمبر کے
ہاتھ پر ظاہر ہو تو اُسکو معجزہ کہتے ہین اور اگر ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو کرامات کہتے ہین اور اگر کسی مسلمان
بدعتی یا فاسق یا کافر کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو استدراج کہتے ہین اور اگر کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر ظاہر
ہو جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا ہو اُسکو اہانت اور خذلان کہتے ہین اور ایسے شخص کے ہاتھ
پر خرق عادت ایسی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدبخت اُس سے جھوٹا اور ذلیل اور بےعزت ہو جاتا ہے
چنانچہ مسیلمہ کذاب نے یمامہ مین جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خط لکھا اس مضمون کا یہہ خط ہے مُسَیلمہ نبی اللہ سے طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین آدھی ہماری ہے
اور آدھی تمہاری ہے لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب وغیرہ کو اپنے
قبضہ مین کر رکھا ہے حضرت نے اُسکے جواب مین لکھا کہ یہ خط ہے محمد رسول اللہ سے طرف مسیلمہ کذاب
کے زمین نہ میری ہے نہ تیری ہے بلکہ اللہ کی ہے - تونے یمامہ کے لوگون کو تباہ کردیا اللہ تجھکو
تباہ کرے مُسیلمہ نے سُنا کہ محمد صلعم نے کُلّی کرکے وہ پانی کنوے مین ڈالا کنوے کا پانی بہت اور شیرین
ہو گیا مُسیلمہ نے بھی ایسا ہی کیا کنوئین کا پانی زمین مین غائب ہو گیا اور کچھ رہا تو کھاری ہو گیا حضرت
اپنی اُمت کے بیمار لڑکون کے حق مین دعا کرتے وہ اچھے ہو جاتے مُسیلمہ نے ایک لڑکے کے سر
پر ہاتھ پھیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا - ایک لڑکے کے حلق مین اُنگلی ڈالی اُسکی زبان ٹوٹ گئی ایکبار اپنے
وضو کا پانی ایک باغ مین چھڑک دیا پھر کبھی اُس باغ مین گھانس نہ اُگی جسکے حق مین عمر درازی
کی دعا کرتا وہ اُسیوقت مرجاتا اور جسکے لئے آنکھ کی روشنی کی دعا کرتا وہ اندھا ہو جاتا غرض اُسکے
خرق عادات اُسکے دعوے کے برخلاف ظاہر ہوا کرتے تھے جس سے وہ مردود ذلیل اور رسوا ہو جاتا
تو ان خرق عادات مین سے دو قسم پہلی یعنی معجزہ اور کرامت تو بہر صورت اچھی اور فائدہ دینے
والی ہین اور دو قسم پچھلی یعنی استدراج اور خذلان جسکے ہاتھ پر ظاہر ہون اُنکے حق مین کچھ مفید
نہین ہوتے سراسر مُضر ہوتے ہین اب بخوبی ظاہر ہو گیا کہ ہمارے حضرت صلعم کہ صاحب اخلاق
حمیدہ اور افعال برگزیدہ ہین اور اُنسے بیشمار معجزے ظاہر ہوے اور آنکا ارشاد فیض بنیاد واجب الانقیاد

[1] استدراج کے معنی ہین درجہ بدرجہ لینا یعنی ڈھیلا چھوڑدینا مثلاً ایک شخص فاسق ہے اور اللہ تعالی اُسکے ہاتھ پر خرق عادت ظاہر کردیتا ہے اور وہ اس سبب سے اپنے فسق [illegible]

ہے اور جواب ثابت ہو جاوے کہ بموجب ارشاد آپ کے ہے اُسپر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اگر حیا سکا ہوا اور بھید ظاہر مین معلوم نہووے برخلاف تمہارے بڑے پیشواؤن کے کہ جنکے افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمہاری ہی پوتھیون سے ثابت ہین اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو۔ اول جو جو اعتراضات تمہارے دین پر آتے ہین اُنکی طرف تو خیال کرو اور اُنکے جواب دینے سے فارغ ہو جاؤ تب کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ اُنمین سے بہت تھوڑے اس کتاب مین درج ہین **اور** ہمارے دین مین کوئی بات ایسی نہین ہے کہ عقل کے نزدیک ناپسند یا محال ہو اور اگر تم بعضی باتون کو اپنی عقل ناقص کے نزدیک ناپسند سمجھکر اُسپر اعتراض کروگے تو اُنکے جواب باصواب دیے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ **اور جواب جزئیہ** اُنکے یہ ہین۔ **اعتراض۔ قولہم** مسلمان اپنی بہن یعنی چچا اور ماموں اور پھوپی اور خالہ کی بیٹی سے نکاح کر لیتے ہین یہ کیسی بیحیائی ہے (یہ اعتراض ہندوؤن کے مجتہد اندرمن نے کیا ہے) **جواب** برہما کے پوتے کشب کا نکاح اُسکے چچا دچھ کی ۱۳ بیٹیون سے ہوا۔ اور برہما کے پوتے چاند کا بیاہ نکاح اُسکے چچا دچھ کی ۲۷ بیٹیون سے ہوا۔ اور کرشن جی نے اپنی پھوپی کی بیٹی متراہندا سے بیاہ کیا اور ارجن نے اپنے ماموں کی بیٹی سبھدرا سے نکاح کیا۔ اور کرشن جی کا بیٹا پردمن جو رکمنی کے پیٹ سے تھا اُسکا نکاح اُسکے ماموں رکم کی بیٹی سے ہوا۔ چنانچہ مہابھارت کے آدپرب بھاگوت کے اسکندھ دہم کے مقامات متفرقہ مین مرقوم ہے پھر جب کہ ایک کام جو حقیقت مین معیوب نہو اور اپنے دین مین بھی موجود ہو اُسکو معیوب ٹھہرا کر اُسکا عیب دوسرے دین کو لگانا کیسی بیحیائی ہے اور بیگانی بدشگنی کے لیے اپنی ناک کا کاٹنا ہے اور حقیقت مین بیحیائی کے کام تو وہ ہین کہ ہندوؤن کے اکابر دین سے سرزد ہوئے۔ ازانجملہ مشتے نمونہ از خروارے اسی کتاب مین دیکھو۔ **اعتراض قولہم**۔ اپنی بیٹی کا نکاح کسیکے ساتھ مقرر کرنا اور اپنی منکوحہ کو طلاق دینا اور ایک شوہر کے بعد دوسرا شوہر کرنا یہ کیسی بیحیائی کے کام ہین **جواب** جیسا کہ عورت کا طعام اور لباس اور مسکن مرد پر واجب ہے ایسا ہی بھی مرد پر عورت کا حق ہے اور یہ امر کچھ معیوب نہین اور بعد شوہر اول کے بعد دور ہو جانے شبہہ حمل کے عورت کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا کچھ معیوب نہین بلکہ نکاح کرنا عقلاً

محبوب اور مذموم ہے اودّم پرب مہابھارت مین لکھا ہے کہ بسوامتر نے اپنے شاگرد گہنور کو فرمایا کہ
اٹھ سو گھوڑے اس صفت کے لا۔ شاگرد نے متفکر ہوکر راجہ ججات سے یہ سوال کیا راجہ نے کہا کہ اس صفت
کے گھوڑے میرے پاس موجود نہین اور نہ اسقدر خزانہ ہے ہان ایک لڑکی حسین رکھتا ہون اُسکو
راجہ ہرجس کے پاس لیجا اور راجہ ہرجس سے گھوڑے حاصل کرکے اُس لڑکی کو گھوڑون کے عوض راجہ
کو دیدے گہنور نے ویساہی کیا اور راجہ ہرجس کے پاس جاکر ماجرا بیان کیا راجہ ہرجس کے طویلہ مین اس
صفت کے دو سو گھوڑے تھے تو یہ بات ٹھیری کہ راجہ بعوض اُس لڑکی کے دوسو گھوڑے دے اور بعد
حصول ایک بیٹے کے اُس لڑکی کو واپس کردے پس راجہ ہرجس نے اُس لڑکی سے نکاح کیا اور بعد پیدا
ہونے فرزند کے اُس لڑکی کو واپس کردیا۔ گہنور دوسو گھوڑے اور اُس لڑکی کو واپس لیکر راجہ
دیوداس کے پاس گیا اور یہی معاملہ راجہ دیوداس سے ہوا۔ بعد ازان راجہ بھوج کے پاس گہنور
اُس لڑکی کو لیگیا اور ویساہی معاملہ راجہ بھوج سے واقع ہوا۔ بعد ازان چھ سو گھوڑے اور لڑکی کو
بسوامتر کے پاس لیگیا۔ بسوامتر نے چھ سو گھوڑے کو اور بعوض دوسو گھوڑے باقی ماندہ کے اُس
لڑکی کو اپنے نکاح مین لیا اور بعد حصول ایک فرزند کے اُس لڑکی کو واپس کردیا۔ گہنور نے
اُس لڑکی راجہ ججات کے پاس لیجاکر واپس کردیا پھر راجہ ججات (لڑکی کا باپ) نے اُسکا نکاح کسی راجہ سے کرنا چاہا
لڑکی نے قبول نکیا اور کہا کہ چار شوہر تو کرچکی اب عزلت اختیار کرونگی اور تمہارے دین مین تو ایک
عورت کا نکاح ایک وقت مین بہت مردون سے جایز ہے جسمین شبہ حمل کا دور نہین ہوتا اور
کسیکی اولاد معین نہین ہوسکتی چنانچہ باب ۳ کی فصل اول مین بیان ہوچکا ہے **اعتراض**
قولہم ۔ مسلمان بڑے گندے ہین پاخانہ سے نکل کر ہاتھ پانو کو مٹی ملکر نہین دھوتے کلی نہین
کرتے برتن کو نہین مانجھتے **جواب** ہم لوگ نجاست کے دور کرنے مین جو اہتمام کرتے ہین ہندوون
کو نصیب نہین اول نجاست کو ڈھیلون سے دور کرکے پھر باحتیاط سے دھوتے ہین کہ نجاست کا
اثر باقی نرہے اور نجاست کچھ ہاتھ پانو اور منہ کو نہین لگجاتی کہ ناحق پانی ضایع کرین اور تم لوگ
بدون ڈھیلا لیے محل نجاست کو بہت تھوڑے پانی سے دھوکر نجاست کو اور پھیلا دیتے ہو اور ہاتھون

فوز مبین صفحہ ۹۴ مہابھارت جلد ۲ صفحہ ۲۴۶-۱۲

یعنی راجہ دیوداس نے دوسو گھوڑے کے عوض اس لڑکی سے نکاح کیا بعد حصول ایک فرزند کے اس لڑکی کو واپس کردیا ۱۲

۲۴۰

دوسو راجہ ہرجس سے اور دوسو راجہ دیوداس سے اور دوسو راجہ بھوج سے

اور پانون کو بار بار دھوکر اور بارہ کلّیان کرکر بیضرورت پانی کو ضایع کرتے ہو اعتراض - قولہم
مُسلمان ایک دوسرے کے جھوٹنٹے سے نہین بچتے اکھٹے بیٹھکر ملکر کھانا کھا لیتے ہین ایک دوسرے
کا جھوٹھا پانی پی لیتے ہین جواب آدمی کا موہنہ پاک ہے جس سے اللہ کا نام پاک لیا جاتا ہے پھر
ایک دوسرے کے جھوٹنٹے سے پرہیز کرنا کیا ضرور ہے اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کے موہنہ
کو تو ناپاک جانتے ہو اور گھوڑے اور بکری گئے کے موہنہ کو نہایت پاک جانتے ہو ببین تفاوت
رہ از کجا است تا بکجا حکایت ایک سردار ہندو نے مولوی فضل امام مرحوم سے یہی سوال کیا
تھا مولوی صاحب نے جواب مین فرمایا کہ گائین دس ملکر ایک کھرلی پر گھانس کھا لیتی ہین اور
کُتے دو بھی ملکر نہین کھاتے اور ہم لوگ تو اپنے موہنہ کو پاک جانتے ہین اسواسطے ایک دوسرے
کے جھوٹنٹے سے پرہیز نہین کرتے تم لوگ اپنے مُوہنہ کو ناپاک جانتے ہوگے - لیکن سُنا ہے
کہ جگن ناتھ مین سب ہندو آپس مین ملکر کھاتے پیتے ہین اعتراض - قولہم مسلمانون کے
۲۴۱ دین مین لکھا کہ تین شخصون کو اللہ تعالی نہین بخشیگا قاطع الشجر - دائم الخمر - ذابح البقر - اور مسلمان
ہندوؤن کی ضد سے گئو کا بُرا کرتے ہین جواب ہمارے دین مین یہ کہین نہین لکھا -
درخت کا مالک اپنے درخت کو کاٹے کچھ ڈر نہین اور گائے کا ذبح کرنا بھی منع نہین البتہ
شراب کا پینا سخت گناہ ہے لیکن شراب کا پینے والا ایسی اور گناہ کا مُرتکب جب توبہ کرے
تو اللہ تعالی اُسکے گناہ کو بخشدیتا ہے اور ہم لوگ جو گائے کو ذبح کرتے ہین واللہ کہ تمہاری
ضد سے نہین کرتے بلکہ جیسے بکری وغیرہ حیوانات ہمارے نزدیک حلال اور ماکول ہین ایسے
ہی گائے بھی ہے اور حیوانات حلالی کو ذبح کرکے کھا جانا اُن حیوانات کا بُرا نہین بلکہ بھلا
ہے کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاوے آخر وہ بہشت کی مٹی بنایا جاویگا اور تم کیا
گائے کا بھلا کرتے ہو کہ بیلون پر بوجھ لادتے ہو اُنسے ہل چلاتے ہو اور طرح طرح کی اُترپا
کرتے ہو بچھڑے کو باندھ کر ترساتے ہو اُسکی مان کا دودھ آپ نوش فرماتے ہو اور مری ہوئی
گائے جو ہڑے اور چمارونکو کھلاتے ہو اور اُسکے چمڑے کی جوتیان آپ بھی پہنتے ہو اور تمہارے

دین مین گائے کا گوشت کھانا بتلاؤ تو بید مین کہان منع آیا ہے بلکہ اسرب[۱] انیکھد رگ بید مین
لکھا ہے کہ آتما (یعنی خدا) نے گھوڑا اور گائے پیدا کرکے دیوتون سے کہا کہ اِن مین حلول کرکے
کھاؤ اور پیو ۔ دیوتون نے کہا اگرچہ گائے سے کھانے اور پینے کے بہت فائدے ہین اور گھوڑے
سے سواری کے ۔ مگر یہ واسطے انسان کے ہین ہمارے لائق نہین ہمارے واسطے کچھ اور تجویز کرو

ف اِس روایت سے دو مطلب معلوم ہوتے ہین ایک حلال ہونا گائے کا دوسرے پسند نکرنا
دیوتاؤن کا خدا کے حکم کو اور یہ کفر صریح ہے اور مہابھارت[۲] کے پرب ۱۲ فصل ۲ مین ہے کہ راجہ
برانچھ نے جگ مین گاؤ فربہ کو قتل کیا گایون نے جمع ہوکر فریاد کی آخر کلام مین راجہ نے کہا کہ جگ
مین حیوان کا ذبح کرنا اور کھانا اگرچہ نیکی ہے لیکن مین اچھا نہین جانتا **دیکھو** بموجب حکم بید
کے ذبح کرنا نیکی ہے راجہ نے اپنی طبیعت سے اچھا نجانا سو اُسکا کیا اعتبار ہے اور اِس امر مین راجہ
نے بھی صرف گائے نہین بلکہ تمام حیوانات کے ذبح کو ایک سا سمجھا اور اپنی طبیعت کی جہت سے
اُسے اچھا نجانا **ایضاً** راجہ[۳] بیبک نے جب جگ کی کیفیت بید سے معلوم کی ارادہ جگ کا کیا ۲۴۴
گائے کو باندھکر لائے اُسوقت کپل رکھ نے کہا بید سچا ہے اور سوم رکھ اُس گاؤ مین دخل کرکے
گاؤ کی زبان سے بولنے لگا اِن دونو رکھون مین گفتگو ہوئی آخر کپل نے کہا کہ مارنا جو موافق حکم
بید کے ہے وہ حقیقت مین مارنا نہین ہے اور بکری گھوڑا ہاتھی اور گاؤ اور کُشتہ اور ناکشتہ سب واسطے
عمل جگ کے ہے ۔ یہ مضمون مختصر پورا ہوا اور رگ بید[۴] کے پہلے حصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بید کے
زمانہ مین گائے کا گوشت عام طور پر بازارون مین بکتا تھا اور ہندو لوگ بخوشی خاطر اُسکو کھاتے تھے
اور رگ بید[۵] کے سنتھا استک اول سُکت ۶۱ مین لکھا ہے اے اِندر ورِترا پر ایسا بجر چلا اور اُسے
ایسا ٹکڑے ٹکڑے کردے جیسے بوچڑ گائے کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور حال[۶] مین جو ایک
بڑے محقق یعنی آنریبل ماؤنٹ اسٹورٹ الفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی نے واقعات آریہ
قوم مین ہندوون کی مُستند پُستکون کی رُو سے ایک کتاب بنائی ہے جسکا نام تاریخ ہندوستان
(معتبر ۱۲ ۔ پستکین یعنی کتابین ۱۲)
ہے اسکے صفحہ ۸۹ مین منو کے مجموعہ کی نسبت صاحب موصوف لکھتے ہین کہ اسمین بڑے بڑے

۱؎ وید جلد اول صفحہ ۳۱ - ۱۲
۲؎ وید جلد اول صفحہ ۳۳ - ۱۲
۳؎ وید جلد اول صفحہ ۴۴ - ۱۲
۴؎ براہین احمدیہ دیباچہ جلد چہارم صفحہ ۲ - ۱۲
۵؎ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۸۰ - ۱۲
۶؎ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۸۹ - ۱۲

تیوہاروں مین بیل کے گوشت کھانیکے لئے برہمنونکو تاکید کی گئی ہے یعنی اگر نکھاوین تو گنہگار ہوون اور
ایسے ہی ایک اور کتاب راہنیو تون مین ایک پنڈت صاحب نے بمقام کلکتہ چھپوائی ہے جسمین لکھا ہے
کہ وید کے زمانہ مین گائے کا کھانا ہندوؤن کے لیئے دینی فرائض مین سے تھا اور بڑے بڑے اور عمدہ
بکرے برہمنونکو کھانیکے لئے ملتے تھے اور علیٰ ہذا القیاس مہابھارت کے پرب ۱۳ سے صاف تصریح ہے کہ
گوشت گائے کا نہ صرف حلال و طیب بلکہ اسکا اپنے پتروں کے لئے برہمنونکو کھلانا تمام جانوروں مین سے اولی
اور بہتر ہے اور اسکے کھلانے سے پتر دس ماہ تک سیر رہتے ہین اور رسم جاری پرانند نے بیان کیا کہ
منوسمرتی مین لکھا ہے کہ جب برہمن کاشی سے بڈھیا پڑھکر آوے اسکا باپ اسکی پیشوائی کو نکلے اور گائے
کی کھال گرما گرم اسکے بدن پر رکھے اور ہتیہ پوران مین لکھا ہے کہ کوتک کے سات بیٹے تھے اسکے مرنیکے
پیچھے بڑا قحط پڑا جب انکے پاس کھانیکو کچھ نرہا وہ گرگ رشی کے پاس چلے گئے اسنے انکو اپنی گائے
چرانیکے لیئے بن مین بھیجدیا وہ بن مین جاکر مارے بھوکھ کے اس گائے کو ذبح کرکے دیوپتروں کو
چڑھا کر کھا گئے وقت شام کے آکر گائے کے مالک سے کہنے لگے کہ تمہاری گائے کو شیر نے کھا لیا چنانچہ
اس پن کے سبب سے انکی پرم گت یعنی نجات ہو گئی **ف** بیگانی گائے کو ذبح کرکے دیوپتروں کی نذر
کرکے کھا جانا اور جھوٹ بولنا موجب نجات کا ہوا واہ رے دین **اعتراض۔ قولہم** گئو ہندوؤن کو
دودھ دیتی ہے مسلمانونکو کیا موت دیتی ہے کہ اسکی تعظیم نہین کرتے **جواب** موت تو ہندوؤن
کو دیتی ہے جو تبرک جانکر پیتے ہین اور مسلمانونکو دودھ بھی دیتی ہے اور گوشت بھی دیتی ہے اور
گائے ہندوؤن اور مسلمانون کے درمیان یون تقسیم ہوئی ہے کہ اسکا دودھ تو دونو فریق کا مشترک
ہے اور گوشت خاص مسلمانون کے حصہ مین آیا ہے اور موت خاص ہندوؤنکا حصہ ہے اور تعظیم تو اسکی
کرنی سزاوار ہے جو واجب التعظیم ہو اور گائے کہ ایک حیوان ہے اور بقول ہندوؤن کے کہ ایک عورت
بدکار تھی کہ گناہ کی شامت سے گائے ہو گئی پھر جھوٹ بولنے کی شامت سے نجاست خور ہو گئی
ایسی چیز کی تعظیم بلکہ بندگی پوجا کرنی ہندوؤن ہی کا کام ہے **اعتراض۔ قولہم**
ہندو سے مسلمان بنجاتا ہے مسلمان سے ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑ کر بری ہو جاتی ہے اور

۲۴۳

بُری چیز اچھی نہین ہوتی جیسے اناج سے کناج ہوجاتا ہے کناج سے اناج نہین ہوتا **جواب** تمھی لوگ کہا کرتے ہو کہ سدھنا قصائی اور گنگا کنچنی اور میران بائی رانی اور اجامل پہلوان اور گوپی چند بھرتری - یہ لوگ سب پرمیشر کے بھگت ہوئے اور بُرے سے اچھے ہوگئے انکو بھی کہو کہ اناج سے کناج ہوگئے - اور ہندو سے مسلمان ہوجانا ایسا نہین جیسا تمنے کہا بلکہ ایسا ہے جیسے تانبے سے سونا اور قلعی سے چاندی بنجاتی ہے - جیسے کہ اکسیر کے ڈالنے سے تانبا سونا اور قلعی چاندی اور پارس کے چھونے سے لوہا سونا بنجاتا ہے ایسا ہی اعتقاد کے ساتھ کلمۂ شہادت پڑھنے سے مسلمان اور گناہون سے پاک ہوجاتا ہے **اعتراض - قولہم** مسلمان ہر قوم کے آدمیونکو اپنے مین ملا لیتے ہین خواہ چوڑھا ہو یا چمار وغیرہ ایسی ناکاری قومون سے بچاؤ نہین کرتے **جواب** سمندر مین تمام جہان کی ندیان جاکر ملجاتی ہین اور سمندر سب کو اپنے مین ملا لیتا ہے ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسیکو دخل ہوجاتا ہے چھوٹے جوہڑ کا کہان حوصلہ ہے کہ اور ندیان اسمین ملجاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر دھولی جاتی ہین اسیطرح دین اسلام مین آکر ہر کوئی گناہ سے پاک ہوجاتا ہے یہ دریا دلی دین اسلام کی ہے کفر کی نہین - اور جو حوض کہ اسکا پانی خود ناپاک ہو اُس سے اور چیز کسطرح پاک ہوسکے اور ہر عقلمند صاحب فراست پر ظاہر ہے یہ بات کہ ناپاکی دو قسم کی ہوتی ہے ایک ناپاک ہونا بدنکا ہر طرح کی پلیدیون سے دوسرے ناپاک ہونا روح کا ساتھ بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق کے - بُرے اعتقاد جیسے کہ سوائے اللہ کے کسیکو معبود اور جہانکا حاکم اور مالک اور عالم الغیب جاننا اور آسمانی کتابون اور پیغمبرون سے بے اعتقاد ہونا اور قیامت کے ہونے مین شک رکھنا اور سُنّت کو بُرا اور بدعت کو اچھا جاننا اور خدا کے عذاب سے بیخوف اور اُسکی رحمت سے ناامید ہونا وغیرہ اور بُرے اخلاق جیسے تکبّر اور عُجب اور ریا اور حسد اور بغض اور حُبّ دنیا اور طول امل وغیرہ سو دوسری قسم کی ناپاکی پہلی قسم سے زیادہ خبیث ہے کیونکہ بدن کی ناپاکی کا دور کرنا بہت آسان ہے پانی سے دھو ڈالنے سے دُور ہوجاتی ہے اور روح کی ناپاکی کا دور کرنا سخت مشکل ہے اور روح کی ناپاکیون مین کفریات کی ناپاکی سب سے زیادہ سخت ہے کہ ہمیشہ کے عذاب کو پہنچاتی ہے سو

تکبر اپنے آپ کو اوروں سے بہتر جاننا عجب خود بینی ریا دکھاوا حسد دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر ناخوش ہونا بغض کینہ حب دنیا دنیا مین دل کو پھنسانا اور لگانا طول امل ۲۴۴

خبیث ورذیل و پلید جس میں کچھ بھی امید رکھنا ۱۲

ع
چنانچہ دوسرے باب کی سانوین فصل مین بیان ہے ۱۲

ہم لوگ جو کافرون کو بُرا جانتے ہین بسبب ناپاکی روح یعنی کفر کے بُرا جانتے ہین نہ بسبب ناپاکی بدن کے سو یہ روح کی ناپاکی یعنی کفر ایمان لانے سے جاتی رہتی ہے جب اعتقاد درست ہوگیا روح پاک ہوئی خواہ چوہڑا ہو یا چمار یا اور کوئی جسنے کفر کی ناپاکی سے توبہ کی وُہ ہمارا بھائی ہے اسیواسطے ہمارے دین مین فرض ہے کہ جو شخص مُسلمان ہوا چاہے اول اُسکو تلقین کرین کہ سوا اللہ کے کسیکی بندگی کرنی روا نہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول یعنی بھیجے ہوے اور راہ نما ہین اور حضرت کی مُتابعت ہر کسی پر فرض ہے پھر اُسکو مضمون صفت ایمان کا سکھا دین اور کفریات سے توبہ کراوین۔ بعد ازان سُتھرائی کے لئے اُسکو غسل دیا جاتا ہے اور تم جو چوہڑے اور چمار وغیرہ کو بُرا جانتے ہو بسبب پلیدی بدن کے بُرا جانتے ہو اور روح کی پلیدی جو سب سے بُری ہے اُسکو تم بُری نہین جانتے ہو یہ تمہاری سمجھی ہے اور اگر تم اِن لوگونکو بسبب استعمال پلید چیزون کے گندے جانکر اپنے دین مین نہین ملاتے ہو تو ایک چوہڑا یعنی بایان ہاتھ تمہارے بدن مین بھی موجود ہے جسکے ساتھ دو وقت نجاست کو دھوتے ہو اُسکو بھی اپنے بدن سے کاٹ ڈالو۔ اور اگر کہو کہ وہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے تو اسیطرح چوہڑا چمار بھی اگر کسی چیز ناپاک سے آلودہ ہے تو غسل کرکے پاک ہوجاتا ہے **اعتراض**

245

قولہم مُسلمان جو ختنہ کرتے ہین اگر یہ کام اللہ کو پسند ہوتا تو ہر مسلمان کو اول ہی سے ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا **جواب** کسی چیز کا اللہ کو پسند ہونا یا نہ ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوتا ہے سو اللہ کو یہ کام اگر پسند نہوتا تو ہمکو حضرت صلعم کی زبان سے اِس کام کا حکم نکرتا۔ لیکن آپ فرمائیے کہ جیتی عورت کا آگ مین جل مرنا اور خنجر کے ساتھ چر جانا اور گنگا مین پرواہ لینا یعنی ڈوب مرنا اور برف مین گل کر مر جانا اور بعضے ایسے اور کام کہ ہندو واسطے حصول نجات کے کرتے ہین اگر خدا کو یہ کام پسند ہوتے تو اِن لوگونکو پہلے سے دنیا مین پیدا نہ کرتا۔ اور حقیقت مین انسان کے بدنکو کہ ذریعہ حصول سعادت دارین کا ہے ضایع کردینا اور حرام موت مرنا بڑی بیوقوفی ہے اور بعضے ہندو خود کہا کرتے ہین کہ آپ گھاتی مہاپاپی یعنی اپنے نفس کا قاتل بڑا گنہگار ہے اور بڑا تعجب ہے کہ یہ شخص جو اسطرح سے حرام موت مرتے ہین تمہارے نزدیک بڑا درجہ پاتے

ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجاوے یا عورت بچا جنکر مرجاوے یا کوئی سانپ کے کاٹنے سے
مرجاوے یا بے قصد پانی مین ڈوبکر مرجاوے تو اس قسم کی موت کو تم لوگ اپمرت یعنی بُری موت جانتے
ہو حالانکہ اس امر مین بیچارے مرنے والے کا کچھ قصور نہین ہے اور عقلاً تو یہ بات ٹھیک ہے کہ جو کوئی اپنے
آپکو قصداً مار ڈالے وہ حرام موت سے مرے اور جو بے قصد کسی آفت شدید مین مرجاوے وہ مستحق ثواب کا
ہو سو ہمارے دین سے اسیطرح ثابت ہے **اور** ہندوؤن کے نزدیک ڈاڑھی مُنڈانا اور وقت مرنے
کسیکے اُسکی اولاد کو ڈاڑھی اور سر کے بال منڈانا اور بعضے تیرتھون پر جاکر مردون اور عورتون کا بال
منڈانا موجب ثواب ہے تو کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اگر خدا کو یہ کام پسند ہوتے تو پہلے ہی سے ہندؤن
کے بدن پر بال پیدا نکرتا **اعتراض** - **قولہم** مسلمان جاندار کو ذبح کرکے کھاتے ہین اتنا نہین
خیال کرتے کہ جیسا اپنا جی ہے ویسا ہی اورونکا ہے اور جان ہر کسیکو پیاری ہے **جواب** سب
حیوان اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیئے پیدا کیئے ہین کوئی سوار ہونے کو کوئی بوجھ لادنے کو اور جن جانور
کے گوشت کھانیکا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمکو معلوم ہوگیا اُسکو ہم کھاتے
ہین اور عقلاً بھی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطے فائدہ آدمی کے بُرا نہین کیونکہ ناقص کو اگر کامل پر فدا
کردیجیے مضائقہ نہین ہے مثلاً اگر گائے یا بیل یا گھوڑے کے بدن مین کیڑے پڑجاوین تو ایک
گھوڑے یا گائے یا بیل کے لیئے صدہا کیڑونکا مار ڈالنا جایز ہے کیونکہ کیڑے بہ نسبت گھوڑے اور گائے
اور بیل کے ناقص ہین اور گھوڑا اور گائے اور بیل بہ نسبت کیڑون کے کامل ہین اسیطرح انسان کہ تمام
مخلوقات سے کامل تر ہے اگر اُسکے فائدہ کے واسطے سب حیوانات کو قتل کردین تو عقلاً برا نہین ہے اور
گوشت کھانا ہندؤن کے دین مین بھی منع نہین **دھرم** شاستر مین لکھا ہے کہ جو جانور کھانے مین آتے
ہین اور جو لوگ اُنہین کھاتے ہین دونو کو برہمانے پیدا کیا ہے اسلیئے اگر شاستر کے طور پر اُنکو کھاوین
تو کچھ گناہ نہین اور دیوتاؤن اور پترونکو گوشت چڑھا کر کھانا کچھ پاپ نہین اور برہمنون کو ساہی گرگٹ
چھپکلی مگرمچھ خرگوش وغیرہ کھانا درست ہے **اور** متاکشرا مین لکھا ہے کہ پانچ ناخن والے جانورون
مین گوہ کچھوا ساہی خرگوش اور مچھلیون مین ساہی روہو سنہ تنڈک کھانیکے لایق ہین اور منوشاستر

ش
ملن حق کی
مجمعی ۱۸۵۱
۲۳
ص
ملن حق کی
مجمعی ۱۸۵۰
۱۳

۴۳۲

مین ہے کہ سورج کے اترائین اور دکھنائین مین بلدان یعنی قربانی کرنا اور کھانا فرض ہے اور
مہابھارت کے سانت پرب فصل ۳ مین ہے کہ گوشت حیوان کا جسکے ذبح پر بید پڑھا جاوے پاک ہے اور
جسپر بید نہ پڑھا جاوے روا نہین اور اسر ب اپنکھد اتھرین بید مین ہے کہ جن حیوانات کے تلے کے
دانت ہین وہ خوراک ہین اور جن حیوانات کے دونو طرح کے دانت ہین وہ خورندہ ہین خوراک
سے خورندہ کو شرف ہے اور مہابھارت کے سانت پرب فصل دھرم مین ہے کہ کتا کہ شکار کو دانتون
سے پکڑتا ہے اسکے موہنہ کا لعاب جو گوشت کو لگتا ہے مکروہ نہین جانتے اور اگند پران کے
ادھیا ۳۸ مین ہے کہ بارہ چیزین جنمین گوشت بھی ہے انکے قبول کرنے مین عذر کرنا مناسب نہین
انکا قبول کرنے والا بھی ثواب مین داخل ہے اور اسی کے ادھیا ۴۰ مین ہے کہ گوشت شکار کا کتے
کے موہنہ مین پکڑنے سے ناپاک نہین ہوتا اور مہابھارت کے دھرم پرب مین ہے کہ مہمان کے واسطے
سویان اور کھچڑی اور گوشت اور نہاری اور شیر برنج پکانا چاہیئے اگر مہمان نہووے جگدیس کے
نام پکاکر کھالے اور آد پرب مین ہے کہ ارجن اور کشن جب دہلی مین تھے شکار کو گئے اور دروپدی
ساتھ لیگئے شکار کرتے تھے اور شراب پیتے تھے اور مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے۔ راجہ جدہشٹر کہ
اسمید جگ کردہ و مہتمم آن کشن جی بودند بعد از گردانیدن اسپ باطراف زمین آنرا بحضور و مشاورت
بیاس جی و دیگر رکھیشران کشتند و کباب از گوشت آن بریان کردند و ہمگنان ازان خوردند و دیگران
خورانیدند اور مہابھارت کے پرب ۱۲ مین ہے کہ دروپدی مقتولونکا لہو نوش کرتی تھی اور مہابھارت کے
بن پرب مین ہے کہ تینون راجے اور سہیل برہمن الل کے شہر مین پہنچے الل نے اپنے بھائی باتات
کو بکرے کی صورت پر بناکر ذبح کیا تینون راجے سنکر بہت ڈرے سہیل نے کہا اسکو مین کھاونگا
چنانچہ خوب کھایا اور ایک گوز ایسا مارا جیسا کہ بادل گرجتا ہے الل نے کہا اے باتات باہر آ سہیل
ہنسا اور کہا کہ کہین گیا نہین کہ باہر آوے پیٹ مین ہضم ہوا اور کالیکہ پوران کے ادھیاے
تین برس میدہ (وہ جگ جسمین آدمی ذبح کیا جاوے) کا بیان ہے اور اسمین یہ بھی لکھا ہے کہ
آدمی کے چڑھانے سے کالی دیوی ہزار برس تک خوش رہتی ہے اور تین آدمیون کے بل

۲۴۷

(یعنی قربانی) دینے سے لاکھ برس تک - اور یہ بھی لکھا ہے کہ آگے لوگ مہا نومی (تاریخ نہم) کو آدم
کا بلدان (یعنی قربانی) کرتے تھے اور بھوشیہ پران میں ہے کہ بھینس کے بلدان چڑھانے سے درگا
(دیوی) خوش ہوتی ہے اُس سے ہزار درجہ زیادہ آدمی کا سر چڑھانے سے خوش ہوتی ہے اور
نرمیدہ جگ جو انبرش اجودھیا کے راجہ نے کیا اُسکا مفصل بیان راماین بال کانڈ کے ۶۰ و ۶۱
سرگ میں مفصل لکھا ہے نرمیدہ جگ وہ ہوتا ہے جسمیں آدمی کو قربانی کیا جاوے **ف** اس مقام میں چند شبہات اور اعتراضات بعضے ہنود
کے لکھے گئے ہیں باقی تمام شبہات ہنود کے جو اکثر پادریوں سے سیکھے ہیں اور تمام شبہات پادریوں کے سب کے جواب
مفصل کتاب استفسار اور ازالۃ الاوہام اور سوط الجبار اور ظفر مبین اور دیگر تصنیفات مولوی محمد علی
صاحب اور خلعۃ الہنود تصنیف مولوی بت شکن صاحب مرحوم اور ہدیۃ الاصنام تصنیف مولوی قطب عالم
صاحب مرحوم اور اکثر تصنیفات سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ وغیرہ میں موجود ہیں *

خاتمہ بیچ بیان خوبیوں دین اسلام کے **دین** مسلمانی میں جسقدر خوبیاں ہیں میرا کیا حوصلہ
کہ سب کو بیان کرسکوں لیکن بعضی اُنمیں سے کہ اسوقت مجھکو سوجھیں لکھتا ہوں **پہلی خوبی**
توحید یعنی کسیکو اللہ تعالی کی ذات اور صفات اور افعال میں اور اُسکی عبادت اور تعظیم میں
شریک نکرنا - کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب عقل توحید کو اچھا جانتے ہیں سو
وہ توحید اس دین میں ایسی ظاہر ہوئی کہ غیر اللہ کے واسطے سجدہ تحیۃ کا بھی حرام ہے اور دفع بلا سے
اور طلب حاجات میں سوائے اللہ کے اور کسی سے تضرع اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویروں کا بنانا اور کسیکی
قبر کی نقل بنانا یعنی چھوٹی قبر بنا کر اُسکی زیارت کرنی کہ ایسے کام مبدء بت پرستی کے ہیں حرام ہوگئے
اور سوائے اللہ کے اور کسیکی قسم کھانی بھی منع ہوئی چنانچہ کسیقدر بیان اسکا پہلے باب کی پہلی فصل
میں ہوچکا ہے **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین میں جو
کچھ خرابیاں پڑ گئی ہیں تو اکثر بدعات کے اختیار کرنے سے پڑ گئی ہیں سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے ہی سے بارہا بہت تاکید سے فرمادیا تھا کہ خبردار میرے اور میرے اصحاب کے قول وفعل سے
بڑھکر کوئی کام دین میں نکرنا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالی میری امت کے لیے ہر سو برس کی ابتدا

حضرت کے اصحاب نے صحبت یافتہ اور خاص شاگرد بلا واسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور حضرت کے قول و فعل سے خوب واقف تھے سوائے اُنکے قول و فعل حضرت کے قول و فعل کے موافق تھے اور حضرت کے قول و فعل سے جیسے اصحاب

واقف تھے اور ... ہو سکتا ہے اور حضرت مجتہدین اور علماء نے دین محمدی حضرت کے اصحاب سے سیکھا ہے اور سب انہیں ... میں ۱۲

مین ایسے شخصون کو برانگیختہ کریگا کہ وہ لوگ اس دین کو بدعتون سے پاک کرکے تازہ کردیا کرینگے چنانچہ ہر زمانہ مین ایسے ہی لوگ ہوتے رہے جنکے سبب سے یہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا

تیسری خوبی اعتقاد پاک کہ اس کتاب کے پہلے باب سے ظاہر ہے **چوتھی خوبی** عبادات بدنی اور مالی اس دین مین ایسی ہین کہ جنسے دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہے ازانجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہے کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہین اکثر فرشتے ذکر اور حمد اور تسبیح مین اور تقدیس وغیرہ مین مشغول رہتے ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپائے رکوع مین اور حشرات سجدہ مین - اللہ تعالی نے ان سب کی نماز جمع کرکے مسلمانونکو عنایت فرمائی کہ نماز مین یہ سب افعال موجود ہین **پانچوین خوبی** معاملات اور رعیت داری اور حق ماں باپ اور جورو خاوند اور اہل قرابت اور ہمسایہ اور یتیم اور مسافر اور مسکین اور قیدیون کے اور آداب طعام اور لباس اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل کے ساتھ بیان ہوے ہین کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کی احتیاج پڑتی ہے وہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا ۲۴۹
ہے یہانتک کہ پاخانہ اور پیشاب کے اور جماع کرنیکے آداب بھی حضرت نے بتلا گئے - کتب احادیث اور فقہ کے ابواب کو دیکھنا چاہیئے تاکہ حقیقت اسباب کی معلوم ہو

حکایت عجیبہ اکبرآباد مین ایک انگریز نے ایک مسلمان اہل علم سے پوچھا کہ دین اسلام کے حق ہونیکی کیا دلیل ہے مولوی صاحب نے حضرت کے معجزات کا ظاہر ہونا اور بعضی اور دلیلین بیان کین انگریز نے کہا کہ دین اسلام کے حق ہونیکی ایک اور دلیل ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا قانون سلطنت اور ریاست کا کئی سو حکیم دانائے کئی سو برس مین آپس کے مشورہ سے مقرر کیا ہے اور باوجود اس بات کے ہمیشہ اس قانون مین کچھ کچھ ترمیم اور تغیر ہوتا رہتا ہے اور تمہاری شریعت کے سب قانون (یعنی عبادات اور معاملات اور اخلاق اور منجیات اور مہلکات وغیرہ جنکے مسائل کلی اور جزئی بیشمار ہین) ایک شخص کی زبان سے بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسرے کے فقط تیئیس ۲۳ برس کی مدت مین مقرر ہو گئے اور اسوقت سے ابتک انمین کچھ فتور اور تفاوت اور تغیر نہین آیا - ایک شخص سے اسقدر مدت قلیل مین بدون

صلاح اور مشورہ کیلیے ایسا قانون شائستہ اور بائستہ مقرر ہو جانا بدون امداد وحی کے ہرگز نہین ہو سکتا
چھٹی خوبی علم اخلاق اور تصوف اور تزکیہ نفس کا جیسا کہ دین اسلام مین بیان ہوا ہے ایسا کسی
دین مین نہین معلوم ہوتا کتاب احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت وغیرہ صدہا کتب اس علم کی
دیکھنے سے اسکی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہ سب علوم قرآن اور حدیث مین سے نکالے گئے ہین ۔
ساتوین خوبی ۔ اللہ تعالی کا کلام بعینہ انہین الفاظ کے ساتھ جو نازل ہوے ہین جن صفتون کے
ساتھ ہے خاص اسی دین مین موجود ہے اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین رہا چنانچہ اسکا
بیان پہلے باب کی تیسری اور چوتھی فصل مین ہو چکا ہے اور ایسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیثونکا موجود اور محفوظ رہنا **آٹھوین خوبی** لکھہا اولیاء اللہ اور صلحاء صاحب ظاہر و باطن
اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوے **نوین خوبی** کوئی بات ایسی کہ عقل کے
نزدیک محال یا قبیح ہووے دین اسلام مین نہین ہے اور جو کسی مخالف مذہب نے کسی بات پر کچھ اعتراضات
کئے ہین تو علمائے دین نے اُنکے ایسے جواب باصواب لکھے ہین کہ مخالفونکی زبان بند ہو گئی ہے کتاب
صولۃ الضیغم اور استبصار اور ازالۃ الاوہام اور کتب مصنفہ سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ اور سیف
اللہ الجبار اور ظفر مبین وغیرہ تصنیفات مولوی محمد علی صاحب اور خلعۃ الہنود اور ہدیۃ الاصنام اور
اعجاز محمدی اور تیغ فقیر اور تحفۃ الہند اور براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ اور سوا انکے اور کتابونکو دیکھنا
چاہئے کہ حقیقت حال معلوم ہو **دسوین خوبی** حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم کا جامع جمیع
خصال حسنہ ہونا اور ہر طرح کے معجزات کا ظہور حضرت کے ہاتھ پر کہ حق سبحانہ و تعالی نے تمام حضرات انبیاء
علیہم السلام کی خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کر دیا **مصرع** آنچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داری **گیارھوین خوبی** حضرت اور حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت
کا بادشاہیونکو چھوڑ چھوڑ کر درویشی کو اختیار کرنا چنانچہ کتب تواریخ اور سیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا
ہے **بارھوین خوبی** ۔ جماعت جسمین بڑے فوائد ہین ۔ ازانجملہ ایک یہ بھی ہے کہ آدمی ایک جگہ
پر جمع ہو کر اپنا دکھ اور درد ایک دوسرے سے بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسرے

کی مدد اور غمخواری اپنے مقدور کے موافق کردین سو یہ جماعت اللہ تعالی نے مسلمانونکے واسطے مقرر
کردی - اول جماعت قرابت والے اور ہمسائے اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کہ ان لوگونکا
حق اورون سے مقدم ہوتا ہے دوسری جماعت تمام بستی کے مسلمانونکی آٹھوین دن جامع مسجد مین تیسری
جماعت تمام پرگنہ کے مسلمانونکی ایک برس مین دوبار عیدین مین چوتھی جماعت سارے جہان کے مسلمانون
کی مکہ معظمہ مین واسطے حج کے **تیرھوین خوبی** عورتون کے لیئے پردہ ستر مسنون ہونا کہ عقل کے نزدیک
بہت ہی پسندیدہ ہے خاص اسی امت مین ہوا **چودھوین خوبی** نشے کی چیزونکا حرام ہونا کہ جنکے سبب سے
آدمی کی عقل مدار سب امور دین اور دنیا کا اسی پر ہے مغلوب ہو جاتی ہے **پندرھوین خوبی** ترقی دین
کی کہ باوجودیکہ اس زمانہ مین دین اسلام بہت ہی ضعیف ہو گیا ہے اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور کریم النفس
اور ذی مروت ہین وہ خود تنگدست ہین اور اسقدر طاقت نہین رکھتے کہ کسی نو مسلم کی دستگیری
اور اسکے ساتھ نان نفقہ کی مروت کر سکین - اس حال پر بھی بہت بندگان خدا اپنی دولت و حشمت اور
۴۵۱ آسودگی دنیاوی اور خانمان کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آجانا غنیمت
جانتے ہین از انجملہ بعضے بزرگوارون کے نام اور مختصر حالات تحفۃ الہند مین مذکور ہین جنکو دیکھکر دل اور جان
کو لذت آتی ہے اور اسکے بعد بہت لوگ دین اسلام کی حقیقت دریافت کرکے اپنی دولت حشمت اور
آسودگی دنیاوی اور وطن اور خانمان کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے کہ اگر ان سب کے حالات مختصر لکھے جاوین
تو ایک دفتر لکھا جاوے ؎ آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند + فرزند و عیال و خانمانرا چہ کند **اب بعد**
سلام مسنون کے تمام بھائی مسلمانونکی خدمت مین التماس عاجز ہے - خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وصلی اللہ تعالی علی رسولہ
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؎ **ضمیمہ ظفر مبین** ۔۔۔ مین مرقوم
ہے کہ **مسٹر جان ڈیون پورٹ** لکھتے ہین - یہ بات آپکی (یعنی محمد صلعم) کی صاف باطنی پر خوب
دال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ آپکے دوست اور اہل خاندان تھے جو آپکی عادات سے خوب واقف تھے
اگر معاذ اللہ آپ فریبی ہوتے تو یہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور انپر بھی آپ کا فریب ظاہر ہو جاتا در حقیقت یہ بات

کبھی ثابت نہین ہوئی کہ محمد صلعم نے ترویج شریعت یا اثبات دعوی نبوت کے لیئے مکر اور حیلے کیئے یا جھوٹے
معجزے دکھائے - اسلام حضرت کی حیات ہی مین تمام عرب مین قایم ہو گیا اور بت پرستی کی بیخ و بن باقی
نرہی ایسی کامیابی حضرت کو بسبب شجاعت اور قوت جنگ کے نہ حاصل ہوئی تھی بلکہ اسکی وجہین تھین کہ
آپنے مذاہب کو مہذب اور درست کیا ممالک کو مغلوب اور مفتوح کیا اس طریقے کو جو چاہیں سو سمجھین لیکن حق تو یہ ہے
کہ اُن طریقونکی نسبت جو اُس زمانہ مین عرب مین جاری تھے یہ طریقہ بہت طاہر اور پاک بلکہ خود طہارت اور پاکیزگی ہے
بعد فتح مکہ کے آپ حسب احکام قرآن (دین اسلام) حج بجا لائے اور حجر اسود کے قریب کھڑے ہوکر آواز بلند خدائے برحق کا نام لیا اور
بتونکو بیخ و بن سے اُکھاڑ دیا الخ **ایضاً** ٹامس کارلایل صاحب فرماتے ہین اس پیغمبر اُولوالعزم کا حال ایسی بے تکلفی اور انصاف اور
لطافت سے بیان کیا ہے کہ راقم (یعنی مسٹر جان ڈیون پورٹ) کا جی نہین چاہتا کہ اُسے چھوڑ دے مورخ موصوف
کہتے ہین کہ اُس عقیل باشندۂ صحرا (یعنی آنحضرت صلعم) کی جسکی چشم سیاہ اور پُر نور تھی اور دل کشادہ اور خلیق تھا
حرص اور طمع نتھی بلکہ اور اور خیالات تھے وہ شخص متین اور اولوالعزم تھا اور اُن لوگو نمین تھا جو ہمیشہ سرگرم اور مستعد رہتے
تھے اور جنکو خود حق تعالی نے صداقت کے لیے پیدا کیا ہے - اور لوگونکا تو یہ حال ہے کہ مصنوعات اور مسموعات پر عمل کرتے ہین اور
اُنہین پر قناعت کرتے ہین لیکن وہ شخص (یعنی آنحضرت صلعم) ہمیشہ خود تھا اور اُسکا نفس تھا اور نفس الامر تھا وہ بڑا راز
ہستی اُس شخص کی ذات مین عیان تھا اور یہی شخص اُس سرمکنونکی عزت و جلال کا مظہر تھا ایسا صدق و صفا جیسا ہمنے بیان
کیا کچھ نکچھ خدا سے علاقہ رکھتا ہے اور ایسے شخص کا کلام ایک صدا ہے جو خود خدا کے دل سے نکلتی ہے لوگ توجہ سے سُنتے
ہین اور اُنہین واجب ہے کہ بگوش دل سُنین اُس آواز کو نہین تو کسی اور کی باتکو نہ سنین اسواسطے کہ اور جتنی باتین ہین اُس آواز
کے مقابلہ مین سب مثل ہوا کے ہین ہمیشہ سے ہزارون خیال احکام حج اور سیاحت مین اُس شخص کے دلمین خطور کرتے تھے اور
دفعۃً یہ خیالات آتے تھے کہ مین کیا ہون یہ شئی غیر محدود جسمین مین رہتا ہون وہ جسے عالم کہتے ہین کیا ہے اور حیات اور موت کیا
چیز ہے اور مجھے کیا یقین کرنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے کوہ حرا اور کوہ سینا کے سیاہ پتھرونے اور وحشتناک
تنہائیونے اُسکے سوالات کا جواب دیا اور نہ اُس شخصکو افلاک نے جواب دیا جو مع اپنے نیلگون اور نورانی ستارون کے
گردش کرتے تھے بلکہ اُس شخص کا دل اور وحی الٰہی اُسے جواب دیتے تھے راقم کہتا ہے کہ محمد ایک شخص خانہ نشین تھے
ایسا کیا کہ اُسکے خاندان نے اُسے پیغمبر جانا - محمد ایک غریب عرب نے اپنے ملک کے قبائل وحشی مفلس برہنہ اور گرسنہ

چنانچہ خود فرمایا ہے اللہ تعالی نے وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنی محمد صلعم اپنے دل کی خواہش سے کچھ نہین کہتا جو کہتا ہے وہ سب وحی ہے ۱۲

کو ایک گروہ معقول اور مضبوط کردیا اور اُنہین ساری دنیا سے علیحدہ افعال و اطوار تعلیم کیئے الخ الضیاء صفحہ ۱۵۶ محمد پیغمبر
اولوالعزم ایسے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا الخ راقم کہتا ہے کہ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ نے
بمقتضائے زہد و تقویٰ نبوت بڑی خوشی سے یہ خبر دی تھی کہ زمانہ آخر مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ہم سے بھی افضل اور اعلیٰ
ہوگا اور شاگردان مسیح نے بھی وعدہ کیا ہے کہ فارقلیطا یعنی تسلی دہندہ آئیگا یہ دونو پیشگوئیان بلاشک و شبہ اشرف الانبیاء اور خاتم
النبیین یعنی آنحضرت کے بارہ مین ہین اور آپ ہی کی ذات پاک مین انکی تکمیل ہوئی۔ آنحضرت کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تھا
قرآن سے خوب ظاہر ہے کہ آنحضرت بڑے موحد تھے آپنے بتون اور آدمیون اور ستارون اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت
فرمائی۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سبکو اتفاق ہے اور جسمین کوئی ایسی گرہ نہین جو زبردستی ماننی پڑے اور
سمجھ مین آئے آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئے اور آپنے اپنے مذہب کو قایم رکھا اور بت پرستی کو ممالک ایشیا اور افریقہ اور مصر کے اکثر
حصون سے بالکل نیست و نابود کردیا چنانچہ ان ملکون مین اب تک خداتعالیٰ واحد حقیقی کی پرستش جاری ہے لاکھون آدمیون کے دل مین
اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہ پکڑی۔ صفحہ ۵۵ آپکی تمام عمر کے ہر ایک کام سے یہ بات بخوبی ظاہر ہے
۲۵۳ کہ آپ مین بلندنظری کا عیب ہرگز نہ تھا اور جب ہم اس امر پر غور کرین کہ آپنے باوجود اس بات کے کہ اسلام کو آپکے زمانہ حیات
مین خوب رواج ہوگیا اور آپکو لا انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپنے ہرگز اس سے اپنا ذاتی فائدہ نہ اٹھایا اور زمانہ وفات تک وہی
سیدھی سادی وضع رکھی جیسی پہلی تھی تو یہ امر اور بھی زیادہ ہمارے قول کا مؤید ہے کہ آنحضرت بلندنظر نہ تھے۔ یہ امر یقینی ہے بت پرستی
کا معدوم کرنا اور خداتعالیٰ واحد مطلق کی عبادت کا اس قوم مین بنا ڈالنا جو نہایت درجہ کی بت پرست تھی اور خدا کو بالکل
بھول گئی تھی حقیقت مین ایسا کام تھا جسکے واسطے خداتعالیٰ نے مقرر کیا ہو الضیاء جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور
حقیر بت پرستی کے بدلے جسمین آنکے ہموطن (یعنی عرب) مدت سے ڈوبے ہوئے تھے خدا واحد برحق کی پرستش قایم کرنے بڑی
بڑی دائم الاثر صلاحین کین مثلاً اولادکشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزون کے استعمال کو اور قماربازی کو جس سے اخلاق کو بہت
نقصان پہنچتا ہے منع کیا نہایت سے کثرت ازدواج کا جو اسوقت مین رواج تھا اسکو بہت کچھ گھٹا کر محدود کیا ایسے بڑے سرگرم
مصلح کو ہم فریبی ٹھہرا سکتے ہین اور یہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی تمام کارروائی مکر پر مبنی تھی۔ نہین ایسا نہین کہہ
سکتے۔ بیشک محمد صلعم بجز دلی نیک نیتی اور ایماندار رہے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ اپنی کارروائی پر ابتدائے نزول
وحی سے جو خدیجہ سے بیان کی اخیر دم تک جبکہ عائشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے

جو لوگ ہر وقت اُنکے پاس رہتے تھے اور جو اُنسے بہت ربط ضبط رکھتے تھے اُنکو بھی کبھی اُنکی ریاکاری کا شبہہ نہین ہوا۔
اور کبھی اُنہون نے اپنے نیک برتاؤ سے تجاوز نہین کیا بیشک ایک نیک اور صادق طبیعت شخص جسکو اپنے خالق پر بھروسا
ہو اور جو ایمان و رسم اور رواج مین بہت بڑی اصلاح کرے حقیقت مین صاف صاف خدا کا ایک آلہ ہوتا ہے اُسکو ہم
کہہ سکتے ہین کہ خدا کا پیغمبر ہے **ایضاً** صفحہ ۵۵۔ ایڈورڈ گین صاحب لکھتے ہین کہ محمد کا مذہب شکوک اور شبہات سے پاک صاف ہے قرآن
خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے۔ مکہ کے پیغمبر نے بتون کی انسانون کی ستارون کی اور سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل
سے رد کیا کہ جو شئے طلوع ہوتی ہے غروب ہو جاتی اور جو حادث ہے وہ فانی ہوتی ہے اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم
ہو جاتی ہے۔ اُسنے اپنی معقول سرگرمی سے کائنات کے بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ وہ کسی
شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اُسکا ثانی موجود ہے جس سے اسکو تشبیہ دے سکین (یا ملا سکین)۔ وہ ہمارے نہایت خفیہ
ارادون سے بھی آگاہ رہتا ہے۔ بغیر کسی اسباب کے موجود ہے۔ اخلاق اور عقل کا کمال جو اسکو حاصل ہے وہ اُسکو اپنی ہی ذات سے
حاصل ہے۔ ان بڑے بڑے حقایق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اُسکے پیروون نے اُنکو نہایت مستحکم طور سے قبول کیا اور قرآن کے
مفسرون نے معقولات کے ذریعہ سے بہت درستی کے ساتھ اُنکی تشریح اور تصریح کی۔ ایک حکیم جو خدا تعالی کے وجود اور اُسکی صفات پر
اعتقاد رکھتا ہو مسلمانون کے مذکورہ بالا عقیدہ کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ ہے جو ہمارے موجودہ ادراک اور قواے عقلی
سے بہت بڑھکر ہے اسلئے کہ جب ہمنے اُس نامعلوم چیز (یعنی خدا) کو زمان اور مکان اور حرکت اور مادہ اور حس اور تفکر کے
اوصاف سے مبرا کر دیا تو پھر ہمارے سمجھنے اور خیال کرنے کے لیئے کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول (یعنی شناخت ذات باریتعالی) جسکی بنا
عقل اور وحی پر ہے محمد کی شہادت سے استحکام کو پہنچی اُسکے معتقد ہندوستان سے لیکر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہین اور
بتونکو ممنوع سمجھنے سے بت پرستی کا خطرہ مٹا دیا گیا ہے۔ مسٹر ٹامس کارلیل صاحب لکھتے ہین کہ ہم لوگون (یعنی عیسائیون)
مین جو یہ بات مشہور ہے کہ محمد ایک پرفن اور فطرتی شخص اور گویا جھوٹ کے اوتار تھے اور اُنکا مذہب دیوانگی اور خام خیالی
کا ایک تودہ ہے۔ اب یہ سب باتین لوگون کے نزدیک غلط ٹھیرتی جاتی ہین جو جھوٹ باتین بدخواہ اندیش اور مذہبی سرگرمی
رکھنے والے آدمیون (یعنی عیسائیون) نے اُس انسان (یعنی محمد صلعم) کی نسبت قایم کی تھین اب وہ الزام قطعاً ہماری
روسیاہی کے باعث ہین صفحہ ۵۹۔ اس قسم کے خیالات جو بہت سے پھیلے ہوئے ہین بہت ہی افسوس کے قابل ہین۔
اگر ہمکو خدا کی سچی مخلوقات کا علم کچھ حاصل کرنا منظور ہو تو ہمکو ایسی باتون پر یقین کرنا ہرگز نہین چاہیئے۔ وہ باتین

ك ۱ یعنی محمد صلعم کی نسبت بدگمانیان ۱۲

ك ۲ یعنی پادریون وغیرہ مین ۱۲

زمانہ مین پھیلی تھین جبکہ توہمات کو بہت دخل تھا اور انہین توہمات کے سبب سے خیال تھا کہ آدمی کی روحین نجگین خرابی مین پڑی ہوئی ہین جو انکی ہلاکت کا سبب ہے **ایضاً** جارج سیل صاحب بھی ترجمہ قرآن مین اُس شخص کی تکذیب بہت سرگرمی کے ساتھ کرتے ہین جنہنے مانند لالچی (اندرمن) کے کچھ مذمت دین اسلام کی کی تھی چنانچہ وہ لکھتے ہین کہ مین اُس شخص سے متفق نہین ہون بلا شک و شبہ محمد صلعم بنجبی اپنے دلمین یقین رکھتے تھے کہ خدا واحد ہے جو اُسکا سبب سے بڑا مسئلہ تھا جسکے پھیلانے مین آنکو توجہ تام تھی - **دیکھئے** یہ سب اقوال مخالفین اسلام کے ہین جیسے بہت بڑی عظمت دین اسلام کی ثابت ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء - انتہی مختصراً ؁

حواشی متعلقہ حجۃ الہند - حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۱۳ - براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۹۲ بقیہ حاشیہ نمبر ا مین برہمو سماج کا خلاف اعتقاد یہ لکھا ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا دنیا پر اثر اس سے زیادہ نہین سمجھتے کہ اُسنے کسیوقت یہ تمام عالم مع اسکی تمام قوتون اور طاقتون کے پیدا کیا ہے لیکن اب وہ تمام قوتین اور طاقتین مستقل طور پر اپنے اپنے کام مین لگی ہوئی ہین اور خدا تعالیٰ کو قدرت نہین ہے کہ انمین کچھ تصرف کرے یا کچھ تغیر اور تبدل ظہور مین لاوے مثلاً کسی مادہ حار کو اُسکی تاثیر حرارت سے یا کسی مادہ بارد کو اُسکی
۲۵۵ تاثیر برودت سے روک سکے چنانچہ آگ مین اُسکی خاصیت احراق کی ظاہر ہونیدے - **حاشیہ متعلقہ فصل ۳ باب ۲** -

آئین اکبری جلد ۳ مین مرقوم ہے کہ بموجب مذہب ہنود کے گناہ کے سات درجہ ہین درجۂ اول پانچ گناہ جنکا کفارہ کچھ نہین برہمن کو قتل کرنا - مان سے مجامعت کرنا - شراب پینا - برہمن اور کھتری اور بیس کا - دس ماشہ سونا چرانا - ایک برس تک ان چارون سے ایک گناہ کے مرتکب کے ساتھ صحبت رکھنا - درجۂ دویم نسب مین جھوٹ بولنا - بادشاہ کے پاس چغلی کرنا - اُستاد کی تکذیب کرنا - زنا کرنا ان عورتون کے ساتھ - ہمشیرہ - باکرہ - چوڑھی - دباغ - رنگریز - بٹوہ - ماہی گیر - بھیل دوست کی جورو - بیٹے کی جورو - بید کو بھلا دینا - گم کر دینا - جھوٹی گواہی - اقربا کو قتل کرنا - حرام کھانا - امانت مین خیانت - آدمی گھوڑا جواہر تانبا چرانا - درجہ سوم گاؤکشی - دوسری عورتون سے زنا کرنا - دوسری چیزون کو چرانا - کھتری بیس شودر کی عورت کو قتل کرنا - مردم آزاری - محصول لینا - گسائین - کسب زنا - اُستاد اور والدین کی خدمت ترک کرنا - سود زیادہ لینا - برہمن اور کھتری کو سوداگری کرنا - اور اگر ضرورت ہو تو ان اشیا کی تو ہرگز نکرے گھی - نمک - شیرینی - طعام پختہ - تل - پتھر - جاندار - سرخ کپڑا - سن کا کپڑا - کتان - پشمینہ - میوہ - ہتیار - زہر گوشت - خوشبو - دودھ - دہی - شہد - لسن - تیل کا پانی - لاکھ - گھانس - پانی - چمڑا - جگ نکرنا

بید کی تلاوت نکرنا - وقت مقررہ پر زنار نہ باندھنا - قرابتیوں سے مروت نکرنا - فرزند و زن و باغ و تالاب و
چاہ فروخت کرنا - بیہودہ گھانس وغیرہ زمین سے اُکھاڑنا - خاص اپنے واسطے کھانا پکانا - غیر مذہب کی کتاب وغیرہ
پڑھنا - برہمن کو نوکری کرنا - بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ کرنا - یہ سب گناہ گاؤکشی کے برابر
ہین - درجۂ چہارم - دوروئی کرنا - اغلام - برہمن کو ستانا - شراب اور بول و براز سونگھنا - درجہ پنجم - قتل کرنا
ہاتھی گھوڑا - اونٹ - ہرن - بکری - بھیڑ - بھینس - نیل گاؤ - مچھلی وغیرہ کا - بضرورت سوداگری اشیاء مرقومہ
الصدر کی کرنا - جھوٹ بولنا - شودر کی نوکری کرنا - درجۂ ششم چھوٹے جانور چیونٹی وغیرہ کو قتل کرنا -
شراب خوار کے ہاتھ اور برتن سے کھانا - درجۂ ہفتم - میوہ پھول لکڑی چرانا - بڑے بڑے کامون مین سرا سیمگی
اور ہر قسم کے گناہونکا کفارہ لکھا ہے - کہتے ہین کہ برہمن کا قاتل ہرن یا کتے یا اونٹ یا خوک کا جنم
لیتا ہے - جب آدمی کا جنم لیتا ہے تو بیمار رہتا ہے سخت اور مہلک مین مبتلا ہوتا ہے اور اُس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اپنے گوشت اور پوست
کو بحت سخت کر کے آگ مین ڈالے یا یون کرے کہ اگر قتل خطا ہوا تھا تو آدمی کی کھوپری لیکر بارہ برس بھیک مانگے
اور اگر قتل عمد ہوا تھا تو چوبیس برس اور کہتے ہین کہ ماں[1] کا قاتل دوسرے جنم مین اندھا ہوتا ہے علاج اُسکا ۲۵۶
ایک گائے اور ایک تولہ سونا پون کرنا اور بارہ برہمن کا شکم سیر کرنا اور کنجد اور گھی اور شہد اور شکر ملا کر
اُسمین سے بارہ ہزار کفچہ آگ مین ڈالنا - اور ننگے پاؤن چار کوس تک تیرتھ کو جانا اور بہن کا قاتل
گونگا ہوتا ہے - علاج اُسکا چار تولہ سونے کی گائے بناکر اور دو تولہ چاندی کے سُم اور دو ماشہ تانبے
کا کوہان اور ایک برتن کانسی کا واسطے دودھ کے صدقہ کرے - اور سات روز تک پنج گب[2] کھاوے
اور بعضے ایسے ہی عجائبات کفارے اور لکھے ہین اور کہتے ہین جو گناہ کہ حالت بیداری[3] مین
دانستہ کیا ہو تو دوسرے جنم مین اُسکے سبب بیماری پیدا ہووے وہ بیماری علاج پذیر نہین اور جو
نادانستہ کیا ہو وہ علاج پذیر ہے - اور جو حالت خواب مین کیا ہو دوا کرنے سے کچھ تندرستی حاصل
ہو کر پھر بیمار ہو جاوے انتہی مختصراً +

[1] تبیین الکبری صفحہ ۱۹۱ - ۱۲
[2] پنج گب یعنی گائی کا دودھ اور دہی اور گھی اور گوبر اور موت ملا ہوا ۱۲
[3] صفحہ ۱۹۰ - ۱۲

صحتنامہ کتاب حجۃ الہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	جملہ	حملہ	۳۵	۵	گزز	گرگڑ	//	۲۰	ر	×
۵	۱	عبادت	عبادات	//	۱۴	السی	ایک	//	۲۱	)	×
۱۳	۱۱	دیوتون	دیویون	//	۱۵	چھیالیس ۴۶	چھیالیس ۵۶	۴۱	۱۶	ملتخب	منتخب
۱۵	۲	ہے	ہے ص-۱۱۹	۴۲	۴	اتھربن	رگتہ	۶۲	۸	گنگال	×
//	۱۵	ہوتے	جاتے	۴۳	۱	حلا	خلا	۶۳	۱۱	ہی	ہی کی
//	۲۱	دتہاے	اودھیاے	//	۵	گنبذ	گنبد	۶۴	۲	کلفت	کلف
۱۷	۱۹	ہنودنے	ہنود	۴۴	۱۳	روشنی	روشن	//	۳	اُسنے	اُس سے
۱۸	۱۰	جبین	حسین	۴۶	۱۵	وقت	وقت سے	۶۶	۱۳	بھوڑ	چھوڑ
//	۱۸	ہوے	بولے	۴۸	۸	مٹی	مٹنی	۶۷	۱۳	جھوگ	بھوگ
۲۳	۱۵	مہادیوکے	مہادیوکو	//	۲۰	تیر	تبر	//	۱۷	ص-۲۹	ص-۳۸
//	۲۰	جو	جو	۵۲	۳	ردانشتہ	نادانشتہ	//	۱۸	یشن	برہما
۲۶	۵	ڈور	ڈورو	۵۳	۴	پاندورن	پانڈون	۶۹	۲	بیان	بیان مین
//	۱۶	پیا	پڑا	۵۵	۱۳	مہادیو	×	۷۳	۱۸	من	منہ
۳۱	۱۰	رنج	نہ رنج	//	۱۸	لڑ	کر	۷۶	۱۵	بہ	ہر
۳۲	۱	اورنکو	اُنکو	۵۶	۳	مانگ	مانگ کر	۷۸	۵	دھا	دھاری
۳۳	۵	ہنسکر	ہنس بنکر	۵۸	۱۱	راجہ	کہ راجہ	۸۰	۱۴	عقل	عقل کُل
//	۱۵	ہوئی	ہوئی ہے	//	۱۷	کوبہ	کوچہ	۸۴	۱۳	بین	مین
۳۴	۱۰	(ولیبنی دو دیکھکے پلنگ)	×	۵۹	۱۷	تُرن	ترن	۸۵	۱۰	چنانچہ	رچنانچہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۶	جگنون	جگنون	۱۱۲	۱۸	جو	چو	۱۵۲	۳	دھورے	دھاتورے
״	۶	اسے	×	۱۱۳	۲	گناہون	گیانیون	۱۶۰	۲	کے	کا
״	۲۱	اسے	اسے اگنی	״	״	قدیم	قدیم ہے	״	۵	چوہڑ	چوہڑے
۸۹	۱۵	اندر کے	اندر کی	״	״	رسوم	تقلید اور رسوم	۱۷۰	۶	تیسوان	تیئیسوان ۲۳
״	״	گانے کے	گانے کی	״	״	پرستش	کی پرستش	۱۷۱	۳	اور	اور امرداس
״	״	پڑھنے کے	پڑھنے کی	۱۱۵	۳	بہنین	بعد بیاہ کے بہنین	۱۹۲	۱۰	ہرن	ہرنّ
۹۰	۲۰	ستار کرتو	ستار کرتو	״	۷	خو	خود	۱۹۳	۱	قدیمی	مذہب قدیمی
״	۲۱	بل	بل سے	״	۸	و بعضے	بعضے	۲۰۳	۱۳	لڑتے	کرتے ہین
۹۱	۸	کی	کے	۱۱۶	۱۵	تعالی	تعالی نے	״	״	رنشمی	ریشمی
۹۴	۷	رگ	رگ بید	״	۱۸	ایسے	ایسے کام	۲۰۴	۱۷	وسا ہے	وسا ہی ہے
۹۸	۲۱	مرد	مرد ہی	۱۲۱	۲۰	چنے	چینے	۲۰۷	۳	مُکار	مَکار
״	״	شخص کا	شخص کا کیا	۱۲۳	۱	اوسکی	اُسکی	۲۰۹	۱۵	قسمت	قیمت
۱۰۲	۲	۸۰	۹۰	۱۲۵	۱۳	مکہ مین	مکہ مین مین	۲۱۴	۱۱	سے	ہے
״	۵	۳۸۰	۳۸	۱۲۹	۱۲	اسکی	اسکے	۲۱۵	۵	زمین	زمین پر
۱۰۳	۱۰	گیا	گئے	״	״	کے	کی	۲۱۶	۲۰	ایضا	ایضا ۲؎
۱۰۷	۵	یُفخر	یفخر	۱۳۳	۶	بیٹی کو	بیٹے	۲۱۸	۱۲	مُردے	مُردے کے
״	״	ینبغی	ینبغی	״	۱۶	اُنکے	اُسکے	۲۲۰	۱۱	چھن	چھند
۱۰۹	۷	بصرعہ	بالصرعۃ	۱۳۶	۳	ص ۱۶ و ۱۹	ص ۱۶ تا ۱۹	۲۲۳	۲۱	نے	تو نے
״	۱۵	الصبر	الصّبرُ	۱۴۴	۹	۱۵۲	۵۲	۲۲۴	۱۹	دارون کے	دایرون کے اندر
۱۱۰	۱۶	اُشکنہ	اُیشگنہ	۱۵۰	۱۱	ناردیبہ	ناردیہ	۲۳۷	۱۷	کرامت	کرامات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۷	۱۷	اور استدراج	اور استدراج	۵۲	اخیر	شعار	شعلہ	۷۸	۱	ص۵۶۹	ص۱۷۱ اور ص۵۶۹
؍؍	۲۰	کرامت	کرامات	؍؍	۶	×	سوط جلد۲ ص۱۸۶ شہ	۷۹	۵	سطو جلد۲ ص۱۵۵	ظفر ص۵۶۶
۲۳۸	۵	بیعیرت	بعزّت	۵۳	۳	جلدا	جلد۲	۸۰	۷	جاتا ہے	جاتا ہے الخ
؍؍	۷	یہ	کہ یہ	۵۵	۵۳	۱۱۰	۲۵۳	۸۴	۴۵ حاشیہ بیرون	سوسائی	سوسائٹی
۲۳۹	۱۱	اوسہنی	روہنی	۵۷	۱۴	۲۲۵	۲۱۵	۱۱۴	الحاشیہ المدرون	قوا	قوی
؍؍	۱۸	ساتھ	ساتھ کرکے اُسے مہر	۶۲	۲۷	گیا	گیا تھا	۱۲۹	۱۷	میر	میری
۲۴۰	۱۳	لڑکی	لڑکی کو	؍؍	۳۰	ہم کہ	ہم	۱۴۵	۷	و۱۴۳ و ۱۴۳	×
؍؍	۱۴	اور تمہارے	اور تمہارے	۶۶	۲۴	جائے	بنائے	۱۵۹	اخیر	بیٹی کی	بیٹے کے
۲۴۱	۱۱	ادس	مین	؍؍	۲۶	۲۵۱	۲۹۱	۱۶۰	۱۳	جلدا	جلد۲
۲۴۲	۱۱	بیبیک	بھیک	؍؍	۲۸	۲۱۹	۳۱۹	۱۵۳	۲۱	۱۱۸	۲۱۸
۲۴۳	۷	بدھیا	بدیا	۷۲	۱۱	۱۲۵	۱۳۵	۱۷۱	۲۲	س۱۴	س۲۴
؍؍	۱۸	کہ ایک	ایک	؍؍	۱۴	اپنکھد اور اپنشد دونو لفظ صحیح ہیں	ظفر مبین ص۱۷۱	۲۰۷	۲۴	چرس	پرس
۲۴۷	۱۱	ورد ویدی	دروپدی کو					۲۱۶	۲۲	۱۲	۳
				۷۳	۲	۱۷۱	۵۶۵	۲۲۱	۴	ص۱۷۱ س۱۲	۶۷
				؍؍	۳	ظفر المبین ص۵۶۵	اپنکھد اور اپنشد دونو لفظ صحیح ہیں	۲۲۲	۱۵	برسد	نرسد
								۲۲۸	۱۰	اول	دوم
				۷۴	۴	مین	ہین	۲۴۳	اخیر	گی	کرو گی
				؍؍	۱۴	خدا	جُدا	۲۴۷	۲۱	ص۳۳	ص۳۲
				۷۷	۵	ص۲۰ ص۱۲	ص۸۶	؍؍	۲۲	ص۳۲	ص۳
				؍؍	اخیر	ص۵۲۷	ص۵۶۷				

غلطنامہ حواشی حجۃ الہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲۳	ظفر مبین	ظفر مبین ص۱۷۱
۱۴	۳	۲۴	۴۴
۲۰	۴	۲۱۸	۱۸
۴۴	۲	جلدا ص۱۳۱	جلد۲ ص۲۳۱
۵۲	۲۴۷	جلدا	جلد۲

غلطنامہ حروف ہندی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۱	۸	ਗਤਤਾ	ਗੋਤੀ
〃	۹	ਅੰਗ	ਅਿਗ
〃	〃	ੲਾ	ਈ
〃	۱۱	ਸ੍ਰਾ	ਸ੍ਰੀ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۱	۱۱	ਾਵ	ਵਿ
〃	〃	ਜਾ	ਜੀ
〃	〃	ਾਧ	ਧਿ
〃	۱۲	ੲ	ਏ
〃	۱۳	ਫਿ	ਇ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۴	۲۱	ਥੋ	ਤੋਂ

خلاصہ مضمون بعض عبارات رسالہ شحنۂ حق مؤلفہ مرزا غلام احمد صاحب

صفحہ ۲ - ۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء کے اشتہار مین جو آریون کی طرف سے مطبع چشمۂ نور مین چھپا ہے ہمین موت کی دھمکی دی گئی ہے کہ تین سال کے اندر تمہارا خاتمہ ہوجائیگا - اور پھر ایک خط جو ۲۳ دسمبر ۱۸۸۶ء کو گمنام بصیغہ بیرنگ روانہ کیا ہے اُسمین صاف قتل کردینے کا اعلان ہے - صفحہ ۵ - پرچہ دھرم جیون ۶ مارچ ۱۸۸۷ء پہنچا اُسکے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آریونکی طرف سے ایک اعلان پنڈت شونارایُن کے قتل کے لیئے بھی جاری کیا گیا ہے تین قصور سے - ایک قصور یہ کہ اُنہون نے بڑی تحقیق سے پرچہ دھرم جیون مین کئی دفعہ یہ مضمون شایع کیا ہے کہ وید[1] اُن کم فہم لوگون کے خیالات ہین جو حقیقت مین آگ اور سورج اور پانی وغیرہ کو اپنا پرمیشر[2] خدا سمجھتے تھے اور اُنکی عقل[3] بھی اسیقدر تھی - دوسرا قصور یہ کہ اُنہون نے اپنے اُسی پرچہ مین یہ بھی شایع کردیا کہ ویدون مین لکھا ہے کہ اگر کسی عورت کے اولاد نہو تو وہ سواے اپنے خاوند کے کسی دوسرے شخص سے اولاد حاصل کرنیکے لیے صحبت کرسکتی ہے اس عمل کا نام نیوگ ہے اور پنڈت دیانندجی اِس عمل کے جاری کرنیکے لئے (اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین آریون کو بہت تاکید کرتے ہین تا اُنکی عورتین بے اولاد نرہین - تیسرا قصور یہ کہ اُنہون نے اپنے دھرم جیون مین بحوالہ پرچہ آریہ درپن وغیرہ اور خود اپنی تحقیق کی رو سے بیان کیا کہ دیانندجی ہندوون کے اوتارون کو اور باوانانک کو بُرا کہتے ہین مگر خود اُنکی فناتی کرتوتین ایسی ہین کہ تمام زندگی مین دنیا طلبی ہی اُنکا اصول رہا جس کیا فریب ہی کیا عقل کے بھی ایسے موٹے کہ ایک بات پر کبھی قایم نرہے کبھی چار پشتکونکا نام وید رکھا اور کبھی اُسی زبان سے ۲۲ یا ۲۴ وید بناڈالے کبھی اُنکے پرمیشر کو دنیا کی ہی خبر نہین کہ کتنی ہے اور کبھی (اُنکا پرمیشر) ایسا زود رنج کہ مکتی نجات

---

[1] بید بھی مشہور ہے [2] اصل مین پرم اشیر تھا یعنی بڑا خداوند - الف ساقط ہوا حرکت اُسکے ماقبل کو دی گئی یای معروف کو مجہول کیا گیا پرمیشر ہوا ۱۲ [3] یعنی بید جو عنصرون اور چاند سورج وغیرہ کی پرستش سے بھرا ہوا ہے وہ خدا کا کلام ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ ایسے لوگونکا کلام ہے جو علم الٰہیات مین بہت پست نگاہ رکھتے تھے اُنہون نے زمانہ کے اُلٹ پھیر اور حوادث ارضی و سماوی مین اجرام فلکی اور عناصر کا بہت کچھ دخل دیکھکر یہی اپنے دلون مین سمجھ لیا کہ اگر ارباب المعین اور مدبر عالم ہے تو یہی چیزین ہین - انکے سوائے اگر کچھ ہے بھی تو اُسکا عالم مین کچھ تصرف نہین ہے اسواسطے انہی ۱۲

دیکر اور بڑے بڑے مقدس رشی[1] بناکر پھر اُنکی تمام عزت خاک مین ملاتا ہے اور کیڑے مکوڑے بناتا ہے -
کوئی آریہ یہ خیال نہین کرتا کہ اِن باتوں مین پنڈت شیونارائن کا کیا قصور ہے - یہ تو ویدہی کا قصور ہے جسمین
ایسی پاک تعلیمین موجود ہین یا دیانند کا قصور ہے جسنے ایسے مسائل ستیارتھ پرکاش مین درج کردیے اور
ویدون کے مقدس ہونیکا نقارہ بجاکر نمونہ دکھلادیا +

صفحہ ۲۶ ثبوت تناسخ پر دلیل بھی کیا ہی عمدہ ستیارتھ پرکاش مین لکھی گئی ہے کہ جب بالک پیدا ہوتا ہے
تو اُسیوقت اپنی مان کا دودھ پینے لگتا ہے سبب یہ کہ اُسکو پہلے جنم کا خیال بنا رہتا ہے پس اس سے ثابت (تصنیف دیانند ۱۲)
ہوگیا کہ تناسخ سچ ہے - **جواب مختصر** - بچہ بسبب جاندار ہونے کے غذا کا طالب ہوتا ہے اور بسبب سادہ
نفس ہونے کے جس عادت پر لگایا جاوے اُسی پر لگجاتا ہے اگر بتی یا نلی سے دودھ پلانا شروع کردین تو فی الفور
اُسی طور سے پینے لگتا ہے اور اگر بکری کی پستان یا انگریزی شیشی پر لگایا جاوے تو اسی پر لگجاتا ہے اور اُسکو پہلے
جنم کا خیال بنا رہنا کہان سے جانا اسپر کون سی دلیل ہے اور اگر بالفرض واقعی ایسا ہی ہوتا تو چاہیے تھا
کہ ہر ایک جاندار کا بچہ اپنے پہلے جنم مین اُسی نوع سے ہوتا جسمین اب پیدا ہوا ہے اور شیر خوار تو ضرور ہی ہوتا
حالانکہ اس بات کا کوئی آریہ قایل نہین ہے بلکہ جنم ہاے مختلفہ کے قایل ہین جنمین کوئی شیر خوار ہے اور کوئی
شیر خوار نہین جیسے اکثر پرندے اور کیڑے مکوڑے مچھر مکھی کھٹمل وغیرہ کہ کوئی شیر خوار نہین ہے - اب غور کرنا
چاہیے کہ کیا اچھی سمجھ ہے تمام آریون کے سوامی دیانند کی اور کیا عمدہ دلیل لائے ہین تناسخ کے ثبوت
پر - حق تو یہ ہے کہ جو کوئی تقلید فاسد جس مسئلہ پر اڑ جاتا ہے اُسکے ثبوت کیلئے ایسے ہی منصوبے گھڑنے لگتا ہے (پیرو مرشد ہیتوا ۱۲)

صفحہ ۱۰ - لیکھرام پشاوری اپنی کتاب کے صفحہ ۲۵ مین روحون کے غیر مخلوق ہونے پر یہ دلیل پیش کیا
کرتے ہین کہ نہ تو روحین ترکیب پذیر اور نہ منقسم ہونیوالی چیزین ہین پھر اُنکی پیدایش کسطرح ہوئی **ف**
اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی روح کسی جاندار کی جسم اور مرکب اور قسمت پذیر اور غذا کی پیدا کی ہوئی نہین ہے
صفحہ ۶۸ و ۶۹ یجر بید ادھیا ۳۱ منتر ۱ مین ہے کہ منش کی آتما (یعنی آدمی کی روح) کہتی ہے کہ وہ پرمیشر
جو سورج مین ہے مین ہی ہون - رگ بید بھاگ ۶ سکت ۹۰ منڈل ۱۰ منتر اول مین ہے کہ پرمیشر کی
ہزار آنکھین اور ہزار سر اور ہزار پاؤن ہین - اور دوسرے منتر مین ہے کہ سب روحین اُسکی روح ہین اور

[1] یعنی عالم عابد امام ۱۲ [2] یعنی بموجب بید کے بعد ہو جانے مکتی کے پھر بھی جنم لینا پڑتا ہے ۱۲

جو کچھ ہے وہی ہے اور تھا بھی وہی - اور منتر چہارم مین ہے کہ زمین کی تمام مخلوقات اُسکا چوتھا حصہ ہے اور تین حصے آسمان پر ہین - اور ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۶۲ مین ہے کہ روح ایک دقیق جسم ہے جو بدن سے نکلنے کے بعد شبنم کی طرح زمین پر گرتی ہے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر کسی گھانس پات وغیرہ پر پھیل جاتی ہے (تصنیف دیانند ۱۲ - باریک ۱۲)

ف اِن عبارتون سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ پرمیشر اور روحین جسم اور جسمانی اور منقسم ہونیوالی ہین اور پرمیشر اور دوسری روحون کی ایک ہی حقیقت ہے اور جب کہ سب روحون کی ایک ہی حقیقت ہوئی تو پرمیشر بھی مانند اور روحون کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گھانس پات وغیرہ پر پھیل جانے والا اور کھائے جانیکے قابل ہے -

صفحہ ۶ - یون تو متعصبون کا تعصب خدا ہی مٹا وے تو مٹ سکتا ہے لیکن غور کرنیوالی طبیعتین سمجھ سکتی ہین کہ آجکل آریونکی کارروائی ویدکی نسبت چیدون کی طرح ہو رہی ہے نہ ویدون کے ترجمے اردو انگریزی مین آپ شایع کرین اور نہ شایع شدہ کو آپ منظور رکھین بھلا مین پوچھتا ہون کہ مثلاً اگر وہ ترجمہ رگ وید کا جو دہلی سوسائٹی نے چھاپا ہے اور لاکھون آدمیون مین مشہور ہو چکا ہے صحیح نہین ہے اور موجب فتنہ ہے تو کیا اس فتنہ کے فرو کرنے کی غرض سے آریون کے لایق ممبرون پر واجب نہین ہے کہ وہ ایک تحت اللفظ ترجمہ اسی رگ وید کا اردو زبان مین شایع کر دین تا فیصلہ کرنیوالے خود فیصلہ کر لین کہ اس پہلے ترجمہ مین کونسی خیانتین اور تحریفین ہوئی ہین - لیکن یاد رکھنا چاہئیے کہ آریا لوگ ہرگز ایسا ترجمہ تحت اللفظ اردو مین شایع نکر سکینگے کیونکہ درحقیقت یہی لوگ پکے خائن اور چور ہین اور اپنے دلون مین خوب سمجھتے ہین کہ جسدن ہمنے اپنے ہاتھ سے عام طور پر اردو مین ویدون کے تحت اللفظ ترجمے شایع کر دیے اُسدن ہمارے ویدون کی خیر نہین یعنی ویدونکی حقیقت کھلجاویگی کہ کسقدر شرک اور مضامین بیہودہ ویدون مین بھرے ہوے ہین (اسی وجہ سے اُنکو یہ حوصلہ نہ پڑا کہ ستیارتھ پرکاش کا ہی اردو مین ترجمہ کر دین چنانچہ ہر مارچ ۱۸۸۹ء کے دیر چہ) دھرم جیون مین لکھا ہے کہ بعض سادہ لوح آریون نے ترجمہ کے لئے اصرار بھی کیا مگر لایق ممبرون کی طرف سے جواب ملا کہ مصلحت نہین +

صفحہ ۷ - مین قطعاً و یقیناً کہتا ہون کہ ہندؤن کا وید وید کرنا اُسی زمانہ تک ہے کہ جب تک اُنکو ویدون کے مضامین کی خبر نہین کیا خوب ہوتا کہ گورنمنٹ انگریزی عامہ خلایق کا دھوکا دور کرنیکے لیے ویدونکا

تحت اللفظ اردو ترجمہ ایک ایسی منتخب سوسائٹی سے کرا دے جسمین آریون کے لائق ممبر بھی شامل ہون اور چند

فاضل برہمو اور انگریز بھی اُس کمیٹی مین داخل ہون اور پھر وہ ترجمہ عام طور پر ہندوؤن وغیرہ مین تقسیم کیا جاوے

(جیسے کہ قرآن مجید کے ترجمے فارسی اُردو بارہا چھپے اور علی الدوام چھپتے ہی رہتے ہین بلکہ تُرکی اور افغانی

مین بھی شایع ہوگئے ہین) ہندوؤن کو ویدون سے یہانتک بیخبری ہے کہ گائے بیل کا مارنا بھی ایک مذہبی

عقیدہ سمجھا گیا ہے (جسکے سبب سے ہمیشہ فتنہ اور فساد عظیم برپا رہتا ہے) اور کھانا تو درکنار اُس گوشت کا

دیکھنا بھی پسند نہین کرتے حالانکہ منوشاستر جسپر پنڈت دیانند بہت سا اپنی باتونکا مدار رکھتے ہین باواز

بلند کہہ رہا ہے کہ بیل کا گوشت کھانا نہ صرف جایز بلکہ بڑے ثواب کی بات ہے اور رگ وید اشتک اول مین

لکھا ہے کہ جس کھال سے ہوم کے اعمال ادا ہوتے ہین وہ ضرور گائے کی کھال چاہئے۔ اور یجر بید ادھیاے

۲۴ منتر ۲۷ مین صاف لکھا ہے کہ بر اسپتی کے لیے گائے کی قربانی کیجاوے۔ اور رگ وید اشتک ۲

ادھیاے ۱ سوکت ۲ مین اس گوشت کے کھانیکی صریح اجازت ہے بلکہ رگ وید منڈل ۲ سوکت ۱۰ مین

مین بڑی محبت سے لکھا ہے کہ گائے کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے اور حال مین جو ایک پنڈت صاحب کی

طرف سے ایک کتاب کلکتہ مین چھپی ہے جسکی کا بیان جابجا مشتہر ہوئی ہین وہ بڑے زور سے یہ دعویٰ

کرتے ہین کہ پہلے زمانہ مین گائے کا گوشت بڑے شوق سے کھایا جاتا تھا اور عمدہ عمدہ چربی دار ٹکڑے

برہمنون کے نذر ہوتے تھے اور رگ وید اشتک اوّل کی ایک شُرتی کی شرح مین پروفیسر ولسن صاحب لکھتے

ہین کہ ایک بڑی محکم گواہی بید کی اس بات پر ہے کہ وید کے زمانہ مین عام طور پر گائے کا گوشت کھایا

جاتا تھا اور جابجا ہندوؤن کی دوکانون مین بکتا تھا اور کسیقدر بیان اسبات کا حجۃ الہند کے صفحہ ۱۴۱

تا ۱۴۳ مین لکھا ہے) اب انصاف کرنیکی جگہ ہے کیا اسبات سے ثابت نہین ہوتا کہ آریون کو وید کی

کچھ بھی پروا نہین (اور بید سے بہت بیخبر ہین) پھر سوچنا چاہئے کہ وید کی مشرکانہ تعلیم کیسی سارے جہان مین

مشہور ہو رہی ہے چودہ کروڑ ہندو اُسمین گرفتار ہین اور انگلینڈ امریکہ جرمن فرانس مین ویدونکا ترجمہ ہزارون

بلکہ لاکھون کی نظر سے گذرا ہے مگر کسیکی بلا کو خبر نہین کہ وید مین توحید بھی ہے اور انگریزون نے قران شریف

کا ترجمہ کیا تو قرآنی توحید نے یورپ کے ملکون مین ہل چل ڈالدی یہانتک کہ لایل صاحب اور جون ڈیون

پورٹ وغیرہ نامی انگریزون نے جنکی کتابین حمایت الاسلام وغیرہ چھپ کر ہندوستان مین بھی آگئی ہین (ازراہ انصاف) قرآنی عظمتون اور اُسکی پاک توحید پر شہادتین دین اور اُنکو بے تعصب ہوکر کہنا پڑا کہ قرآن مضامین توحید مین اور عیوب سے منزہ ہونے مین ایک بے مثل کتاب ہے جسکے عقاید بالکل عقل کے مطابق ہین ایساہی ایک فاضل انگریز طبٹ نام جنہون نے حال مین اسلام کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے وہ اِس بات کے قایل ہین کہ توحید کو دنیا مین دوبارہ قایم کرنے والے پیغمبر اسلام (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہین اُنہون نے وحدنیت آلہی کو اس اعلی درجہ پر پھیلایا کہ عرب کے ریگستان مین ابتک توحید کی خوشبو آتی ہے - اب بتلانا چاہئے کہ ویدکی توحید کی نسبت کس ثالث نے گواہی دی ہے - ترجمے قرآن اور وید کے انگلینڈ اور فرانس وغیرہ مین گئے آخر اُن ثالثون کی یہی رائے ہوئی کہ قرآن مین توحید اور وید مین شرک بھرا ہوا ہے +

صفحہ ۳۳ - پروفیسر ولسن صاحب اپنے ترجمۂ رگ وید کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ رگ وید کے ایک سو کتیس منترون مین سے جو اول اشٹک[1] مین ہین سینتیس صرف اگنی ہی کی تعریف مین ہین یا اگنی کے ساتھ اور دیوتاؤن کی مہما اُن مین درج ہے اور پینتالیس منترون مین اندر کی مہما برنن ہے اور منجملہ باقی منترون کے باران منتر مروت یعنی ہوا کے دیوتاؤن کی تعریف مین ہین اور جبکہ اندر کے ہمراہی ہین اور گیارہ اُنہون کی تعریف مین ہین جو کہ سورج کے پوتر ہین - چار منتر صبح کے دیوتاؤن کی تعریف مین ہین اور چار سوما کی تعریف مین جسکو سر بھوو دیوتا بھی کہتے ہین اور باقی منترون مین ادنی دیوتاؤن کی مہما برنن ہے اِس بیان سے صاف ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین عناصر کی پرستش ہوتی تھی (حجۃ الہند کے صفحہ ۹۶ مین مختصر تاریخ ترجمہ کتاب ازسیل ڈاکٹر ڈبلو ہنٹر صاحب سے منقول ہے کہ رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ترجمہ ہے اور اُسمین دس ہزار پانسو اٹھتی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے) اب ہم بطور نمونہ وہ چند شرتیان رگ وید کی اِس جگہ تحریر کرتے ہین جنکی صحت کو ہمنے کئی وسایل سے اور کامل واقف کارون کی شہادت سے بہ پایۂ ثبوت پہنچالیا ہے پس اب آریون کے لئے ہرگز یہ جایز نہین ہوگا کہ صرف گردن ہلاکر اُن شرتیون سے انکار کردین بلکہ انکار کی حالت مین اُنپر واجب ہوگا کہ اگر یہ ترجمہ صحیح نہین ہے تو جس ترجمے کو وہ صحیح سمجھتے ہین وہ تحت اللفظ مع اُسکی شرح کے شایع کرادین تا برہمو سماج کے فاضل پنڈت جو سنسکرت کی پشتکون سے بخوبی واقف ہین ثالث کی طرح درمیان آکر فیصلہ کردین

[1] پشتک یعنی کتاب ۱۲

اور اگر اب بھی آریہ صاحبان چُپکے رہے تو پھر اُن پر ڈگری ہے اور وہ شُرتیان یہ ہین - رگ وید سنگھتا
اشٹک اول پہلا ادھیا ، انوک ایک ا - صفحہ ۴ مین اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گورو کارکن اور دیوتاؤن
کو نذرین پہنچانے والا اور بڑا ثروت والا ہے مہما کرتا ہون - شارح لکھتا ہے کہ جس لفظ سے ثروت والا
ترجمہ کیا گیا ہے وہ لفظ اصل عبارت مین رتنا دھاتما ہے جسکے معنی ہین جواہر رکھنے والا - مگر رتن دولت
کو بھی کہتے ہین - اِس شرتی (منتر ۱۲) مین شاعرانہ تناسب ہے آگ کو ایک ایسا دیوتا مقرر کیا جسکو سب دیوتاؤن سے
پہلے نذرین دینی پڑتی ہین یعنی ہوم (۱) کا گھی وغیرہ پہلے پہل آگ پر ڈالا جاتا ہے اسواسطے وہ پہلا دیوتا ہے
جسکی ویدون مین سب سے پہلے تعریف ہوئی ہے (مسلمانونکی تمام کتابون مین پہلے اللہ کی تعریف ہوتی ہے)
اور وہ نذرین جو دوسرے دیوتاؤن کو اگنی دیوتا پہنچاتا ہے مُراد ہے اُن بخارات سے جو گھی وغیرہ کو آگ پر
ڈالنے سے اُٹھتے ہین اور ہوا مین جا ملتے ہین جو وایو دیوتا ہے اور پھر اندر دیوتا یعنی کرۂ زمہریر تک اُسکا
اثر پہنچتا ہے اور پھر دھرتی دیوتا (زمین ۱۲) تک اُسکا اثر پڑتا ہے - اور اِس شُرتی مین لفظی صنعت یہ ہے کہ آگ کو جسکا
رنگ تابان و درخشان ہے رتنا دھاتما یعنی جواہر دار قرار دیا ہے کیونکہ آگ کی چمک کو جواہرات کی چمک سے
ایک مناسبت ہے - گویا آگ ایک جواہر دار اور دولتمند دیوتا ہے جسکے پاس اسقدر جواہر ہین جو دوسرے
دیوتاؤن کو نذرین دیتا ہے - اب مین کہتا ہون کہ یہ تناسب شاعرانہ تو سب ہوئے مگر کیا اس شُرتی مین پرمیشر
کا کہین ذکر بھی ہے اے آریو - کچھ تو انصاف کرو اور اپنی ہی فطرت سے پوچھ کر دیکھو کہ بجز اِس با قرینہ معنون
کے کوئی اور بھی اِسکے معنی بن سکتے ہین - ہرگز نہین بن سکتے کیونکہ اگر اگنی سے مراد پرمیشر ہے تو پھر وہ دوسرے
دیوتے کونسے ہین جنکو پرمیشر نذرین پہنچاتا ہے **ف** جس وید پر آریہ لوگ بڑے نازان ہین اور وید وید
پکار رہے ہین اور بگمان فاسد اپنے اُسکو خدا کا کلام جانتے ہین اُس بید مین سے جسقدر اُنکے پاس موجود ہے
اُس مین آگ پانی ہوا زمین آسمان اندر چاند سورج وغیرہ کی پرستش پوجا اور اِن چیزون سے مناجات اور
طلب حاجات بہت مذکور ہے اور یہ صریح شرک اور کفر ہے اور سخت الزام ہے آریہ سماج اور اُن کے بیدون
پر اور اُنکے جواب مین آریہ لوگون نے نہایت مضطرب اور لاجواب ہوکر یہ بات بنائی ہے کہ اِن چیزون سے
مُراد پرمیشر ہے اور اِن چیزون کے سوائے اِن ظاہری معنون کے دوسرے معنی پرمیشر کے بھی ہین اور اِن

چیزون کی پرستش کا بیان وید مین اگرچہ ظاہر مین شرک معلوم ہوتا ہے مگر درپردہ اُسکے اندر توحید بھری ہوئی ہے کیونکہ حقیقت مین اِن چیزون کی پرستش سے پرمیشر ہی کی پرستش مُراد ہے۔ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ بات صریح جھوٹ اور دعویٰ بلادلیل ہے ورنہ آریون پر واجب ہے کہ اس بات کو کسی کتاب معتبر لغت سنسکرت سے ثابت کردین اور اُس اصل عبارت کو مع ترجمہ اُردو چھپواکر شایع کردین اور اگر خواہ مخواہ فرض بھی کیا جاوے کہ ان چیزون کے سوائے ظاہری معنی مشہورہ کے دوسرے معنی باطنی پرمیشر کے بھی آئے ہین اور اِن چیزون کی پرستش کا بیان اگرچہ ظاہر مین شرک ہے مگر درپردہ اُسکے اندر توحید بھری ہوئی ہے تو بھی ایسے معما اور چیستان اور پہیلیون سے مخلوق خدا کو کیا فائدہ اور سوا تعلیم پانے کفر اور شرک کے کیا حاصل ہوگا اور علاوہ برآن بید مین جہان کہین اِن چیزون کی پرستش کا مذکور ہے اُس سے قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ ان چیزون سے مراد پرمیشر نہین ہوسکتا بلکہ یہی عناصر اور اجرام فلکی مراد ہین چنانچہ ایک شُرتی رگ وید کی تو ابھی مذکور ہوچکی ہے۔ اور رگ وید کی سنہتا اشٹک اول انوک ۲ سکت اول مین ہے۔ اندر کا شکم سوم کا رس کثرت سے پینے کے باعث سے سمندر کی مانند پھولتا ہے اور تالو کی نمی کی مانند ہمیشہ تر رہتا ہے انہین کھانون سے اندر کا پیٹ بھرتا ہے اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اے خوبصورت زنخدان والے اندر ان تعریفون سے خوش ہو۔ دیکھو اس منتر مین اگر اندر سے پرمیشر مراد لیا جاوے تو کیا اچھی صفت پرمیشر کی بیان ہوئی ہے جس سے خوش ہونا چاہیئے۔ واہ رے بید اور واہ بید کی فصاحت اور بلاغت آور رگ وید کی اشٹک اول انوک ۴ سکت ۲ مین ہے۔ اے اگنی نیک کامونکو ترقی دینے والی جن دیوتاؤنکی ہم پوجا کرتے ہین اُنکو مع اُنکی استریون کے شریک کر۔ اس منتر مین اگر دیوتاؤن سے مُراد پرمیشر لیا جاوے تو بہت سے پرمیشر جورو والے ٹھیرتے ہین۔ نعوذ باللہ۔ آور کتاب حجۃ الہند مین جو صفحہ ۴۸ سے ۵۹ تک شُرتیان (منتر ۱۲) رگ وید اور اتھرون بید کی منقول ہوئی ہین انہین غور کرکے دیکھئے کہ اگنی۔ وایو۔ دھرتی۔ اکاس۔ چاند۔ سورج۔ آندر وغیرہ سے مراد پرمیشر معلوم ہوتا ہے یا وہی چیزین جنکے یہ نام ہین۔ ازانجملہ صفحہ ۴۸ سطر ۱۴۔ اے اگنی جو دو لکڑیون کے باہم رگڑنے سے پیدا ہوئی ہے۔ اب آریون سے پوچھنا چاہیئے کیا پرمیشر دو لکڑیون کے رگڑنے سے پیدا ہوا ہے۔ ایضاً ص ۴۸ س ۱۶۔ اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤن کو اُنکے کھانے کے

واسطے پیش کر۔ اِس عبارت سے اگنی کا خانساماں ہونا معلوم ہوتا ہے نہ پرمیشر ہونا ص ۵۸ س ۱۔ اے
اگنی وایو سورج وغیرہ دیوتاؤن کو ہماری نذر پیش کر۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اگنی ایلچی ہے نہ پرمیشر ص ۵۸ س ۲
اے اگنی تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے۔ پرمیشر کے والدین نہین ہین س ۵۔ ۳۳ دیوتاؤن کو یہان
لا۔ پس اگنی قاصد ہوا نہ پرمیشر س ۶ اے اگنی جیسا کہ تو ہے لوگ اپنے گھرون مین تجھے محفوظ جگہ مین
ہمیشہ روشن کرتے ہین۔ لوگ آگ کو روشن کیا کرتے ہین نہ پرمیشر کو س ۹ گھر کی آگ سے روشن ہوتا ہے
پرمیشر آگ سے روشن نہین ہوتا س ۱۱ خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے۔ خشک لکڑی پر آگ چڑھتی ہے نہ پرمیشر
ایضاً جلانے والے عنصر کا شعلہ چالاک گھوڑے کے مانند پھیلتا ہے اور بادل کی مانند گرجتا ہے۔ جلانے والا
عنصر آگ ہے نہ پرمیشر ص ۷۸ س ۳ ہم اگنی کی جو مذہبی رسوم مین روشن کی جاتی ہے پرستش کرتے ہین۔
مذہبی رسوم مین آگ جلائی جاتی ہے نہ پرمیشر س ۷۔ اگنی ہوا سے بھڑک کر اور مشتعل ہو کر لکڑیون مین بآسانی
گھس جاتی ہے۔ اے اگنی جب تو سانڈھ کی طرح بن مین گھس جاتی ہے۔ یہ صفتین آگ کی ہین
نہ پرمیشر کی س ۱۰۔ اگنی جو بن مین پیدا ہوا ہے۔ پرمیشر پیدا نہین ہوا بلکہ خود پیدا کنندہ ہے س ۱۵۔ اے
اگنی جبکہ یوجاری (پوجنے والا ۱۲) تجھے اپنے گھر مین روشن کرتا ہے س ۱۸ قوت ہاضمہ کی اگنی جو خوراک سے تعلق رکھتی
ہے۔ یہ صفات آگ کی ہین نہ پرمیشر کی ص ۸۱ س ۱۱۔ اے اندر اور اگنی مین دولت کا خواہشمند ہوں تم
دونو کو اپنے دل مین رشتہ دار اور قرابتی تصور کرتا ہون۔ یہان بقول آریون کے دو پرمیشر باہم رشتہ دار
ٹھیرتے ہین س ۱۴۔ اے اندر اور اگنی نعمتون کے عطا کرنے والو خواہ سُرگ لوک یا پاتال لوگ یا مرت لوک
جہان کہین تم ہو وہان سے تم یہان آؤ اور نچلا ہوا رگ پیو۔ یہان بقول آریون کے دو پرمیشرون کو
واسطے پینے رگ کے طلب کیا گیا ص ۹۰ س ۹۔ اگنی جو دیوتاؤن کا پیغمبر اور اُنکا بلانے والا ہے س ۱۱۔ اے
روشن اگنی دیوتاؤن کے پیغمبر س ۱۴۔ اے اگنی ہمارے جگ اور ہمارے بھوگ مین دیوتاؤن کو لا۔ یہان
اے اگنی معہ دیوتاؤن کے آ۔ اِن تینون منترون سے اگنی کا قاصد ہونا معلوم ہوا نہ پرمیشر ہونا ص ۹۱ س ۵
اے اگنی تو ہمارے اس منتر سے جو ہم اپنی آگاہی اور لیاقت کے مطابق پڑھتے ہین ترقی پا۔ ترقی پانا پرمیشر
کی صفت نہین ص ۹۶ س ۸۔ اے سورج اور چاند ہمارے جگ کو کامیاب کرو اور ہماری قوت زیادہ کرو

تم بہت آدمیون کے فائدہ کے واسطے پیدا ہوے ہو اور بہتون کو تمہارا ہی آسرا ہے - پرمیشر پیدا ہوا نہین بلکہ پیدا کرنے والا ہے - اور پرمیشر سے ہر کسیکو فائدہ ہے اور پرمیشر کا ہر کسیکو آسرا ہے - سـ ۱۶ - اے چاند اور اگنی تم مرتبہ مین برابر ہو ہماری تعریفون کو آپس مین بانٹ لو - اس منتر مین بقول آریون کے دو پرمیشر بیسر ہوے سـ ۱۸ مین جل دیوتا کو جس مین ہمارے مویشی پانی پیتے ہین بلاتا ہون - پرمیشر مین مویشی پانی نہین پیتے سـ ۱۹ - دریا جو بہہ رہے ہین اُنکو نذرین چڑھانا چاہئے - صریح پانی مراد ہے نہ پرمیشر سـ ۲۱ - اے دھرتی دیوتا ایسا ہو کہ تو بہت وسیع ہوجا کے تجھپر کانٹے نہ رہین اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہوجاوے - یہان دھرتی سے پرمیشر ہرگز مراد نہین ہوسکتا - صـ ۱۸ سـ ۱۹ - ایسا ہو کہ مترا دیوتا - ورن دیوتا (پانی ۱۲) - آدتی دیوی سمندر دیوتا - دھرتی دیوی آسمان دیوتا یہ سب ملکر ہماری اس دعا پر متوجہ ہون - اگر ان چیزون سے پرمیشر مراد لیا جاوے تو پانچ پرمیشر ٹھیرتے ہین - سـ ۲۱ - اے انسانون پر مہربانی کرنے والے اندر تو بھی مخلوق ہے - پرمیشر مخلوق نہین ہے صـ ۸۶ سـ ۳ - اے اندر کوشیکا رشی کے پُوتر الخ - پرمیشر کسیکا پُوتر نہین ہوتا صـ ۹۴ سـ ۱۴ ایسا ہو کہ مترا دیوتا ورن دیوتا آدتی دیوی سمندر دیوتا دھرتی دیوی اکاس دیوتا اِس ہماری دعا کو متوجہ ہو کر سُنین - اگر ان چیزون سے پرمیشر مراد لیا جاوے تو چھہ پرمیشر ٹھیرتے ہین - پس بید ہی سے ثابت ہوا کہ بید مین چاند سورج زمین آسمان ہوا پانی آگ وغیرہ کی پرستش اور شرک بھر رہا ہے +

صفحہ ۹۶ تا ۹۸ منوجی کا مقدس پشتک جس پر پنڈت دیانند نے بہت کچھ مدار رکھا ہے اور آریہ سماج کی عمارت کا ایک ستون قرار دیا ہے اُسمین منوجی ویدون کی رو سے فرماتے ہین کہ اگر رذیل (قوم) کی دختر سے کوئی شریف برہمن وغیرہ زنا کر بیٹھے تو کوئی دوش (گناہ ۱۲) نہین ہے لیکن اگر کمینی ذات کا کسی شریف زادی سے ایسی حرکت کر بیٹھے تو جان سے مار دیا جاوے - یا وہ خون بہا ادا کرے جو لڑکی کے والدین مقرر کرین - دیکھو منو سنتھا ادھیائے ۸ - اشلوک ۳۶۵ - پھر اشلوک ۳۸۰ مین لکھا ہے کہ برہمن خواہ کتنے ہی بڑے جرم کا مرتکب ہو ہرگز قتل نہونا چاہئے - برہمن کے قتل کے برابر کوئی گناہ نہین برہمن نیچ ذات کی لڑکی کو اپنی زوجیت مین لاسکتا ہے - اور اگر کسی نیچ ذات کے پاس سونا چاندی یا خوبصورت ہو تو برہمن اُنہین اپنے تصرف مین لاسکتا ہے لیکن اگر کوئی نیچ ایسا فعل کرے تو جلتے

لوہے کی چادر پر جلا کر مارا جاوے - اگر برہمن کسی[له] شودر کو وید پڑھتا ہوا سن پاوے تو اُسکے کانون مین گھپلا ہوا سکہ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جاوے - اگر وہ اُسکی عبارت کو پڑھے تو اُسکی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے - اگر وہ اُسکو حفظ کرے تو اُسکا جسم چاک کرکے اُسکا دل نکالا جاوے - اگر کسی برہمن کا سرمایہ ویدون کی تعلیم حاصل کرنے مین ختم ہوجاوے تو اُسکو اختیار ہے کہ اپنی حاجت کی چیزین کسی[عه] ویش یا شودر کے گھر سے خود چھین لے یا چرا کر لاوے - نیچ ذات کو روپیہ جمع کرنیکی اجازت نہین مبادا وہ مالدار ہوکر اونچی ذات کے لوگون پر حکم کرے - دیکھو منو سنتھا ادھیاء ۹ - اشلوک ۲۳ -

خاتمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ **امابعد** مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - اس کتاب کی تعریف اور تقریظ مین مبالغہ کرنا فضول ہے جو صاحب دیکھین گے خود جان لین گے کہ کسقدر خوبیون سے بھری ہوئی ہے ؎ وصف ترا گر کند ورنکند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را **تحفۃ الہند** کہ کتاب مشہور اور مقبول خاطر خاص و عام ہے اور شروع تالیف سے آجتک دس بار چھپ چکی ہے اور ہر طرف سے اُسکی خواہش چلی آتی ہے اُسکے تمام مضامین اور مطالب سوائے چند اقتباس اور اسمائے چند بزرگوار نومسلمون کے اس کتاب مین مندرج ہین - اور ماسوا اسکے بہت مضامین عجیب و غریب کتاب سوط اللہ الجبار و سیف اللہ القہار و فتح المبین و ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب اور براہین احمدیہ وغیرہ کتب مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیان والہ اور دین حق کی تحقیق اور آئین اکبری وغیرہ سے معہ نشان صفحات کتب مذکور کے ساتھ نام ہر باب و ادھیائے یعنی باب و فصل کتب ہنود کے اس کتاب مین نقل کیئے گئے ہین اور اس کتاب کی تحریر مین ایک صنعت عجیب رکھی گئی ہے کہ جو مضامین کسی ایک صفحہ کے دوسرے صفحات سے تعلق رکھتے ہین اُن صفحات

کی تعداد کا ہندسہ بین السطور مین لکھا گیا ہے ۔ بعد چھپ جانے کے تمام صفحات اس کتاب
کو مولوی شیخ **محمد عبید اللہ** صاحب نے ملاحظہ کیا اور کتابت کی بعض غلطیون سے آگاہ کیا
تو بموجب اُسکے صحت نامہ دافع اغلاط لکھا گیا ۔ اب ناظرین شائقین کی خدمت مین التماس
ہے کہ اول اُن غلطیون کو صحیح کر کے اول سے آخر تک ترتیب وار اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین
اگر اللہ تعالی توفیق دے تو مصنّف اور کاتب اور صاحب مطبع کے حق مین دعائے خیر
کرین ۔ اور جاننا چاہئے کہ سترہ جزو کامل اس کتاب کے ہین بنظر تخفیف خریداران کے
قیمت اس کتاب کی آٹھ آنہ مقرر کی گئی ہے +

اور واضح رہے کہ یہ کتاب چھیڑنے چھاڑنے یا طعن تشنیع یا بدگوئی کی طرز سے بالکل
خالی ہے نہ مصنف کی غرض کسی سے چھیڑ چھاڑ کرنیکی ہے کیونکہ اس طریقہ سے بجائے
حصول فوائد مقصود کے خلاف نتیجہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسمین صرف بطور اظہار حق اور تبصرہ
یعنی اصل حال دکھانے کے تحریر کیا گیا ہے اور وجوہ تفوق حق اور دلائل راستی امر راست کے
بیان کئے گئے ہین اور اہل انصاف کے آگے واقعی حال بیان کر کے انصاف طلب کیا
گیا ہے ۔ پس جو لوگ حق کے طالب ہین امید ہے کہ اُنکے واسطے یہ کتاب حق و باطل تمیز
کرنے اور کھوٹا کھرا پہچاننے مین کسوٹی کا کام کریگی اور اُنکی بینائی کو بڑھائیگی ۔ جنکی سرنوشت مین
روز ازل سے خداوند کریم نے سعادت رکھی ہے اور چشم بصیرت کھلی ہے وہ اس مصنف کی
تصانیف سے ہمیشہ راہ راست کو دریافت کر کے صراط مستقیم اختیار کر لیتے ہین اور معبود حقیقی
و خالق تحقیقی کے پورے بندے بنجاتے ہین اور پیشانی کو بجائے قشقہ اصنام نشان سجود رب
العالمین سے مزین کر لیتے ہین + خوش حال ہے اُن لوگون کا جو اس کتاب سے نفع پاوین
اور بھولے بھٹکے ہوئے راہ پر آجائین اور اپنی آخرت کو درست کر لین اور رب العالمین کے بندگان
خاص مین شمار ہو کر سرخروئی حاصل کرین + وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

الراقم فقیر محمد معظم مالک مطبع فاروقی دہلی +

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کے مؤلف نے اپنا حق
تالیف مہتمم و مالک مطبع فاروقی دہلی کو ہبہ
کر دیا اور مہتمم و مالک موصوف نے بموجب
قانون بستم ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کے
رجسٹری اپنے نام کرا لی ہے کوئی صاحب
بلا اجازت مالک مطبع فاروقی قصد طبع نفرمائیں

المشتہر محمد معظم مالک و مہتمم مطبع فاروقی دہلی

سنہ ۱۳۰۴ ہجری